

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

العلماء

لترجمة

صحيح مسلم

مطبع دار الكتب  
مطبع دار الكتب

# فہرست کتابیں مطاب علم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد خامس

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۸۳۵	جہاد اور سفر کا بیان	۱۸۷۹	یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا۔
۱۸۳۶	امام امیر من کو لڑائی پر کہیں نہ بھیجے اور انکو لڑائی کے طریقہ کیونکر بتلاوے	۱۸۸۰	جو عہد توڑ دے اسکو بار بار درست ہو اور قلعہ داروں کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اور بار بار درست
۱۸۳۹	عہد شکنی حرام ہے	۱۸۸۳	جہاد میں جلدی کرنا اور دونو کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا۔
۱۸۴۱	لڑائی میں مکر اور جیلہ درست ہے		انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ انکو وہیں رہنا
	جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ وقت صبر کرنا لازم ہے		جہاد میں غنی کرو یا مہاجرین کو
۱۸۴۲	دشمن سے بڑھتے وقت فتح کی دعا مانگنا	۱۸۸۶	غنیہ کے مال میں اگر کسان ہو تو اسکا کہنا اور
	لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے ماریجی نہت		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ کا بیان جو اپنے
۱۸۴۳	رات کو اگر چاہے ماریں تو عورتوں اور بچوں کو نہت		بادشاہ ہر تل کو کہتا تھا اسلام لائیکو لیجے۔
	درست ہے بشرطیکہ عہد نہ ہو	۱۸۹۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا فربہ شاہ
۱۸۴۴	کافروں کو دخت کاٹنا اور جلا نا درست ہے		کیطرت اسلام کی دعوت دین۔
	اس است کر لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا	۱۸۹۵	جنگ میں ان کا بیان
۱۸۴۶	لوٹ کے بیان میں	۱۹۰۰	طائف کی لڑائی کا بیان
۱۸۴۹	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا		بدر کی لڑائی کا بیان
۱۸۵۰	جمال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آکر اور لڑائی	۱۹۰۲	مکہ کے فتح ہونے کا بیان
۱۸۵۱	خصیت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا	۱۹۰۸	حدیبیہ میں جو صلہ ہوئی اسکا بیان
	فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور سناج ہونا	۱۹۱۸	اقرار کو پورا کرنا
	لوٹ کا	۱۹۱۹	غزوہ احزاب میں جنگ خندق کے بیان میں
۱۸۵۴	قیدی کو باندھنا اور زندہ کرنا اور اسکو مفت	۱۹۱۸	جنگ احد کے بیان میں
	چھوڑ دینا جائز ہے۔	۱۹۲۱	حیکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قتل کریں

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۹۲۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر کن اور شاکرین	۱۹۷۸	جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تحفہ نہ لےو
۱۹۲۸	کے انتہی جو تکلیف پائی اسکا بیان	۱۹۸۲	بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے
۱۹۳۸	ابو جہل مردود کے ماری جانیکا بیان	۱۹۸۶	اسکا میں جو گناہ نہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے
۱۹۳۹	کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل	۱۹۸۷	امام مسلمانوں کی سپر
۱۹۴۱	خیبر کی لڑائی کا بیان	۱۹۸۸	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے
۱۹۴۲	نزہہ احساہ یعنی حاکمیت کا بیان	۱۹۹۱	غنتہ اور فدا کی وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی لڑائی
۱۹۴۳	ذمی قرو وغیرہ لڑائیوں کا بیان	۱۹۹۲	کے ساتھ رہنا
۱۹۵۱	آیت دُور الذی نکت ایدینہم عنکم کے اترنیکا بیان	۱۹۹۳	جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے
۱۹۵۲	عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا	۱۹۹۴	جب دو خلیفہ سے بیعت ہو
۱۹۵۳	جو عزت نامہ لکھتا ہے شریک ہونے لگتا انعام	۱۹۹۵	اگر امیر شریعہ کے خلاف کوئی کام کرے تو اسکو برا
۱۹۵۴	لیگا اور حصہ نہیں لےگا اور جو قتل کرنا مستحق	۱۹۹۶	جانتا چاہیے
۱۹۵۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے	۱۹۹۷	اچھے اور برے حاکموں کا بیان
۱۹۵۶	ذات الرقاع کو جہاد کا بیان	۱۹۹۸	لڑائی کی وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے
۱۹۵۷	کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت	۲۰۰۱	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پھر اسکو دھار
۱۹۵۸	سو جائز ہے	۲۰۰۲	اگر وطن بنا حرام ہے
۱۹۵۹	کتاب امارت یعنی حکومت اور سردار کی بنیادیں	۲۰۰۳	مکی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت
۱۹۶۰	خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے	۲۰۰۴	ہونا اور اگر بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی
۱۹۶۱	خلیفہ بنانا اور نہ بنانا	۲۰۰۵	عورتیں کیونکر بیعت کریں
۱۹۶۲	حکومت کی درخواست اور عرض کرنا منع ہے	۲۰۰۶	بیعت کرنا سنو اور مانو پر چھانک ہو سکے
۱۹۶۳	بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے	۲۰۰۷	آدمی کب جوان ہوتا ہے
۱۹۶۴	حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی بے بائی	۲۰۰۸	قرآن مجید کافروں کے ملک میں لایا جانا منع ہے
۱۹۶۵	غنیمت میں جو بی کرنا کیسا گناہ ہے		

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۰۰۸	جب یہ دیکھو کہ اذان کے ساتھ ناک جاوے گی	۲۰۰۹	جو شخص جہاد کے بغیر جہاد یا نہایت جہاد کی اسکی برائی
۲۰۱۰	گھوڑوں کی بیان اور گھوڑوں کو تیار کرنا	۲۰۱۱	جو شخص جہاد نہ کر سکے یا زیادہ تر اسکا ثواب
۲۰۱۱	شرط کے لیے	۲۰۱۲	درمیان جہاد کرنے کی فضیلت
۲۰۱۲	گھوڑوں کی فضیلت	۲۰۱۳	اسکی راہ میں جو کی اور سپردہ کی فضیلت
۲۰۱۳	گھوڑوں کی کوئی تین بری ہیں	۲۰۱۴	شہیدوں کا بیان
۲۰۱۴	اسکی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت	۲۰۱۵	تیر مارنے کا ثواب
۲۰۱۵	اسکی راہ میں صحرانہ شام کو چلنے کی فضیلت	۲۰۱۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری
۲۰۱۶	جہاد کرنے والے کے درجہ کا بیان	۲۰۱۷	ہر ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا
۲۰۱۷	شہیدوں کی روضہ جنت میں ہیں	۲۰۱۸	جانوروں کی ہڈیاں کا خیال رکھنا سفر میں اور
۲۰۱۸	جہاد اور دشمن کو تباہ کرنے کی فضیلت	۲۰۱۹	کو رہتے ہیں ان کے سر مبارک
۲۰۱۹	قابل اور قاتل دو کو ب جنت میں جادیں گے	۲۰۲۰	سفر ایک عذاب ہے
۲۰۲۰	جو شخص کسی کا سر قتل کرے پھر نیک عمل پڑھائے	۲۰۲۱	سفر اپنے گھر میں نہ لوٹے
۲۰۲۱	اسکی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب	۲۰۲۲	کتا بے شکار اور جو خون کے بیان میں اور چیز
۲۰۲۲	غازی کی مدد کرنے کی فضیلت	۲۰۲۳	جانوروں کا گوشت حلال ہے
۲۰۲۳	مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان	۲۰۲۴	سب مباح ہو گئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان
۲۰۲۴	معذور پر جہاد فرض نہیں ہے	۲۰۲۵	سپردہ دار اور زندہ اور بہرہ نچے والے پرندے
۲۰۲۵	شہید کے لیے جنت ہونا	۲۰۲۶	کی حرمت کا بیان
۲۰۲۶	جو شخص لڑے سلیبی کہ اسے کا دین غالب ہووے	۲۰۲۷	دریا کے سروے کا مباح ہونا
۲۰۲۷	اسکی راہ میں لڑنا ہے	۲۰۲۸	بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے
۲۰۲۸	جو شخص لڑے نہایت اور دکھانے کو لیے دو چنبھی	۲۰۲۹	گھوڑوں کا گوشت حلال ہے
۲۰۲۹	جو شخص جہاد کرے اور لوٹ لے اسکا ثواب اسے	۲۰۳۰	گوہ کا گوشت حلال ہے
۲۰۳۰	سوکم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ لے	۲۰۳۱	ہڈی کا گوشت حلال ہے
۲۰۳۱	ہر عمل کا ثواب بڑھتا ہے	۲۰۳۲	ہڈی کا گوشت حلال ہے
۲۰۳۲	اسکی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب	۲۰۳۳	ہڈی کا گوشت حلال ہے



صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۰۶۶	حکومت حلال ہو	۲۰۹۵	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے
۲۰۶۷	شکار کیلئے اور دوسرے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ	۲۰۹۶	شراب کے علاوہ کرنا حرام ہے اور وہ دو چیزیں
۲۰۶۸	درست ہے لیکن چوٹی چوٹی کنکریاں پسینہ	۲۰۹۷	کھجور کا شراب بھی خمر ہے -
۲۰۶۹	نا درست ہے	۲۰۹۸	کھجور اور انگور ملا کر پیگونا مکروہ ہے
۲۰۷۰	ذبحہ یا قتل اسی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو	۲۰۹۹	مرتبان اور تونبو اور سب لاکھی برتن اور لکڑی
۲۰۷۱	تیز کر لینا چاہیے -	۲۱۰۰	کے برتن میں بنید بنا کی کمی ممانعت اور لکھی کو
۲۰۷۲	جانور ذکوہ باندھ کر مارنا منع ہے -	۲۱۰۱	کابیان -
۲۰۷۳	کتاب قربانیوں کے بیان میں	۲۱۰۲	سبشکر لانیوالا شراب حرام اور ہر خمر حرام ہے
۲۰۷۴	قربانیوں کی عمر کا بیان	۲۱۰۳	جو شخص دنیا میں شراب پیے اور توبہ کرے
۲۰۷۵	قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا صحیح ہے یا سطرچر لیم	۲۱۰۴	جس نبی میں تیزی نہ آئی نہ اُسی میں شہادہ ہو
۲۰۷۶	اللہ اکبر کہنا	۲۱۰۵	حلال ہے -
۲۰۷۷	فائدہ ایک قربانی سب گہرا اور کن گناہ کرتی ہے	۲۱۰۶	دودھ پینے کا بیان
۲۰۷۸	ذبحہ ہر چیز پر درست ہے جو خون بہا و سوا دانت	۲۱۰۷	برتن کو ڈھانپ دینا اور باتون کا بیان
۲۰۷۹	اور ناخن اور بڈھی کے	۲۱۰۸	فائدہ بیان و با
۲۰۸۰	تین کچے بعد قربانی کا گوشت کھانا منع	۲۱۰۹	کہانے اور پینے کے آداب کا بیان
۲۰۸۱	اور اس کو منسوخ ہونے کا بیان	۲۱۱۰	کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان
۲۰۸۲	فروع اور عتیرہ کا بیان	۲۱۱۱	پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے
۲۰۸۳	جو شخص قربانی کر نیوالا ہو وہ فیحج کی پہلی تاریخ	۲۱۱۲	اور باہر ستر خیمہ
۲۰۸۴	سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتر اور	۲۱۱۳	دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کر نیوالے
۲۰۸۵	جوا کہ سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کا	۲۱۱۴	کے دھنی طرف تو تقسیم کرنا
۲۰۸۶	وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے	۲۱۱۵	کہانے کے آداب کا بیان
۲۰۸۷	کتاب شرابوں کے بیان میں	۲۱۱۶	اگر مہمان کچھ ساتھ کوئی طفیل ہو جاد تو کیا کرے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۱۲۹	اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوست کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جاسکتا ہے۔	۲۱۵۵	کہا نیکا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے
۲۱۳۰	فائدہ؟ اجنبی عورت کے ضرورت کے وقت کھانا درست ہو	۲۱۵۶	کہانا اور پینا درست نہیں
۲۱۳۱	غور با کہانا اور کدو کھانے کا بیان	۲۱۵۷	چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان ہے
۲۱۳۲	کھجور کب تیار ہوگی؟ کھانا علیحدہ رکھنا مستحب ہے	۲۱۵۸	مرد کو حریر پینا حارش وغیرہ کسی عذر سے درست
۲۱۳۳	کھجور کے ساتھ کڑھی کھانا	۲۱۵۹	کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں
۲۱۳۴	کیونکہ بیٹھے کھانا چاہیے	۲۱۶۰	بیمیں کی چادر وں کی فضیلت
۲۱۳۵	حب لے گون کے ساتھ کھانا جو دود و لقمہ یا دود و کھجور میں ایک ہی بار نہ کھاوے	۲۱۶۱	سونا چھڑا کپڑا پسینا اور تواضع کرنا تباہ
۲۱۳۶	کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا۔	۲۱۶۲	قالین یا سونے کا بیان
۲۱۳۷	مدینہ کی کھجور کی فضیلت	۲۱۶۳	حاجت سے زیادہ بچوں نے اور لباس بنانا منع ہے
۲۱۳۸	کھسبی کی فضیلت اور انکھہ کا علاج	۲۱۶۴	غور سے کپڑا لگانا حرام ہے۔
۲۱۳۹	اراک کے پیل کی فضیلت	۲۱۶۵	کپڑوں وغیرہ پر اترانا اگر کھانا حرام ہے
۲۱۴۰	سرد کے فضیلت	۲۱۶۶	سونیکی انگوٹھی مرد کو حرام ہے
۲۱۴۱	لہسن کا کھانا درست ہو	۲۱۶۷	جوتی پہنا مستحب ہے۔
۲۱۴۲	مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے	۲۱۶۸	پیلو و ہنسا جوتا پہنے اور پہلے بایان اوتار
۲۱۴۳	نہوڑے کھانا نہیں مہمانی کر نیکی فضیلت	۲۱۶۹	اور صرف ایک جوتا پسین کر چلنا مکروہ ہے
۲۱۴۴	مومن ایک آنٹ میں کھانا ہے اور کافراں	۲۱۷۰	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنا اور احتساب
۲۱۴۵	آنتوں میں	۲۱۷۱	ممانعت
		۲۱۷۲	مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران بڑا
		۲۱۷۳	رنگا ہوا کپڑا پہنا
		۲۱۷۴	بڑا پسین بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۱۸۴	جانور کی سورت بنانا حرام ہے	۲۲۱۴	درست ہے
۲۱۹۴	سفر میں گھنٹا اور کتا رکھنے کی ممانعت	۲۲۱۵	غیر کے ٹکے کو بیٹا کہنا اور رکھنے کا مہربانی
۲۱۹۵	مانت کا نام اور اونٹ کو گلے میں ڈالنے کی ممانعت	۲۲۱۶	کے طور پر مستحب ہونا
۲۱۹۶	جانور کے منہ پر پانے اور درناغ لگانے کی ممانعت	۲۲۱۷	اذن چاہنے کے بیان میں
۲۱۹۷	سوا آدمی کے ہر ایک جانور کو داغ دینا درست ہے	۲۲۱۸	جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے چہیز
۲۱۹۸	قرع کی ممانعت	۲۲۱۹	کوئے تو اوکو جواب میں اپنا نام لے کر کہتا ہے
۲۱۹۹	رہستوں میں بیٹھنے کی ممانعت	۲۲۲۰	ہون کہنا مکروہ ہے
۲۲۰۰	بالوں میں جوڑ لگانا اور لگو لگانا اور گدنا گدانا	۲۲۲۱	غیر کے گھر میں جہانگشا حرام ہے
۲۲۰۱	اور منہ کی روئیں لگانا اور لگانا اور ڈھونڈ لگانا	۲۲۲۲	جو نظر دفعہ پڑ جاوے
۲۲۰۲	کٹاواہ کرنا اور اس کی خلعت کو بگاڑنا حرام ہے	۲۲۲۳	کتاب سلام کے بیان میں
۲۲۰۳	اور عورتوں کا بیان جو بہتی ہیں لیکن تنگی میں	۲۲۲۴	سوار پیدل کو سلام کرے اور پورے آدمی پر
۲۲۰۴	آپ سید ہی اہل سوتر گنہی خاندان کو سہی ہوڑ دیتی ہے	۲۲۲۵	آدمیوں کو سلام کریں
۲۲۰۵	زینت لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کو سہی کہو	۲۲۲۶	راہ میں بیٹھ کر کاخ پہنچ کر سلام کا جواب دے
۲۲۰۶	کی ممانعت	۲۲۲۷	مسلمان کاخ پہنچ کر سلام کا جواب دینا
۲۲۰۷	کتاب اب کے بیان میں	۲۲۲۸	پہود اور نصاک کو خود سلام کرے اور اگر
۲۲۰۸	ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت	۲۲۲۹	دہ کریں تو کہیے جواب دیو اس کا بیان
۲۲۰۹	بڑے ناموں کا بیان	۲۲۳۰	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے
۲۲۱۰	برو ناموں کا بدل ڈالنا مستحب ہے	۲۲۳۱	یہی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھا کر
۲۲۱۱	شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان	۲۲۳۲	عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلتا اور
۲۲۱۲	بچے کے سونہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور اور	۲۲۳۳	چنی عورت کے پاس نہ لائی کرنا اور اس کی بار جاننا حرام ہے
۲۲۱۳	چیزوں کا بیان	۲۲۳۴	عجش کسی عورت کے ساتھ خلعت میں اور دوسرے
۲۲۱۴	جب کا بچہ نہ ہو اور اس کو اور کم سن کی کنیت	۲۲۳۵	کسی شخص کو دیکھ کر تو اس کو کہہ کر کہ میری بی بی یا خرم

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۲۲۲	ہے تاکہ اسکو بدگمانی نہ ہو	۲۲۲۰	طاہر اور بدغالی اور کہانت کا بیان
۲۲۲۳	جو شخص مجلس میں آدمی اور صف میں جگہ پاوے	۲۲۲۱	بیماری کا لگنا جاننا اور بد شگون اور نامہ
۲۲۲۴	تو بیٹھ جاوے نہیں تو پیچھے بیٹھے	۲۲۲۲	اور صف اور نور اور غول یہ سب لغو ہیں
۲۲۲۵	جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آدمی	۲۲۲۳	اور بیمار کو تندرست پاس نہ کہے
۲۲۲۶	تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے	۲۲۲۴	بدغال اور نیک فال کا بیان اور کن پیزون ہیں
۲۲۲۷	زمانہ اجنبی عورت کو پاس نہ جاوے	۲۲۲۵	محنت ہوتی ہے
۲۲۲۸	اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اسکو	۲۲۲۶	کہانت کی حرمت اور کاہنوں کو پارس جانے کی حرمت
۲۲۲۹	اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے	۲۲۲۷	جدا ہی ہو پھر پھر کرنے کا بیان
۲۲۳۰	تین آدمی ہوں تو اون میں سے دو چیکر چیکے	۲۲۲۸	سانپوں کے مارنے کا بیان
۲۲۳۱	سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا مندی	۲۲۲۹	گرگٹ کا مارنا مستحب ہے
۲۲۳۲	علاج اور بیماری اور منتر کا بیان	۲۲۳۰	چوٹی کے مارنے کی ممانعت
۲۲۳۳	باب جادو کے بیان میں	۲۲۳۱	بلی کے مارنے کی ممانعت
۲۲۳۴	زہر کا بیان	۲۲۳۲	زمانے کو برا کہنے کی ممانعت
۲۲۳۵	بیمار پر منتر پڑھنا	۲۲۳۳	انکڑ کو کرم کہنے کی ممانعت
۲۲۳۶	لفظ اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے	۲۲۳۴	عبد یا امہ یا مولی یا سیدان لفظوں کو بولنے کا
۲۲۳۷	قرآن یا دعائیہ منتر کر کے اوپر اجرت لینا	۲۲۳۵	یہ کہنا کہ میرا نفس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ہے
۲۲۳۸	درست ہے	۲۲۳۶	مشک کا بیان اور خوشبو کو پیرونی کی ممانعت
۲۲۳۹	دعا کی وقت اپنا ہاتھ درود کے مقام پر رکھنا	۲۲۳۷	کتاب شہر کے بیان میں
۲۲۴۰	وسوسہ شیطانی سے بچنا مانگنا نماز میں	۲۲۳۸	چوسہ کہلنا حرام ہے
۲۲۴۱	بیماری کی ایک دوا اور دوا کرنا مستحب ہے	۲۲۳۹	کتاب خواب کے بیان میں

## تَحْلِيلُ الْمَعْلُومَاتِ وَالتَّحْقِيقُ

Ref Lib-

کتاب الجهاد والسیار جہاد اور سفر کا بیان عن ابن عوف قال  
 کتبت الیہ اربعۃ اسئلک عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول  
 الاسلام قد اعاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وھم غارون واما  
 نسف علی الکاف فقتل مقاتلتھم واسباسہم واسباب یومئذ قال یحییٰ احسبہ  
 قال جویریۃ اولبتۃ بنت الحارث قال وحدثنی عن الحدیث عبد اللہ بن عمر  
 ان کان فی ذلک الجیش من جمہ ابن عوف وروایت یہ ہیں نے نافع کو لکھا کہ اسی سے پہلو کا فروں  
 دین کی دیکھو وینا ضرور یہ انھوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا جب کافروں کو دین کی  
 دعوت نہیں پہنچی تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ مخالف  
 تھے انکو جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا ان میں سے جوڑی اور باقی کو قید کیا اور یہی بن جویریۃ  
 حارث کو بکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے  
 نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر کایک تک بغفلت  
 کی حالت میں درست اور اس مسلمین میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ ظالم عدینا مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے  
 مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہیں یہ اسے بھی زیادہ ضعیف ہے یا بال  
 تیسرے یہ کہ اگر انکو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہو ورنہ مستحب ہو اور یہی صحیح ہے اور  
 یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو  
 غلام لوٹدی بنا نا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خراہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا  
 جدید اور مالک ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کی نزدیک ب غلام لوٹدی نہیں  
 ہو سکتی اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا عن ابن عوف بلکہ انا سناؤ مثلاً وقال جویریۃ



بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے تھے تو فرمایا  
 سر یہ پر (سر یہ کتھو پہن چھوٹے لٹکے کو اور بعضوں نے کہا سر یہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو بات  
 کو چپکے جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ دالے مسلمانوں  
 کو حکم کرتے پہلائی کر بنے کا پہر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اللہ کی راہ میں لڑو اس جبر  
 نہ مانا اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ لڑو اور مسئلہ نہ کرو (یعنی ماہتہ  
 پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب  
 اپنے دشمن سے ملے مشرکوں میں سے تو بلا اون کو تین با تون کی طرف پہر اون تین با تون میں سے جو ا  
 لین تو بھی قبول کر اور باز رہ اون سے پہر بلا اون کو اسلام کی طرف (یہ ایک بات ہے ان تین با تون  
 میں سے) اگر وہ مان لین تو قبول کر اور باز رہ اون سے (یعنی اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پہر بلا اون کو  
 اپنے ملک سے نکال کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لیے اور کہہ دے اون کے اگر وہ ایسا کریں  
 گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ اون کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بھی ہوگا (یعنی  
 نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلا منظور نہ کریں تو کہہ دے  
 اون کو وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح ہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلیگا اور  
 اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ نہ ملو گا چس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں اور ان  
 سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لا دیں تو  
 ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لین تو مہاجرین کے برابر ہو جاویں گے  
 غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام مسلمانوں کی جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں ہجرت  
 جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ  
 نہ پاویں گے البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پاویں گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا  
 ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں حصہ ملیگا جنگو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر  
 داروں کے واسطے ہے اور ان کو صدقات میں حصہ نہ ملیگا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک اور  
 ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں میں صرف ہو سکتی ہیں اور ابو عبیدہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ حدیث مسنوخ ہے یہ حکم اراکل اسلام میں تھا پراس کی کوئی دلیل نہیں



انتہی مختصر است اگر وہ اسلام لائے تو انکار کریں تو اذن سے جزیرہ (موصول گس) مانگ کر وہ جزیرہ  
 دینا قبول کریں نہ ان لے اور باز وہ اون سے اگر وہ جزیرہ بھی نہ دین تو اسے سے مدد مانگ کر لڑاؤں سے  
 اور جب کسی قلعہ والوں کو گھیر لے اور وہ تجھ سے خدا یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو تو خدا اور  
 رسول کی پناہ نہ دی لیکن اپنے اور اپنے یا ر دن کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے  
 یا ر دن کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اسے اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو  
 کسی قلعہ والوں کو گھیر لے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر تو اذن کو باہر نکالے  
 تو مست نکال انکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں اسے تعالیٰ کا  
 حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا اس حدیث سے  
 معلوم ہوا کہ جزیرہ ہر ایک گارے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کنانی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مانگ  
 اور اذن اسی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کا اذن سے جزیرہ قبول کیا جاوے  
 گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیرہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس  
 سے عربی ہو یا عجمی اس اختلاف سے جزیرہ کے مقدار میں ابام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک  
 کم سے کم ایک دینار ہے سال بہر میں مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو چاہے جاوے اور مالک کو نزدیک  
 سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درم ہیں ہر سال میں اور امام ابو حنیفہ  
 اور احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور  
 فقیر پر بارہ انتہی **عن** بَرِکَہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ إِلَيْكَ  
 أَوْ مَرَّتْ بِكَ دَعَاكَ نَاوَصًا وَرَسَاكُ الْحَدِيثِ بِحَدِيثِ سُفْيَانَ تَرْجَمَهُ وَهِيَ حَبَاوِرُ كَزَا  
**عن** ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فِي بَعْضِ أَمْرٍ قَالَ كَبِّرُوا وَكُفِّرُوا وَكُفِّرُوا وَكُفِّرُوا  
 تَرْجَمَهُ ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب  
 میں سے کوئی کام دیکر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مست دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری  
 مست ڈالو **فائدہ** کہ لوگ دین اسلام کو حلدی حلدی قبول کریں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط  
 عید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا خوف نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور

اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے اس طرح نابالغ لڑکوں اور نوسلوں اور گنہگاروں پر آسانی  
کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ تو یہ سب گناہوں کو میث دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر  
دیتا ہے **عَنْ** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عَنْ** ابی النضر عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَ** یَا مَعْشَرَ  
دُمُعَاذِ اِلَیِّمِیْنَ فَقَالَ یَیُّرَا کَا لَعَسَیْرَا وَکَشَیْرَا وَکَا لَنُفَیْرَا وَکَا لَنُفَیْرَا وَکَا لَنُفَیْرَا وَکَا لَنُفَیْرَا  
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور  
سماذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا میں کی طرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور غرض کرو  
اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق ہو کام کرو پوٹ مت کرو **عَنْ** ابی موسیٰ عن النضر عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
**قَالَ** یَا مَعْشَرَ دُمُعَاذِ اِلَیِّمِیْنَ فَقَالَ یَیُّرَا کَا لَعَسَیْرَا وَکَشَیْرَا وَکَا لَنُفَیْرَا وَکَا لَنُفَیْرَا وَکَا لَنُفَیْرَا  
وَلَا تَخْتَلِفْنَا مَرْجَمَہِ دہی جو اوپر گذرا اس میں نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پوٹ مت کرو  
**عَنْ** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَ** یَا مَعْشَرَ دُمُعَاذِ اِلَیِّمِیْنَ فَقَالَ یَیُّرَا کَا لَعَسَیْرَا وَکَشَیْرَا  
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت  
دلاؤ **بَابُ تَحْرِیْمِ الْغَدْرِ عَمَّہُ** مثنیٰ حرام ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
**قَالَ** قَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قَالَ** اِذَا جَمَعَ اللہُ الْاَوَّلَیْنَ وَالْاٰخِرَیْنَ یَوْمَ  
الْقِیَمَةِ یَرْفَعُ لِكُلِّ خَادِرٍ لِّوَاۡءَ فَعِیْلٍ هٰذَا وَغَدْرٌ هٰذَا فَکَلَانَ **فَاِنَّ** ترجمہ حضرت علیہ  
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ  
جمع کرے گا سب لگوں اور بچہ لگوں کو دنیا سے گردن ہر ایک غائبانہ عہد توڑنے والے کا چنڈا اونچا  
کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ دعا بازی ہے نفلانے کی جو نفلانے کا بیٹا ہے **فَاِنَّ** امام نووی رحمۃ  
اللہ علیہ نے کہا جو کتب قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے باز ارسین چنڈا اکڑا کر تے اور دعا بازی ہی  
جو وعدہ کرے پھر ادسکو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دعا بازی کی حرمت بکلی خاص کر اوس شخص کے  
لیے جو حاکم ہو کیونکہ اوس کی دعا بازی سے ہزاروں خلق اس کے نقصان پہنچتا ہے قاضی عیاض نے  
کہا ورنہ دعا بازیان مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دعا بازی کرے یا  
اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ سے اوسکو دی ہے اوس کے حق کو ادا نہ کرے بیٹھے عدل اور

انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت دیوے اور جان اور مال اور حق پر باحق ستم کرے دوسرے  
رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اوس کی مخالفت کریں **عَنْ** ابن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** بِطَرَاكِ الْحَدِيثِ **مَرْحُومَهُ** وہی جواب دہ  
**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**إِنَّ الْكَادِرَ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ فَيَقَالُ أَكَلْتَهُ عَدُوَّهُ فَلَا كَرْنَ** **مَرْحُومَهُ** وہی جو  
اور گزرا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ عَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ** **مَرْحُومَهُ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے ایک جہنم اہوگا  
قیامت کو دن **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ لِكُلِّ عَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ فَيَقَالُ هَذَا عَدُوُّكَ فَلَا كَرْنَ** **مَرْحُومَهُ** ابوبکر رضی اللہ عنہ  
**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ عَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ يُعْرِضُ بِهِ** **فَيَقَالُ**  
**هَذَا عَدُوُّكَ فَلَا كَرْنَ** **مَرْحُومَهُ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جہنم اہوگا قیامت کو دن جس سے وہ بچنا چاہا دیکھا جاوے گا  
یہ دغا باز کی **عَنْ** **النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**لِكُلِّ عَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ يُعْرِضُ بِهِ** **مَرْحُومَهُ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جہنم اہوگا قیامت کو دن جس سے اوس کی شناخت ہوگی **عَنْ**  
**ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ لِكُلِّ عَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ**  
**يُعْرِضُ بِهِ** **مَرْحُومَهُ** ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہر دغا باز کے سر پر ایک جہنم اہوگا قیامت کے دن **عَنْ** **ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ عَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ يُدْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ عَدُوِّهِ**  
**أَكْوَاعًا عَدُوًّا عَدُوًّا** **مَرْحُومَهُ** حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جہنم اہوگا قیامت کو دن جو بلند کیا جاوے گا  
اوس کی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑکے نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کہ دغا بازی کرے

**فائدہ** کیونکہ اسکی دغا بازی ہوا ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے بظان غریب کی دغا بازی کے اس  
 سے ایک باوجود شخصوں کو نقصان ہوتا ہے **باب** بخوار الکرب ترجمہ لڑائی میں ہار  
 اور جلدی درست ہو **حسن** جابر رضی اللہ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 الکرب خلد عتہ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 لڑائی میں ہار اور جلدی ہے **ف** یعنی جنگ میں عقلندی اور ہار ضرور ہے اور یہ دغا بازی نہیں ہے  
 کیونکہ دغا اوس کو کہتے ہیں جو قول دیکر توڑے اور فریب دے اور ہار اور چیز سے وہ کافروں کے ساتھ درست  
 امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث صحیح ہے جوٹ ہوتا تین مقاموں میں درست ہو ایک لڑائی میں اور دوا  
 اس جوٹ کو تیار ہو اور ظاہر ہو کہ حقیقتہً جوٹ ہی درست ہے **حسن** ابیہریدۃ رقی اللہ تعالیٰ  
 عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکرب خلد عتہ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری **باب** کراہۃ قتل لقاتل العدا  
 والاکمیر بالضریر عند القتال **جنگ** کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے  
**حسن** ابیہریدۃ رقی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تموتوا لقاتل  
 العدا وادالقیتموہم فاصبروا ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است آرزو کرو دشمن سے مٹنے کی اور جب ملو تو صبر کرو **ف** اور استقبال  
 سے لڑو اور میدان کو نہ بہاگو **حسن** ابی النضر عن قتادہ رجل من اسلمہ من اعداء النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ عید اللہ یت اذ فی رقی اللہ تعالیٰ عنہ فکتب الی  
 عمر بن عبید اللہ جین سارا لی الحدیث بخیرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کان فی بعض ايامہ الی لقیہم العدا وینظر حین اذا مال التمس فادنیہم فقیالہ  
 یا ایہا الناس لا تموتوا لقاتل العدا ویکوا اللہ العافیۃ کاذالقیتموہم کاحین دارا علما  
 ان الجنة تحت ظلال الشجر ثم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لا تموتوا لقاتل  
 وعبی الشارب ہارم الاخبار ابیہریدۃ وانیہریدۃ ترجمہ ابو النضر سے روایت ہے  
 اوس نے کتاب پڑھی عبد اللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہ اسلم سے تھی اور صحابی شہ جناب رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے انہوں نے کہا ہا عمر بن عبد اللہ کو حب گوارا جوین پاس جو جہاد میں رہتے تھے

(ادنی سے لڑنے کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں مین دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار  
 کیا بیان تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! موت آرزو کرو دشمن سے  
 ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی جاؤ جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سچو لو کہ جنت ملو ار کے  
 سایہ کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے ادنا کرنے والے اللہ بادل کے چلانے  
 والی اور جہنم کو بہکا دینے والے بہکا دے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے **بَاب**  
**الْتَجَائِبِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ** دشمن سے ٹہرنے وقت فتح کی دعا مانگنا **عَنْ**  
**عُمَرَ بْنِ الْاَكْوَفِيِّ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ**  
**اللَّهُمَّ مَنِّزِلَ الْكِتَابِ سَرِّيعِ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللَّهُمَّ اهْزِمِ مَهْزَمَ وَزْنِ لَهُمْ**  
**مَرَجِهَ** حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی احزاب  
 پر (جہن کا فزون کی کسی جماعتیں آپ نے آمین تہین شہہ سحری مین ادناپ خندق مین  
 تھے) تو فرمایا یا اللہ انا نے والے کتاب کو حجاب لیو والے بہکا دے ان جہنم کو یا اللہ بہکا  
 ان کو ملا دے اون کو **عَنْ** **ابْنِ اَبِي اَكُوْفٍ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَقِيلَ خَلْدِ خَالِدٍ غَيْرَ اَنْتَ قَالَ هَازِمٌ الْاَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اَللَّهُمَّ**  
**اِسْمِعْ لِي بِطَلْحَةَ الْاَسَدِ وَنَاصِبَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ اَبِي سَلَمَةَ رَوَيْتُهُ مَجْرُوءَ الشُّكَاكِ مَرَجِهَ**  
**وہی جواب دے گا **عَنْ** **الْبُنْدُاقِيِّ** **اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ****  
**كَانَ يَقُولُ يَوْمَ اُحُدٍ اَللَّهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاءُ لَا تَقْبَلُ فِي الْاَمْرِ مَرَجِهَ اَنْسَ رِيَا**  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پیش  
 کرنے والا نہ رہے گا زمین مین **ف** اس مین تسلیم ہے تقدیر الہی کی اور رد یہ قدر یہ بوجہ کبتر  
 مین شرم کا خالق اللہ تعالیٰ نہیں ہر نہ اوسکی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بدر  
 کے دن آپ نے یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو **بَاب** **تَحْذِيرُ قَتْلِ النَّسَاءِ وَ**  
**الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ** لڑائی مین عورت اور بچوں کے مارنے کی ممانعت **عَنْ** **عُمَرَ بْنِ**  
**اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ النَّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ مَرَجِهَ**

عبداللہ بن عمرو روایت ہے کہ ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پائی گئی جس کو مار ڈالا تھا آپ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے **ف** لڑوی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ عورتوں اور بچوں کو مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ اڑتے نہ ہوں اور جوڑتے ہوں تو قتل کیے جاویں اس طرح ضعیف بوڑھے ہون کا ماننا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیں ہون ورنہ قتل کیے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے تاکہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاویں گے اور امام شافعی علیہ رحمۃ کے نزدیک کیو جاویں گے **عَنْ** اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَجِدَّہُ امْرَاَةٌ مَقْتُولَةٌ وَفِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَخَازِي فِي تَعْرِفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِّیَّانِ ترجمہ وہی جو اور بگڑا **بَابُ** جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِّیَّانِ فی الْبَیْکَاتِ مِنْ غَیْرِ تَعْقِلِ رات کو اگر چاہا پاریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ نہ ہو **عَنْ** الصَّغْبَانِ جِئْنَا مَرَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَشْرِکِیِّ یُحْدِثُونَ فِیْ صَبِّیَّوْنَ مِنْ کُنَا فَوْحِہِمْ وَذَرَادِہِہِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْہُمْ ترجمہ صعب بن جہامہ روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کو چاہے میں مارے جاویں اس طرح عورتیں اون کی آپ نے کہا وہ اون میں داخل ہیں **ف** یعنی دنیا کے حکم میں اور اون کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو حب اندہ میرا ہوا اور شناخت نہ ہو سکو تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے ہی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں ہے اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جہنمی ہیں دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں **عَنْ** الصَّغْبَانِ جِئْنَا مَرَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْكَصْبِیَّ فِی الْبَیْکَاتِ مِنْ کُنَا فَوْحِہِمْ وَذَرَادِہِہِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْہُمْ ترجمہ صعب بن جہامہ روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے چاہے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالیں آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں **عَنْ** الصَّغْبَانِ جِئْنَا مَرَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَئِلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْہِ لَہُ لَوْ اَنْ خَیْلًا اَخَذَتْ مِنَ الْبَیْکَاتِ کَاَصَابَتْ مِنْ اَنْہَا الْمَشْرِکِیِّ فَقَالَ هُمْ مِنْ اَبَائِہِمْ ترجمہ صعب بن جہامہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ





بُذِعَ امْرَأَةٌ دُھویرِیْدُ اَنْ یَبْنِیَ بِھَا اَکْثَ اَیْکَیْنِ وَلَا اَخْرَجَتْ بَنَاتِیْہَا کَا وَکْثَ اَیْرَقَ سَفْہَہَا  
لَا یُخْرَجُ قَدْ اسْتَرٰی عَنَّمَا اَوْ خَلْفَانَا بِہُ وَھُوَ مُنْتَظَرٌ وَکَا دَھَا قَالِ فَعَزَّ اَنَا کَذَنْ لَیْزَیْہِ حَیْرُ  
مَلُوۃُ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ فِیْلِکَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَا مَوْرَدُہُ وَاَنَا مَا مَوْرَدُہُ اَللّٰھُ اَجْبَسَہَا  
عَلٰی شَیْءٍ اَفْجِسَتْ عَلَیْہِ حَتّٰی فَخَّرَ اللّٰھُ عَلَیْہِ قَالِ فَجَمَعُوۡہَا مَعَہَا مَرًّا کَا قَبْلَکَ لَیْسَ کَلَّہُ  
کَا بَتْ اَنْ تَطْعَمَہُ فَقَالَ فِیْکُمْ عُلُوْلٌ اَوْ قَلِیْبًا یَعْنٰی مِنْ کُلِّ فِیْکَہُ دَجُلٌ فَمَا یَعُوۡہُ  
فَاَصْبَحْتَ یَدٌ دَجُلٌ بِیْدِہِ فَقَالَ فِیْکُمْ اَلْعُلُوْلُ فَلَمَّا یَعْنٰی قَبِیْلَتُکَ نَبَا یَعْتَبُہُ قَالِ  
فَاَصْبَحْتَ یَدُہُ بِیْدِہُ دَجُلٌ اَوْ کَلَّہُ فَقَالَ فِیْکُمْ اَلْعُلُوْلُ اَمَکَہُ عَمَلُکَ عَمَلُہُ قَالِ مَا خَرَجُوۡا  
لَہُ مُغْلٌ رَّاسٍ بَقْعَہُ مِّنْ زَھَرٍ سَبَّالٍ فَوَضَعُوۡہُ فِی الْمَالِ وَھُوَ بِالضَّعِیْدِ نَا قَبْلَکَ  
اَلْمَارُ مَا کَلَّہُ کَلَّہُ قَالِ اَلْعُنَا شَحْمٌ لَا حَدٍ مِّنْ قَبْلِہَا ذٰلِکَ یَاۡنَ اللّٰھُ نَا یَضَعُفْنَا  
وَسَجَدْنَا فَطَیْبٌ یَّحَاکُنَا مَرَّ حَمَہُ حَضْرَتِ ابُو سَیْرَہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعْتُ رَوٰیْتُ ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبرِ دین میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں کی کہا میرے ساتھ وہ مرد فرمایا  
جس نے زکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور رہنواز اُس نے صحبت نہیں کی اور  
وہ شخص جس نے بکراں بنایا ہو اور رہنواز اُسکی چہیت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریان اور  
گاہن اور ٹنڈیاں مول لی ہوں اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں  
سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پہرا دین پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر  
کے قریب اس گاؤں کے پاس پہونچا (جہان جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار  
اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ سکوروں کے دے تہوڑی دیر میرے اوپر تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجاکو  
کیونکہ ہفتہ کو (ظنا حرام تھا۔ اور یہ لڑائی حج کے دن ہوئی تھی) پہر سورج رک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
نے فتح دی انکو پہر لوگوں نے اٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انکا راسان سیا ائے اور س کے کہانے کو لیکن  
اوس نے نہ کہا پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی کو چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہیں تھی) تو تم میں سے  
سرگردہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے پہر بیعت کی سب نے ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے  
لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے پہر اوس قبیلہ  
بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پہر انہوں نے

بیل کے سر کے برابر سونا لگا کر دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا جو جملانے کے لیے رکھا تھا (زمین پر اور  
 انکار آئے اور کسی کہانے کو اور کہا گئے اور سکو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی  
 اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری غیبتی اور عاجزی کیجی تو حلال کر دیا ہمارے لیے  
**نوٹ کو ف** یہ پیغمبر حضرت یونس بن نون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ نام  
 کے ملک میں اس کا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جبکہ کے دن خدا تعالیٰ نے اون کی دعا سنا آفتاب کو روک  
 رکھا یہاں تک کہ فتح ہو گئی۔ تو موسیٰ علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح ہوتا کہ آفتاب پیر دیا گیا اپنی  
 لگے مقام پر یا پھر گیا اسی جگہ جہاں تھا یا اس کی حرکت میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ  
 ہیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی دوبار آفتاب کو لگایا ہے ایک تو خندق کے نزدیک  
 جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی ذکر  
 کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ اس کو راوی ثقہ ہیں وہ سکر معراج کی صبح کو جب اپنے قافلہ آئے  
 کی خبر دی تھی آفتاب نکلتی ہی اس کو یحییٰ بن یحییٰ بن اسحاق کی زیادت میں نقل کیا ہے اور  
 حضرت یونس بن نون نے نے پہلے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیونکہ ان کا  
 دل لگا رہے گا اور اون کو جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگوں سے خوب  
 ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کو مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی  
 نشانہ نہیں قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا مگر چھ گنا  
 ہے کہ اس حدیث کو ظاہر سے یہ نکلتا ہو کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیم  
 کا ہی یہی خیال تھا اور مسلمانوں کے ریاضی میں جو انہوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت  
 ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیئت کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے  
 اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبش سے یہ مراد ہے کہ حبش ارض ہو گیا اور صورتہ گویا جس شمس ہوا  
 کیونکہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسو ریل یا کشتی پر سے تمام جہاز اور مکان چلتے معلوم  
 ہوتے ہیں اب یہ جس اہم جانے سے بڑھ چکی جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے  
 سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچھ صرف حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی تورات  
 مثریف میں موجود ہے پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حقیقت

کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کی اور ایک مقررہ راہ پر چلانے کی اور توپ  
 کے گولے سے کسی حصے زیادہ تیز بہانے کی قدرت ہو پھر پھر اسے بار دکنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال  
 وہ لوگ کرتے ہیں جنکی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بظہری خود نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنی بڑے  
 بڑے عالم چیزیں سے ہزاروں لاکھوں حصوں میں پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں بہم  
 رہی ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رقی برابر یا اوپر یا دوسرے سے لڑا دے  
 کیا اور اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اون کو تہام دیو سے یا اذکی حرکت خفیف کر دیوے افسوس ان لوگوں نے  
 نے خدا کی قدرت اور طاقت پر بغور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کہی نہ کرتے اور شیطان  
 کے اس دھوکے میں نہ پڑتے **باب** اَلْاَنْفَالُ لُوطُ کے بیان میں **عَنْ** مِصْعَبِ بْنِ مِصْعَبٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخَذَ أَبُو مَرْثَدَةَ الْحُمْسَ سَيْفًا فَكَانَ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ هَبْ هَذَا فَأَبَى قَالَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ يَسْأَلُونَكَ عَنْ اَلْاَنْفَالِ قُلِ اَلْاَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ  
 ترجمہ مصعب بن سعد روایت ہے انہوں نے سنا انہو باب سے کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلواریں  
 لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھ کو بخش دیجیے آپ نے انکار کیا تب اسہ  
 تعالیٰ نے آیات اور امر کی کہ اَلْاَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ یعنی پوچھتے ہیں تجھ کو لُوط کے مالوں  
 کو تو کہہ لُوط اسہ تھا کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عَنْ** مِصْعَبِ بْنِ مِصْعَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قَالَ نَزَلَتْ فِي اَرْبَعِ آيَاتٍ اَصْلُكَ سَيْفًا كَانَتْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْتَلِيْبُهُ فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَلْبِي يَدُ  
 اَجْعَلُ كَسْبِي لَعْنَتًا لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اخَذْتَهُ  
 قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَسْأَلُونَكَ عَنْ اَلْاَنْفَالِ قُلِ اَلْاَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ترجمہ مصعب  
 بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باب سے کہا کہ میری باب میں چار  
 آیتیں آئیں ایک بار ایک تلوار مجھ پر ملی لُوط میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی میں  
 نے کہا یا رسول اللہ مجھ عنایت فرمائیے آپ فرمایا اسکو کہہ دے پھر میں کہڑا ہوا تو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ دے اسکو جہاں سے تو نے لیا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ  
 تلوار مجھے دیدیجیے کیا میں اس شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سولنے فرمایا کہ یہ اسکو جہانکے تولنے لیا ہے تب یہ آیت ادرسی ایسا کو نکاح عن الانفال قل الانفال  
سید واکرسل ف سدے بیان ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہو بعض  
نے کہا منسوخ ہے اس آیت سو دا علموا ان کا عنہم ثم من ثم نفاق فیہم منہ واکرسل خیر تک اور پہلی آیت  
کا مضمون یہ تھا کہ لوٹ سب سول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی ہے پھر دوسری آیت سو ایکے جنس اس کا  
اسد اور رسول کے لیے ٹھہرا اور چار جنس مجاہدین کے اور پہلی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت  
کا اور بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم میں سے جب جس قدر چاہو انعام دیو  
اور بعضوں نے کہا یہ آیت خاص ہر ایک کے لوٹ میں ہے دوسری روایت میں ہے کہ پھر آئے وہ  
تو اسد کو دیدی اور فرمایا اسد نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی (نوروی) **عمر بن عمر**  
**رضی اللہ عنہما** قال بعت النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** سریتہ وانا فیہم  
قبل نجد ففخمو اربلا کثیرا فکانہ سحر ما یصحہ ثنی عشر بعیثا وادحد عشر  
بعیثا انی نزلوا بعیثا بعیثا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت سول اسد صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم نے ایک سریہ بھیجا میں بھی اوس میں تھا نجد کہ طرقت وہاں بہت سو اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر  
ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملا **ف**  
نوروی نے کہا انعام بغیر نفل پر اجماع ہے علما کا لیکن اختلاف ہو کہ یہ نفل کہاں سو دیا جاوے گا  
ایا اصل لوٹ سو یا اسکی چار جنس میں سے یا خمس کے خمس میں سے اور شافعی کے تینوں قول میں اور  
صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس میں سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن سبیر اور مالک اور ابو حنیفہ  
کا اور حسن ابصری اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک اصل لوٹ میں سے دیا جاوے گا۔ اور نفل  
امام کی راہ پر منحصر ہے جن لوگوں کو مناسب سمجھو دیوے چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام میں ایک  
ایک اونٹ ملا اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے انکو ملا نہ سب لوگوں کو سریہ  
کے (نوروی مختصر) **عن ابن عمر** بعت النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** سریتہ وانا فیہم  
بعیثا واذکر بعیثہ رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** سریتہ وانا فیہم  
وہی جواب پر گذر **عن ابن عمر** رضی اللہ عنہما قال بعت رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم**  
**صلی اللہ علیہ وسلم** سریتہ فی حاکنا صبرا اربلا وغنما فبکف مضمنا

اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا  
 عَنْ تَفَافِيحِ بَطْنِ الْاَسَدِ كَحَدِيثِ تَرْجَمِهِ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ عَنْ ابْنِ  
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَقَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلًا سَوِيًّا  
 نَصِيحًا مِنَ الْخُمُسِ فَاصَابَنِي شَارِفٌ وَالثَّانِي الْمُسَيَّبُ الْكِنْدِيُّ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ عَبْدِ اسَدِ  
 بْنِ عَمْرِو بْنِ اسَدِ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَيْتُ هُوَ يَكُونُ رَسُولَ اسَدِ صَلَّى اسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ سَوَامَا رَ حَصَّةَ كَ  
 خَمْسَ مِائِينَ سَ زِيَادَةً دِيَا لَمِيرَ حَصَّةِ مِائِينَ اِيكَ شَارِفٌ اِيكَ شَارِفٌ اِيكَ شَارِفٌ اِيكَ شَارِفٌ اِيكَ شَارِفٌ  
 عَنْ ابْنِ اَبِي اِيَّالَ بَلْ كَفَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَقَلْنَا رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيحَةً بِخَوْضٍ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ  
 يَنْقُلُ بَعْضُ مَنْ يَتَّبَعُ مِنَ السَّكْرَانِ اِلَّا نَفْسَهُ حَاصَّةً سَوِيًّا قَسَمَ عَامَّةُ الْجَبَابِ  
 وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كَلَامُهُ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ عَبْدِ اسَدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اسَدِ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَيْتُ  
 هُوَ رَسُولَ اسَدِ صَلَّى اسَدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيْرُ بَعْضِ سَرِيحَةِ وَالْوَنَ كُزِيَادَةً دِيَا لَمِيرَ اِيكَ شَارِفٌ اِيكَ شَارِفٌ اِيكَ شَارِفٌ  
 اَوْ حَمَلُ سَبِّ الْمَوَدِّ اِيَّابِ اسْتَحْقَاقُ الْقَاتِلِ سَبِّ الْقَاتِلِ قَاتِلِ كَوِ مَقْتُولِ كَا  
 سَامَانَ دَلَامَا عَنْ ابْنِ اَبِي اِيَّالَ اَلَا تَضَارِعِي وَكَانَ جَبَلِيْنَسَا اِيَّابِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ  
 وَاقْتَضَى لَمِيرَ تَرْجَمَهُ ابُو مُحَمَّدٍ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اسَدُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَيْتُ هُوَ مَصَابِيْحُ ابْنِ  
 كَ كَمَا كَ اَبُو قَتَادَةَ نَ بَيَانُ كَمَا يَحْذَرُ كَمَا حَدِيثُ كُو (جِي سَ اَكْ اَتِي هَ) فَبَيَانُ اِيَّابِ  
 سَلَّمَ رَحِمَهُ اسَدُ تَعَالَى عَلَيْهِ نَ عَادَتُ كَ خِلَافُ كَمَا كَ حَدِيثُ بَيَانُ كَرْنِ سَ سَ اِيَّابِ اَوْ سَ كَ مَتَابَعَاتُ  
 كُو كَرِ كَمَا عَنْ ابْنِ اَبِي اِيَّالَ مَوْلَا اِيَّابِ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
 وَسَاقَ الْحَدِيثَ تَرْجَمَهُ ابُو قَتَادَةَ سَ اِيَّابِ هِيَ رَوَايَتُ هِيَ اِيَّابِ اَتِي هَ عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ كَمَا  
 الْهَيْكَلُ اَكْ اَنْتَ لِمُسْلِمِيْنَ جَوْلَهُ قَالَ لَمَّا اِيَّابُ رَجُلًا مِّنَ الشُّرَكِيِّنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ  
 الْمُسْلِمِيْنَ فَاَسْتَدْرَكَ اِلَيْهِ حَتَّى اَنَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبَتْهُ عَلَى جَبَلٍ عَاقِبَهُ  
 اَتَمَّلَ عَلَيْهِ كَضْمَتِي ضَمَّتُهُ وَجَدْتُ مِنْهَا جِيْمُ الْمَوْتِ شَرُّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَارْتَكَبَ

فَلَقِيَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عُمَرُ فَقَالَتْ أَهْلُ اللَّهِ شَحَرَاتِ النَّاسِ  
لَجَعُوا وَجِلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ  
فَلَهُ سَكْبُهُ قَالَ فَمَنْ قَتَلَ مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ لِيُشْرَحَ جَسَدُهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ مَنْ قَتَلَ قَالَ فَقَالَتْ  
فَقَالَتْ مَنْ كُتِبَ عَلَيْهِ لِيُشْرَحَ جَسَدُهُ فَقَالَ ذَلِكَ الثَّانِي فَقَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْكَ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ مَاتَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ سَكْبُ ذَلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَأَرَادَ مِنْ خَلْفِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الْعَدِيلُ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَهَا اللَّهُ إِذَا لَا يَكُمُ إِلَّا السَّيِّدُ مِنَ السَّيِّدِ اللَّهُ يُقَاتِلُ مَعَهُ اللَّهُ  
عَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُطْبِخُ سَكْبُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَدَقَ عَطِيَّةُ إِيَّاهُ فَكَطَطَرْنِي قَالَ فَبَعَثَ الدَّمْعَ فَأَتَيْتُكَ فَخَرَفَانِي بَنِي سَكْبَةٍ  
كَانَتْ لَكَ أَقُولُ مَا لَكَ تَأْتَلُكُهُ فِي الْأَسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ الثَّانِي كَلَّا لَا يُعْطِيهِمْ أَصْحَابُ  
مِنْ قُرَيْشٍ وَبِكُمْ اسْكُنُوا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ الثَّانِي لَكَ بَلَّ مَرَحِمَةُ أَبُو قَتَادَةَ  
رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل کر جس سال حنین کی لڑائی  
ہوئی جب ہم لوگ دشمنوں سے بڑھے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان ہیا گئے اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں چھے رہے ابہر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ  
ایک مسلمان بچہ رہا تھا اس کے مارنے کو میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی موندھی اور گردن  
کچھچھ میں اس نے مجھ کو ایسا دبا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں بھر گئی بعد اوس کے وہ خود مر گیا اور  
اوس نے مجھ کو چوڑا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا  
بھاگ نکلا) میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے ہر لوگ لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا  
جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لیے **ف** یعنی مقتول کا سامان قتل  
کو لئے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو مار میں نزدیکی  
علیہ الرحمۃ نے کھا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کو معنی میں تو ناشی اور مالک اور اساعی اور  
لہث اور نوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان  
قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

یہاں مال غنیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اس میں سے ایک حصہ ہوگا مگر جب تک حکم کیا نہ ہو کہ  
 تو قاتل ہی کو ملے گا۔ **ابوقتادہ** نے کہا یہ منکر میں کھڑا ہوا ہے میں نے کہا سیراگراہ کون ہے بعد  
 اوس کے میں بھیج گیا پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون گواہی  
 دیگا میں بھیج گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 پوچھا کیا ہوا تجھے اسے ابوقتادہ میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابوقتادہ  
 یا رسول اللہ اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کرو دیجیے انکو کہ اپنا حق مجھ پر دیدیں یہ منکر حضرت  
 ابوبکر صدیق نے کہا نہیں میں قسم خدا کی ایسا کہی نہیں ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہی نہیں فقہ مجیز  
 اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا رجولہ تھا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اسباب پنجو  
 دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں را حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق  
 کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ لوگوں  
 کے فتویٰ کو سچ کہا انودید ابوقتادہ کہ وہ سامان پہلے اوس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا ابوقتادہ دھن  
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اس سامان میں سے (اور وہ کو بیچا اور اوس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلم  
 کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جسکو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں اور نبی کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت  
 ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گز نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کہی نہیں گئے  
 قریش کی ایک لوطری کو اور کہی نہ جو پڑ میں گئے ایک شیر کو اللہ کے فیرون میں سے **ف** نودی  
 علیہ الرحمہ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضعیف ہے ضاد و جیمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس  
 ضعیف کی اور ضعیف کفار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں ضعیف ہے صاد و مہملہ اور ضعیف مجیمہ سے جبر  
 کے معنی بزرگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اوس شخص کے بمقابلہ ابوقتادہ کہ۔  
**عن عبد الرحمن بن عوف** قال لیکن انا و اقیق فی القوف یوم بدر فظننت  
 عن یحییٰ بنی و فیمار انی اذ انکلت علی کلامین من کلامہما رحلت یتة کلامہما تم نیک  
 لک کنت بین اضع منہما ففعلت لحدہما فقال یلعنہ هل تعرف اباجھل  
 قال قلت نعم و ما حاجتک الیہو بان اخی قال اخبرک انک کسبت رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم و اذننی فقتلی بیدہ لکن کما یت کہ لا یفارق سوادنی سوادہ حتی یعودت





کو دلا یا کیونکہ وحیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی عبد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونوں نے مارا  
 تو دونوں کا دل خزش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے  
 مقتول کا سامان دیوے اور امام بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفرار کے دونوں بیٹے  
 تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبد اسد بن سفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو مارا اور شاید قاتل  
 میں شریک ہوں **عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ كَثِيرِينَ مِنْ**  
**رَجُلَاتِ الْوَلِيدِ فَكَارَأَ سَبْعَةً فَنَفَخَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ دُكَّانَ فَإِيَّا عَلِيَّ حِمْرَ فَاتَى رَسُولَ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِحَالِدٍ مَا مَعَكَ أَنْ تَطْعِمَهُ سَبْعَةً**  
**قَالَ اسْتَكَثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَمَكَرَ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّدَ دَاخِلَهُ ثُمَّ**  
**قَالَ هَلْ أَتَيْتُكَ لَكَ مَا ذَكَرْتُكَ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْضَلَ لَطِيفُ الْوَلِيدِ لَأَعْظَمَ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ**  
**تَارِكُوا لِي أُمْرًا إِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُهُمْ كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَرْجَى ابْنًا أَوْ غَنَمًا**  
**فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَنَّنَ سُقِيَاهَا فَأَادَرَكَهَا فَخَوَّضَهَا فَشَرَعَتْ فِيهِ كَثِيرٌ رُبْتُ صَفْوَةً وَزَكَاةً**  
**كَكَدَّةٍ فَصَفْوَةً لَكُمْ وَكَدَّةٌ عَلَيْكَ حِمْرٌ تَرَجَّمَهُ حَمْرٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ سَوْرَاتِ حَمِيرٍ**  
 (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد  
 بن الولید نے (جو سردار تھے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے  
 تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے یہ حال بیان  
 کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اسکو سامان کیوں نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تھا یا رسول  
 اللہ تو میں نے وہ سب دینا مناسب جانا آپ نے فرمایا وہ میرے اسکو پہر خالد عوف کو سامان سے  
 نکلے اور ان کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا  
 (یعنی خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے اور  
 فرمایا اے خالد ست دی اسکو اسے خالد ست دی اُس کو کیا تم چوڑے والے ہو میرے سرداروں کو تمہارا  
 اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسو کینہ اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیکن پہر چاہا یا اُن کو اور ادن کی پیاس کا وقت  
 دیکھ کر حوض پر لایا انہوں نے پینا شروع کیا بہر صاف صاف پی گئیں اور بچھٹ چوڑ دیا تو صاف



فَأَتَتْكُمْ فَأَخْلَقَ قَبِيلَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَنَادَهُ فَاسْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ  
 فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَكَذَلِكَ قَالَ سَامَةُ وَخَرَجَتْ أَهْلُهَا فَكُنْتُ عِنْدَ ذَلِكَ النَّاقَةِ  
 ثُمَّ فَقَعَدْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ ذَلِكَ الْجَمَلِ ثُمَّ فَقَعَدْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِظَنَافِرِ الْجَمَلِ  
 فَأَخَذْتُ نَاقَتَهُ وَضَعْتُ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتُطِرْتُ سَيْفِي فَنَضَرْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَزَلَتْ  
 ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُوْدُهُ عَلَيْهِ وَرَحَلُهُ وَسَلَّاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الشَّجْلَ قَالَ ابْنُ الْأَكْرَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ لَهُ سَكَبَهُ أَجْمَعُ ثُمَّ حَمَلَهُ بَنُ الْأَكْرَعِ سَهِرًا دَايَةً هَرَجَةً جَاهِدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاتَهُ هَوَازِنُ كَارِجٍ سَهْ جَعْرِي مِينِ هَوَا) ایک دن ہم صبح کانامہ کر رہے تھے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے میں ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اُسکو بٹھایا پھر ایک شتمہ اُسکو  
 کمر پر لگالا اور اُس کے ہاندہ دیا پھر اُس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کہا نا کہانے لگا اور اوپر  
 اوپر دیکھنے لگا وہ جاسوس گویندہ تھا کافرون کا اور ہم لوگ ان دنوں ناثران شہر اور بعض پید  
 بھی تھے (جن کے پاس سواری نہ تھی) ان میں ایک ایک دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اور سکاٹمہ  
 کہولا اوسکو بٹھایا پھر آپ اوسکو بٹھایا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اوسکو لیکر بہاگا راب جلا کافرون کے  
 خیر دینے کے لیے ایک شخص نے اسکو پہچانیا فاکرنگ کی اونٹنی پر سوار نے کہا میں پیدل دوڑتا چلا  
 پہلے میں اونٹنی کے سر پر پاس تھا راجو اوس کے ثاقب میں جا رہی تھی امین اور آگے بڑھایا  
 تاکہ کہ اونٹ کے سر پر پاس آگیا اور آگے بڑھایا تاکہ کہ اونٹ کی ٹخیل میں نے پکڑ لی اوسکو بٹھایا چولا  
 امین اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکامیں نے تلوار سونپی اور اُس ہر دو کے سر پر ایک وار کیا وہ گر  
 پڑا پھر میں اونٹ کو پہنچتا ہوا اوس کے سامان اور ہتھیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لوگوں کے ساتھ جو آگے تشریف لائے تھے (میری انتظار میں) مجھ کو ملے اور پوچھا کس نے ہمارا اُس  
 کو لگوں کہا کہ کر بیٹے زبیر فرمایا اسکا سب مانگو تو کچھ ہر ف سجدیٹ سویہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست  
 ہے اور آپ پر اتفاق ہو اور جاسوس فمی کا بھی قتل مالک اور ادعا کے نزدیک درست ہے  
 کس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹا اور جاسوس  
 مسلمان کو سزا دین گئے اکثر کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک اُسکو قتل کرین گئے (انڈی مختصر)

**عن** سَكَّةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ قَالَ غَزَوْنَا فَرَادَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَخَصِي اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَمَا كُنَّا أَنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ سَاعَةٌ  
 أَمْرًا أَبُو بَكْرٍ وَخَصِي اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَفَرْنَا شَأْنًا ثُمَّ شَرَّ الْعَادَةِ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَتَقَلَّ مَنْ  
 قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَادَ أَكْظَرُ الْعُرَاقِ مِنَ النَّاسِ فِيهِمْ حَرُ الدَّرَارِيِّ فَخَشِدَتْ أَنْ لَيْسَ قُتِلَ  
 إِلَا الْجَبَلُ فَرَمِيَتْ بِسَهْمٍ مِنْهُ حُرَيْبٌ الْجَبَلُ فَلَمَّا كَادَ أَوَّلُ السَّحَرِ وَقَفُوا فَيَحْتَضِرُهُمْ أَسْوَأُ  
 وَفِيهِمْ أَمْرًا مَرْبِيٌّ فِي فَرَادَةَ عَلَيْهِ أَقْبَحُ مِنْ أَحْمَرٍ قَالَ الْعُرَاقُ النُّطْعُ مَعَهَا ابْنَةُ لَهَا  
 مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسَقَتْهُ حَتَّى آتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ فَقَتَلَنِي أَبُو بَكْرٍ لَبَنَتَهَا فَقَتَلْنَا  
 الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا كُتُوبًا نَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ  
 يَا سَكَّةَ هَبِي لِمَا نَقَلْتُ يَا رَسُولُ اللَّهِ لَقَدْ أَجَبْتُ رُبِّي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا كُتُوبًا ثُمَّ  
 لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَكَّةَ هَبِي  
 أَمْرًا اللَّهُ أَبُوكَ فَقُلْتُ هَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا كُتُوبًا فَبَعَثَ  
 بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ أَبْعَدَ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا  
 أَسْرًا وَابْنُكَ رَجُلٌ سَلِيمٌ بَنِي كَرِيحَ سَ رَوَايَتُ يَوْمَ نَفَسَ فِيهِمَا كَيْفَ فَرَارَهُ سَ رَجُلٌ أَيْكَ تَبْلِيهِ سَ  
 مشهور عرب ہیں اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے انکو اسیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور بابائی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا تو میں  
 اس پانی سے جہان فزادہ رہتی تھی حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پر چار رات کو اتر پڑے ہر طرف  
 سے حکم کیا حملہ کا اور بابائی پر پہونچ کر وہاں جو بار اگیا وہ مارا گیا اور کچھ قیدی ہو گئے اور میں ایک ٹکڑی  
 کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہ میں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ کا  
 نہ پہونچ جاؤں میں نے ایک تیر مارا اون کے اور پہاڑ کے بیچ میں تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے میں ان  
 سب کو ڈکٹا ہوا لایا اون میں ایک عورت فزارہ کی جو چڑھ اپنی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی  
 نہایت خوبصورت میں ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا اونہوں نے وہ  
 لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دیدی جب ہم مدینہ میں پہونچے اور ابھی میں نے اُس لڑکی کا کپڑا نکالنا  
 کہو لا تھا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو بازو میں سے اور فرمایا اسے سلمہ وہ لڑکی

مجھ کو دیدے ہیں کہا یا رسول اللہ قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مجھ کو پہلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا  
پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھ کو دیدے تھے  
باپ بہت اچھا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا  
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی کہہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا  
جو کہ میں قید ہو گئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں یہ کہ جواز نکلا اور یہ بھی  
معلوم ہوا کہ عورت کو بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور مان اور بیٹی میں جہائی کرنا درست ہے جو حسب  
بیٹی جو ان ہوا انتہی مختصر **باب** حکم الکفر جو مال کا فرون کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے

ابن کثیر رحمہ اللہ **ح** ہام بن مثنیٰ قال ہذا ما حدثنا ابی ہریرۃ عن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان  
احادیث فیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما امرت ان یتقوا انکم توجعوا فسمعتکم فیہا اذ انما کفرتہ عصبہ  
اللہ ورسولہ ان خمس سحایہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لکفر فی لکثر من جمہ ابی ہریرۃ عن حدیث  
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں پہلے تو تمہارا حصہ ایمین ہے اور جس  
بستی میں اللہ نے خدا اور اس کو رسول کی نافرمانی کی پسینے لڑائی کی تو باوجود ان حصہ اسکا اور رسول کا ہو اور  
باقی چار حصہ تمہاری ہیں **ف** اس حدیث میں بیان ہر فی اور غنیمت کا بغیر جو ملک مدون جنگ کا فرون سے  
خالی کر دیا یا صلح ہو یا بوسن یا یادہ سب کسب ال ہر بیت المال کا اور کوئی کتہر میں اوسمین غازیون کا حصہ مقرر  
نہیں لیکن اگر وہ مان جا کر پھر تو بطور عطا کے حصہ یا دین گے ہوا طر کہ صارت بیت المال میں غازی  
بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے ہو ایمین باوجود حصہ بیت المال کا ہو اور باقی چار حصے غازیون کے  
اسکو غنیمت کہتے ہیں رخصتہ الاخبار، نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فی میں بھی جنس  
وجہ ہر جو غنیمت کہتے ہیں وجہ ہو اور باقی علم نے اختلاف کیا ہے کہ فی میں جنس نہیں ہے ابن منذر  
نے کہا سوا شافعی کے اوس سے پہلے کوئی فی میں جنس کا قائل نہیں ہوا **ع** علی بن عبد الرحمن رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ قال کان ابنی النضیل مینا آتاء اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ علیہ وسلم  
مینا لکفر یوحف علیہ المسلمون بغیل وکایہ گار فکان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم  
خامسۃ فکان یفیضہا لکھلہ نفقۃ سکہ و ما یبقی یجعلہ فی الکراع والسیلۃ لکھلۃ  
و فی سبیل اللہ **ح** ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوا انہوں نے کہا نبی نصیر

کے مال اور ان میں سے تہی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم اور مسلمانوں کے لئے اچھا کر دیا ہے  
 کی گھڑوں اور اونٹوں کے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آپ اس میں سے اپنے  
 گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھڑوں اور ہتھیاروں کی خرید و بیع میں صرف ہوتا۔  
**ف** تو وی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال بھر سے ہونے سے پہلے وہ  
 صرف ہو جاتا اور ایک کاموں میں اس وجہ سے جب آپ نے ذات بائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور  
 زمین دن آپ سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کہا یا حکمہ الزہریؓ بھٹکا اہل سناد ترجمہ وہی جواب اور  
 گذرا حکمہ الزہریؓ اَنْ مَالِكَ بْنِ اَوْسٍ حَدَّثَنَا قَالَ اَوَّلُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَعَالَيَ حَتَّى خَلَّتْ عَيْنَا لِي الْمَاءُ قَالَ فَوَجَدْتُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سُرِيرَةٍ مَقْصُوفًا  
 اِلَى مَالِهِ مَعَهُ كَعْلَانِ سَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ يَا مَالُ اِنَّكَ قَدْ دَفَعْتَ اَهْلَ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ  
 وَقَدْ اَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَحْمَةٍ فَخَذُوهُ نَاقِيَةً يَكْنُصُرُ قَالَ فَقُلْتُ لَو اَمَرْتُ بِطَلْعِ الْخَلْرِ  
 قَالَ لَخَذْتُ يَا مَالُ قَالِ نَحْنَاهُ يَدْرِي اَنْتَ قَالِ هَلْ لَكَ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُمَانَ وَعَدْلِ الْوَحْشِ  
 فِي عَوْنِ وَالْزُبَيْرِ وَسَعْدِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعَمْ  
 فَادْرِكْ لَهُمْ قَدْ خَلَوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
 قَالَ نَعَمْ فَادْرِكْ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْبَضْ بَيْنِي  
 وَبَيْنَ هَذِهِ الْكَذِبِ الْاَنْتُمْ الْعَادِلُ الْخَائِرُ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَاثِرُ بَيْنِهِمْ  
 وَارْحَمُهُمْ فَقَالَ مَالُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَيْلٌ لَكَ اَلَيْسَ قَدْ كَانُوا قَدْ  
 لَدَاكَ فَقَالَ عُمَرُ اَيْتَلُ اَنْشُدُكُمْ يَا لَلَّهِ الَّذِي يَادِرُ بِكُمْ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ مِنْ اَعْلَانِ  
 اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانُورَتْ مَا تَرَوْا صَدَقَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ النَّاسُ فَقَالَ اَلَا تَرَوْنَ  
 الَّذِي يَادِرُ بِكُمْ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَعْمَلَانِ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانُورَتْ مَا تَرَوْا صَدَقَ  
 مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ اِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يَخْصُصْ بِهَا احَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا نَأْتِي  
 اللَّهُ عَلَى سَوْلٍ مِنْ اَهْلِ الْقُرَى فَبَيْنَهُ وَالرَّسُولِ مَا اَذْرَى هَلْ قُرْءُ الْاَيَةِ الَّتِي تَبَيَّنَ لَكُمْ لَا تَقَالَ نَقَسَمُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالِ بَنِي النُّضَيْرِ فَوَاللَّهِ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَيْنَا وَلَا اخَذَ هَادِرَكُمْ  
 حَتَّى يَقُولَ هَذَا الْمَلِكُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَتَهُ سَنَةً



شمر جعل ما بقی اسوۃ المال شمر قال انشد کمر بالله الی می یا ذینہ فقوم السماء والارض  
 انتمون ذلک قالوا نعم ثم تشد عباساً وعلیاً یحیی الله تعالی علیهما ویشل ما تشد  
 یدہ فقوم انتم ان ذلک قالوا لا نعم قال فلما کتفی رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال  
 ابو بکر رضی الله تعالی عنہ انا ولی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فجلستما فقلت  
 میمر انک من ابنی اخیک ویکلک هذا میمر انک امرأتی من ابیہما فقال ابو بکر رضی الله  
 تعالی عنہ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدق قد ائیمما  
 کاذباً انما غادرنا خیارنا و الله بیکم انہ لصادی بادرنا شکرنا بقر الحق فخر دوی  
 ابو بکر رضی الله تعالی عنہ وانا ولی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ولی ابنی  
 رضی الله تعالی عنہ قد ائیمما فی کاذباً انما غادرنا خیارنا و الله بیکم انہ لصادی  
 بادرنا شکرنا بقر الحق ولیتخا فخر حشیتی انت دهلدا و انما جمیع و امرکما  
 یما حد فقلتم اذ فجعنا الیکما فقلتم ان شئکم دفعتما الیکم علی ان علیکم معامد  
 الله ان تعملا فیہما بالذی کان یعمل رسول الله صلی الله علیہ وسلم فآخذنما کما  
 یدلک قال اک ذلک قالوا نعم قال شمر حلتما فی لا فیض بیکم کما ولا والله لا فیض  
 بیکم ما یخیر ذلک حتی تقوم الساعة فان عجزت ما عنهما ندوا هالک ترجمہ نہری  
 سے روایت ہر ماگ کو بڑے حدیث بیان کی ادن سے مجھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا بیجا میز  
 ادن کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھو تھے گدی پر اور کوئی فرش اوپر نہ تھا اور  
 تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کسی گھر والے  
 دوڑ کر میرے پاس آئے ہیں انکو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دی میں نے کھا کاش یہ  
 کام آپ اور کسی سے لیوین ادنہوں نے کہا تو نے لے اے مالک اتنے میں پرنا (ادن کا عرض ہو کر  
 اور خدمت گزار آیا اور کہہ لگا اے امیر المؤمنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور  
 زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا ادن کو آئے دے وہ آئے  
 پر پرنا آیا اور کہہ لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا  
 ادن کو بھی اجازت دے عباس نے کہا اے امیر المؤمنین میرا اور اس جوٹے گنہ گار دغا باز چور

کا فیصلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چاروں لفظ یعنی جہو نا گنہگار دعا باز چہ حضرت عباسؓ حضرت  
 علیؓ کو کہی اور اسکی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور پر ہیں اور بشرط محذوف ہے نیز اگر حضرت علیؓ  
 نے اسد نقالے عنہ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہو تو وہ ایسی ہوں گے بالبطور پیادے کہی جیسو باب  
 بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباسؓ چچا تھے اور مثل باپ کرتے اسامہ زری نے کہا کہ حضرت علیؓ کی شان  
 بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچو ستمبار نیک  
 امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پھر  
 کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کر نیکا اور ہر ایک بری بات سے روک  
 کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے کہ راویوں نے جہوٹ کہا اور یہ تاویل ہی ہو سکتی ہے  
 کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کی نزدیک نہیں ہوتا جیسو مالکی بنید بیٹے والے کو قصر  
 الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجھ گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کی کارروائی  
 کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علیؓ اسکو ٹھیک سمجھتے ہوں انتہی مختصر **افت** لوگوں نے کہا ان  
 اے امیر المؤمنین فیصلہ انکا کر دیجیے اور ان کو اس ٹھنڈے رحمت دیجیو تاکہ بن اوس نے کہا میں  
 جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبد الرحمن  
 اور زبیر اور سعد کو اسیلو آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ کر فیصلہ کر اویں حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم  
 ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ  
 نہیں ملتا اور جو ہم چوڑ جاویں وہ صدقہ ہے سب کہا ان ہم کو معلوم ہے پھر حضرت عباسؓ اور حضرت  
 علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے  
 حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبروں  
 کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور دونوں نے کہا بیشک ہم جانتے  
 ہیں **فائدہ** حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا  
 کیا علما نے اسکا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد  
 دونوں میں بجاوے اور ہر ایک اپنی حصہ میں وہی کرتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کرتے تھے پر حضرت عمرؓ نے اوس کی قسم جائز نہ کہی اسوجہ سے کہ جب بہت فائدہ گذر جاوے تو لوگ اسکو میراث  
 نہ سمجھو لگین خاصکر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چپا کے ساتھ آدمیوں آدہ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا  
 کہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے  
 بھی اوسکو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اوس شخص کو جس نے حضرت ابو بکر  
 اور عمرؓ اور عثمانؓ کا ظلم مذکور بایں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے بھی  
 تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ برگیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سخت کہا **ف** حضرت عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کے کہا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے  
 ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو دیا اللہ اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اس  
 اور رسول ہی کا ہے مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت ہی انہوں نے پڑھی یا نہیں آپر حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو نبی انصاف کے مال بٹائیے  
 اور تم خدا کی اپنے مال کو تم سے زیادہ نہیں سبھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہوا اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک کہ یہ  
 مال رہ گیا اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ  
 بیت المال میں شریک ہوتا پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ  
 کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم پر سب بٹتے ہو یا نہیں انہوں نے کہا ان جانتے ہیں  
 پر قسم دی عباس اور علیؓ کو ایسی ہی انہوں نے یہی بھی کہا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا  
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے  
 ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگئے آئے عباس تو اپنے ہتیج کا  
 ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بہائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علیؓ  
 کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اون کے باپ کو مال سکو جاتے تھے (یعنی حضرت فاطمہؓ زہرا رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا کا جو بی بی تھیں حضرت علیؓ کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)  
 ابو بکر نے جو اب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا  
 جو ہم جنہو جادین وہ صدقہ ہے تم انکو جو چاہو گن گارو غنا باز جو رہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ  
 سچو نیک عبادت پر تھے حق کے تابع تھے **ف** بیان بھی وہی تاویل ہے جو اور حضرت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علی کے لیے کہا تھا **ف**  
 پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اور میں دلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور  
 ابوبکر کا تھے بچہ کو بھی جو ناگہر گار دغا باز چور سجھا اور اسے قلعے جانتا ہے کہ میں سچا ہوں ایک  
 ہوں ہدایت پر ہوں حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا بہر تم دونوں میرے پاس آئے اور  
 تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہی رہے اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ کو  
 کہ قرابت رسول دونوں میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہوا تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہماری سپرد کر  
 دینے کے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دیے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرے  
 رہو گے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تم نے اسی شرط کو یہ مال مجھ سے لیا ہے حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں ایسا ہی ہے انہوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا بہر تم دونوں  
 (اب) میرے پاس آئے موفیہ کہ کرنے کو اور قسم اللہ تعالیٰ میں سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا  
 نہیں قیامت تک البتہ اگر تم سے اس مال کا بند و بست نہیں ہوتا تو مجھ کو بچھر دینا **ف** میں  
 وہی انتظام کرتا رہوں گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ  
 جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے  
 باغ و فک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حق نہ دیا اور یہ کہ وہاں کھانا نہ کھاتے  
 نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے سنی تھی اس کے خلاف کیا عمل کر سکتے تھے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس  
 مال کو خود کہا جاتے یا اپنے تصرف میں لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار صرف نکرتے تو یہی  
 طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں کو  
 محاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور اس میں رکنی برابر بے ایمانی نہ کرے اور  
 سب لہانوں کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کچور کے لیو کیسی بے ایمانی کرنے کا علاوہ اس کے  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سپرد کر دیے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت معاذ ابہر اوس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 پر اس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر چلتے تھے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَدْرِاسَ بْنِ  
 الْحَكَمِ ثَانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ارْسَلَنَا ابُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَطَّابُ حَتَّى اتَيْنَا اللَّهَ تَعَالَى عَنْهُ  
 فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ خَضَعَ أَهْلُ أَيْمَاتِ مَوْتِهِمْ لِيُخَوِّدُوا مَالَكُمُ الْغَيْرِ اِنْ فِيهِمْ فَكَانَ  
 يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا كَالِ مَعْمُورٍ يَكُونُ قُدْرَتُ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ  
 يُجْعَلُ مِمَّا بَقِيَ مِنْهُ يَحْكُمُ مَالُ اللَّهِ تَعَالَى مَرَّجَمِهِ وَهِيَ جَوَادِرُ كَذْرَا كَيْفَ لَفْظُونَ كَا فَرَقَ  
**عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ اِنْ اُذْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حِينَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْدُنَ اَنْ يَبْعَثَنَ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُو  
 اللَّهُ تَعَالَى عَمَّنْ اِلَى ابْنِ كَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَيَسْأَلُهُ مِثْرًا تَقْنُ مِنْ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لَعَنَ الْاَنَسُ قَدْ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُدْرِكُ مَا تُرْكُنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ مَرَّجَمِهِ اَمِ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْ  
 عَائِشَةُ صَاحِبَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَاعِدِهَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي وَفَاتِ هَوْنِي  
 قَدْ اَبْكَى بِي بَعِيْنُ نَسِيْتُ حَضَرَتْ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو حَضَرَتْ ابُو بَكْرٍ صَدِيقُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 پَاسِ نِيْجَا جَا اَبَا تَرَكَ نَا نَكْتِي مَكِي لِي رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِ سَعِي حَضَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهَا مَكِي كَمَا اِنْ سُو كِيَا جَنَابِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ فَرَا يَا سَعِي هَا اَكْرَمِي وَارِثُ  
 نَهِيْنُ مَوْتَا جَوِيْمُ جَوَادِرِيْنِ وَهِي صَدَقَةٌ **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا طَمَعَتْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهَا بِدَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَى ابْنِ بَكْرِ الصُّوْلِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَيَسْأَلُهُ مِثْرًا تَقْنُ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْرًا تَقْنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَقَدْ لِي وَمِمَّا بَقِيَ مِنْ خَمْسِ خَيْبَرٍ فَقَالَ ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اِنْ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُدْرِكُ مَا تُرْكُنَا صَدَقَةٌ اَيْمَانًا كُلُّ اِلٍ مُسْلِمٍ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَارِثُ دَالِهِ لَا اَعْبُرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا اَلَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَكَعَمَلِكُنَّ فِيهَا بِسَاعِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَا بِي ابُو بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَشْرًا أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى سُلْطَةِ رِضْوَانِ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَتْهَا فَوَجَدَتْ قَاطِعَةً رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهَا عَلَى أَنْ يَكُنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ قَالَ فَجَعَلْتُهُ لَكُمْ نِكَاحًا مَحْشَى  
 تَوَفَّيْتُ وَعَاشَرْتُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ حَتَّى كَانَتْ تَوَفَّيْتُ فِيهَا  
 زَوْجًا عَلِيًّا مِنْ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِيَاوَلَكُمْ يَوْمَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلَّامِينَ النَّاسِ حِفْظُ حَيَاتِهِ قَاطِعَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهَا كَمَا تَوَفَّيْتُ إِسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وَجْهَهُ النَّاسِ ذَا الْقَتْلِ مُصَالِحَةً أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمُصَابِعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بِأَيِّهِ تِلْكَ الْأَشْهُرَ مَا رَسَلَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ أَنْ أَتَيْتَا وَلَا يَأْتِيَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةً فَخَضِرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَكُنْ بِبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَا تَحُلْ  
 سُلَيْمِيَّةَ وَحَدِّثْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا عَمِلْتُ أَنْ يَتَعَلَّمُوا إِيَّايَ وَاللَّهِ  
 لَا يَكُونُ لِي فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَشَوَّاهُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ بِضَيْفِكَ وَمَا أَطْعَمَكَ اللَّهُ وَلَمْ يَشْفَرْ  
 عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلِكَيْتِكَ اسْتَبَدَّتْ عَلَيْكَ يَا أَمْرُوكَ كَمَا تَحْسُنُ  
 سَكْرًا حَقًّا لِقَابِ ابْنِ أَبِي سَوَالٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ يَذَلُّ بِكَلِمَةٍ يَا أَبَا بَكْرٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى رَضَتْ عَيْنَايَ بِبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا سَكَمَ  
 أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَّابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ مَنَاجِي رَأَيْتُ الَّذِي تَحْيِي بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ  
 شِدَّةِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمَّا لَمْ أَفِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَشْرِكْ أَحَدًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا الْأَحْسَنَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا حَلَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 صَلَوَةُ الظُّهْرِ فِي الْيَوْمِ فَتَشَوَّاهُ وَذَكَرْنَا أَنْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَ  
 تَخَلَّفَ هَجْرَ الْبَيْعَةِ وَعُدَّ بِهِ بِالَّذِي احْتَدَّ إِلَيْهِ لَمْ اسْتَغْفِرْ وَتَشَوَّاهُ عَلِيٌّ  
 أَبُو طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَعُظِمَ حُجَّتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَّ لَمْ يَحْلُجْ

[illegible]

ابو بکر رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت  
 میں دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس دایت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت میں دیر کی ابو بکر رضی اللہ عنہ  
 کی بیعت میں کچھ غفلت نہیں ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ  
 جب قدر لوگ علماء اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں اسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ  
 دوسرے معتبر لوگ خلافت تکبرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہ حضرت ابو بکر صدیق کا خلافت نہیں کیا تا  
 مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالہ قدرت اور عظمت  
 شان کے ان کو بشورہ میں شریک نہیں کیا اسوجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈرتا تھا کہ کہیں  
 اور کوئی فتنہ اٹھ نہ کھڑا ہو اور یہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بھی اسکو مقدم کیا رہی  
 مختصراً **فت** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا بھیجا  
 اور یہ کہ بلا بھیجا کہ آپ کیلے آئیے آپ کو ساتھ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
 آنا نا پسند کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق سے کہا تم خدا کی قسم اسکیلے  
 ان کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے تم  
 خدا کی میں تو جاؤں گا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان کو نا پسند تھا کس لیے کہ  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دونوں کو جو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو رنج میں سے تھے اور زیادہ رنج ہوا اور مصلحت فوت ہو جاوے  
 کیونکہ حضرت علی نے انکو ابو بکر صدیق کے ساتھ بیعت کر لینے پر رضی کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم  
 دل ہیں اور صابر تو بنی ہاشم ان کو اسکیلے پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اوسکی وجہ سے ابو بکر کا دل  
 پر جاوے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے دونوں نظرت  
 ہا لون پر عیب رہتا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ



کی قسم کہ وہ وبال لیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس کے لئے فساد پیدا نہ ہو

آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادن کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشہد پڑھا جس پر خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں ابہر کہا ہم نے بچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو ادا جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق دیا اور ہم رشک نہیں کرنے اُس لغت پر جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق دی رہنے خلافت اور حکومت (لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا ہی حق ہے اس میں کوئی شک ہم قرابت کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باقیین کرتے رہے یہ بہانہ شک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں بھرا آئین جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان نالوں کی بابت (یعنی فداک اور رضیہ اور جس خیمہ وغیرہ) اختلاف ہوا تو میری حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اچھا آج سپہ کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قسم بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تباہ وہی کہا یہ دعا کی منفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت کرنا اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رشک ہو یا ادن کی بزرگی اور فضیلت کا جھوٹا کارہی بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا ہی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے بغیر صلاح کی یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا یہ شکر مسلمان خوش ہوئے اور حضرت علی سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا اُس روز سے مسلمان حضرت علی کی طرف پھر الٹی گئے جب انہوں نے یہی امر کو اختیار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تھے ان کو دوسری سو بات میں روٹنا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی

بیان کی اور ان کے ہمین بہر آئین اور سہولت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی ابوبکر سے بخوشی  
 بیعت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی حال تھا اللہ تعالیٰ ان کے شان میں فرماتا ہے ہذا  
 علیہ الکھار حمایہم تحت ہین کافرون پر اور ملائم ہین آپس میں رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا اور اہل بیوتین تو حضرت ابوبکر کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح سے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا  
 اپنے صرف میں لاتے آپ کے بی بیوں اور ششہ داروں کو نہ دیتے اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے زندگی میں کبھی نہ شکر کرتے  
 اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے یا انہیں حضرت ابوبکر حضرت علی کے بلائے پر کیا  
 اُنکے پاس حلہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان  
 حضرات کو دلون میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے نہ ملنے جلتے بسبب راضیوں کا  
 طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ لگاتے ہیں اور اس کا بدلہ نہایت  
 قریب و محال ہے عَالِيَةً رَحِمَنِي اللَّهُ تَعَالَى عَمَّا أَنْ فَاحِطَةً وَالْعَبَّاسِ حَتَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَمَّا تَأْتِيَا أَجُوبُ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا يَكْتُمُ سَانِ مِيرَاتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَيْثُ دُرِّ بَطْلَانِ أَرْضَهُ مِنْ قَدْرِكَ وَتَهْمُكَ مِنْ خَيْرِ  
 فَقَالَ لَعَمْرُ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَنَاقِي الْحَدِيثِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عَقِيلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثُمَّ قَامَ  
 عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَلَّمَ مَرْحُومًا ابْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَرَّرَ  
 فَضِيكَتَهُ وَسَائِقَتَهُ فَكَلَّمَ مَعْصِيَا ابْنِ أَبِي بَكْرٍ تَابِعَهُ فَاقْبَلُ النَّاسُ إِلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ فَقَالُوا أَصَبْتَ وَاحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا إِلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ حَيْثُ قَارَبَ الْأَمْرَ الْكَرُوفَ ثُمَّ رَجَعَهُ حَضْرَتِ ابْنِ الْمُؤَنِّينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس و نون حضرت ابوبکر صدیق کے  
 پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور وہ اس وقت میں طلب

طلب کرتے تھے مذکور زمین اور خیر کا حصہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا حدیث کہ اسی طرح جیسو اور پگندری اس میں یہ ہے کہ بہر حق علی کرم  
 وجہہ کھڑے ہو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ثرائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت  
 اسلام کا ذکر کیا یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان کو بیعت کی اور سوت لوگ حضرت  
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ہیک کیا اور اچھا کیا اور سوت ہو گئے اور ان  
 کے ہزار ہوں گئے سب سے اذہنوں نے وہی بات کرمان لیا **عَلِیٌّ** **عَاشِیَةُ** **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا** **وَرَجَح**  
**الرَّیْبُیُّ** **صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم** **اَخْبَرْتُهُ اَنْ فَاِلْحَہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** **وَرَجَحَ اَبِیَّتَہُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی**  
**اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم** **سَاَلْتُ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** **بَعْدَ وَاٰہِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ**  
**وَسَلَّم** **اِنْ یَقْسِمُ لَہَا وِیْرَا تَعَالٰی مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم** **مِمَّا اَدَّاءَ اللہُ**  
**عَلِیْہِ فَقَالَ لَہَا اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** **اِنْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم**  
**قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَکَ نَاَصِدٌ قُلْتُ قَالَتْ** **وَعَاثَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم**  
**اَشْرَفُ مِمَّا کَانَ فَاِلْحَہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا** **سَاَلْتُ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** **نَصِیْبَہَا**  
**مِمَّا تَرَکَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم** **مِنْ حَیْبِیْنِ وَفَدَّکَ وَصَدَّقْتِہَا بِالْمَدِیْنَتِیْنِ** **قَالَ**  
**اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** **عَلِیْہَا ذٰلِکَ** **وَقَالَ لَکُمُ تَارِکَا شَیْءَا کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی**  
**اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم** **یَعْلَمُ بِہِ اَلَا عَمِلْتُ بِہِ اِنْ اَحْسَنَی اِنْ تَرَدَّدْتُ شَیْءَا مِیْنِ اَمْرِہٖ اَنْ اَرْبِیْعَ**  
**فَاَمَّا صَدَقَتُہَا بِالْمَدِیْنَتِیْنِ فَکَدْ نَعَمَ لَہُمَا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** **اِلَیَّ عَلِیٌّ** **وَعَبَّاسٌ** **رَضِیَ**  
**اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا** **فَعَدَّیَہُ عَلِیُّہَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** **وَاَمَّا حَیْبُہُ وَفَدَّکَ فَاَمْسَکَہَا**  
**عُمَرُو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** **قَالَ ہُمَا صَدَقَتُہُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم** **كَانَتَا لِحَقُوْقِی**  
**اَلَّتِی تَعَمَّرَہُ وَوَدَّوْا بِہِہٖ وَامَرُہُمَا اِلَیَّ مَنْ رَزَیَہُ اَلَا مَرَّ قَالَتْ ہُمَا عَلِیٌّ ذٰلِکَ اِلَیَّ الْیَوْمَ** **مَرْحُومَہُ**  
 ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرے سے جوابہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا حضرت ابوبکر صدیق  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور

جو چہ چوڑا دین وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات  
 کے بعد صرف چہرہ ہنسی تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیر اور فک اور مدینہ کے صدقہ میں سے  
 حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے  
 تھے چھوڑ دیا انہیں میں ڈرتا ہوں کہ میں گمراہ نہ ہو جاؤں بچہ مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی انہی  
 قبضہ میں رکھا) اور خیر اور فک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہ ماہ دو  
 صدقہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف تھے آپ کو حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور  
 یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو عالم میں مسلمانوں کا پیرا جنگ یا یہی رہا یعنی خیر اور فک  
 ہمیشہ خلیفہ وقت کو قبضہ میں رہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی اپنے خلافت میں انکو تقسیم نہیں  
 کیا پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہو گیا **عن** ابوبکر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتقسم ورنہ یذکر امانہ کونک  
 بعدک نفقة ینکاحی و مؤنة عاقلی فھو صدقہ ترجمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار ہی باقی نہیں سکتے جو چہ چوڑا دین  
 اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کو بعد بچہ و صدقہ ہے **ف** نذوی علیہ الرحمۃ کہا  
 جہود صلا کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری  
 سے یہ منقول ہے کہ یہ ہماری پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام  
 نے دعا کی تھی ویرثہ من الی یعقوب اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ اگر کوئی آیت و ان  
 خفت الہی من قرآن مجید نہیں ہوتی کیونکہ سوالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے و وراثت لیکھان ذاد اور صواب جہود کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت  
 نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بند و بست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود منتظم  
 کرے فاضل علیا کہنے سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال یہ تو ایک تو سات مانع بنی نظیر کے  
 جہود دی کی وصیت کر دے آپ کے ملک میں آئے تھے حبیبہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری  
 وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی منیر سے بنی نظیر کا مال حبیبہ مدینہ سے لکائے گئے اور بنیر

لڑے بڑے وہ ہاتھ آیا چوتھو آدمی حصہ فدا کر کا جو صلح کے روٹھیں رہا خیر کی فتح کے بعد باجوہین تہا  
 وادی القری کی چٹائی دو تلافی خیر کے وطن اور سلام جو صلح سے لیے گئے ساتوین خیر کے حسن میں  
 سے حصہ یہ سب آپ کو املاک تھی کسی اور کا حق اور میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور  
 اہل و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کو طور پر پہنچا جاتا ہے اور کسی کو انکی  
 ملک حرام ہے **عَنْ** أَبِي الزُّنَادِ يَحْيَىٰ قَالَ سَمِعْتُ أَسَدَ بْنَ سُدْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَرَكْتُكُمْ مَالًا فَهُوَ لَكُمْ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّا لَوْ تَرَكْتُ مَالًا لَكُنْتُمْ أَهْلًا لَهَا  
 ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی  
 وارث نہیں ہوگا جو ہم جوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **بَابُ** كَيْفِيَّةِ هِمَّةِ الْعِلْمَةِ بِبَيْنِ  
 الْحَاخِرِينَ غَنِيمَتِ كَالْمَالِ كَبُذْرٍ تَقْتَرِبُ بِكَ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا  
 عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي الْفَيْلِ الْفَرَسَ سِتِّ مِائَةٍ وَالرَّجُلَ  
 سِتِّ مِائَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کو مال میں سے  
 دو حصے گہڑے کو دلائے اور ایک حصہ کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک  
 حصہ اور یہی قول ہو ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد القریہ اور مالک اور  
 اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابو عبد اللہ اور  
 ابن جریر اور محمد کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصے ہیں اور پیدل کا ایک  
 حصہ ہو اور جو کوئی اپنے ساتھ لے لے گا وہ ایک ہی گہڑے کا حصہ پارنگا جو ہوگا وہی فیل  
 ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کو نزدیک رکھا حصہ بیگانہ دوسری لفظ **عَنْ**  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَدَ بْنَ سُدْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَرَكْتُكُمْ مَالًا فَهُوَ لَكُمْ  
 غَنِيمَتِ كَالْمَالِ كَبُذْرٍ تَقْتَرِبُ بِكَ **بَابُ** كَيْفِيَّةِ هِمَّةِ الْعِلْمَةِ بِبَيْنِ  
 مُشْتَرِكِينَ كِي مَدُودِ كِي لُزَامِي **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا  
 قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ  
 وَهَمَّ لَفَّ وَأَهْجَأَ ثَلَاثًا وَتِسْعَةً عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَسُلَ الْقَبِيلَةِ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَعَمِلَ بِحَقِّهِ بِرَأْسِ الْعُصَا فَنَزَلَتْ مَا دَعَا نَبِيَّ الْعُلَمَاءِ

اِنْ مَا رَعَدَ عَنِ الرَّحْمَةِ اِنَّكَ اِنْ تُعَذِّبَ هَذِهِ الْعَصَا كَرِهْتَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعَذِّبُ فِي  
 الْاَرْضِ شَيْئًا اَنْ يَحْتَجِبَ بِرَبِّهِ مَا دَكَدَ يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَطَرَ رُكُوعَهُ عَلَى مَنَاسِكَبِهِ  
 فَامَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَخَذَ رِدَاءَهُ فَالْقَاهُ عُلَامَةً مِنْ كَيْفِهِ ثُمَّ التَزَمَهُ  
 مِنْ دُونِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّاكَ مُنَاشِدُكَ رَبِّكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ سَلِّحْ لَكَ مَا وَعَدَكَ كَانِزِلُ  
 اللَّهُ مَخْرُجًا لَكَ اِنْ تَسْتَعِزُّونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اِنْ وَمُيَّدُ كَهْرٍ الْكَيْفَ مِنَ الْمَلَكَةِ مَرُورًا  
 كَامِدُهُ بِالْمَلَكَةِ قَالَ أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنِي اَبُو عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا  
 رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَسْتَلِدُّ فِي اَشْرَجِ الْجَلِ مِنَ الشُّرَكَاءِ اِمَامَةً اِذْ سَمِعَ خَرْبَةً  
 بِالسُّوْطِ فَوَقَّهَ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوَقَّهَ يَقُولُ اَفْذُمْ حَيْرُومَ فَظَنَّا اَنَّ الشُّرَكَاءَ اِمَامَةً  
 مُسْتَلْقِبًا فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ رَشَقٌ وَجْهُهُ كَقَضَرِ بَرَّةِ الصُّوْبِ فَانْخَفَرَ  
 ذَلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْفُ اَرَى فَعَدَّتْ ذَلِكَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتُ  
 ذَلِكَ مِنْ مَكْرِ السَّهْمَاءِ الثَّالِثَةِ فَتَقَالُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَاَسْرًا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو  
 زَيْدٍ قَالَ اَبُو عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَكُنَّا اَسْرًا اَلَا سَارَى قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْ يَكْبُرُ وَنَحْنُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا تَرَوْنَ فِي هَذِهِ اَلَا سَارَى  
 فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ يَبْنُو الْعِمَّ وَالْعَشِيرَةَ اَرَى اَنْ تَأْخُذَ  
 مِنْهُمْ نَذِيَّةً فَتَكُوْنُ لَنَا قُوَّةٌ عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ اَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا اَبْنَ السُّكَيْبِ قَالَ فُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ مَا اَرَى  
 الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَكَذَلِكَ اَرَى اَنْ تَمُكِّنَا فَنُفَرِّبَ اَهْلًا قَوْمًا نَمُكِّنُ عَلَيْهِمْ  
 حَقِيْقًا تَفْخَرُ بِعَفَّتِهِ وَتَمُكِّنُنِي مِنْ فُلَانٍ لَسِيْبًا لِمَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا حَرَبَ  
 عَنْفُهُ فَاِنْ هُوَ كَرِهَ اَكْثَرُ مَا يَدُهَا فَنَهَوَى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَخْرُ مَا ذَلَّتْ فُلْنَا كَانَ مِنَ الْعَدِ جَدَّتْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاَعْدَيْنَ وَهَمَّ يَكْبُرُ فُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اَخْبِرْنِي  
 مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تُكْبِرُنِي اَنْتَ وَصَلَّيْتُكَ فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءَ يَكْبُرُ وَاِنْ لَمْ اَجِدْ بُكَاءَ يَكْبُرُ  
 لَوْ كُنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرَأَ الَّذِي عَرَضَ عَلَى اَهْلَابِكَ مِنْ اَخْلَافِكَ

الْفِدَاءُ لَكَ عَنْ عَمَلٍ عَلَى عَمَلٍ اَبْرَحَ اَذْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً قَرِيبَةً مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَلَّ مَا كَانَ لِيَنْزِلَ أَنْ يَكُونَ لَهُ اسْمٌ سَيُتَخَوَّنُ  
 فِي الْأَرْضِ الْقَوْلُ فَكَلَّمُوا مَيْمَنًا غَنِيْمًا حَكَكَ كَلَامًا بَيِّنًا فَأَخْلَى اللَّهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ **ح**  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ بدر کی لڑائی ہوئی **ف** بدر کی لڑائی سب سے پہلے  
 لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے  
 ابن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بدر کوفان تھا کیسا اور اوس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنوے کا  
 نام ہو گیا ابوالیقظان نے کہا وہ نبی غفارین سے ایک شخص کا تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن تیرہویں  
 رمضان المبارک کو ہوئی **۲** سحر ہی عہدس میں اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق میں  
 روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد میں کمی شخص ضعیف ہیں حافظ نے کہا کہ محفوظی  
 ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن گریز  
 کا دن تھا (نودی) **ف** توجبا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ٹہار  
 تھے اور آپ کے اصحاب تین سو اونیس تھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا  
 پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا  
 میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا یا اللہ پورا اگرچہ تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھ کو  
 جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانوں کے تو پھر نہ پوجا جاوے  
 گا تو زمین میں (بلکہ جہاں پہاڑت پوجا جاوے گا) **ف** اس حدیث سے یہ ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو  
 سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جہاں پہاڑت سب خدا ہیں ان کے نزدیک **ف** کا پوجنا ہی خدا تعالیٰ کا  
 پوجنا ہے **ف** پھر آپ بار بار دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی  
 چادر مبارک مونڈ ہون سے اتر گئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈ ہے مڑوا دی  
 بہرچہ سے لپٹ لگو اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ  
 پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے **ف** اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزوں  
 میں سے قافلہ کا یا شکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن شکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ  
 کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپ مسلمانوں کی نسل اور نسل کے لیے دوبارہ دعا کی **ف** اب اللہ

سے یسایت اناری از دست غیبتون رفتیم فاستجاب لکم خیر جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اگر  
 نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں ہمارے مدد کو دن گاہ ایک ہزار فرشتے سے رگاتار **ف**  
 ہر چند ہر محل جلال کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کا فردن کے تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اسکا  
 یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو ابھی کسی کا رنج تھا خوش ہو جا دیں اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان  
 فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو اسیس ہو گئے۔ یا رب زدگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کو طرح لڑیں  
 اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے **ف** یہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتوں سے ابوسل  
 نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر  
 کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اوس کے آگے تھا اتنے میں کوڑی کی آواز اوس کے کان میں آئی ادھر سے اور  
 ایک سوار کی آواز سنائی دی اور پھر سچوہ کہتا تھا بڑھ اسے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گھوڑے  
 کا نام تھا) پھر دیکھا تو وہ کافر حبش گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جربا دسکو دیکھا تو ہر  
 کی ناک پر نشان تھا اور اسکا مونہ بہت لگیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب بڑبڑایا تھا۔  
 (کوڑے کی زبردستی) **ف** ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں اوس سے کہا میں ابوسل ایک چچا زاد بھائی دو دنوں  
 مشرک ہو کر بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم  
 لوٹنے والوں کے ساتھ مشرک ہون ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس میں  
 گھوڑوں کی آواز آرہی تھی میں نے سنا ایک کنیز والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزوم یہ حال دیکھ کر میرے  
 بھائی کا دل ابل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تمکین سنبھالا  
 ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے انہوں نے سنا بعض نبی ساعہ  
 انہوں نے ابوسیدہ مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں مشرک تھے اوس کی انکھ جالی رہی  
 تھی وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بیانی ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس میں  
 فرشتے نکلے تھے مجھ اس میں کی طرح کاشک نہیں ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابواسحاق  
 بن سار نے انہوں نے نبی مازن بن نجار کے کسی آدمیوں سے سنا انہوں نے ابوداؤد و مازنی سے  
 وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے انہوں نے کہا بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اوس کے مارنے



کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اسکا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے  
 کہا مجھ سے حدیث بیان کی اور شخص نے جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ ثقہ تھا) اس نے سنا قسم  
 سے اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا فرشتوں کے سر پر بدر کے دن  
 سفید عملے تھے جو لٹکے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حنین کے دن سسرخ عملے تھے ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض  
 اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا عامر بن ابی سلمہ کے سر پر بدر کے دن  
 فرشتوں کے سر پر بھی سفید عملے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبریل علیہ السلام کے سر پر زرد  
 عامر تھا انتہے پہرہ سلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور یہ قصہ بیان کیا  
 آپ فرمایا تو یہ کہتا ہے یہ مدد میسر آئی آسمان سے اُٹی تھی آخر مسلمانوں نے اس دن تین کافروں کو مارا اور  
 ستہ کو قید کیا ابو ریحیل نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر کے کہا تمہاری کیا راہ ہے ان قیدیوں کے بابا میں ابو بکر نے  
 کہا اسے نبی اللہ کے یہاں رہا رہی برادری کے لوگ ہیں اور کنبی واسلے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان  
 سے کچھ مال لیکر جو بڑ دیکھیے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان  
 لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا راہ ہے  
 اسے خطاب کیے بیٹے انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ تعالیٰ کی یا رسول اللہ میری ذہ رائے نہیں ہے جو ابو بکر  
 صدیق کی رائے ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ ادون کو میرے حوالے کیجیے ہم ادون کی گردنیں ماریں تو عقل  
 کو حضرت علی کے حوالے کیجیے وہ ادون کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلان وغیرہ دیکھیے میں ادس کی گردن  
 ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اور ابو بکر دونوں بیٹھے رو رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے ساتھی کیوں  
 روتے ہیں فرمایا اگر مجھے ہی رونا آوے گا تو روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا آپ دونوں  
 کے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روتا ہوں اُس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے  
 ساتھیوں کو فدیر لینیو سے میرا منہ انکا غدا اب لایا گیا اس رحمت کو بھی زیادہ نزدیک ایک وحشت  
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہرہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوماری ما کان لبشر ان یؤتوا الا ان  
 ۵



حَبَّہٗ حَنَظَہٗ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو بخند کے طرف اشارہ کیا وہ ایک  
 شخص کو بکڑ کر لائے جو بنی منیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن انال تھا وہ سردار تھا یا مہ والوں کا  
 پہرہ لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے **فت** نوذی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ  
 نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی جتہ  
 اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت ہو کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتا بی ہو یا مشرک  
 اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک نے ویسے ہی کہا ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کتا  
 کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور بیماری دلیل کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور جو چاہے  
 نے فرمایا مشرک کچن میں نہ مسجد حرام میں نہ جاوین وہ خاص ہے حرم میں نہ جانا درست ہے  
 نہیں انتہی **فت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس لگو اور فرمایا اگر تم تیسرے  
 پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ چکا مار والے ہیں تو ایسے شخص کو مارین گے جو خون  
 والا ہے **فت** یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لپٹیں گے غرض یہ کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو  
 میری جان کی کوئی پروا نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ مارین گے تو میرا بدلہ اور لوگ نکالیں گے اور  
 بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو مارین گے جبکہ مارنا درست ہو گیا یعنی  
 آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذاد م ہے یعنی صاحب دست اور عزت کو مارنا  
 اگر یہ روایت منع ہے (نوذی) **فت** اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے  
 جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیں جو آپ چاہیں گے ملیگا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رہنما دیا پہر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے  
 پاس اسے ثمامہ اس نے کہا وہی جو میں آپ کے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کرو گے تو احسان ماننے  
 والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت دے گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملیگا  
 پہر آپ نے کہا وہی جو میں آپ کو کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا مارتے ہو  
 تو ماروں لیکن میرا خون جانیا لانا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا چوڑ دو تھامہ کرو مسجد کے قریب ایک کچور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں  
ایک اور کھنر لگا اسٹہدان لالا الہ الامہ و اسٹہدان محمد اعبدہ و رسولہ اسے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحہ  
وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ کسید کا مونہ میرے نزدیک نہ تھا اور اب تمہارے مونہ سے زیادہ کسی کا  
مونہ مجھ پر محبوب نہیں ہے قسم خدا تعالیٰ کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا  
آپ کا دین اب سب دنوں کی زیادہ مجھ پر محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھ پر مانع  
ہوتا تھا اب آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھ پر پسند ہے آپ کے سوار دن نے مجھ کو بکڑ لیا میں عمر  
کو جاتا تھا اب کیا کروں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوش کیا اور حکم کیا عمر کرنے  
کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بیل ڈالا اور کس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم خدا کی یا اللہ سو ایک اذ گبیوں کا تم تک نہ پہنچے گا حبیب مکہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ندیوں **ف** نذوی علیہ الرحمۃ نے کہا ساری اصحاب کا قبول  
ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جائے غسل کے لینے دیر نہ کرے اور کسی کو  
درست نہیں ہے کہ اوسکو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دی بلکہ پہلے مسلمان ہو جاوے پھر غسل کرے  
اور غسل واجب ہو اگر کفر کجالت میں وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل ہی کر چکا ہو اور بعضوں کے نزدیک  
اگر غسل کی چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور  
اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جانے میں اور اسپر اعتراض یہ  
ہے کہ وضو واجب بالاجمل اور حدیث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت  
میں جنب ہی نہ ہو اسے تو غسل مستحب ہو اور امام احمد کے نزدیک واجب ہو اور حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم  
نے تین روز تک تھامہ کوٹا لانا کہ اوسکو ملین اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ غلبہ غور کر لے  
اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحباً بادیانہ دجواباً اتھے مختصر **ع** اِنِّیْ هَدِیْتُہُ دَعْوِیَ اللّٰہِ تَعَالٰی  
عَنْہُ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَخْبَرَکَ لَہٗ اَخْبَرُوْا اَرْضَ حَبَشَہٗ فَاَکُوْر  
یَرْجُلُ یَقَالُ لَہٗ کَمَا مَہُ مِنْ اَنْا لِ اَلْحَفِیْہِ سَیِّدُ اَہْلِ الْاِیْمَانِہِ دَسَانَ الْحَدِیْثِ یَعْمَلُ  
حَدِیْثَ الْاَلِیْثِ اِلَّا اَنْہٗ قَالَ اِنْ تَقْتَلَنِیْ تَقْتُلْ دَاۤءِمَ مَرَحْمَہٗ ہِیْ جَو اوپر گذرا  
**بَاب** اِخْبَارِ الْیَهُودِ مِنْ اَلْحَبَشَہٗ یَوْدِیْنَ کَوْنِہُمْ حَیْزَہٗ زَاکَا لَدِیْنَا حَیْزَہٗ

[illegible]



فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّكَ قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّكَ قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّكَ  
 قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّكَ قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّكَ قَالَ فَضْلُكَ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّكَ  
 ہے قرظیہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے **ف** قرظیہ حلیف تھے اور اس کے اور انوں  
 انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب قرظیہ نے جنگ خندق  
 میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دفاع کی اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اُس جنگ کے ختم ہوجانے پر بنی قرظیہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے جب انکو تکلیف ہوئی  
 تو اس شرط پر قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دین وہ ہم کو منظور ہے نودی نے کہا  
 اس حدیث سے نجات کا ثبوت نکلتا ہے جسکو حکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سو انوار  
 کے اور جب حکم فیصلہ کر دیے تو اُس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اسکو حکم کیا اور اس کے فیصلہ  
 سے پہلے درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پہر سکتے ہیں انتہے **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف **ف** اسلیکہ سعد جی  
 تھے اور بغیر انار کے اُنکا گدھے پر سوار نہا دشوار تھا اور یہ قیام تعلیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استکثرے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہو کرتے ہیں نودی نے کہا کہ  
 جمہور علماء نے اسکو قیام تعلیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تعظیم  
 لیے کھڑے ہونا جب وہ آدمین محاسب و قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے  
 جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہوا در لوگ اسکو سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ  
 بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نودی نے کہا اگر اُنے والا صاحب فضیلت  
 ہو تو اسکو لیے کھڑا ہونا سہیج ہے اور اس باب میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اسکی مانعت میں کوئی حیر  
 حدیث صحیح نہیں ہوئی اور میں نے اس سے کہہ لو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے (انتہے مختصراً)  
**ف** پہلے فرمایا کہ یہ لوگ بنی قرظیہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں (قلعہ سے) سعد نے کہا کہ  
 میں جو لڑائی کے لائق ہیں ادن کو ترقتل کیجیے اور اُن کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجیے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

باز فرماتے (حضرت جبریل ا کے حکم کے موافق احیاء خدا کی طرف سے آیا تھا) مفید کیا **عَنْ** شُعْبَةَ  
 بْنِ الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ كَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتُ بَيْنَ  
 اللَّهِ وَقَالَ مَدَّةَ حَكَمَتِي بِحُكْمِ الْمَلِكِ مَرَّةً شَبَّهَ بِوَسِيلِي مُنْزِلَ رُؤْيِ بَرٍّ أَوْ رُؤْيِ ابْنِي حَدِيثٍ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ  
 صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَكُونُ أَسْرَافًا فِي حُكْمِ فَصِيلَةٍ كَمَا يَأْتِي فِي عَالِشَةِ فَكَلَمْ  
 أَحْصَيْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَمَا هُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِيثِ ابْنِ الْعَرَفَةِ  
 وَمَا فِي الْأَكْحَلِ فَضْرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَةً فِي السَّجْدِ يَوْمَ  
 مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السَّيْلَةَ فَانْقَسَلَ  
 كَأَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغِيَابِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّيْلَةَ  
 وَاللَّهُ مَا وَضَعَهَا أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ نَاسُوا رَأْسِي  
 بَيْنَ قَوْمِيثِ فَقَاتِلْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنْ  
 الْحُكْمَ فِيهِمْ أَنْ تُقَاتِلَ لِلْقَاتِلَةِ وَأَنْ تُسَمَّى الدَّرِيَّةُ وَالنَّسَاءُ تَقْتُمُ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ هَمَّ  
 أَمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَوْرَ حَارِثٍ بِسَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَخُنْدَقِ كَقَوْلِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ  
 مِنْ بَنِي تَمَامٍ (اس کی مان کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا او کی اکل ر شربان امین لگا تو رسول  
 الصلی علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بیٹا اور بیار  
 کا رہنا درست ہے اور میں نزدیک سے ادن کو پوچھ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لڑے تو ہتھیار رکھ کر  
 اور غسل کیا پھر حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھکے رہے عبا سے  
 اور کہا آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور پہنچے تو قسم خدا کی ہتھیار نہیں رکھے چلو اون کی طرف آپ فرمایا  
 کہ سر اٹھو ہوں نے اشارہ کیا نبی قریظہ کی طرف بہڑ لے ادن سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور وہ  
 قطعہ سے اترے آپ کے فیصلہ پر اٹھیں ہو کر آپ ادن کا فیصلہ سعد پر رکھا رکھو کہ وہ خلیفہ تھے سعد  
 کے سعد نے کہا میں یہ حکم کرنا ہوں کہ ادن میں جبرائیل نے رالے میں وہ نو بار دیے جاوین اور پھر اور  
 عورتیں قیدی بنیں اور ادن کے مال تقسم ہو جاوین **عَنْ** هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 قَالَ ابْنُ خَالِزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ نَعَمْتُ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ



ترجمہ شام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ اسعدہ سے سنا انہوں نے کہا مجھے خیر ہو چکی کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید فرمایا تو نے نبی قرظیہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اسعدہ غزوہ جمل کا حکم تھا  
**سُئِلَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحْتِ كَلْبِهِ لِلدِّرِّ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ**  
**تَعْلَمُ أَنَّكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ قَوْمِ كَنْدُبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَأَخْرَجُوهُ إِلَّا أَنْ كَانَ فِيهِ مِنْ حَكْمٍ كَبِشَ شَيْءٍ فَأُتِيَ بِأَجَاهِدَهُمْ فِيكَ**  
**اللَّهُمَّ فَإِنِ أَكَلْتُ أَتَكَ قَدْ وَصَّيْتَ الْحَكِيمَ بِمَا دَلِمَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ قَدْ وَصَّيْتَ الْحَكِيمَ بِمَا دَلِمَهُمْ فَأَخْرَجُوا**  
**أَجَاهِدَهُمْ فِيكَ مَا كَانَ يُفَضِّلُهُمْ عَلَيْهِمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْرٌ مِنْ بَنِي عُقْلٍ إِلَّا أَنَا لَمْ يَسْبِقْ إِلَيْهِمْ**  
**فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِيكُمْ مِنْ سَيْدِكُمْ كَذَا فَسَعِدَ جُرْحُهُ يَعْنِي دَمَافَاتٍ**  
**مِنْهَا كَحِمَّةٍ اللَّهُ تَعَالَى** ترجمہ چھ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اسعد  
 بن سعد کا زخم سرکہ گیا اور اچھا ہوئے کو تھا انہوں نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھ پر میری راہ میں  
 جہاد کرنے سے ادن لوگوں کے ساتھ جنہوں نے میرے رسول کو چھٹلایا اور لکا لاکوئی چیز زیادہ پسند  
 نہیں ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھہ میں ادن و جہاد کروں گا یا اللہ میرا  
 سمجھتا ہوں کہ ہماری ادن کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کہو کہ اسے اور میری لڑائی  
 اسی میں کر (یا اگر وہ ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے جو منع ہے) بہرہ زخم بہنے لگا  
 ہتھلی کے مقام سے باگردن سے یا اسی رات کو بہنے لگا (یہ جب کہ کہ حدیث میں من لیلۃ ہوا قاسم  
 عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر سجد میں اون کے ساتھ ایک خیمہ تھا یہی  
 غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سوار  
 ہے آخر اوسی زخم میں مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی) **سُئِلَ هِشَامُ بْنُ عَمَرَ**  
**عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا تَكُنْ لِي سَيْدَةً حَتَّى مَاتَ وَرَأَيْتُ فِي الْحَدِيثِ**  
**قَالَتْ قَدْ أَلَحَّيْنِ يَقُولُ الشَّاعِرُ لَا يَأْتِي سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ فَمَا قَعَلَتْ**  
**تُرْكِيَّتُهُ وَالْقَضِيَّةُ لِمَعْدِكَ أَنْ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ خَدَاةَ تَحْمَلُوا لِحَوْلِ الْمَبْرُورِ**  
**تُرْكِيَّتُهُ قَدْ رَكِمَ لَأَشْتَى بَيْنَهُمَا وَقَدْ رَأَيْتُ حَامِيَةً لِقَوْدٍ وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أُمُّ حَبَابٍ**  
**أَقِيمُوا أَيْتِنَاعَ وَلَا تَصِيرُوا وَقَدْ كَانُوا يَبْكُدُ تَحْمَلُ نَقَالَا كَمَا تَقَعَلَتْ مِمَّا كَانَ الشَّخَرُ**



نبوت الکریمی اللہ تعالیٰ تعالیٰ کما قدیم انھما خیرون من مملکت المدینۃ قدیموا ولیس یابید بھم  
 شکی کی کان الا نصار اھل الارض العارفا سمعوا انصار علی ان اعطوھم انصاف ثمار  
 اموالھم کل عام ینکونھم العسل والمؤنۃ وكانت ام البنین مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھا دھونک  
 امر سکندر وكانت ام عبد اللہ بن ارجہ طلحة كان انھما لیس لکیمہ وكانت اعطتھم ام الرسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنک قال لھا فاعطاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مولات  
 ام اسامہ بن زید قال ابن شہاب فاکبر فی النبی بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم لما فرغ من قتال اھل خیبر وانصرف الی المدینۃ رد الھما خیر من الی  
 الانصار بما یحبھم الی کانوا منھوھم من غنایھم قال فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 الی اھل عین اھما واعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مکاتھن من خاتمہ قال  
 ابن شہاب کان من شان ام ایمن ام اسامہ بن زید انھا كانت وصیفۃ لعبد اللہ بن عبد  
 وكانت من الحبشۃ فلما اذکلت امنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما توفی ابوہ نکاح  
 ام ایمن فخصتھ حتی کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتقھا ثم انکھا لابیہ بن حاتم  
 ثم توفیت بعد ما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمسۃ اشھر ترجمہ انس بن مالک رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے حب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو کرائے لودہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس  
 زمین تھی اور درخت شہر یعنی کھیت ہی تھے اور باغ ہی (اور انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس  
 طور کہ آدھا میوہ ہر سال انکو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے **ف** یعنی ساقاۃ کے طور پر بعضوں  
 نے بغیر محنت کرین ہی قبول کر لیا اسحارث سوا انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھوں نے اپنے بہائی مسلمانوں  
 کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کے شان میں فرماتا ہے **والذین یبوءوا الدار والیاء کانوا من قبلہم**  
**یحییون** من کاجر الیکم اخیر **ف** انس بن مالک کی ماں جب کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن  
 ابی طلحہ کی بہن تھیں جو انس کے مادی بہائی تھے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک دوست  
 دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام امین کو دیا جو آپ کی لڑکی تھیں انھوں نے جوئی اور ماں تھیں  
 ہا سامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کیا تھا اور جو صرف میوہ کہانے کو  
 دیتیں تو آپ ام امین کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور جب کہ کوئے توہما جبرین انصار کو ادن کی دی ہوئی چیزیں پیہر دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی  
 سہری بان کو ادن کا درخت پیہر دیا ابن شہبانہ کہہ ام امین جو اسامہ بن زید کی ان تہین و لوٹاڑی تہین  
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (جو والد ماجد تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (اور وہ حبش کی تہین  
 حسب آئمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کو والد کی وفات کے بعد تو ام امین آپ  
 کو کہلاتا تین بیانات کے آپ بڑے ہوئے آپ نے انکو آزاد کر دیا بہر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے ہو گیا اور  
 وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد ان کے پیہر میں رکھیں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى عَشْرَةَ اَنْ  
 رَجُلًا قَالَ حَامِدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي اَرْوَاهُ قَالَ كَانَ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَلَاحُ  
 مِنْ اَوْجَعِ حَتَّى يَفُتَحَ عَلَيْهِ قُدْرَتُهُ وَالنَّعْبُ يُفْعَلُ بَعْدَ ذَلِكَ يُرَدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ قَالَ  
 اَسْرُو اَنْ اَهْلِي اَمْرُوْنِي اَنْي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَلَمَهُ مَا كَانَ اَهْلُهُ اَعْطَوْهُ  
 اَوْ بَعَثَهُ وَكَانَ الْمَرْبُوحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمِّ اَيْمَنَ فَاَتَتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْطَاهُ نَهْرًا ثُمَّ اَتَتْ اُمِّ اَيْمَنَ فَيُجْعَلُ النَّوْبُ فِي عِيَّتِهِ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا يُعْطِيكَ  
 وَقَدْ اسْتَطَاعَتْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمِّ اَيْمَنَ اَنْتِ كَرِيْمَةٌ وَلَكِ كَذَا اَوْ كَذَا  
 وَنَقُولُ كَذَا وَلَدِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ يُجْعَلُ يَقُولُ كَذَا حَتَّى اَعْطَاهَا عَشْرَةَ امْتَالِه  
 اَوْ كَثْرَتِهَا اَيُّ عَشْرَةَ امْتَالِه ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لا کر تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح  
 کیا قرطبہ اور نصیر کو آپ نے شروع کیا پیہر ناسر ایک کو جو دیا تھا اور سنے انس سے کہا پیہر لوگوں نے مجھے  
 پیہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ کو مانگوں جو پیہر لوگوں نے آپ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس  
 میں و اور رسول اللہ علیہ وسلم نے وہ ام امین کو دیدیا تھا میں آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھ کو دیدیا تھی میں  
 ام امین آئی اور اس نے کچرا میرے گلے میں ڈالا اور کہتی تھی قسم اللہ تعالیٰ کی ہم تو وہ مجھے نہ دین گے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام امین دیکھ اس کو اور میں تجھے یہ یہ دون کا وہ ہی کہتی تھی سرگز نہ  
 دون کی قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ فرماتے تھے جو بڑے میں مجھے یہ دون کا  
 یہ دو گنا یہاں تک کہ اپنے ام امین کو اس مال کا دس گنا یا دس گنو کے قریب دیا **باب** جَوَادِ  
 اَلْاَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْعِلْمِ فِي دَاوِلِ السَّرِيْبِ فَهَيْتُ كَرَمِ مِّنْ اَكْرَهَانَا مَوْزِد

اُنکا کہنا درست دار الحزین **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْلُوفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَصْبَحْتُ بِرَأْسِ**  
**مِنْ شَجَرَةٍ يَوْمَ حَيْبَرٍ قَالَ فَالْتَمَسْتُ لَهَا أَشْجَةً قَالَ فَالْتَمَسْتُ**  
**فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا** ترجمہ عبداللہ بن مخلف سے روایت ہو میں ایک  
 تیسلی بانی چربی کی خیر کے دن میں نے اُسکو دیا اور کہتے لگا اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر  
 تر کر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس کر فرما رہے تھے **فَإِذَا** اس کہنے پر قاضی  
 عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علمائے کرام کہ حرب کا کہنا کہا لینا درست جتنا کہ لمان دار الحرب  
 میں ہوں بقدر حاجت کر خواہ امام سے وزن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر نہ یہی کے نزدیک اذن لینا ضروری مگر  
 بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اسکی قیمت غنیمت کہ ان شرکاء ہوگی اس طرح جانور پر  
 سواری کرنا کاپڑے ہینا ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے اس حدیث سے یہی نکلا کہ اہل کتاب  
 جس جانور کو کاٹیں اسکی چربی کہا نا درست ہے اگر چربی ہو و پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے ایک اور ابو حنیفہ  
 اور ثنائی اور جمہور علماء کا اور شہاب ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہی نکلا کہ  
 اہل کتاب کے بھیجے درست ہیں اور سب اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور سب اہل مذہب یہ ہو کہ ہر  
 طرح اذن کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ سب اس کہیں یا نہ کہیں اور بعضوں کے نزدیک سب اس کہنا ضروری ہے  
 لیکن اگر وہ سب کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہو گا سب کے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا  
**(نوی) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْلُوفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَجُلٌ الْيَتَا حَوَاتٍ فِيهِ طَعَامٌ**  
**وَشَحْمٌ يَوْمَ حَيْبَرٍ فَرْتَبَتْ لِأَخِيهِ قَالَ فَالْتَمَسْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَحَيْتُ**  
 میں نے ترجمہ عبداللہ بن مخلف سے روایت ہو ایک تیسلی جس میں کہا نا تھا اور چربی بھی تھی خیر کے روز  
 ہماری طرف کیو بیشکی میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں  
**مِنْ شَرْمِ كَيْلِ أَبِي عَنِ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي سَلَاةٍ وَغَيْرِ آتَةٍ قَالَ حَوَاتٍ مِنْ شَحْمٍ وَكَذَلِكَ كَرِ**  
**الطَّعَامَ** ترجمہ وہی جواب پر گذر **بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَرَجَ**  
**مِلَالُ النَّاسِ بِذَعْوَةِ الْإِسْلَامِ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جواب کے نام کے باوجود  
 فرسل کر لکھا تھا اسلام لانے کے لیے **عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَا سَلَاةَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ مِنْ أَبِيهِ قَالَ إِذَا نَبِيٌّ قَالَ الْطَّلَعُ فِي الْمَدَةِ الَّتِي كَانَتْ يَتِي**

وَبَيْنَ سَوْدَةَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيَّنَّا أَنَّا بَاتْنَا أَوْ جِئْنَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ شِصْرَ  
 أَشْجَلِيٍّ وَرَجُلٍ رَجُلٍ قَوْلُ وَكَانَ وَجْهُهُ الْكَلْبِيَّ مَجَازٍ يَهْدَفُ الْعَظِيمُ بِرُؤْيَا فَنَدَّ  
 عَظِيمُ بِصُرْبٍ أَوْ قَتَلَ فَقَالَ هَرَقَ كُلُّ هَاجِدٍ أَلْعَدَّ مَرَضُهُمْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَزْعُمُ  
 أَنَّهُ نَبِيٌّ تَأَلَّوْا نَعْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي نَفْسِي مَرَضًا لَيْسَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَجُلٍ قَوْلًا فَاجْلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
 فَقَالَ إِنَّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَوْلُ أَبُو سَفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا  
 فَاجْلِسُونِ بِيَدَيْهِ وَاجْلِسُوا فَهَاجِدٌ فَخَلَّيْنِ نَحْنُ دَعَا يَرْجُمَانِي فَقَالَ لَهُ قُلْ يَحْمَرُّ نَسَابُ  
 هَذَا عَمَّنْ الدُّخْلُ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبْنِي قَالَ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَ  
 أَيْحَاشُ كَوْنَا فَوَدَّ أَنَّهُ يُوَسِّرُ عَلَى الْكُذُوبِ لَكُنْ بِي شَحْرَ قَالَ لِيَرْجُمَانِي سَلِّهِ كَيْفَ  
 حَسْبُهُ فَبَيَّنَّا قَالَ قُلْتُ صَوِّفْ أَوْ حَسْبِي لَمْ يَفْعَلْ كَانَ مِنْ أَيْمَانِهِ مَالِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَخَلَّ  
 كُنْتُمْ تَهْتَمُونَ بِأَكْبَرِ قَبِيلٍ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمِنْ بَيْتِي أَشْرَفُ النَّاسِ  
 أَمْضَعًا وَهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعْفًا وَهُمْ أَيْزِيدُونَ أَمْ يَنْفُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ  
 قَالَ هَلْ يَرَى قَدْ لَعَنَ مِنْهُمْ عَنِّي رَجُلٌ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ  
 نَحْنُ فَتَأَمَّنْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ فَيَا نَكْرًا أَيْزِيدُونَ قُلْتُ يَكُونُ لَعْنَتِي بَيْنَنَا وَ  
 بَيْنَهُ حَبَالًا لَا يَصِيبُ رَجُلًا رَجُوبٌ مِنْهُ قَالَ قَوْلُ يَذِيرُ قُلْتُ لَا وَتَنْجِي مِنْهُ فِي مَكْرَةٍ  
 لَا تَذَرُنِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاشِصًا أَمْ كُنْتُمْ مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخَلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ  
 هَذَا قَالَ فَخَلَّ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدُ قَبِيلَةٍ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِيَرْجُمَانِي قُلْتُ لَهُ إِنْ  
 سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبِهِ فَرَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسْبٍ كَذَلِكَ أَلَسْتُ مُبْعَثٌ فِي حَسَابٍ  
 عَمَّهَا رَسَالَتُ كُلِّكَ كَانَ فِي آيَاتِهِ مَالِكٌ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا قُلْتُ لَوْ كَانَ فِي آيَاتِهِ مَالِكٌ  
 قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مَالِكَ آيَاتِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضْعَفًا وَهُمْ وَأَشْرَفًا وَهُمْ فَقُلْتُ  
 بَلْ ضَعْفًا وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ رَسَالَتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَهْتَمُونَ بِأَكْبَرِ قَبِيلٍ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ  
 يَقُولُ مَا قَالَ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا تَقْدَرُ أَنْتَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَجُلٌ كَذَبَ عَلَى النَّاسِ شَرِيذَةً  
 مَيَّكُذِبَ عَلَى أَشْرَفِ رَسَالَتِكَ هَلْ يَرُدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنِّي رَجُلٌ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطٌ  
 لَهُ فَرَعَمْتَ أَنْ لَا رَدَّكَ إِلَيَّ لَا يَمَانُ لِيَا خَالِطَ بَنَاتِ الْكُذُوبِ رَسَالَتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ

اُمِّهِمْ فَزَعَمَتْ اَنْهُمْ يَدْعُونَ وَكَذَلِكَ الْاَرَمِيُّ اَحْسَنُ يَتِمُّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمْ  
 زُرْعَةً اَنْتُمْ قَدْ قَاتَلْتُمْ نَكِيرًا الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَبَابًا كَيْفَا لَمِنْكَ وَكَذَلِكَ الْاَرَمِيُّ اَحْسَنُ يَتِمُّ  
 تَكُونُ لَهُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَدْعُو اَبْنَهُ لَا يَدْعُو وَكَذَلِكَ الْاَرَمِيُّ اَحْسَنُ يَتِمُّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمْ  
 قَبْلَهُ فَزَعَمَتْ اَنْ لَا فَتَبْتُ لَوْ قَاتَلَ هَذَا الْقَوْمَ اَحَدًا تَبْلُهُ قُلْتُ سَجَلُ اِسْمُهُ يَقُولُ قَبْلَهُ  
 قَالَ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ يَامُرُكُمْ قُلْتُ يَا فَرْنَا الصَّدَاقُ وَتَرْكُوهُ وَالصَّلَاةُ وَالْعَقَابُ قَالَ اِنْ يَكُنْ  
 مَا يَقُولُ خِيَةً حَقًّا وَكَانَتْ كَيْفَى وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنْهُ خَارِجٌ ذَلِكُمْ اَكْبَرُ الْخِيَةِ اَنْهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنْ  
 اَعْلَمْتُ اَنْ اَحْسَنُ الْيَوْمِ اَحْسَنُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَفَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَكِنْ لَمْ  
 يَذْكُرْ مَا تَحْتِ قَدْ هُوَ قَالَ ثُمَّ رَعَا يَكُونُ سَوَّلِ اَللّٰهُ عَلَيْهِ يَسْلَمُ تَقَرُّمًا وَذَا فِيهِ

بِسْمِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ اَحْسَنُ يَتِمُّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمْ

تَكَلَّمَ اِلَيْهِمْ قُلْ عَزِيمٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ  
 الْاِسْلَامِ اَسْلَمْتُ لَكَ بِوَدِّكَ اَللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّةً بَارِعَةً اِنْ تَوَلَّيْتُ لَوْنًا عَلَيْكَ اَسْمَ الْاَرَمِيِّ  
 وَبِأَهْلِ الْكِتَابِ اَتَاكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ  
 شَيْئًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ  
 عِنْدَهُ وَكَذَلِكَ الْاَرَمِيُّ اَحْسَنُ يَتِمُّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمْ قَبْلَهُ فَزَعَمَتْ اَنْ لَا فَتَبْتُ لَوْ قَاتَلَ هَذَا الْقَوْمَ اَحَدًا تَبْلُهُ قُلْتُ سَجَلُ اِسْمُهُ يَقُولُ قَبْلَهُ  
 اِنْ كُنْتُ اَنْتَ لَيْتَا اَنْهُ مَلَكَ بَنِي الْاَضْفَرِ قَالَ لَمَّا زِلْتُ مُوْتِنَا يَا مَوْيِدَ رُسُولِ اَللّٰهِ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 عَلَيْنَا اَنْتَ سَيِّطُوحٌ حَتَّى اَتَخَلَّ اَللّٰهُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ  
 عَنْهُ رَوَايَتُهَا اَبُو بَرْزَاءَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ فِي اَوَّلِ مَرْثِيَّةٍ وَرُثْنُهُ بَيَانُ كَيْفَا كَمْ مِنْ اَدَسٍ مِنْ جَبْرِ  
 اَوَّلِ رُسُولِ اَللّٰهِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ  
 رَوَانَهُ هُوَا مِنْ شَامِ كَيْفَا مِنْ تَهَامِ مِنْ رُسُولِ اَللّٰهِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ  
 رَوْعُ كَيْفَا وَشَاهِدُ كَوْفِ هَرَقْلُ كَبْرُ وَفَتْحُ رَادِ كُنْ قَاتِ نَامُ تَهَا بِاَدْنَاءِ رَوْعُ كَا اَوْ رَخَابِ اَوْ  
 قَبْرِهِ اَوْ بَعْضُونَ نَعِي قَبْرُ كَبْرُ رَادِ كُنْ قَاتِ نَامُ تَهَا بِاَدْنَاءِ رَوْعُ كَا اَوْ رَخَابِ اَوْ  
 كَيْفَا هُوَا مِنْ شَامِ كَيْفَا مِنْ تَهَامِ مِنْ رُسُولِ اَللّٰهِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ  
 كَيْفَا مِنْ تَهَامِ مِنْ رُسُولِ اَللّٰهِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ  
 كَيْفَا مِنْ تَهَامِ مِنْ رُسُولِ اَللّٰهِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَاكَ بَعْدَ نَابِيٍّ اَدْحُوكَ بِدَعَايَةِ

سر قتل نے کہا بیان کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے لوگوں نے کہا ان ابرہہ بن  
 کہا تو میں بلا گیا اور نبی چند آدمی تھے قریش کے ہم سر قتل کے پاس پہنچے اوس نے ہلکوا اپنے سامنے بٹھلایا اور  
 پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جوابتے تئیں پیغمبر کہتا ہے ابرہہ بن کہا  
 میں (بر سر قتل نے ہوسط در یافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہو گا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ کا حال  
 زیادہ جانتا ہو گا) پھر بچے ہر قتل کے سامنے بٹھلایا اور میری ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اوس کے انہی  
 کو بلا یا جو زبان و دوسرے ملک کی لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس کے کہا ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس  
 شخص سے (یعنی ابرہہ بن) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ  
 بولے تو تم اسکا جھوٹ بیان کر دینا ابرہہ بن نے کہا قسم اللہ کی اگر مجھے یہ ڈرنہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ  
 بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا کہ کیونکہ مجھے آپ کے عداوت تھی) پھر سر قتل نے انہی  
 ترجمان سے کہا اس بچہ کو اس شخص کا (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا حقیقت ہے (یعنی خاندان  
 ابرہہ بن نے کہا میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے سر قتل نے کہا اوں کے باپ دادا میں کوئی  
 بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا انہیں ہر قتل نے کہا کہی تم نے اوں کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے  
 (یعنی نبوت کو دعویٰ سے) میں نے کہا انہیں ہر قتل نے کہا اچھا اگلے پیر دی بڑے بڑے زمین لوگ کرتے  
 ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا غریب لوگ ہر قتل نے کہا اوں کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے  
 ہیں میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں ہر قتل نے کہا اوں کے تابعدار وں میں سے کوئی اوں کے دین میں  
 اگر پھر اس دین کو برا جانکر بہر جاتا ہے یا نہیں میں نے کہا انہیں ہر قتل نے کھاتم نے اوں کو لڑائی بھی  
 کی ہے میں نے کہا ان ہر قتل نے کہا اوں سے تم سے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب بہت  
 ہے) میں نے کہا ہماری اوں کی لڑائی ڈولوں کی طرح کہی اور کہی اور ہر ہوتی ہے جیسے کتوں  
 سے ڈول بانی کہیںچے میں ایک آدمی ہوتا ہے اور ایک آدمی اور پھر اور پھر لڑائی میں کہی ہماری فتح  
 ہوتی ہے کہی اوں کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم اوں کا نقصان کرتے ہیں  
 سر قتل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں میں نے کہا انہیں ہر باب ایک سے کہیے ہمارے اوں کے اقرار ہوا  
 ہے دیکھیے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابرہہ بن نے کہا قسم  
 خدا کی مجھ اور کسی باب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ہوا اس بات کی (تو اس نے)



میری خدمت کی راہ میں آنا بڑا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب پوری ہے شاید اس میں وہ دغا کرین (ہر قل نے  
 کہا) اور سب پہلی ہی (اور ان کے قوم یا ملک میں) کسی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا میں نے کہا نہیں تب ہر قل  
 نے اپنے زہن میں سوچا کہ اس شخص کو بیٹے ابو سفیان سے کہو میں نے تجھ سے اور اس کا حسب ادب و چہرہ تو بے  
 گناہ اور کا حسب عہدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان میں پیدا ہو  
 میں پہرین نے تجھ سے پوچھا کہ اور ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہیں یہ اسلیں میں نے  
 پوچھا کہ اگر اور ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا کہ وہ اپنی بزرگوں کی سلطنت  
 چاہتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اور ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو نے کہا  
 غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی  
 کی اصاحت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کو دعویٰ  
 سے پہلے تم نے کہا کہ اور ان کا جھوٹ دیکھا ہے تو نے کہا نہیں اس میں نے یہ نکال لیا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان  
 نہیں باندھتے تو اسہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جھڑنے لگے (جھوٹا دعویٰ کر کے) اور میں نے تجھ سے پوچھا  
 کہ اور ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو بڑا سمجھ کر پوجتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے  
 جب دل میں آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا اور ان کے پیڑ پڑتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے  
 ہیں تو نے کہا وہ بڑے پڑتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹ  
 تو قباحت نہیں) اور میں نے تجھ سے پوچھا تم اور ان سے لڑے ہو تو نے کہا ہم لڑے ہیں اور ہمارے اور ان کی  
 لڑائی برابر کی ہے ڈنڈل کی طرح کہی اور کہی اور ہر تم اور ان کا نقصان کرتے ہو وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں  
 اور سید طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ اور ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اور ان کے پیروکاروں کے درجہ  
 بڑھیں) پھر اخیر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دغا نہیں  
 کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا اور ان کے پہلے  
 ہی کسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نے کہا نہیں یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر اور ان سے پہلے کسی نبوت کا دعویٰ  
 کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے ہی اس کی پیروی کی ہے پھر ہر قل نے کہا وہ تم کو ان باتوں کا حکم  
 کرتے ہیں میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں ..... نا دیر رہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور نالتے  
 دالوں سے سلوک کرنے کا اور بری باتوں کو بچنے کا ہر قل نے کہا اگر اور ان کا یہی حال ہو جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر مہربان اور مہربان جانتا تھا اگر اگلی کتابوں کو چھو کر کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھ پر خیال  
 نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے **ف** ایک یہ خیال تھا کہ شاید نبی اسرائیل میں پیدا ہوں جن کا  
 پیغمبر بہت سونی اسرائیل میں ہو چکے باشندام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولت مند ذوی علم قوم میں اگر  
 زمانہ میں عرب کے قوم نہ مالدار تھی نہ ذوی علم اور دوسری قومیں کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے  
 اور ان کو سوال کرنے آپس میں ترسے ہوئے ہونے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اس جل جلالہ نے اپنی قدرت کر  
 دکھانا چاہا اور ایسے قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان ہی نہ تھا یہی ایک نبی دلیل ہے آپ کی نبوت  
 کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی **ف** اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں اور آپ کے پیغمبر  
 جادوں کا تو میں اور سولہا پسند کرتا تجارتی کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی اس محنت مشقت  
 اٹھا کر **ف** یعنی لوگ مجھ پر جانے نہ دینگے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھ پر روکیں گے اور میرے مارنے  
 کے فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا تو وہی نے کہا یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس کے  
 سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ف** اور جو میں اور آپ کے پاس ہوتا  
 تو اور آپ کے پاؤں دھوتا اور البتہ اور آپ کی حکومت پہنا کتاب آجادیگی جہاں آپ کے دونوں پاؤں میں بہر  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اس کو چڑھا اور میں یہ کہتا تھا شرعاً اللہ تعالیٰ کے  
 نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کی طرقت سے ہر قل کو منام ہو جو زمین سے روم کا  
**ف** نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سوا بنیں لکھتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرقت باری  
 لڑائی سے پہلے اور یہ کہ ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہنچتی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ تجھے دوسرا  
 یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ حرمہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے  
 تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا پسند ہے اور حمد الہی سے ہی فکر الہی ہر آدمی سے چوتھی یہ کہ خطیر  
 پہلے کتاب کا نام لکھنا بہتر ہے یا یہ کہ مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے  
 کہ پہلے کتاب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک صحیح دعوت نے پہلے کتاب الہی کا نام ہی لکھ کر ان کی اجازت دی ہے اور  
 زیر بن ثابت و مسادیر کے خط میں پہلے مسادیر کا نام لکھا تھا اور لفظ پر مکتوب الہی کا نام یوں لکھنے والی نکلان  
 اور القاب میں ان فراط فرطہ کرے کہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور  
 زیادہ ساریتہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ انتہی مختصر **ف** اسلام اس شخص پر جو بیرونی کرے

ہدایت کی **ف** یہ اپنے طریقہ سکھایا اپنی اہمیت کو کہ کافر دن پر ہٹو سو سلام کرین تاکہ درحقیقت سب سب سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہوا یا یہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہ ان کو مسلمان آدھ تو یوں ہی کہے سکا تم علی بن ابی طالب کے مین بچہ کو دعوت دیتا ہوں اسلام کی دعوت مسلمان جو تو سارے ہو گا (یعنی تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اور تجھے دوسرا ثواب لگا اگر تو نہ مانے تو تجھ پر وبال ہو گا ایسی مین کا **ف** بخاری کی روایت میں ایسی مین اور اس کے معنے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مراد ان سے کفار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہو گا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہوں گے اور ان سب کا گناہ ہی تیرے اوپر پڑے گا اور بیٹھی کی روایت میں صاف کارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی ہیں مزارعین کے اور بعضوں نے کہا مراد انہو اور نصاریٰ ہیں جو پیرو ہیں عیسیٰ بن اریس کے اور اروسید (روسیہ) اور بطران جنوب میں بعض کہتے ہیں ایسی مین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط انداز کی بطرف بلاتے ہیں بعض کہتے ہیں ایسی مین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تہو جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا واسطہ علم۔ (نودی مع زیادہ) **ف** اس کتاب دالہ ایمان بوا یک بات کہ جو سید ہی اور صاف ہے ہر گز اور تمہارے درمیان کی کہ بدنگ نہ کرین سوا اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی اور شریک نہ ہو اور بن ایک کی و اختیار تاکہ جب ہر قتل اس خط کے پڑھنے کو فارغ ہوا تو لوگوں کی آواز میں بلند ہو مین اور یک بہت ہوئی اور ہم باہر کہنے گئے ابو سفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا ابو کبشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑا گیا۔ **ف** یہ ابو سفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جبکہ مذہب اور عربوں کے خلاف تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مذہب بہت دی اور شخص سے کہ آپ کا مذہب ہی ادن کے خلاف تھا اور بعضوں نے لکھا ابو کبشہ آپ کا نانا تھے اور بعضوں نے کہا آپ کے دودھ باپ نہیں یعنی حارث بن عبد الغزی اور یہ عداوت کو کہا اس واسطے کہ آپ کی صلی نسب میں ادن کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نودی) **ف** ادن سے بنی اصف کا بادشاہ ڈرتا ہے **ف** ابو جعفر آدم کے نصاریٰ مین اصف کہتے ہیں نزد کو ایک یا حبشی روسیوں پر غالب ہو اور ادن سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیما ہی اور آدم کی سفیدی بلکہ زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصف نام ہے جعفر بن آدم بن عیصی بن اسحاق بن اسماعیل کا اونکی اولاد میں آدم میں اور کتبہ الزرقا ہی ان کو

کہتے ہیں کہ وہ ان کی انہیں کفر علی ہوئی میں **ف** ابوسفیان نے کہا اور میں سے جو بھینچتین تھا کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاب ہون گے اور غالب ہو کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہی سلمان کیا  
**عَنْ** ابی نعیم رضی اللہ عنہما ورواہ فی الحدیث کان قد مرنا کشف اللہ عنہما  
 فارس من حصص الیہما شکرا لہما ابلکہ اللہ تعالیٰ وقال فی الحدیث من حصص اللہ  
 ورواہ وقال اللہ لیسین فقال بذا عیۃ الہما لہ ترجمہ وہی جواب پر گذرا اتنا زیادہ  
 ہے کہ فیصیر خیابان کی فوج کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی تو حصص سے ایسا ریت المقدس کی طرف گیا  
 اس فتح کا شکر کرنے کو اور خطمین یہ ہے کہ محمد رسول اللہ کے رسول کی طرف سے اور  
 الیسین کے بدلہ الیسین ہے اور وعایت کے بدلے وعیت ہے یعنی بلایا ہون میں تھجکہ وہ وحیہ سلام  
 کی طرف اور وہ حکم توحید ہے **بَابُ** کُتِبَ لَیْسَیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اِلَ الْمُدَلَّاتِ  
 اَلْکُفَّارِ یَدْعُوْهُمُ اِلَ الْمِلَکِمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا فریاد شاہوں کی طرف ہوا  
 کی دعوت میں **عَنْ** الْکُفَّارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَنَّ نَبِیَّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ کُتِبَ اِلَی  
 کِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ وَالْکِیْنِیْ  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کسری اور قیس اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو کہہا اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے انکو اور یہ نجاشی وہ ہن  
 تھا جس پر آج نجاشی کی نماز تھیں ہی **ف** نوی نے کہا کسری کہتے ہیں ہر ایک فارس کا پادشاہ  
 کو اور قیس روم کے بادشاہ کو اور نجاشی جس کے بادشاہ اور خاقان ترک کے بادشاہ اور فرعون قبط  
 کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تیج حمیر کے بادشاہ کو اور نفثور چین کے بادشاہ کو اور زار  
 روس کے بادشاہ کو تہی ہر زیادہ **عَنْ** النَّسْرِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ لَعَنَ الشَّعْبَیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمُ یُعْلِمُہُمْ وَلَمْ یُعْلَمُ وَلَکِنْ یَا لَیْسَیْنِ اَلَّذِیْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
 تَعَالَى لَعَنَہُ وَلَمْ یَدْعُ کُلَّ وَلَکِنْ بِاللَّحْجِ اَنْبِیَیْ الَّذِیْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
 سکھ ترجمہ وہی جواب پر گذرا ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آج کے نماز  
 تھیں ہی **بَابُ** عَنْ وَدَّ حَتِّیْنِ خِجَ حَتِّیْنِ کا بیان **عَنْ** ابی عُبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تَعَالَى  
 عَنْہُ شَہِیْدٌ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَوْمَ حَتِّیْنِ فِیْ رَمَثْ اَنَا وَاَبُو سَعْدِیَّانِ



المال بن داخل کر دیسی صبیح بخاری میں ہے کہ پیچڑ آپ کو ایذا کے بادشاہ نے دیا تھا جس کا نام پچھڑ بن سہو تھا  
**ت** جب سلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان پہاگے پیٹھ منڈ کر اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اُتر دی رہی تھی اپنی چتر کو کافروں کی طرف جانیسے لیے یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے  
 سخت دقت میں چھر پر سوار ہو گئے در نہ گھوڑی بھی موجود تھی (حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں  
 ابھی چتر کی لگام پکڑے تھا اور اسکو روک رہا تھا تیر چلنے سے اور ابوسفیان آپ کی رکاب تھامی  
 تھو آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکار دو **ف** سمرہ  
 وہ درخت ہر جنگلی اور اصحاب سمرہ سجدہ لوگ مراد میں جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت  
 کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جا دیں گے اور ہرگز نہ پہاگین گے **ت** اور عباس کی آواز نہایت بلند  
 تھی ار وہ آواز کو اپنے غلاموں کو آواز دیتی تو اسیٹھ میل تک باقی اصحاب نے کھامین نے نہایت بلند آواز  
 سے پکارا کہ ان میں اصحاب سمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لڑنے میں لگ گئے اپنے بچوں کے پاس  
 چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر میں حاضر ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہ درخت میں پہاگے تھے اور سب  
 پہاگے ہوئے تھے تو سب اور شرک وغیرہ دفعہ فیرون کی بارش کو لے اور لڑنے لگے پھر اس نے مسلمانوں کو حمل مضبوط کر دیا پھر وہ لڑا  
 لڑ کافروں اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کو لڑو انصار کے لوگو پھر تمام ہوا بلاناہی حادث بن خریج پر اور انصار کی  
 ایک جماعت تھی) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خریج اے بنی حارث بنی خریج رسول اللہ اپنی چتر پر  
 تھہ گردن کر لیا کیسے ہوئے آپ نے دیکھا اون کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوئش کا (یعنی  
 اس وقت میں لڑائی خوب گراگرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ نے چند لنگریان اوٹھائیں اور کافروں کے  
 منہ پر بارین اور فرمایا شکست بالی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی **ف** نووی  
 رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہاں آپ کے دو معجزے ہوئے ایک غصہ ملی اور ایک خبری غلی تو لنگریوں کا پسینا  
 اور اس سے کافروں کو شکست ہر ناخبری بیان کرتا آپ کا پیشتر سے کافروں کو شکست ہو گئی اور یہ  
 ہی ہوا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے  
 میں قسم خدا کی آپ لنگریان تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام اولٹ  
 گیا **سبحان** انہی نے انہی کو شکست دیا **وَعَدَاةُ** قَالَ فَرَدَّةُ بْنُ نَعْمَةَ الْحَدَّادِ وَقَالَ  
 انْفِرُوا دَرَبَ الْكَعْبَةِ انْفِرُوا دَرَبَ الْكَعْبَةِ دَنَاكَ فِي الْحَدِيدِ حَتَّى هَمَّ اللَّهُ قَالَ

وَكَاذِبُ الظُّلُمِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَضِ خَلْقَهُمْ عَلَى بَعْضِهِمْ تَرْجُمُهُ دُوسِي حِوَارِي بَنِي  
 عَمْرِو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْزَلٍ  
 دَسَاؤَ الْحَدِيثِ غَيْرُ أَنْ حَدِيثَ يُؤْنَسُ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَنْتُمْ تَرْجُمُهُ  
 دُوسِي حِوَارِي بَنِي عَمْرِو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ ابْنُ دُوسِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَمْرٍو  
 فَرَفَعْتُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ قَالُوا كَذَلِكَ مَا أَوْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا وَلَيْتَ كُنْتُمْ  
 شُبَّانًا أَصْحَابًا بِرَأْفَتِكُمْ وَهُمْ حَسَنُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ سَلَامٌ سَلَامٌ وَكَانُوا قَوْمًا رَمَاهُ لَا  
 يَكُنَّا دَلِيلًا لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعٌ هَوَانٍ وَبَيْنَهُمْ كَفَرٌ فَرَفَعْتُمْ هُمْ رَفْعًا مَا يَكُونُ دُونَ جُحُودٍ  
 فَاقْبَلُوا هَذَا مِنْكَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَى بَعْضِهِ الْيَصْدَاقُ وَأَنْتُمْ سَفِيانُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 لَقِيَهُ فِي ذَلِكَ وَاسْتَكْصَرَ قَالَ أَنَا الشَّيْبِيُّ كَذِبٌ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُضَمُّ صَفْهُمُ

**ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براہین عازب سے کہا اے ابوبکر  
 تم حنین کے دن پہاگے اور ہونے کہا نہیں مگر خدا کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے  
 ہتھیار نہ تھے نکلے اور ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ موڑے  
 اور بنی نصر کے تھے غرض انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوجھا کر رکھی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا اور  
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ بغیر خیر پر سوار تھے تو خیر سے اترے اور  
 مدد کی دعا مانگی آپ فرمایا انا ان کے لئے لاکڑیاں انا ابن عبد المطلب یعنی میں بنی ہون پر چڑھ  
 نہیں ہے میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں یہ آپ نے صفت باندہی اپنے لوگوں کی  
 نووی نے کہا یہ خبر موزوں ہے مگر موزوں کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا  
 ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزوں فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لَنْ يَكُونَ  
 الرَّحْمَةُ سَيَقُولُوا يَا نَصْرُ اللَّهِ الرَّحْمَةُ قَرِيبٌ يَا قُرْبَةُ قَرِيبٌ حَسْبُكَ لَكَ يَكْتُبُ حَالًا لَمْ يَكُنْ شَعْرٌ فِيهِ مِنْ  
 اپنے تئیں عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا کہ اس لیے کہ عبد المطلب سے ہوا شخص تھے اور عرب کا پورا پورا کہتے تھے  
 سے یہ نکل کر لڑائی میں آیا کہنا اور تہر جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاكوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا





جب اون پر حملہ کیا تو وہ سپاہ کے درجہ لوٹ کر مال پر چکے تب اونہوں نے تیر ملائے مسیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید چرخ پر اور ابوسفیان بن حارث اسکی لگام پکڑی تھی آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں کہ چھوٹ نہیں ہوں میں یا ہوں عبد طلب کا **عَلِی** **الْبَدِیْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ** قَالَ قَالَ لَہُ رَجُلٌ یَا اَبَا حَارَہُ فَذَکَرُ الْحَدِیْثِ وَهُوَ اَقْلَمُ مِنْ حِلْدِیْنِیْمَ وَهُوَ لَا یَاْتُمُّ حِلْدَیْنَا رَحِمَہُ وہی جواب دی  
 گذرا **عَلِی** **اباس بن سلمہ** قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ حَمِیْدًا فَکَلَّمَہَا الْعَدُوُّ فَقَدَّمْتُ فَاَعْلَوْا اَنْتُمْ اَمْ نَا فَاسْتَفِیْکَی رَجُلٌ  
 مِنَ الْعَدُوِّ فَارْمِیْہُ بِسَہْمٍ فَنَوَّاسٌ عَلَیَّ فَمَا دَرِیْتُ مَا صَنَعَ وَظَنَنْتُ اِلَّا الْقَوْمَ فَاَوَاہُمْ قَدْ  
 طَلَعُوا مِنْ تَلِیْقٍ اَنْحَدُوا فَالْتَقَوْہُمْ وَصَحَابَہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَقَوْلُ الْحَصَابَةِ النَّبِیِّ  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَارْجِعْ مُنْہِیْ مَا عَلَیْکَ بِرَدِّ نَارٍ مُنْزِلًا بِاِحْدَہُمَا مَوْتًا یَا اَبَا حَارَہُ  
 فَاسْتَطَلَقَ اِنَّا رَمِیْ نَجْمَہُمْ جَمَاعَیْہُمْ وَمَرَدَتْ عَلَی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مُنْہِیْہَا  
 وَهُوَ عَلَی بَیْکَتِہِ اللہِ تَعَالٰی قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَقَدْ رَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ اَلَا کَدَّحَ رَضِیَ  
 اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ فَرَعَا فَکَلَّمَہُ اَعَشُوْا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نَزَلَ عَنِ الْمَجْلَہِ ثُمَّ قَبَلَ  
 قَبْضَہُ فَمِنْ ثَابِتٍ مِّنَ الْاَرْمَنِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِہِ وَجُوْہُہُمْ فَقَالَ بَاشَہَتْ الْوُجُوْہُ فَمَا خَلَقَ  
 اللہُ مِنْہُمْ اَنْثَا اِلَّا اَمَّا اَعِیْنِیْہُ مِنْ اَبَا بَکْرٍ اَلَا الْقَبْضَہُ فَوَلَدَا مُلْکَ رِیْنٍ فَغَضَرَ مِنْہُمْ اللہُ بِذَلِکَ  
 فَسَمَّیَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ عَنْکَہُ مُحَمَّدٌ بَیْدُ الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ ایس بن سلمہ سے  
 روایت ہے میری باپ سلمہ بن کوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 حنین کا جیہ دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گہرائی پر چڑھا ایک شخص دشمنوں میں کریم  
 سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا وہ چپ گیا معلوم نہیں کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گہرائی  
 سے غور ہو گئے اور اون سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی  
 میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں و جاہل بن پہنچا تھا ایک بانہر سے میرے دوسرے اور پہنچے میری تہ بند کھل چلی  
 میں و دونوں جاہل روئے کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو گدرا شکست پا کر اپنے  
 فرمایا اے کوع کا بیٹا گہر کر لوٹ جا ہر دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گہرا آپ چرخ پر سے اتر کر ایک  
 سترہنی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر باری اور فرمایا پھر گئے گئے نہ کبھی پھر کوئی آدمی میں ایسا نہ

میں کچھ انہیں میں خاک دیکھ کر بھی ہر کسی ایک بھی کی وجہ سے آخر وہ یہاں کے اور اس لئے تھے اور ان کو اس سے ہی اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے ال باڑ دیے مسلمانوں کو **ف** اسی کو اس لئے فرمایا ہے  
وَأَمَّا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَلَكِنَّكَ أَنْتَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ تَوَنَّى يَتَّبِعُونَ بَيْنِيكَ بَلَدَهُ اسْمُ اللَّهِ فِي بَيْنِيكَ كَيْفَ تَجْزِيهِ  
اور حجة اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے لئے ہر ظاہر ہوتا ہے **بَاب** نَعْنَوْهُ الطَّائِفَةُ طَائِفُ  
طَائِفَتِ الْكَافِرِينَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ اللَّهِ تَعَالَى  
سَلَّمَ أَهْلُ الطَّائِفَةِ فَلَمْ يَنْتَهِ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَاتِلُونَ إِيَّاهُ اللَّهُ قَالَ أَهْلُ الطَّائِفَةِ يَنْتَهِ  
وَلَمْ نَقْتُلْهُ فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْذُوا عِلْقَ الْقِتَالِ فَقَدْ دَاوَعِيَهُ  
فَأَصَابَهُمْ حَيْدَرٌ فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَاتِلُونَ غَدًا قَالَ فَالْجَبَّةُ  
ذَلِكَ فَصَلِّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَمَلَهُ حَضْرَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
روایت ہو اور ابن سعد بن عمار بن عبد اللہ بن عمر و جوحا ص کے بیٹے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کہیں یہ طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا اور ان کے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا  
آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جاویں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صبح کو لوٹو وہ  
لوٹے اور چینی ہوئے آپ نے فرمایا کل ہم لوٹ جاویں گے یہ ان کو پہلا معلوم ہوا تو آپ ہنس **ف** کہ ابھی  
کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور طائیف پر مستعد تھے جب چینی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی رہا  
پہل گئی **بَاب** غَزْوَةُ بَدْرٍ بَدْرُ الْكَافِرِينَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ اللَّهِ تَعَالَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ وَارْحَيْنَ بَلَدَهُ إِجْبَالُ إِيَّاهُ سَفِيَانُ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِنَّا نَأْتِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَقَرُ بِهِ  
لَوْ أَمَرْنَا أَنْ نَخِيضَها الْخَمْرَ لَا خَضَّهَا رَدُّوا مَرَّتًا أَنْ نَضْرِبَ أَمْبَادَهَا إِلَى بَرَكِ الْغَدَا لَفَعَلْنَا  
قَالَ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَاثْقَلُوا وَاحْتَضَرُوا بَدْرًا وَدَرَسَتْ عَلَيْهِ رَدُّوْا قُرْشٍ  
وَقِيَمٌ غَلَامٌ أَسْوَدٌ لَيْسَ إِلَيْكَ فَاخْذُرْهُ لَكَانَ أَهْلُ الطَّائِفَةِ سَلَّمَ أَهْلُ الطَّائِفَةِ سَلَّمَ أَهْلُ الطَّائِفَةِ  
لَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَغَيْبَةٌ وَشَيْبَةٌ وَامْتِيزْ بَيْنَهُمَا فَلَاذًا قَالَ ذَلِكَ مَكْرُوبُهُ فَقَالَ إِنَّا أَجْلُكُمْ هَذَا أَبُو سَلَمَةَ  
كَأَذْكَرُكُمْ مَسْأَلُهُ فَقَالَ مَا لِي بِكَ سَفِيَانُ عَلِمْتُ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَغَيْبَةٌ  
وَشَيْبَةٌ وَامْتِيزْ بَيْنَهُمَا فَلَاذًا قَالَ هَذَا أَيْضًا مَكْرُوبُهُ

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَصْلِي كَلِمَاتِي ذَالِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ مَا لَكُمْ  
 تَقْنِي بَيْدَهُ لَتَقْرَبَهُ إِذَا أَحْصَا قَلَمَهُ وَتَنْزَعُكُمْ إِذَا أَكُنَّ بَكْرَةً قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا انْصَرَفَ فَلَا رَيْفَ يَدُ عَلِ الْأَرْضِ هُصْنًا هُصْنًا قَالَ فَمَا لَكُمْ  
 أَحَدُكُمْ عَنِ تَوْضِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ حَضْرَتُ النُّزُومِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 رَوَايَتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْهُورَةٍ كَيْ حَبِيبُ آبِ الْبُوسْفِيَانِ كَيْ آتَمِ كَيْ خَيْرِ بَنِي نُوْحَضْرَتِ  
 الْبُكَيْرِ صَدِيقِ حُضُرِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَنْفَكْ لَكُمْ آبِ جَوَابُ دِيَا بِرِ حَضْرَتِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْ حَبِيبِ  
 هِيَ آبِ خَطَابِ نَبِيٍّ خَيْرِ سَعْدِ بِنِ عِبَادَةِ (النَّصَارَةِ كَيْ رُمِي دُطْبِي) اِدْرَانْ هُونِ لَمْ كَمَا آبِ هَمِ سِي بِجَهْتِ  
 بِرِنِ يَارِ سَوَالِ شَيْخِ آبِ الْكَاسِطِ هِيَ هِيَ تَهَا كَيْ النَّصَارَةِ كَيْ رِيَا دِرِيَانْتِ كَرِيَا سَوَجِهْ سِي كَمَا بِحَارِي  
 كَيْ نَقْدِ اِدْنَهَا يَتَقِيلُ هِيَ اِدْرُو هِ مَقَابِلِ كَيْ لَاتُ نَهْتِي بَغِيرِ النَّصَارَةِ كَيْ شَرِيَا كَيْ هُوَ دُوسَرِي رِيَا كَيْ النَّصَارَةِ  
 لَرِيَا كَا اِفْرَانْ بِرِنِ هُوَ تَهَا بَلَكِ النَّصَارَةِ آبِ حَرَفِ بِجَهْدِ كَيْ تَهَا كَا اِگَرِ كُوِي دُشْمَنِ آبِ كَا نَقْدِ كَرِيَا  
 تُو اَوْسِ كُو رُو كِيْنِ كَيْ اِسْوَجِ آبِ اَنْكِي رَا سِي لِيْنَا جَاهِي فَاقْتَمِ خُذَا كِي حَسِ كَيْ نَاهِي مِيْنِ بِمِيْرِي نَبَا  
 هِي اِگَرِ آبِ هَمِ كُو حَكْمِ كَرِيْنِ كَيْ هَمِ كُو بُوْرُوْنِ كُو سَمْدِ مِيْنِ دَالِدِيْنِ تُو هَمِ حُزُوْرُو دَالِدِيْنِ اِدْرَا اِگَرِ آبِ حَكْمِ كَرِيْنِ كَيْ  
 هَمِ كُو بُوْرُوْنِ كُو بِهْ كَا دِيْنِ بِرِ كَالْمَدَا تَكِ (جَوَا كَيْ مَقَامِ هِي بِهْتِ دُوْرِ كُو سِي) اَلْبَتَّةِ هَمِ حُزُوْرُو دِيْنِ  
 اَلْمَعْنَى هَمِ بِرِطْرَحِ آبِ كُو حَكْمِ كِي تَلَا بِرِنِ كَيْ سَمْنِي آبِ سِي بِجَهْدِ نَكِيَا هُوَ اَفْرِيْنِ هِي النَّصَارَةِ كِي جَانِ شَارِي  
 بِرِ آبِ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا اَصْلِي اَسْمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ لُو كُوْنِ كُو بَلَا يَا اِدْرُو هِ چَلِي بِهَانِ تَا كَا كُو بَرِ مِيْنِ اَسْرِ  
 دَانِ قَرِيْشِ كَيْ بَانِي بَلَا مِيَا سِي طَاوْنِ مِيْنِ اَلْيَكِ كَا اَعْلَامِ هِيَ تَهَا بِنِي حَجَا جَا صَحَابِيْنِ اَسْكُو كُوْا اِدْر  
 اَسْ اَلْبُوسْفِيَانِ اِدْرَا اَلْبُوسْفِيَانِ كَيْ سَا تَهِيُوْنِ كَا حَالِ بِوِچْنِي لَمْ دِهْ كَهْتَا تَهَا مِيْنِ اَلْبُوسْفِيَانِ كَا حَالِ بِيْرِنِ  
 جَانَا اَلْبَتَّةِ اَبُو جَهْلِ اِدْرِ عَتْبَةِ اِدْرِ شَيْبَةَ اِدْرِ اَمِيْرِ بِنِ خَلْفِ تُو يُو مَوْجُوْدِ مِيْنِ حَبِيْبِ هِي كَهْتَا تُو بِرِ اَسْكُو مَارَتِي حَبِ  
 دِهْ كَهْتَا اِجْنَا اِجْنَا مِيْنِ اَلْبُوسْفِيَانِ كَا حَالِ تَهَا هُونِ تُو اَسْكُو چُوْرُو سِي تَهِي بِرِ اَسْ بُوِچْنِي هِيَ كَهْتَا  
 مِيْنِ اَلْبُوسْفِيَانِ كَا حَالِ بِرِنِ جَانَا اَلْبَتَّةِ اَبُو جَهْلِ اِدْرِ عَتْبَةِ اِدْرِ شَيْبَةَ اِدْرِ اَمِيْرِ بِنِ خَلْفِ لُو لُو كُوْنِ مِيْنِ مَوْجُوْدِ  
 اَمِيْنِ بِرِ اَسْكُو مَارَتِي اِدْرِ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا اَصْلِي اَسْمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارِ بُوْرُوْنِ هِي تَهِي كَهْتَا هُوَ حَبِيبِ نِي دِيَا  
 تُو مَارِ سُو فَا نَحْ هُوَ اِدْرِ فَرِيَا قَتْمِ اَوْسِ كِي حَسِ كَيْ نَاهِي مِيْنِ بِمِيْرِي جَانِ هِي حَبِيبِ تَمِ سِي بِرِ بُوْشَا هِي  
 تُو نَمِ اَسْكُو مَارَتِي هُوَ اِدْرِ حَبِيبِ جُوْشِ بُوْشَا هِي تُو چُوْرُو دِيُو هُوَ اِيَا كَيْ مَحْجُوْرُ هُوَ آبِ كَا بِرِ آبِ لَمْ فَرِيَا

بنفان کہ فر کے رہنے کی جگہ ہوا اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ اور اس جگہ را در یہ فلان کے کر عمل  
 جگہ ہے را دی نے کہا ہر جہان آپ کے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا ہی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کا فراسی  
 جگہ گرا یہ دوسرا معجزہ ہوا **باب** فتح مکہ کے فتح ہونے کا بیان **حسن** **ترجمہ** **سیرۃ**  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رَدَدَتْ دُفُودُ الْأَعْرَابِ وَفِيكَ ذِمَّةُ مَنْ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُ الْبَعْضِ  
 الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَذْكُرُ أَنَّ يَدْعُو نَا إِلَى الْحِلِّ فَقُلْتُ أَلَا اصْنَعُ  
 دَعَاءَ مَا نَادَى عَوْهُمُ الْحِلَّ فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يَصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدُّعْوَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَدَعَوْهُمْ فَقَالَ  
 أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ كَمَا مَعْتَصِرُ الْأَنْصَارِ ثُمَّ  
 ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَلَّ مَسْجِدَ قُبَيْكٍ الَّذِي يُرَى  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى أَحَدِ الْمُجْتَنِبِينَ وَبَكَتْ خَالِدُ الرَّضِيِّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْحَبِيبِ  
 الْأَخْضَرِ وَبَكَتْ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيْتِ فَكَانُوا وَطَنَ الْوَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي كَيْتَابِهِ قَالَ فَتَنَظَّرَ فِي الْأَيْدِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَأْتِيَنَّ إِلَّا الْأَنْصَارُ لِي دَاوُدُ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ أَهْتِفْ لِي يَا أَنْصَارُ قَالَ  
 قَا طَا فَوَايِدُ وَبَكَتْ قُرَيْشٌ أَوْ بَا نَا الْعَا وَكَيْبَاعًا فَقَالُوا لَقَدْ لَمْ هُوَ الْوَادِي فَإِنْ كَانَ لَمْ يَحْضُرْ شَيْءٌ  
 لَكُمْ مَعَهُمْ وَإِنْ أَصْدَقُوا عَطَيْنَ الَّذِي سُبْحَانَ أَقْبَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَدُّتَ  
 إِلَى الْبَايِقِ بْنِ دَاوُدَ بَعْدَ حَرْمِهِمْ قَالَ بِيَا كَيْبَرَ إِحْبُدْهُمَا عَمَلُ الْخَيْرِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى تَدْعُوهُمُ إِلَى الْقُدَّةِ  
 قَالَ قَا طَا لَمْ يَكُنْ فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْبَلَ أَحَدٌ إِلَّا قَتَلَهُ دَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوجِبُهُ إِلَيْنَا  
 قَالَ بِيَا أَبُو سَعْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْبَحْتُ حَضْرَتَكَ ثُمَّ لَبَّيْكَ لَا تُرِيدُ بَعْدَ  
 الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَخْلُ دَارَ الْيَوْمِ سُبْحَانَ فَهَوَا مِنْ فَتَا لَيْلٍ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَالِ الْجُلِ  
 قَادَرَكْتَهُ رَغْبَةً فِي دَرِيَّتِهِمْ وَرَأْفَةً بِبَشِيرِهِمْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 رَجَاءَ الْوَحْيِ وَكَانَ إِذَا اجْمَعُوا لَوْحِي لَا يَخْفَى عَلَيْنَا نَادَا أَحَدًا فَكَلِمَاتُ أَحَدٍ كَلِمَاتُ طَرَفٍ إِلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْبَضِي الْوَحْيَ فَلَمَّا قَبَضَ الْوَحْيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ لَقِيتُمْ بَنِي الرَّجُلِ قَادَرَكْتَهُ رَغْبَةً



اپنے گروہ اور تابعدار کٹھا کیے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ بلا تو ہم بھی ان کو ساتھ ہیں اور جو آفت  
آئی تو دیدین گے جو ہم سے الگ جاویگا اپنے نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پہر  
آپ (ابیک) تہہ ہو دو سکر تہہ پر بنلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور اون میں سے ایک کو نہ چھوڑو)  
اور فرمایا تم مدح پر صفا پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پر ہم چلے جو کوئی ہم سے لگے گی کو مارنا  
چاہتا (کافروں میں سے) وہ مارو اٹا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا نہ تانک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا  
یا رسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہو گیا اب آج سے قریش نہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اس کو اس پر (یہ آپ نے) ابوسفیان کی رحمت پر لگے عورت بی  
کو فرمایا) انصار ایک دوسرے کہنے لگو ان کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی  
الفت الگئی اور اپنے کنبہ و النون پر ماستا ہوئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور  
حبیب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا حبیب تک وحی اتنی رہتی کوئی اپنی انکھ آپ کی طرف نہ  
اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی غرض حبیب وحی ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
انصار کے لوگو انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ مختصر ہے) یعنی یہ کہنا اس  
شخص کو اپنے گادن کی الفت الگئی انہوں نے کہا بیشک تو ہم نے کہا آپ نے فرمایا سرگز نہیں ہیں  
اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے صحیح معلوم ہو گیا یہ صحیح اللہ  
کا بندہ ہی سچا انصاری نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑا زیادہ ویسے بڑا نہ دیا) میں نے ہجرت  
کی اور تعالیٰ کی طرف اور تہا کی طرف **ف** ناکہ وطن بناؤن مدینہ کو اس پر سچنا کہ میں اس ہجرت  
کو فرخ کروں گا اور ہر مکہ میں رہنا اختیار کروں **گاہ** اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ  
ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ پس نہ انصار دوڑے روئے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالیٰ کی  
ہم نے کہا جو کما محض حرص کر کے اللہ اور اس کی رسول کی (یعنی تمہارے طلبت تھا کہ آپ ہمارا  
ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر میں رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک  
اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں ہر لوگ ابوسفیان کے  
گھر کو چلے گئے (جان بچانے کیلئے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجاز اس وقت کے پاس اور اس کو چاہا ہر طواف کیا خانہ کعبہ کا اگر چہ آپ

احرام سے نہی کیونکہ آپؐ سر خود تنہا پہر ایک بیت پائیں جو کعبہ کے بازو کہاتھا اوسکو لوگ پوجا کرتے  
تھے آپؐ ہاتھ میں گمان نہی آپؐ کا کونا تھا ہے ہر سے تہہ جب بت کی پاس آئے تو اسکی آنکھ میں کوٹھنچنے  
لگے اور فرمانے کو حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سر فایز ہوئے تو صفحہ پہاڑ پر آئے اور اوسپر چڑھے  
یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اوٹھائے ہر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگی  
جو دعا آپؐ چاہی **عَلَى سَمَاءِ بْنِ الْمُخَيَّرَةِ نَشَأَ الْإِسْنَادُ رَدَّادٍ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ يَدْنِي**  
**الْحَدِيثُ هُمَا عَلَى الْخَلَايِ أَحْصَدُ وَهُمْ حَصَدُ** اَوْ قَالَ **فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ**  
**قَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ إِذَا كَانَ لَيْلًا نَسَبْتُ لَكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ** ترجمہ وہی جو اوپر گذر اس میں اتنا زیادہ ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہہ دو ستر ہاتھ پر رکھ کے بنایا یا کاٹ دیا گو بالکل **ف**  
یعنی جو سامنے آوی اور اوسکو مار دنا کہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے جو ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے یا تنہا  
ڈال دے اوسکو اس میں دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مظلوم زور شریف فتح ہوا اور یہی قول ہے ملک اور ابوسفیان  
اور احمد اور جبریل علیہ السلام اور اہل بیت کا اور شافعی کے نزدیک صالح سے فتح ہوا اور ماری نے کہا کہ یہ صرف  
شافعی کا قول ہے (نوی) **عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحٍ قَالَ وَقَدْ نَاكَ الْمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّنْ كَيْسَتْ طَعَامُ**  
**يَوْمَ مَارَ حَتَّابِيهِ فَكَانَتْ قَوْلِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَيْسَ بِكَ يَوْمَ الْيَوْمِ إِلَيْنَا نَزَلَ وَلَمْ يَكُنْ**  
**طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ نَسْأَعُكَ سَوَّلَ اللَّهُ جَسَدِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَكَلَّمْتُ حَتَّى يَكُنْ**  
**طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَبَعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سُرَّةَ**  
**اللَّهِ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ وَالْيَمَلَى وَجَعَلَ الرَّبِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْحَبَشَةِ الْيَمِينِي**  
**وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْبَكَاذِقَةِ وَطَبْنِ الْوَارِثِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ**  
**الْأَنْصَارَ وَادْعُوهُمْ نَجَاؤُا يَهْضَمُوا وَيُؤْنُوا** فقال يا معشر الأنصار هل ترون أوباش قريش قالوا  
نعم قال انظروا إذا تقدموا هم غدا أن تحصدوهم حصداً واحداً ففعلوا ووضع عليه  
علي شمشالہ قال مؤيدكم الصفا قال فما أسرف يومئذ لم يجد إلا أناموه قال وصعد  
رسول الله صلى الله عليه وسلم الصفا وجاءت الأنصار فاطافوا بالصفا فبأ  
أبو سفيان رضي الله تعالى عنه فقال يا رسول الله أريدت خضر آدم فليس لا فليس





ہوئی تھیں جانتے ہو میرا کیا نام ہے قرین بار فرمایا میں محمد بن عبد اللہ کا بندہ اور اس کا رسول میں نے وطن  
 جہوڑا اس کے طہارت اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں  
 انہوں نے کہا قسم خدا کی جنت یہ نہیں کہا مگر حص سے اسے اور اس کے رسول کے اپنے فرمایا تو اسے اور اس  
 کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تمکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَحَوَّلَ الْكُفَّةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَسْطِهَا**  
**كُفَّةً فَجَعَلَ يَطْخُهَا بِمُؤَدِّ كَأَن يَبِيدُ وَيَقُولُ حَلَاكَ الْحَقُّ وَنَفَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ**  
**زَهُوًّا قَالِحًا كَالْحَقِّ وَمَا يَبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ذَاكَ بَيْنَ أَيْمَيْهِ مَكِّيٌّ مَرَّ الْقَيْمَةِ تَرْجُمُهُ اسلم**  
 سے روایت ہو رسول اسے صلی اسے علیہ وسلم حبشہ کے فتح ہوا کہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد  
 قرین سوساٹھ بت تھو آپ ہر ایک کو کو نچا دیتے تھو سی جو آپ کو اتہہ میں نہیں (وہ گڑبڑ تاجبیا دوسری بات  
 میں ہے) اور فرماتے حق آیا جہوڑا گیا جہوڑا شہر والا ہے حق آیا اور جہوڑا نہ بتاتا ہے کسی کو نہ ٹوتا  
 ہے بلکہ دونوں اسے جل جلالہ کے کام میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذَا الْأَسْنَادِ الْقَوْلُ زَهُوًّا**  
**وَالْكِرْيَانُ كَرَالِيْمَةَ الْأَخْطَرِ وَقَالَ بَدَلُ كُفَّةً حَتَّى مَرَّ جَبْهَةً دِي جَوَادٍ بِرُكْنِهَا عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**  
**مُطِيعٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ**  
**فَتْحِ مَكَّةَ لَا يَمُوتُ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ هَذَا الْيَوْمَ إِلَّا يَتَوَعَّدُ الْقَيْمَةَ تَرْجُمُهُ عبد اسلم بن مطيع سے روایت**  
 ہے انہوں نے سنا اپنا باب مطیع بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اسے صلی اسے علیہ وسلم سے حبشہ  
 کے فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جاوے گا باندہ کبر قیامت تک (نووہی نے  
 کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاویں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ پھر گیا اور کفر کی وجہ  
 سے باندہ نہ مارا جاویگا اور یہین ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اسے علیہ وسلم کے بعد قریش  
 پر ہوا وہ مشہور ہے) تختہ الاخیر میں ہے کہ ابن خطل کعب کے پردہ میں چپا ہے آپ نے فرمایا اسکو بچلاؤ لوگ اوکلی  
 فتح مکہ کے دن کہیں آپ کہا کہ ابن خطل کعب کے پردہ میں چپا ہے آپ نے فرمایا اسکو بچلاؤ لوگ اوکلی  
 مشکین باندہ کبر لاسے پہرہ قتل ہو آپ اپنے یہ حدیث فرمائی **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذَا الْأَسْنَادِ**  
**زَادَ قَالَ وَكَمْ يَكُنْ اسْمُ كَعْبٍ مِنْ عَصَاةٍ قُرَيْشِيٍّ غَيْرُهُ مُطِيعٌ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي رَضِيَ اللَّهُ**  
**عَنْهُ قَوْلُهُ فَمَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا تَرْجُمُهُ دِي جَوَادٍ بِرُكْنِهَا**



البرکات عز و جل فی اللہ تعالیٰ علیہم یقول لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل  
الحدیثۃ قال کذب علی من فی اللہ تعالیٰ علیہم وکتابا بیکم فیہم قال فکتب محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ذکری وکتابا بیکم فیہم وکتابا بیکم فیہم  
فی اللحدین ہذا اما کاتب علیہ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا اس کے البرکات عز و جل فی اللہ تعالیٰ  
عنه قال انما احوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیت صلی اللہ علیہ وسلم اهل مكة علی ان  
یذبحوا فیہم بھا ثلاثا ولا یدخلھا الا بکلبان الساکم السیف وقریہ ولا یخرج باحد  
معه من اهلها ولا یمنع احدا ان یمکث بھا من کان معه قال لعل فی اللہ تعالیٰ  
عنه اکمل الشرح ینبنا فی اللہ تعالیٰ

ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ الشریکون لو  
نعم انک رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وذلک انک کتب محمد بن عبد اللہ فاسر علیا رضی اللہ تعالیٰ  
عنه ان یخرجھا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا اذ اللہ لا اذھا فقال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم اسر فی مساکنھا کادہ مکاتھا فھا کاتب ابن عبد اللہ کاتما  
یضا ثلاثا لکما ان کان یخرج الثالث قالوا لعل فی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہذا  
الحدیث من شریط صاحبک فامره فلیخرج فاکتبرہ یدلک فقال کھم فخرج وقال بن  
سہبانی فی روایتہ مکان تابعک بایمانک ترجمہ برابر سے روایت ہو چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو مسجد کی آپ کا مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (ایزیدہ سال) آوین  
اور تین دن ایک کسین رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آوین اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے  
جاوین اور اون کے ساتھ والوں میں سے جو بڑھاپا و مشرکین کا ساتھ قبول کرے) تو اسکو منع کریں  
آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو لیس امہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو  
فیصلہ کیا اور پھر پھر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے اگر تم جانتے  
کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے سبقت کرتے بلکہ یوں کہیے محمد  
صاحب اللہ کے پیچھے آپ نے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ بیٹنے کے لیے اونہوں نے  
کہا قسم خدا کی میں نہ بیٹوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پھر اس لفظ کی جگہ نہ



الرحمن الرحیم پھیلے کہا تم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کی تم جانتے ہیں باسک  
 اللہ تم اپنے فرمایا اچھا لکھو مگر کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں مشرکوں نے کہا اگر تم جانتے آہ اللہ کے  
 رسول ہیں تو آپ کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو اپنے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبد  
 کی طرف سے ہوا انہوں نے یہ شرط لگائی آپ کے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آئے گا ہم اس  
 کو داپن دین گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آئے تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام  
 نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم کھین اپنے فرمایا لکھو ہم میں سے جو کوئی آئے گا اس کو داپن دینا  
 تعالیٰ اس کو دوسری رکھو اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے یہی بہتہ  
 لگا لے گا اور اس کی شکل کو اسان کر دے گا **ف** پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے  
 مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد حبیب بن جبریل اور ابوبکر اور ان کے ساتھی مسلمان  
 ہو کر آئے گئے وہ شرط کی وجہ سے آپ پاس نہ آ سکے اور راہ میں ایک جہتا علیہ وہ انہوں نے قائم  
 کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا نام میں دم ہو گیا آخر انہوں نے تنگ کر رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دہائے آپ اپنے لوگوں کو ریشہ بلا لیتے ہیں اور  
 صلحنا مہ بکتے وقت آپ اپنے ایسے خبریات میں جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کہ چونکہ  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ سٹ تھی اور  
 محمد رسول اللہ یہی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صلحنا مہ سے آپ کی غرض اور تھی جس کو مشرک جو قورقہ  
 نہ سمجھو وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں اور مسلمان اپنے  
 عزیزوں سے ملکر ان کو حق بات سمجھا دیں آخر کہاں تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ  
 میں آجائے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت میں ہزاروں آدمی نے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا  
 زور ٹوٹا جلا بھانٹا کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار میں  
 عرب کے اور قبیلہ کہ وہ بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ صورت  
 اوری اذاجار نصر اللہ وفتح اخریک **ح** اِنْ دَاوُدَ قَالَ فَاَمَّا مَعْلُ بْنُ حَكِيمٍ يَوْمَ حَقِيقَةٍ فَقَالَ  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّبِعُوا اللَّهَ فَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تَلَسَّيْتُمْ قُلُوبَكُمْ  
 كَسَرْتُمْ لِقَاتِكُمْ ذَٰلِكَ وَالصَّحَابَةُ الَّذِينَ كَانُوا بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ



تباہ نہیں کرے گا کہی یہ سنا حضرت عمرؓ جلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان کے  
 سوا کسی کو ابو بکرؓ کا جو چیز نہیں ہیں بلکہ باطل نہیں ہیں ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا ہمارے مقتول جنت میں  
 نہیں جاویں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جاویں گے ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا بکرؓ  
 ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جاویں اور اسی ہمارا انکا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ  
 کہا اور خطابؓ کیسے بیٹے اب اللہ کے رسولؐ میں اللہ انکو کہی تباہ نہیں کرے گا (بیان) ابو بکر صدیقؓ کا روح  
 اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے جب نہ وہی چاہا  
 دیا جو آپؐ دیا تھا) ہر قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس میں فخر کا ذکر ہے (یعنی  
 سورہ انفحات) آپؐ حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑائی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ہماری کیا فرمایا ان تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آکر (اور اللہ نے وہی بھی کیا کہ اس صلہ کا نتیجہ  
 فتح ہوا) **قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَمَّا أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي بِمَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا أَنْ يُقَالَ لَهُ إِنَّكَ نَبِيٌّ**  
**الْمَلَأَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَأَمَّا اللَّهُ فَكَذَّبَهُ وَاللَّهُ مَا وَضَعْنَا سِوَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَّا الْأَمْرَ قَطْرًا**  
**أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا أَنْ لَا تُدْعَوْا إِلَى الْأَمْرِ قَطْرًا** (ترجمہ شقیق سے  
 روایت ہوئی) سہل بن صغیفؓ و سناوہؓ کہتے تھے صفین میں آکر لوگو اپنے عقول کا قصہ سنا جو قوم اسکی نعم دیکھ کر مجھکا اور جنہا  
 کے روز زمین و جہد یہی کے دن ابو جہلؓ کا نام عباس بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پیرنے کی البتہ پیر دیا اور سکوار یہ مال اللہ کے طوع پر کہا یعنی صلح ہوگی ایسی  
 ناگوار تھی (قسم خدا کی کہ میں نے کہی اپنی تمام زمین کا نہ ہوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لئے لگتے ہیں ہمارا اس بات  
 کی طرف جب کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی) **سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمَّا أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي بِمَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا أَنْ يُقَالَ لَهُ إِنَّكَ نَبِيٌّ**  
**الْمَلَأَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَأَمَّا اللَّهُ فَكَذَّبَهُ وَاللَّهُ مَا وَضَعْنَا سِوَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَّا الْأَمْرَ قَطْرًا**  
**أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا أَنْ لَا تُدْعَوْا إِلَى الْأَمْرِ قَطْرًا** (ترجمہ وہی جو ابو جہلؓ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری  
 راء ایسی ہے کہ جب ایک کو نہ اس میں سے ہم کہو میں تو دوسرا کو نہ کہل جاتا ہے)

فاصنی عیاض نے کہا صحیح بخاری میں مانتھا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ماسد ذہابی اور بخاری کی روایت پر  
 ہی ہے اور جب ہی معنی آپس کے تھے کیونکہ اب معنی یہ ہو گا کہ جب ایک کو ناہم اسکا بند کرتے ہیں  
 تو دوسرا کو ناگاہل جاتا ہے۔ لہذا وہی نے کہا ان حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنا جائز نہیں ہے  
 جب ضرورت یا صلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس  
 سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور حالت میں جب یہ مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینے سے  
 زیادہ درست نہیں اور ایک قریب یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی  
 کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے **سُحُلُ** التَّيْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَنْ أَفْعَلَكَ فَقَدْ مَيِّتْنَا بِالْبَيْتِ اللَّهُ إِلَيْهِ قَوْلُهُ قَوْلًا عَظِيمًا  
 مَرْجِعُهُ مِنَ الْحَدِيثِ وَهُوَ يُخَالِفُ صَرْحَ الْحَزْنِ وَالْكَاتِبِ وَقَدْ خُصَّ الْحَدِيثُ بِالْحَدِيثِ  
 فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا مَرَجِعُهُ إِلَى بَابِ مَا كَرِهْتُ  
 ہے جب یہ سورت اتری انا فتحنا مکہ تھا مبینا اخیر کہ تواب لوٹ کر آ رہے تھے حدیبیہ سے اور  
 صحابہ کو بہت غم اور سچ تھا اور آپ نے ہدی کو سخر کر دیا تھا حدیبیہ میں رکھ کر کافروں نے کہہ میں آئے  
 ندیا تب آپ نے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے **سُحُلُ** التَّيْنِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا مَرَجِعُهُ إِلَى بَابِ مَا كَرِهْتُ  
 الْوَقْفُ بِالْعَهْدِ أَفْرَكَوْ بِرَكَرْنَا سَحُلُ حَذِيفَةَ بْنِ الْجَمَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا  
 مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ حَسِيلٍ قَالَ فَاتَّخَذْنَاكَ مَقَامَ قُرَيْشٍ  
 فَقَالُوا إِنَّكُمْ مُرِيدُونَ مُحَسِّنًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا تَرِيدُونَ مَا تَرِيدُونَ إِلَّا الْمَدِينَةَ  
 فَاتَّخَذُوا مِمَّا عَاهَدُوا اللَّهَ وَمِيثَاقًا لَمْ تَنْصَرِفْ إِلَّا إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا تُقَاتِلُ مَعَهُ فَاتَّخَذْنَا رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ بَرَاءَهُ الشَّخِيرَ فَقَالَ انْصَرِفْ فَإِنِّي لَفِي لَهُمْ بِعَظَمِهِمْ وَتَسْتَعِينُ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْرٌ مَرَجِعُهُ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْ رِجَالِ بَدْرٍ مِنْ آلِ سُلَيْمِ  
 جَزِيْرَةَ نَزْدَكَ مَكْرِيًّا كَيْفَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ رِجَالٌ مَرَجِعُهُ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْ رِجَالِ بَدْرٍ مِنْ آلِ سُلَيْمِ  
 حُجِّلَ (کہا ہے) تو سحر قریش کے کافروں نے کہا اور کہا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا چاہتے  
 ہو مجھے کہا ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں چاہتے ہیں ہر اور انہوں نے ہم سے اللہ کا





اَبَا سَمِيْعَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْاِثَرِ فَوَضَعَتْ مَدَامُ فِي كَبِدِ الْقَوَيْسِ قَارَدَتْ اَنَّ اَرْمِيَهُ فَاذْكُرْ  
 لَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَاكَ اَنْذَرَهُمْ عَلَيْهِ وَلَوْ دَمِيْنُهُ لَا صَبَتْهُ فَوَضَعَتْ دَاكَا اَسْفَرُ  
 فِي مَنَاقِبِ الْحَسَنَةِ فَكَلَّمَ اَنْتَ كُنْ خَيْرًا لِقَوْمٍ وَفَرَحَتْ فَرَحَتْ نَا لِيَسْنَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى  
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عِبَادَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ وَيُصَلِّي فِيهَا لَكُمْ اَكْلَ نَائِمًا حَتَّى اصْبَحَتْ  
 كَالْقَوْمِ يَأْتُوْنَ مَا كُنْ تَرَحُّمُهُ اَبَا سَمِيْعَانَ سِي رَدَا اَيْتُ هُوَ اَدْنُوْنَ لِي سَنَا نِي بَابِ رِيْدِيْنَ شَرِكِي سِي  
 سِي اَدْنُوْنَ لِي كَمَا سَمِيْعَانَ حَزِيْفَةُ بِنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْسَ هُوَ تَبِيْهِيْ تَبِيْهِيْ اَيْتُ اَكْبَرُ مِيْنَ سَلَا  
 اَسْمَا لِي اَسْمَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ زَمَانِيْ مَارِكُ مِيْنَ هُوَ تَوَجُّهًا دَكْرًا اَبَا كَيْسَ سَاهِبُهُ اَدْرُكُوْ شَمْسُ كَرَا لِيْ سِيْنَ حَزِيْفَةُ  
 لِيْ كَمَا تَوَابَا كَرَا رِيْفَةُ نِيْرَا كَمَا سَحْبِيْرُ نِيْرَا كَمَا اَدْرُكُوْ كَمَا اَدْرُكُوْ كَمَا اَدْرُكُوْ كَمَا اَدْرُكُوْ كَمَا اَدْرُكُوْ  
 سِيْ بَرْكِيْ دَكْرَا سَكَا اَتَمُّ دِكْرِيْ هُوَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ سَاهِبُهُ اَخْرَابُ (جَمْعُ سِيْ خَرْبُ) كَيْسَ خَرْبُ كَيْسَ  
 مِيْنَ كَرُوْهٍ كَرَا اِسْ جَنْكُ كَيْسَ سَحْرِيْ مِيْنَ هُوَ مَغْرُوْهٌ اَخْرَابُ كَيْسَ مِيْنَ كَيْسَ لِيْ كَيْسَ كَا فَرُوْنَ كَيْسَ  
 كَرُوْهٍ حَضْرَتُ سَلَامُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيْ لِيْ رَاَتُ كُوْ اَلِيْ تَبِيْ كِيْ رَاَتُ كُوْ اَلِيْ تَبِيْ كِيْ رَاَتُ كُوْ اَلِيْ تَبِيْ كِيْ  
 اَبِيْ خُوبُ جِيْكَ اَبِيْ تَبِيْ اَسُوْقَتْ اَبِيْ تَبِيْ فَرَا مَا كُوْ شُخْصُ سِيْ جَوَا كَرَا فَرُوْنَ كِيْ خَيْرًا لَوِيْ اَسْمَا لِيْ اَدْرُكُوْ  
 نِيْ اَسْمَا لِيْ دَنْ سِيْ سَاهِبُهُ كَيْسَ سَحْرِيْ مِيْنَ هُوَ مَغْرُوْهٌ اَخْرَابُ كَيْسَ مِيْنَ كَيْسَ لِيْ كَيْسَ كَا فَرُوْنَ كَيْسَ  
 كَيْسَ مِيْنَ جَوَا دَكْرًا لَوِيْ حَالًا كَيْسَ حَالًا كَيْسَ حَالًا كَيْسَ حَالًا كَيْسَ حَالًا كَيْسَ حَالًا كَيْسَ حَالًا  
 اَلَا اَسْمَا لِيْ اَدْرُكُوْ قِيَا سِيْ لِيْ دَنْ سِيْ سَاهِبُهُ كَيْسَ سَحْرِيْ مِيْنَ هُوَ مَغْرُوْهٌ اَخْرَابُ كَيْسَ مِيْنَ كَيْسَ لِيْ  
 خَيْرًا لِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ  
 كُوْ كِيْ كَامُ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ  
 حَالًا كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ  
 اَلَا حَالًا كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ  
 اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ  
 رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا فَرُوْهٌ يَادَا اَبَا كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ  
 كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ كَا كُوْ  
 اَبَا اَدْرُكُوْ سَبْحَالُ كَيْسَ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ  
 اَبَا اَدْرُكُوْ سَبْحَالُ كَيْسَ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ اَبِيْ كِيْ نِيْ

آپ نے مجھے ایک نازل کمال اپنا اور ہادی جس کو اور ہر کتب نماز پڑھا کرتے تھے میں اسکو اور کج سو یا تو صبح نماز  
 ستوار یا حبیب بیچ ہوئی تو آپ نے فرمایا اوٹھ بہت سو نو دالے **ف** انہی نے کہا اس حدیث کو لکھا کہ حاکم  
 کو بخشی جاوے اور پھر بیچنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جبکہ میں تو یہ بہت ضرور ہے اور اس میں بھی  
 کافروں کی اجتناب بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایجنٹوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور ان کی  
 قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر سر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور کرنا چاہیے  
 کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد فرج میں مسلمانوں سے بڑھ نہ پادین۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی  
 کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالیٰ  
 کا خوف چھوڑ دینا دنیا کی محبت میں غرق رہنا یہی اصل وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو جہنم میں  
 ہیں کہ تجارت نہ ہونا زرع نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ غلط اور سوانگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف  
 یہی آئندہ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑی بیٹھے ہیں دنیا کے دہندوں میں ایسے ہنس رہے ہیں کہ دین کا خیال تک  
 نہیں آتا پھر اللہ تعالیٰ نے یہی آئندہ اس غلام میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا ہی ان کو نہیں ملتی باوجودیکہ ان کے  
 فکر میں سرگردان ہیں اور رات دن دنیا داری میں مصروف ہیں پر روز بروز مفلکس اور تباہ ہوتے جاتے  
 ہیں اور جب تک وہ اس سوئے نہ کریں گے اور وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی بڑھ کر گیا  
 یہی علم حاصل کریں پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف  
 ہیں انکو یہ حکومت اور دولت کیوں دی رکھی ہے معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور  
 ان کا کفر بھی ایک ملاوٹ کو آخرت میں بے نصیب کئے گئے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت  
 نہیں نہ انکو دنیا کا عذاب بیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن خدا تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو  
 گروہ کتنے ہی گنہگار ہوں تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم میں ہے۔

صدق اپنے پروردگار اور امانات حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقا سے وقتی کے باوجود اپنے فضل  
 سے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانوں کا دل کتاب اور سنت پر لگاوے اور ایک  
 بار اور اپنے دین کا بول بالا دیکھا دے امین یا رب العالمین **کتاب** عَزَّ وَجَلَّ اَحَدٌ جَبَّ  
 اَحَدٌ کَا بَا یَنْ حَقِّ اَلَّذِیْنَ مَالِکِ رَفِیُّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ یَوْمَ اَحَدٌ فِیْ سَبْعَةِ مِائَاتٍ اَلْاَضَارُ وَ دَجَلِیْمِیْنِ اُنْدَرِیْسِ فَلَمَّا رَہَقُوْہُ قَالَ سَنَ

يُؤْذَنُ عَنْهُ وَلَهُ الْجَنَّةُ أَبَدًا وَهُوَ يَقْبِضُ فِي الْجَنَّةِ تَقْلَمُ رُجُلٌ مِنْ أَكْثَارِ نَضَارٍ فَقَالَ حَتَّى قُضِيَ  
شَمْرُ دِهْقَمُوهُ أَيْضًا نَكَرَ يَكُلُ كَذَلِكَ حَتَّى قُضِيَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيَصَاحِبَيْهِ مَا أَصْنَعُ أَهْمًا بَيْنَا تَرْجُمُهُ ائْتِ بِنِائِكَ سِرًّا دَايِمًا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُكُمْ  
(جب کافرون کا غلبہ ہوا اور سامان مغلوب ہو گئی) الگ ہو گئے سات آدمی انصار کو اور دو قریش کے آپ کے  
باس گئے اور کافرون نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے فرمایا کہ انکو پیسہ دے اور سکو حنٹ لگو یا میرا رفیق ہوگا  
حنٹ میں ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پیرا دہن میں نے ہجوم کیا آپ نے فرمایا کہ ان کو  
لوٹا تا ہے اور سکو حنٹ لیگی یا میرا رفیق ہوگا حنٹ میں اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا  
پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جان نشاری اور وفادار  
کیسی تھی یہاں پر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے اب آپ نے فرمایا ہم نے  
انصاف نہ کیا (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصاف نہیں  
ہو گئے قریش کو یہی لگتا تھا و دوسری صورت میں یہ سنو ہوں گے کہ ہمارے بایں جو بہاگ گئے جان بچا کر  
ادھنوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے یہاں ہی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کے فکر میں رہے) **ع**  
عَبْدُ الْغَزِيِّ بْنِ الْوَحَّاحِ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
عَزَّ وَجَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ تَقَالَ جُرْجَرَةٌ رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُكِرَتْ رُبَاعِيَّةٌ وَهَشْمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَأْتِيكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْفِيلُ الدَّمِ وَكَانَ عَلَيْهِ  
إِبْنُ ابْنِ طَالِبٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا بِالْجُرْجَرَةِ نَكَلًا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً حَصِيرٍ فَأَعَدَّتْهُ حَتَّى  
حَادَرَ مَا دَا الصَّقَّةُ بِالْجُرْجَرَةِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ تَرْجُمُهُ عَبْدُ الْغَزِيِّ بْنِ الْوَحَّاحِ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
باب الْوَحَّاحِ (سے سنا اور انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان کو پوچھا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن انہوں نے کہا آپ کا چہرہ مبارک  
زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ڈوٹا (تورہ) کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) بہر صورت  
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی صاحبزادی خون دہوقی نہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپر

۱۵ اپنے اہل بیت کے ساتھ یا ہمارے پیاروں کے ساتھ انصاف نہ کیے



[illegible]



[illegible]







جس میں خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی اس صلیب سے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی  
 تکلیف برحقیت ہو اور یہ شعر نہیں ہے جیسو اور پر گزرا **عَلَيْكَ** اَلَا سَوْدُ بَنِ قَيْسٍ بَطْنُ اَلْاَسَدِ وَكَانَ  
 كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمٌ فِیْ نَضَارٍ فَكَتَبَتْ اَصْبَعُہٗ رَحْمَہٗمَہُ اسود بن قیس سوراہیت ہو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں ہو رفاضی عیاضی کہا طوطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہو گا یا غار سے  
 مراد لشکر ہے آپ کی اولاد کی کہ ہو کر لکھ **عَلَيْكَ** جُنْدُ بَنِ نَضِیٍّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ اَبَطَاجِبِ رِیْلِ  
 عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمٌ فَقَالَ النَّبِیُّ کُنْ قَدْ دُخِیَ  
 مِنْكَ مَا نَزَلَ اللّٰهُ عَنْہُ وَجَلَّ وَالتَّحْمِیُّ وَاللَّیْلُ اِذَا سَبَّحَ مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قُلْتَ رَحْمَہٗ  
 جند ب سوراہیت ہو جبریل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آئے میرے تو مشرک کہہ رہے تھے اسے  
 نے چوڑا دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سورت یہ سورت اوتاری اللہ تعالیٰ نے تم سے دن چڑھنے کی اور  
 رات کی جب وہ تک لیو نہ نہیں چوڑا تنجھو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا **عَلَيْكَ** اَلَا سَوْدُ  
 ابْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُ بَ بْنَ سَفِیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ یَقُولُ اَسْتَعْلٰی رَسُولُ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمٌ فَكَلَّمَهُ بِقَوْلٍ لِّیَسْتَسْمِعَ اَوْ لَانَا كَلَّمَہُ امْرَاۃً فَقَالَتْ یَا عَسَمَدُ  
 اِنِّیْ لَا اُجِوۡ اَنْ یَّجْعَلَ شَیْطَانُكَ قَدْ تَرَكَّكَ اِیْرَہٗ قَرِیْبَ مُنْدُ لَیْسَتَیْنِ اَوْ تَلَا كَیْ  
 قَالَ مَا نَزَلَ اللّٰهُ عَنْہُ وَجَلَّ وَالتَّحْمِیُّ وَاللَّیْلُ اِذَا سَبَّحَ مَا دَعَاكَ رَبُّكَ وَمَا قُلْتَ رَحْمَہٗ  
 اسود بن قیس سوراہیت ہو میں نے جند ب بن سفیان سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بیمار ہوئے تو دو یا تین رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت الیٰی رعمور ازیت حربا بن سفیان  
 کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الخطیبہ اور کہتی تھیں اسے محمد بن سحبتی ہوں کہ تمہارا شیطان  
 نے تم کو چوڑا دیا یہ اس شیطان نے منی سے کہا امین دیکھتی ہوں دو تین رات سو تھرا رہو  
 پاس نہیں آیا اب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت تمہارے واسطے اخیر تک اس کے معنی اور پر  
 گزرنے **عَلَيْكَ** اَلَا سَوْدُ بَنِ قَیْسٍ بَطْنُ اَلْاَسَدِ وَكَانَ یُحَدِّثُ عَمَّا رَحْمَہٗمَہُ وہی جواب دہ  
 گزرا **عَلَيْكَ** اَسَامَہُ بَنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَآلِہٖ وَسَلَّمٌ رَكِبَ حِمَارًا عَلَیْہِ اِكَافٌ فَخَسَتْهُ قَطِیْفَةٌ فَذَرَبَتْہَا وَارْدَفَتْ وَارَدَتْہَا اَسَامَہُ وَ  
 هُوَ یَقُولُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِیْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزَامَةَ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ یَحْیٰ

مَرَّ بِجَلِيسٍ فِيهِ اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُ اللَّهِ لَا ذَنْبَ عَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ فَيَجْزِيهِمْ عَذَابُ اللَّهِ بَإِذْنِ  
 رَبِّهِ الْمَوْلَى عِبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا اخْتَلَفَتِ الْمَجَالِسُ مَحْجَاةً أَلَا يُؤْخَرُ عَنْكَ اللَّهُ تَزِي  
 أَبُي أَلْفَةٍ يَرُدُّ أَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا عَلَيْنَا فَمَا عَلَيْنَا حَرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
 وَقَفَ فَتَنَزَّلَ فَدَعَا هُمُ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَيُّهَا السُّرُورُ  
 لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا نَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَانِي بِمَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى بَيْتِكَ فَمِنْ جَاءَ  
 مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَخَسْنَا فِي مَجَالِسِنَا أَنَا خُتِبَ ذَلِكَ قَالَسَ  
 نَأْتِيكَ لِلنَّبِيِّ وَالْمُتَشَرِّكُونَ وَالْيَهُودُ وَحَقٌّ هُوَ أَنَّ يَتَوَاتَبُوا لَكَ مَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يُخَيِّرُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ أَبَتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ  
 أَلَمْ تَكُنْ مَعَهُ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُدْعِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كُنْ أَوْ كُنْ أَقَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ وَاصْفَحْ نَوَّاهُ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ أَصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَيْتِ عَلَى أَنْ  
 يَتَوَجَّهَ نَبِيُّهُمْ بِالْعِصَابَةِ نَكَمَارَ دَ اللَّهِ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِّقَ ذَلِكَ  
 فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ تَقَاعَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعُ

اسامہ بن زید و روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھ پر سوار ہوئے اس پر ایک بالان  
 اور بچہ اس کے ایک چادر تھی فذکر کی فذکر ایک شہر تھا مشہور مدینہ سودیاتین منزل پر اب کو بچہ پر  
 گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ تشریف لے گئے مگر بعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے اونکی پیاری بن بنی  
 حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ گدھ پر ایک مجلس پر  
 حسین سیاتم کے لوگ بیٹھ مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے اون لوگوں میں عبد اللہ بن  
 ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جب اس مجلس میں جانور کی گرد ہو چکی تو  
 عبد اللہ بن ابی منافق نے ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اون لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سوار ہوئے اور اسے بعد اس کو ان کو بلایا اس کے طرف اور گدھ پر  
 سنا یا عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر شخص اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تم ابو لہر میں بیٹھنا کہ  
 تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو رست سناؤ ہم کو ہمارے مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے گدھ پر نہ کہ  
 ہر جو ہم میں سے تمہاری پاس آوے اس کو یہ قصہ سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہاں ضرور سنا

ہماری مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو اساتذہ کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ  
 کرنے لگے یہاں تک کہ فساد کیا ایک نئے دوسرے کو مار نیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس  
 جگہ کے کو دباتے تھے آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن حبادہ پاس گئے آپ نے فرمایا اے سعد  
 تم نے نہیں سنیں الاحباب (یعنی عبادہ بن ابی کی) کی باتیں اور سنو ایسی ہی باتیں کہیں  
 سونے کہا آپ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ اور دیگر گزرجیے قسم خدا کی اسے آپ کو دیا جو دیا اور اس پر  
 والوں نے تو یہ پھیرا یا تھا کہ عبادہ بن ابی کو تاج پہنا دیں اور عمامہ بلند ہو دیں (یعنی اس کو بادشاہ  
 کریں یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا تو وہ جل گیا رحمت کے  
 مارے اسی جسد نے اس سے پیرا یا جو آپ نے دیکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اس کو  
**ف** اور وہ ہوزی مرتے وقت تک منافق ہی رہے کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا آپ اس کو  
 کبھی رستا یا بلکہ اس کی سفارش قبول کی نبی فیقلع کے بارے میں اور جب ہر گز توراؤ کو بیٹے کی رشتہ  
 پر اپنے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنائے کہ **عَنْ** ابْنِ شُعْبَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ رَجُلٌ دَسَّى جَوَادٌ يَكُونُ اسْمُهُ بَيْنَ تَمَارٍ زَيْدٍ هُوَ كَرِهَتْ لَكَ عَمْرُو  
 بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا **عَنْ** ابْنِ شُعْبَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا لَكَ لَوْ أَنَّكَ عَبْدٌ لِلَّهِ بَنَ الْأَنْصَارِ قَالَ لَا أَطْلُقُ إِلَيْهِ وَكَرِهْتُ جَارًا وَأَنْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ رَهَى الْأَرْضِ  
 بَيْنَهُمْ فَكَانَ الْأَنْصَارُ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي قَوْلُ اللَّهِ لَقَدْ أَذِنَ لَنَا جَارَكَ  
 قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ لَحَمْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطَّيَّبَ  
 رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَهْلًا  
 قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ حَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَالْتِغَالِ فَبَلَعْنَا أَسْهَامَ نَزَلَتْ فِيهِمْ وَأَنْ طَافُوا  
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَقْتُلُوا فَاصْلَحُوا بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَهْلًا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبادہ بن ابی پاس تشریف لے جاتے  
 (اور اس کو دعوت دیجئے اسلام کی) آپ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہو کر اور مسلمان ہی چلے  
 وہ زمین شور مچا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آ کر تو وہ بلا حذرانہ مجھ سے قسم خدا کی آپ  
 کے گدھوں کو بٹنے مجھ پر نشان کر دیا ایک انصاری بلا قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بوتیری بوسو بہتر ہے

[illegible]

کہتا تھا آپ کو اور پہلو یہ اقرار کیا تھا کہ آپ دشمن گرد و نہ دون کا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک  
 ہوا اور قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلافت بعد نہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدار بنیہ دغا تھا اور ہونے سے اس کی گردن  
 ماری کیونکہ غدار جب تہاک امان دیکر قتل کرتے اور اس حدیث سے بیکلاس ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ  
 چکی ہو اس کا قتل فریب اور زبردستی ہی درست ہے اور مکر و دعوت کی حمایت نہیں **حسن** جاریہ  
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنِ لَکَبَ بَیْنَ الْاَشْرَفِ  
 کَاَنَّهُ قَدْ اَذَى اللہُ تَعَالٰی وَرَسُولُہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مُحَمَّدٌ یُؤْمِنُ بِہٖ یَا رَسُولَ اللہِ  
 اَحْبَبُ اَزْ اَنْفُسِکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ لَنْ یُکَلِّکَ قُلُ قَالَ قُلْ نَاکَاہُ فَقَالَ لَہُ وَذَکَکَ مَا بَیْنَہُمَا  
 وَقَالَ اَرَیْتَکَ التَّجَلُّلُ قُلْ اَرَا اَصَدَّ قَہُ وَقَدْ عَنَّا کَا فَکَلَّمَا سَمِعَہُ قَالَ وَایضًا اَرَا اللہُ لَمْ تَلْکَ قُلْ  
 اَنَا قَدْ اَتَّبَعْتُکَ اَلَا اَنْ تَرَ کَ ہُ اَنْ تَلْکَ عَاکِفَہُ یَنْظُرُ اِلَیَّ سَمِعَ یُحِیِّرُ اُمْرَہُ قَالَ وَقَدْ اَرَدْتُ  
 اَنْ لَیْسَ لَیْسَ سَلَفًا قَالَ فَاَنْتَ یُنَیِّیْ نَالَ مَیْرَیْدَہُ نَالَ مَیْرَیْدَہُ نَالَ مَیْرَیْدَہُ نَالَ مَیْرَیْدَہُ نَالَ مَیْرَیْدَہُ  
 یُنَاکَاہُ قُلْ اَرَا اَصَدَّ قَہُ اَوَّلَکَ مَیْرَیْدَہُ نَالَ مَیْرَیْدَہُ نَالَ مَیْرَیْدَہُ نَالَ مَیْرَیْدَہُ نَالَ مَیْرَیْدَہُ  
 لَکِنْ تَرَہُنْکَ الْاَمَّةَ یَکْنِی السَّیَاحَہُ قَالَ نَعَمْ وَدَاعِدَہُ اَنْ یَاْتِیَہُ بِالْحَارِثِ وَابْنِ عَیْسَی  
 بَرِجَہُ وَعَبَّادِہُ بَنِیْہِ قَالَ فَمَا اَوْفَدَ عَوْرَہُ لَیْکَ لَا تَدْخُلُ اِلَیْہِمْ قَالَ سَفِیَانُ قَالَ عَنِ عَمْرِو  
 قَالِیْہِ اَمْرًا سَاقِیْہُ لَا سَمْعَ صَوْتًا کَا کَا صَوْتِہِمْ قَالَ اَبَاہُ کَا مُحَمَّدٌ وَذَیْعَہُ وَادُو کَا لَکَ  
 اِنَّ اَلْکَرِیْمَ لَو دَعَا اِلَیَّ لَمْ یَسْمَعْ لَیْکَ لَا کَا بَابُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَزْ اِنْفِ اَجَاہُ قَسُوْفَ اَمَلْ یَدِہُ  
 اِلَیْہِہُ قَاذِی السَّمِیْہُ کَنْتَ مِیْنَہُ قَدْ وَکَلْہُ قَالَ قُلْ اَنْتَ لَکَ نَزَلَ وَہُوَ مَتَوَتَّیْہُ فَقَا لَو اَسِیْدُ  
 مِیْنَکَ رَجِیْعَ الطَّیْرِ قَالَ نَعَمْ فَخَفِیْہُ اَلَا ہُہُ اَخْطَا لَیْسَ اَلْعَرَبِیُّ قَالَ فَاَذَانُ اَنْ اَلْکَرِیْمَ مِیْنَہُ  
 قَالَ نَعَمْ نَعَمْ قَدْ تَاوَلَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَنَا اَذَانُ اِنْ اَنْ اَعُوذَ قَالَ کَا سَمْعَ کَرِیْمِیْ تَاوَلَہُ ثُمَّ  
 قَالَ دُوْکَہُ قَالَ فَقَتَلُوْہُ ثُمَّ رَجَعِہُ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ کون مانتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اُس نے سنا کہ ہے اللہ کو اور اس کے رسول  
 کو اسیرہ ابن شہام میں سے کہ کعب پہلے کہ جابر کو مشرکوں کو زنجیر ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے  
 کی پہرہ دینے میں ان کے مسلمانوں کی حدیثوں میں پھر لیں کہنا مشرکوں کین اور بھوکے لگا رسول اللہ صلی

اعلیٰ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ میرا جانتے ہیں کہ میں مارڈالوں اور اسکو آپ فرمایا مان محمد  
 بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجو مجھکو کہنے کی (میں نے اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کر دیں  
 کو ظاہر میں آپ کی برائی بھی ہونا کہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو پھر محمد بن مسلمہ  
 کعب بن ابی بن کین اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (میں نے)  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صدیقین کا قصد کیا ہے اور ہر ایک کی کیفیت میں دلالت ہے (یہ تعریف ہے جس کا  
 ظاہر معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کیے اور ان کے بجا  
 لانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تو تکلیف ہوگی  
 محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شرکاء ہو چکے اور اب اس کا چور و بنا بھی برا معلوم ہوتا ہے  
 جب تک ہم اسکا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھکو کچھ قرص دو  
 کہ میں نے کہا اچھا تم کیا چیز کر دے گے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں نے کہا اپنی عورتیں گرد و محمد بن  
 مسلمہ نے کہا تم تو عرب میں سب زیادہ خوب صورت ہو تم اپنی عورتیں تمہاری پاس کیونکر گرد و کرین کہ میں نے کہا  
 اچھا اپنی اولاد گرد و کر محمد نے کہا ہمارے (رے) کو لوگ براہین لگے کہ کچھ کر کے دو و س پر گرد و تھا البتہ ہم اپنے  
 ہتھیار تمہاری پاس گھس کرین گے اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لیکر اوس مردود پاس جا سکیں اور اس کی  
 قتل کریں کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث بن ادس (کو اور ابو عبس بن  
 جبر عبدالرحمن اور عبدالبن شبر کو لیکر اون کا (سیر قہن شام میں ہے کہ ابونا نعلہ سلکان بن سلامہ بن قش  
 جو کعب کے رضاعی بیٹا ہی تھے وہ بھی گئے ریب لوگ آئے اور اسکو بلایا رات کو وہ اوترا (اپنے بالا  
 خانے پر سے) عمرو کے سوا اور فن کی روایت میں یہ ہے کہ اوسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خودی آواز معلوم  
 ہوتی ہے کعب نے کہا وہ یہ تو محمد بن مسلمہ میں اور ان کے رضاعی بیٹا ہی اور ابونا نعلہ میں (امام نووی  
 علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ میں اور ان کے رضاعی بیٹا ہی ابونا نعلہ بخاری کی سند  
 میں ہے کہ کعب نے کہا وہ یہ تو میرے بیٹا ہی محمد بن مسلمہ میں اور میرے دودھ بیٹا ہی ابونا نعلہ میں اور یہی  
 صحیح ہے جیسا سیر قہن شام سے معلوم ہوتا ہے) اور جو ان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے  
 کے لیے بھی اوسکو بلا دیں تو جلد اوسے محمد نے اپنے پاس رکھا کہا جب کعب اور لگا تو میں اپنا ہاتھ اسکو  
 سر کی طرف بڑھاؤ لگا اور جب میں اچھی طرح اوسکو سر کرتا ہوں تو تم اپنا کام کرنا پھر کعب اور اچھا



کونسل کے تیلے کی طرح ہوئے اُن لوگوں نے کہا کسی عمدہ خوشبو جو تم میں سے آ رہی ہے کو سب نے کہا ان میں سے پاس  
ظالمی عورت ہو وہ عرب کی سب برتوں سے زیادہ محضر رہتی ہے محمد بن سلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں  
تمہارا سر منڈا دوں کو سب نے کہا اچھا محمد نے اُسکا سر منڈا کر لیا پھر منڈا کر لیا اگر اجازت دو تو میں منڈا دوں  
دوبارہ اُسکا سر منڈا اور یاروں سے کہا لیو انہوں نے اُسکو تمام کیا **کافی** شکر دے خبیث بن خبیث  
لڑائی کا بیان **حج** التَّائِبِينَ مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَ كَهَا صَلَوَةُ الْغَدَاةِ يَغْلِسُ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَابْنُ رَافٍ أَبُو طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقٍ مَبْنِيٍّ  
وَأَنَّ رُكْبَتِي تَمُوتُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَ أَهْلَهُ أَنَّ رُكْبَتِي تَمُوتُ نَبِيُّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ بِيضُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَدْحَلَ  
الْقَرْبَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَبُ خَيْرٌ خَيْرٌ إِنَّا إِذَا أَتَوْنَا بِسَاحَتِهِ قَوْمٌ فَسَاءَ مَسَاحُ الْمُنْذَرِ  
فَالْهَذَا ثَلَاثٌ مِيزَارٌ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى الْعَمَلِ الصِّمِّ فَقَالُوا لِمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ  
بَقِصُ الْحَبَابِ وَأَخْبَرَنِي قَالَ وَأَصْبَحْنَا مَا عَنَّا شَرَّ مَجْمَعِ النَّاسِ بَنِي نَازِكٍ وَرَبِّ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاهِدُوا خَيْبَرَ قَوْمٌ فِي صَبْحٍ كِي نَارِ خَيْبَرَ كِي بِاسِ بَنِي نَازِكٍ وَرَبِّ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِ مَوْتٍ أَوْ رَابِطٌ هِيَ سَوَارِ مَوْتٍ فِي أَوَّلِ كِي سَاطِئِهِ سَوَارِ مَوْتٍ (أَبُو هُرَيْرَةَ)  
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبَرَ کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہ بندھٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ  
کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی  
ہے کہ ران شریفین ہے اور ہمارا مذہب یہ کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت میں کسی حدیث میں آمین  
میں اور اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہاں بلا اختیار ران اہل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور  
انس کی نظر لگا لیا اور بے ہوشی انتہی **ف** جب اپنا بی بی بی بی بی بی بی فرمایا اسے ان کے  
سوا خیبَرَ میں جب اوزین کی قوم کے میدان میں تو برا ہے دن اون لوگوں کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ پر  
فرمایا اذوت یہودی لوگ اپنی اپنے کاموں کو نہ لکھتے تھے وہ کہنے لگے محمد ان پہونچے لشکر کے ساتھ اس  
نے کہا ہنس نے خیبَرَ کو تو تم غیر فتح کیا **حج** التَّائِبِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدُّ

اِنْطَلَقَ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ حُجِيَ قَبْرُكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَتْ فَاتَيْنَاكُمْ حِينَ بَدَّخَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اُخْرِجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا اِبْنُوهُمْ  
 وَمَكَاتِلُهُمْ وَبُرُودُهُمْ فَقَالُوا الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 خَيْرُ بَيْتٍ خَيْرُ اَنَا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صِلَاةُ الْمُنَادِيَيْنِ قَالَ فَخَرَجَ مُحَمَّدٌ  
 اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَرَّجَمُ النَّاسِ مِنْ اَبْرَاطِهِمْ سَوَاطِيهِمْ خَيْرُ بَيْتٍ خَيْرُ بَيْتٍ خَيْرُ بَيْتٍ  
 جَنَابُ رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَدْرِي مَا تَعْلَمُونَ اَوْنُ كَيْفَ يَدْرِي مَا تَعْلَمُونَ اَوْنُ كَيْفَ يَدْرِي مَا تَعْلَمُونَ  
 فَكُنْتُ هِيَ اَوْ نَهَوْنِي اِسْمِي جَانِزُونَ كَوْنُ بَابِ تَكْلَا تَهَا اَوْ كَلْبُ تَكْلَا تَهَا اَوْ رَزْمُ بِلِيْنِ اَوْ رَزْمُ بِلِيْنِ  
 وَرَحْتُ جَرْجِيْنِي كِي اَلْبِكْرُ لِكَلِّ تَبِي وَهَ كَهَنِي كَلِّ مُحَمَّدٍ اَبُو نَجِيْهِ لَشَرِّ كِي سَاهَنِي اَوْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَلَّمَ نِي فَرَمَا خَرَابُ اَبُو خَيْرِ سَلَّمَ جَبَا اَوْ رَيْنِ كِي قَوْمُ كِي زَيْنِ مِيْنِ ثَوْبِي هِيَ صَبْرُ اَوْنُ لَوْنِ كِي جَو  
 وَرَا كِي كَرِ النَّاسِ رَضِي اَللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي كَيْفَ يَدْرِي مَا تَعْلَمُونَ اَوْنُ كِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى  
 رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى اَلْحَمْدُ قَالَ لَمَّا اَتَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ اَنَا اِذَا نَزَلْنَا  
 بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صِلَاةُ الْمُنَادِيَيْنِ مَرَّجَمُ النَّاسِ مِنْ اَبْرَاطِهِمْ سَوَاطِيهِمْ خَيْرُ بَيْتٍ خَيْرُ بَيْتٍ  
 رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ خَيْرُ بَيْتٍ خَيْرُ بَيْتٍ اَنَا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ  
 صِلَاةُ الْمُنَادِيَيْنِ فَسَمِعْنِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي  
 اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي اِسْمِي  
 مِيْنِ بَا نَرَا اِحْ اَوْرَدَلْ مِيْنِ كِي مَكْرُ خَلَا فِ عَزْمَتِ كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي  
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَوَجْنَا مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْبَرَ فَمَسَّكَ رَا لِيْلَا  
 فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَعَا مِيْنِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ  
 نَزَلَ يَكُوْعُ وَيَا لِقَوْمٍ يَقُوْلُ اَللَّهُمَّ كُوْعُ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اَهْتَدَيْتُمْ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا  
 فَاَعِزُّ فِدَا اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ اَلْاَكُوْعِ  
 مِيْنِ بَا اَنْبِيَا وَيَا الصَّبَا عُوْلُوْا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن هَذَا  
 السَّائِلُ قَالُوْا عَامِرُ قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَلَّتْ لَوْ كَا اَمْعَتْنَا يَوْمَ  
 قَالَ فَاتَيْنَاكُمْ خَيْرُ نَحْنَا صَرَّ نَاهُمْ حَتَّى اَمَّا بَيْنَا مَحْصَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَللهُ تَعَالَى

فَتَحَاهُمْ عَلَيْهِمْ فَمَا أَفْسَسَ النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ جَدَارًا وَقَدْ دَانِيَرًا كَثِيرَةً فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الشَّيْءُ عَلَى آيَةٍ تَبَيَّنَتْ قَدْ دَانَ كَالْوَرْدِ عَلَى لِسَانِهِ  
 آيَتُهُ فَمَالُوا أَحْمَرُ الْأَلْوَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرُ يَتَوَهَّاهَا كَبِيرُهَا  
 فَقَالَ نَجَلٌ أَوْ يَحْمَرُّ يَتَوَهَّاهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَمَالَا تَصَاوَتَ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٌ فِيهِ  
 أَقْصَرُ فَنَادَاهُ بِهِ سَاقِي يَهُودِيٍّ لِيُخْبِرَهُ وَبِشَيْءٍ ذِي بَابٍ سَيْفُهُ فَاصَابَ رُكْبَةً عَامِرٍ فَخَنَى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ كَمَا تَكُنُ مِنْهُ قَالَ فَمَالَا تَقُولُوا أَتَالَ سَلَاةٌ رَهُوَ أَخِيكَ يَبْدِي قَالَ فَمَالَا رَأَيْتَ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِنًا قَالَ مَالِكٌ قُلْتُ لَهُ فَمَا ذَاكَ إِنْ دُرِئَتْ رَعْمًا أَنْتَ عَامِرًا تَقْبَلُ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ حَيْطَ عَمَلَهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَهُ قُلْتُ فَلَا تَقُولُوا وَأَسِيدُ بْنُ حُصَيْنٍ الْأَنْصَارِيُّ  
 فَقَالَ كَذَبٌ مِنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ كَأَجْدَرٍ وَجْهَهُ بَيِّنٌ صَبِيغُهُ إِنَّهُ لِيُجَاهِدُ لِيُجَاهِدَ قُلُوبَ عَرَبِيَّةٍ  
 مَشْنُوِيَّةٍ بِعَسَا مِثْلَ لَهَا رَخَالَفَتْ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا امْرَأَتُ الْحَكَايَةِ رَفَعَتْ رَفِيقَيْنِ نَزِيهٍ وَدَائِقَةٍ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرْجَمَهُ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ نَفَرٌ خَيْرَ كَيْطُوفٍ لَمَّا رَأَتْ كُرْجِيَةً أَيْكَةً شَمْصُومٍ مِنْ بَنِي بِلَالٍ أَيْ عَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ رَسُوْلِهِ  
 بِهَانِي (كُو) كَيْحَ ابْنِي مَغْرِبِ بْنِ نَهْنِ بْنِ سَمَاتَةَ (نَا) كَرَسْتَهُ كَرُوْدُجِي نَكْبَرِادَسَ لَوْدِي عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ نَعْنِي كَهَا شَمْرُ  
 سَبْ كَبْشِينِ بَهْتِي اَدَسَ مِنْ لِيحِ اَدْرَبْ دُونُونِ (مِنْ) اَدْرَبْ شَاعِرْتِهِ دَوَاتَرِ اَدْرَبْ كَرُشْتِي لَكُو  
 رَوْدِي نَعْنِي كَهَا سَفَرِ مِنْ تَجِبِ دَلْ كَلِ كِي لِي اَدْرَبْ جَانُورُونِ كِي خُونِ كَرْنِي كِي لِي سَاوَنُ اَسْكَرِ نَعْنِي  
 سَتِ هَدَجَاتَا هِي كُو اَدْرَبْ كِي لِي تَكَانِ مَطْلَقِ نَهْنِ (هِي) تَوْدَايَتِ كَرْدِ كَرْتَا اَسَ خَدَا  
 كَبْ نَا زَوْصِدِ هِي كَرْتِي اَدَا هِي سَمِ تَهْنِ تَجِبِ جَانِ سَوَالِكِ نَدَا هِي نَخْتِ كُو سَمِي سَمِي جَوِي كِي خَطَا هِي  
 هِي لَوْدِي عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ نَعْنِي كَهَا خَدَا اَدْرَبْ خَدَا اَسْ مِنْ يَهْ اَنكَالِ هِي كُو اَسْ شَخْصِ بِيَهْتِي مِنْ جِبْرِ  
 كُوِي بِلَا اَسْ كُو اَدْرَبْ خَدَا تَعَالِي بِرْ كُوِي اَوْتِ نَهْنِ اَسْ كَتِي اَدْرَبْ يَدِ لِي فَظْ بِلَا فَصْدِ نَكَلِ كِي حَيْبِي كَهْتِي سَمِي  
 قَالِدِ اَسْ اَدْرَبْ يَدِ اَدْرَبْ شَاعِرِ كِي نَدَا هُوْنِي سَمِي هِي كُو اَسْ جَانِ تِي رِي رَمْنَا سَمِي كِي لِي صَرَفِ كَرُونِ  
 تَبِي هِي اِيَا لِي فَظْ بِلَا سَمِي نَعْنِي كِي خَدَا كِي سَمِي نَهْنِ كَمِ سَكْتِي هِي كَا فَرُونِ كِي حَيْبِ هُوْدِ سَمِي  
 بِدُوِي هِي كَرُونِ كُو دَانِ بِرْ جَا هِي اَدْرَبْ لِي اَوْتِ شَخْصِ دَسَ خَدَا هِي سَمِ تَوَا حَاضِرِ مِنْ بِلَا تِي هِي سَدَا بِسَمِي  
 تَرَكِي كَا فَرُونِ لِي فَظْ كِي هِي سَمِي سَمِي بِلَا يَدِ اَدْرَبْ اَوْدِي لَرَا لِي كِي لِي اَدْرَبْ جَارِي كِي رَدِ

یہ تیرے اور چہ مصر کا یہ معنوں ہے کہ بخیر و بھلا گناہ ہم تیرے نذر اہوں جب تک حسین اور اہل بیت  
 کا یہ معنوں ہے کہ جب ہم کو گناہ کے یہ بڑا تہمین تو ہم انکار کرتے ہیں **۱** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا یہ کون مانگنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن الاکوع اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ اور سیر رحم کرے کیا  
 شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ اپنے ہم کو اوس سو فائدہ اٹھانے دیا ہوتا **۲**  
 صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ ﷺ کے موقع میں کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا  
 اس لیے انہوں نے ایسا کہا یہی آپ کا ایک معجزہ تھا **۳** سلمہ بن اکوع نے کہا ہر ہم خیر میں پہنچے  
 اور مجھے خیر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بہو کی گئی بعد اوس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح  
 کر دیا خیر کو تہا سکر ہا تہوں سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگار  
 جلائے آپے پوچھا یہ انگار کیسے ہوئے اور کیا بچا تہمین انہوں نے کہا اگر کشت پکا تو میں اپنے فرمایا کا ہر گناہ  
 اہل ہوں نے کہا بستی کے گد ہوں کا آپ نے فرمایا بہا دو انکو اور توڑ کر ہینیک دو ٹاڈیوں کو **۴** نزدیکی  
 نے کہا اس حدیث کو معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گد ہوں کا اگر کشت بخش ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جو ہر  
 کا اور اس حدیث کا بیان ہم شرح کے کتاب الکاح میں گذرا اور ماکیہ جو قائل ہیں اوسکی اباحت کو وہ یہ  
 تاویل کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تھی کہ جو ان کی سوا برمی وغیرہ کے لیو یا تقسیم  
 پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا **۵** ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر کشت ہینیک دین اور ٹاڈیوں  
 کو دہرڈالین اپنے فرمایا اجبا الباہی کردو بعد آپ کی راہی بدل گئی اجہا دوسرا دھبی سے) پر حریف  
 بانہی لوگوں نے تو عامر کی تدار جو چوٹی تھی وہ ایک پودے کے پاؤں میں مارنے لگے خود ان کے لوٹ کر  
 لگی گشت زمین اور وہ سرگئے اس رختم سے حبیب لوگ لڑے تو سلمہ نے کہا وہ سیرا تہ پکڑے کہتے تھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ میرا ناپ آپ پر چند ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل اچھا ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے رختم سے آپ پر)  
 آپ نے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا فلا نا فلا نا اور سلمہ بن خنیر انصاری آپ نے فرمایا انہوں نے  
 غلط کہا عامر کو دوسرا ثواب ہوا (ایک تو سلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ نے اپنے دونوں  
 انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جہاد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت میں) اور جہاد ہے  
 (یعنی جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اوسکی مثل یا چھوٹا یا بڑا

عرب کہ ہوا محمد ﷺ نے اے کونوی دینی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان یوم خیبر قاتل الخضر بنی  
اللہ تعالیٰ عنہ قتالاً شدیداً مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نازلاً علیہ سیفہ فقتلہ  
فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک بریکوا فیہ رجل مات فی سراحہ  
وفسکو فی بعض اممہ قال سئلہ فقفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر فقلت یا رسول  
اللہ اذن لی ان ارجز ذلک فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر بن الخطاب  
دعی اللہ تعالیٰ عنہ اعلم ما تقول قال فقلت و اللہ لو لا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا  
لاصلینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقتہ و انزلت سکتیۃ علینا و ترتب  
الاقدام ان لا قینا و لم یروون قد بغوا علینا فلما قضیت عجرى قال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم من قال ہذا قلت ذاکہ الخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمہ  
اللہ قال فقلت و اللہ یا رسول اللہ اننا لیاھابون المصلوۃ علیہ یقولون رجل مات  
بی سراحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاحداً مجاہداً قال ابو شجاع  
ثم سالت ابا سبکۃ بن الاککع عن خذثنی عن ابيہ دعی اللہ تعالیٰ عنہ ومن ذلک عذر  
انہ قال حیث قلت ان ناساً یھابون المصلوۃ علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کذبوا مات جاحداً مجاہداً ذاکہ اجرہ مرتین و اشار ارجبہ قریم سلمہ بن الکرع  
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حبیب خیر کی لڑائی موٹی تو میرا ہی (عمر بن الکرع) خوب لڑا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کہ اس کی تلوار خود اوپر ملٹ گئی وہ گر گیا تو آپ کے اصحاب سے اس کا باب میں گفتار  
کی اور فکایت کی کہ وہ اپنی ہتھیر سے آپ گر گیا اس طرح کہ چٹکایت کی اور کہ باب میں سلمہ نے کہا یہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر سے لڑتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے مجھے رجز پڑھنے کی وجہ  
وہ موزون کلام ہے ایک بحر ہے شعر کی (اب نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہجری  
سعلوم ہے جو تم کہہ گئے بہر میں نے کہا ان شعرون کو جبکہ ترجمہ یہ ہو تم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ بہت نہ  
کرنا کہو تو ہم کہیں راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ غار پڑھتے۔ آپ فرمایا سچ کہنا تو نے بہر میں نے  
کہا اذما راہی رحمت ہمیر اور جادو سحر کا یادوں کو اگر تار اسامیہا ہو کہ فردن سے اور شرکون سے ہجوم  
کیا ہمیر حبیب میں اپنی خبر پڑہ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ کلام ہے بہر میں نے

عمن کیا میری بہالی کا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اور سب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ تو اہل  
 نماز پڑھتے سو ڈرتے میرا اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سوار آپ نے فرمایا وہ توجاہ اور مجاہد ہو کر مراد ابن سہب  
 نے کہا میں نے سلمہ کے ایک بیٹے پر چڑھا تو اوس نے بھی حدیث انچر باب ہو روایت کی صرف اوس نے یہ کہا  
 کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعض لوگ اور سپر غازی پڑھتے سو ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ جوڑے ہیں وہ توجاہ  
 مجاہد ہو کر مراد اور اوسکو دو ہر ثواب ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنی اونگلی سے **باب** عن رسول اللہ  
 وَهُوَ الَّذِي نَدْنِي غَزْوَةً اَحْوَابُ اَيْ جَنَاحَتِي قَا بِيَان **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِخْوَائِ يُقَاتِلُ مَعَنَا الْغُرَابَ وَلَقَدْ دَارَى الْغُرَابُ  
 بِنَا كُلِّ بَنِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ - وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ مَا أَهْتَدِيكُمْ - وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا تَصَلُّوْنَا - نَاكِزًا  
 سَكِينَةً عَلَيْكُمْ - اِنْ اُولَى هَذَا تَبَوَّعُوا عَلَيْنَا - قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ - اِنْ اُولَى هَذَا  
 عَلَيْنَا - اِذَا ارَادُوا لِقَاءَ اُمَّيْكُنَا - وَيَرَفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ثُمَّ يَجْمَعُ بَرَابِرَ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کروں ہمارے ساتھ مٹی ڈھرتے تھے جب خندق  
 کہو مٹی گئی مدینہ کے گرد اور مٹی نے آپ کی پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا آپ یہ فرماتے تھے ہم اللہ تعالیٰ  
 کی اگر توجہ دیت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ و تیجہ نہ غازی پڑھتے تو اوارا اپنی رحمت کہ ہمیں ان لوگوں  
 نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے) اور ایک ہر ایت میں ہے اس جماعت  
 نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہیں  
 اودن کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے **تُف** فرمائی نے کہا اس حدیث کو رجز کا استجاب  
 نکلتا ہے محنت کی وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بھی نکلتا ہے کہ امام کو یہاں ان کا سون میں شریک ہونا چاہیے  
 ضرورت کی وقت - انوس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوسٹی نکٹ ہونے میں غار نہ کرین اور سون مانو  
 کے بعضے کی وقت ٹٹ پونجیہ اسیر خیکو کوری برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کہلانے میں یا غریب  
 کو اپنے پاس ٹھانے میں غار کرین سلام علیک کر نیو وہ غنا ہون سنت کیما فخر مصافحہ کرنے سے وہ  
 ناراض ہون پھر کہ سیکے مسلمان میں علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں ملعون ہیں مسداؤ اس  
 ذلک حکمہ اِنْ اِنْفَاقًا قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ كَرَمًا لَمْ يَلَا اَنَّهُ  
 قَالَ - اِنْ اُولَى هَذَا تَبَوَّعُوا عَلَيْنَا - ثُمَّ يَجْمَعُ بَرَابِرَ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ







جنگ میں الیاء ہندوستان پر تھام کر پڑے آج کینڈوں کی تباہی کا دن ہو یا آج ہجرت ہونے کی  
 کس نے شریف کا دودھ پیسا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جہین ہجرت ہونے کی اور شخص کی خوش بختی  
 سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں دھڑلے سے میں بجز چڑھتا رہا ہوں کہ اوشیا  
 اور سوچھڑ الین بلکہ اور تین چار دین اور ان کی چہینین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بھی اگو  
 میں سے منحصر کیا یا رسول اللہ اور ٹیڑھوں کو میں نے پانی پیئے نہیں دیا ہے وہ پیاسے ہیں اب  
 اونپر لڑکر کو بھیج دو اپنے فرمایا اے اگوں کے بیٹے تو ابی جہین میں سے چکا اب جانے دو سلمہ سے کہا ہر  
 ہم لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ برائے ساتھ جھگڑایا یا ہر ایک کہ ہم دینہ میں  
 ہو چکر **حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَثَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَضَعَ رَأْسُهُ مِائَةً وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تَبْرِيهَا قَالَ فَقَعَدَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَلٍ رَكْبَةً لَا مَادَّ حَاوِيًا نَسْفَتْنَا فَكُنَّا نَسْفَتُنَا**  
**وَأَسْتَقْلِمَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَهْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ**  
**فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ رِبَاعَ خَثْإٍ إِذَا كَانَ فِي وَسْطِ فِرَاسٍ قَالَ بَايَعْتُهُ يَأْسَكُهُ**  
**قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَهْلِ النَّاسِ قَالَ وَابْنًا قَالَ وَرَأَيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُ لَا يَفْنِي لَيْسَ مَعِي سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**سِكِّينَ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ خَثْإَ إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ أَلَمْ يَأْبِئْنِي يَأْسَكُهُ**  
**قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَهْلِ النَّاسِ وَفِي وَسْطِ النَّاسِ قَالَ وَابْنًا قَالَ**  
**فَبَايَعْتُهُ الثَّلَاثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا مَلِكُ أَيُّ حُجَّةٍ لَكَ أَوْ دَرَنُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ**  
**يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَيْنِي وَحُجَّتِي عَامِرٌ عُرُ لَا فَأَعْطَيْتُهُ يَا هَا قَالَ فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ أَوَّلُ اللَّهُمَّ أَنْبِيَّ حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ**  
**مِنْ نَفْسِي ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ سَأَلُونَا الصَّلَاةَ حَتَّى مَشَى بَعْمُسَا فِي بَعْضٍ وَصَلَّيْنَا**  
**قَالَ وَكُنْتُ نَدْبِعُ الْيَلَدَةَ بِنَ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ قَدَسَاءَ وَأَحْسُهُ وَأَحْدُمُهُ وَأَكُلُ**  
**مِنْ طَعَامِهِ وَنَزَعْتُ أَهْلِي وَمَالِي مَخَاجِرًا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ بَلَى أَطْعَمْتُمَا نَجْوَى وَأَهْلَ مَكَّةَ وَأَخَذْتُمَا بَعْضًا مِنْ بَعْضِ أَتَيْتُمْ شَيْخًا**

فَكُنْتُ شَوْكًا كَأَشْجِطٍ كَحُتٍّ وَصَاحِبًا قَالُوا نَأْنِي أَرْبَابُكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَمَا جَاءَكَ  
 يَقْعُونَ فَرَسًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْقَصُوهُمْ فَخَوَّلُوا الشَّجَرَةَ أُنْجَسَ وَحَلُّوا أَرْبَابَهُمْ  
 وَأَضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى سَيِّدٌ مِنْ أَهْلِ الْوَادِي بِأَيِّ الْمُهَاجِرِينَ قَتَلَ ابْنُ رَبِّكَ قَالُوا  
 فَالْتَحَرَّطْتُ سَيِّدِي ثُمَّ سَدَّدْتُ حُلَّيَّ أُولَئِكَ الْأَرْبَابُ وَهُمْ زُفَرٌ نَاخِلَةٌ مِنْ سِلَاحِهِمْ فَجَعَلَتْ  
 هُنْفًا فِي يَدِي قَالُوا كُفُّوا وَابْذُرُوا الْوَدَّ وَجَهَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ أَحَدُكُمْ  
 شَيْئًا رَأْسَهُ إِلَّا خَضَعَ لِرَبِّكَ الَّذِي فِيهِ وَعِلْمُهُ قَالَ فَجَعَلْتُ يَدِي أَسْفَلَ مِنْ رَأْسِي وَأَسْفَلَ مِنْ رَأْسِي  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلًا عَلَى عَامَرٍ مِنْ قَوْمِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ بِرَحْمَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ قَالَ لَهُ مَكْنُزُ  
 يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَرْنٍ جَفْنَةٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُفْلَسُ  
 إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُمْ يَكُونُوا مُرِيدًا وَالْفُيُورُ رِيَاءَهُ فَعَمَّ  
 عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَتَبَ إِلَيْكُمْ عَنْكُمْ كُفْرًا  
 أَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ سَيِّطَانِ مَكَّةَ مِنْ بَيْدٍ أَنْ أَظْهَرَ كُفْرَ عَلَيْهِمْ الْأَبْنَاءُ قَالُوا فَخَرَجْنَا  
 دَارَ جَدِّهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَفَزَعْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لُبَيْنَانَ جَبَلٌ وَهُمْ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَعْفَفَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْ فِي هَذَا الْجَبَلِ اللَّيْلَةَ كَانَتْ طَلِيعَةُ اللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالُوا سَلِّمْ فَرَبِّتُ نِلَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْثَانًا شَعْرًا مِنْهَا الْمَدِينَةُ فَبَعَثَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَضِيَّةَ مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَا  
 مَعَهُ وَخَرَجَتْ مَعَهُ مِنْ كُلِّهَا أَلَّذِي وَمَعَ الظَّهْرَ بَيْنَا أَجْمَعًا إِذْ عَبْدُ اللَّهِ الْخَزَّازِيُّ  
 قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ أَجْمَعٌ وَقَتَلَ بِأَعْيُنِهِ قَالُوا  
 قَتَلْتُ بَارِبًا خَذَ مِنْهُ الْفَرَسُ نَابِلُهُ كُلُّهُ بِخَيْبِ اللَّهِ وَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرَحِهِ قَالُوا فَخَرَفْتُ عَلَى أَكْمَةٍ  
 فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَا ثُمَّ خَرَجْتُ فِي ثَوْبِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالْثَنَلِ  
 وَأَرْمِيهِمْ أَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْبَرِ وَالْيَوْمَ يَوْمُ الرِّمْحِ فَتَالِقُوا رَحْلًا مِنْهُمْ كَأَنَّكَ سَمِعْتُمْ فِي  
 رَحْلِهِ حَقٌّ خَلَصَ نَصْلُ الْمُحَرَّمِ إِلَيْكَ فَنَزَعَهُ قَالُوا ذَلِكَ خُذْ مَا وَانَا ابْنُ الْأَكْبَرِ وَالْيَوْمَ يَوْمُ  
 الرِّمْحِ قَالُوا فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْفُوهُمْ فَإِذَا رَجَعْتُ إِلَيْكَ أَرْمِيهِمْ فَجَعَلْتُ فِي

أَصْلُهُمْ رَبُّهُمْ فَقَرَّبَتْ بِهِ حَتَّى إِذَا أَتَا يَوْمَ الْجَبَلِ كُنْزُ خَلْقِهِ فِي تَفْصِيلٍ عُلُوقُ الْجَبَلِ  
فَجَعَلَتْ أَرْضَهُمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كُنْزُ الْإِنْسَانِ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ  
خَلَقَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَخْلَافُ دَرَجَاتٍ وَدَخَلُوا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ اتَّبَعَهُمْ  
الْأَنْبِيَاءُ حَتَّى أَتَوْا الْكَلْبَ مِنْ ثَلَاثِينَ بَرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُحَا لَيْسَتْ خُفُونٌ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا  
جَعَلَتْ عَلَيْهِ أَرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يُعْرِضُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُ فَحَقِّ اتَّوَا  
مَتَصَاتِفًا مِنْ ثَلَاثِينَ نَادَاهُمْ قُلْ أَنَا هُمْ فَلَا بَنَ بَدْرِ الْفَرَارِيِّ فُجِسُوا أَيْتَخُونُونَ يَكْفُرُونَ بِكُلِّ شَيْءٍ  
وَجَعَلَتْ عَلَى رَأْسِ قَدْرِ قَالَ الْفَرَارِيُّ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى تَأَلَّوْا كَيْفِيْنَا مِنْ هَذَا الْبَرِّ وَاللَّهُ مَا  
فَارَقْنَا مِنْكُمْ عَلَى شَرِّ مَنَاحِيْنِ أَنْ تَزَعَ كُفْرُهُ فِي أَيْدِيْنَا قَالَ فَلْيَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَتَقْرَأُوا  
الرَّبِيعَةَ قَالَ فَصَعِدَ إِلَى مَنْبُحِهِمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ لَكُمَا اسْكُونِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ  
تَعْرِفُونَنِي قَالُوا كَلَّا وَمَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا سَكَةُ بَنِي الْأَكْوَاجِ وَالَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَسْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي قَدِيرٌ كُنِّي قَالَ أَحَدُهُمْ  
أَنَا أَهْلُ قَالَ فَدَجِسُوا لَهَا بِحُتْ مَا زِلْتُ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاسِرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَنَلَّوْنَ الشَّجَرَ قَالَ نَادَاهُمْ أَحَدُهُمْ الْأَسَدِيُّ وَعَلَى شِرْهِ أَبُوقَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى  
أَثَرِهِ الْهَيْدَادِيُّ الْأَسَدِيُّ الْأَسَدِيُّ قَالَ نَأْخَذُكَ بِيَمَانِ الْأَخْدَمِ قَالَ قُولُوا مُدِيرِينَ قُلْتُ  
يَا أَخْدَمُ اخْدَرْهُمْ لَا يَنْطَعُونَكَ حَتَّى يَلْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ  
يَا سَكَةُ إِنَّ كُنْتُ تُؤْمِرُ بِإِلَهِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَقُولُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَكَلَّا  
تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَحَالَتْ لَهُ فَالْتَفَى هُوَ وَعَبْدُ النَّحْسِ قَالَ نَعَفَ بَعْدَ النَّحْسِ فَوَسَّه  
وَطَعَتْهُ عَيْنُ النَّحْسِ فَقَسَلَهُ وَتَحَلَّى عَلَى فَدْسِهِ وَرَجَعَ أَبُوقَتَادَةَ نَوَاسِرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النَّحْسِ فَطَعَتْهُ نَفْسُهُ قَوْلَ الَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ لَيْتَ خُصْمُ عَلِيٍّ عَلِيٍّ رَجُلًا حَتَّى مَا رَأَى رَأَى مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْأَخْبَارِ هُمْ شَيْءٌ حَتَّى يَبْدُلُوا قَبْلَ غَرْبِ الشَّمْسِ إِلَى شَيْعٍ فِيهِ مَا يُقَالُ لَهُ دُرْدُرٌ لَيْسَ رُبَا  
مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَى الْعَدُوِّ أَرَادَهُمْ فَخَلَا هُمْ عَنْهُ يَنْفِي أَجَلِيَّةً هُمْ عَنْهُ  
فَمَا ذَا قَوْمَانِهِ فَقَطَّرَهُ قَالَ وَيَكْرَهُونَ نَفْسَهُ وَفِي ثَنِيَّةٍ قَالَ نَاعَلُوا أَنَا لَحْرٌ رَجُلًا مِنْهُمْ

فَأَخَذَهُ سَهْمَيْنِ فِي نَعْمٍ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا بِنْتُ الْأَكْثَرِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الرُّضْعِ قَالَ لَأَنْتِ لَكِنَّهُ  
أُمُّهُ أَكْثَرُ مِنْكِ قَالَتْ قُلْتُ لَكُمْ بَاعِدُوا وَنَفْسِي أَدْعُوكَ بَكْرَةً قَالَ وَارْزُقُوا نَوَاسِينَ عَلَى نَفْسِي  
قَالَ نَجِثْتُ بِهِمَا أَسْوَفَهُمَا إِلَيَّ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَيْفَ عَامِرٌ يَسْطِيقُ فِيهَا  
مَذْقَةً مِنْ لَبَنٍ فِي سَطِيقٍ فِيهَا مَا أَفْتَوْهُمَا نَتِ وَتَمَرِيَّتِ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَسْلَمْتُ لَهُ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَيْتُهُ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ  
بِئَالِ الْأَيْلِ كُلِّ شَيْءٍ اسْتَفْذَنَهُ مِنَ الْمُتَمَرِّكِينَ وَكُلِّ رَجُلٍ وَبَرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ كَتَمْتُكَ رَأْفَةً مِنْ  
الْأَيْلِ الْيَوْمَ اسْتَفْذَنْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَيْدِهَا  
وَسَامِعًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّينِي فَأَنْتِ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ تَأْتِيهِمُ الْقَوْمُ فَلَا يَبْقَى  
مِنْهُمْ مُنْجِبٌ إِلَّا كَتَمْتُكَ قَالَ فَطَوَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَكُونَ جِلْدُهُ فِي  
ضَرْبِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةَ أَنْتِ كُنْتَ تَأْكُلِينَ لَبَنًا قُلْتُ بَعْدَ وَاللَّيْلِ أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَأَنْ  
لَيْفَ دُونَكَ فِي أَنْ مِثْلِكَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ تَحَرَّ لَكُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفْنَا  
جِلْدَ صَارَ دَاوُعَبَارًا أَنْفَعَالُوا أَنَا كُمْ الْقَوْمُ فَخَرَّجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرٌ فَمَا نَا الْيَوْمَ أَبَا قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجُلٍ لَنَا سَلَمَةُ قَالَتْ ثُمَّ أَعْطَانِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمًا الْفَارِسِ وَسَهْمًا الدَّجَلِ فَمَجَّعُمَا لِحْيَتَا  
ثُمَّ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ عَلَى الْعَصَا دَا جَعِينِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ  
فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسَبِّحُ شَدَّ أَتَالَ فَيَجْعَلُ يَقُولُ الْأُمَسَادِيُّ إِلَى  
الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مَسَابِرٍ فَيَجْعَلُ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا حَيْضَتْ كَلَامَهُ قُلْتُ إِنَّمَا تَقْرَأُونَ كَرِيمًا  
وَلَا تَهَابُ شَرِيْقًا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
يَا أَبَا نُجَيْدٍ ذُرْنِي لَا سَابِرَ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَيْكَ وَتَنْتَبِهُ رَجُلِي  
فَتُظْهِرُكَ فَعَدَدْتُ قَالَ فَوَيْلٌ لِي عَلَيْهِ شَرِّكَ أَوْ شَرِّكَ لِي أَسْتَبْقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَدْتُ فِي  
أَتَرِهِ نَوَيْلٌ عَلَيْهِ وَشَرِّكَ أَوْ شَرِّكَ لِي شَرِّكَ لِي وَفَعَلْتُ حَتَّى الْحَقَّةَ فَا مَكَّةَ بَيْنَ كَيْفٍ قَالَ  
قُلْتُ قَدْ سَبَقْتُ وَأَنْتِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثْتُ إِلَّا ثَلَاثَ  
لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَجْعَلُ عَمِي عَامِرٌ يَرْجُو

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ مَا أَهْتَدَيْنَا بِهِ وَلَا أَتَقَدَّرْنَا وَلَا صَلَّيْنَا بِهِ وَخُفِّعْنَا عَنْ فَضْلِكَ مَا  
اسْتَفْلِكُنَا بِهِ فَتَبَيَّنَ الْإِفْدَامُ إِنَّ لَا يَكُنَّا بِهِ وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا ۖ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ يَخْشَاهُ إِلَّا اسْتَغْفَرَكَ قَالَ كُنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَيَا اللَّهَ  
تَعَالَى عَنَّا وَهُوَ عَلَى جَلٍّ لَهُ يَا بَنِي اللَّهِ لَوْ لَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَالُوا مَا خَيْرُ  
قَالَ خَرَجَ مِنْكُمْ مَرَحٌ يُحْطَرُ بِسَمِيحَةٍ يَقُولُ قَدْ عَلِمْتُ خَيْرَ بَرٍّ أَوْ مَرْحَبٍ ۖ شَأْنُ السَّلَاحِ  
بَطْلٌ مُجَرَّبٌ ۖ إِذَا الْحُرُوبُ أَتَيْتُكَ فَكُتِبَ ۖ قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عُمَرُ عَامِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
فَقَالَ ۖ قَدْ عَلِمْتُ خَيْرَ بَرٍّ أَوْ عَامِرٍ ۖ شَأْنُ السَّلَاحِ بَطْلٌ مُغَامِرٌ ۖ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا خَيْرَ بَرٍّ  
فَوَقَعَ سَيْفٌ مَرْحَبٌ فِي تَرَسٍ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ لِيَقُولَ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى لَبْسِهِ فَقَطَعَ الْحُلَّةَ  
وَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلِمَ فَخَرَجْتُ إِذَا أَنْفَرْتُ مِنْ أَحْمَا السَّيْفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
بَطْلٌ عَمِلَ عَامِرٌ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ نَأَيْتُ السَّيْفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَتَيْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ بَطْلٌ عَمِلَ عَامِرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ  
أَهْلِكَ قَالَ كَذَابٌ مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلَّ لَهُ أَجْرُهُ مُرْتَكِبٌ شَرًّا أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
عَنْهُ وَهُوَ أَرْمَلٌ فَقَالَ الْأَعْطَيْنِ الْآيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَاتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَيَّعْتُهُ بِهَا أَفْوَدَهُ وَ  
هُوَ أَرْمَلٌ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرْتُهُ فِي عِلَّتِيهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَا  
الْآيَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ ۖ قَدْ عَلِمْتُ خَيْرَ بَرٍّ أَوْ مَرْحَبٍ ۖ شَأْنُ السَّلَاحِ بَطْلٌ  
مُجَرَّبٌ ۖ إِذَا الْحُرُوبُ أَتَيْتُكَ فَكُتِبَ ۖ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۖ أَنَا الْأَرْفَى  
سَمِعْتُنِي أَوْ تَحْتَكِدُ ۖ ۖ كَلَيْتَ عَابَاتٍ كَرِيهٍ الْمُنْظَرُ ۖ ۖ أَوْ لَيْتَهُمُ بِالضَّلَاحِ كَيْلُ  
السُّنْدُودِ ۖ ۖ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَفَعَلَهُ شَرًّا كَانَ الْفَتْحُ عَلَى بَدْنِهِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَ الرَّجُلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَادِيثَ حَبِيبٍ حَبِيبِيْنَ بِهَوْنٍ سَوَامٍ جَوْدَةٍ سَوَادِيثِ  
تَهِي (يَهِي) شَهْرٌ رَوَايَتُهَا رَأْسُ الْإِيكِ رَوَايَتُهَا تِيرَةُ سَوَادِيثِ رَوَايَتُهَا بَيْنُ بَدْنِهِ سَوَادِيثِ بَيْنِ الْأَرْفَى  
وَدُونِ بِيحَايَسَ بَرِيَانِ تَهِيَنَ جَبَلُ كُنُوسَ كَابَانِي سِيرَتُهُ سَكَتُهَا رَيْسُهُ أَيْ كَالْمِ بَانِي تَهَا كُنُوسِ مِينَ أَبِيرِ سَوَادِيثِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنویر کے میٹھہ پر بیٹھ تو اپنے دعا کی بات ہو گا کہ تو سے میں نے اُسی وقت اوہل آیا ہر کم  
 جازرون کو پانی بلایا اور خود ہی پایا بعد اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بلایا بیت  
 کے لیے درخت کی چوہن اسی درخت کو منجھو و رضوان کہ تو میں اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے  
 اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْمِنُوْنَ کَحِثِّ الشَّجَرَةِ اِنَّمَا یُؤْتَوْنَ اِلَیْهِمْ اَمَّا خِیْرُکُمْ (سورۃ النور) پہلے لوگوں میں اب سو بیت  
 کی ہر آپ بیت لیونو یقوتو بیہانک کہ اوہ آدمی بیت کر چکے اُس وقت آپ تو فرمایا اے سندھ بیت کر میں نے  
 عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ کو اول ہی بیت کر چکا آپ نے فرمایا ہر سہی اور آپ بھی نہتا (بے ہتیا)  
 دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چوٹی سی ڈھال دی ہر آپ بیت لیونو نگے بیہانک کہ لوگ ختم ہونے کے  
 اُس وقت آپ فرمایا اے سلمہ مجھ سے بیت نہیں کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ سے بیت کر چکا  
 اول لوگوں میں ہر بیچ کے لوگوں میں آپ نے فرمایا ہر سہی غرض میں نے تیسری بار آپ سے بیت کی ہر  
 آپ فرمایا اے سلمہ تیری وہ بڑی ڈھال یا چوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی میں نے  
 عرض کیا یا رسول اللہ میرا چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا میں نے وہ سپر او سکودیری پسند کیا ہر سہی اور  
 آپ فرمایا تیری مثال اُس لکے شخص کے سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ مجھ پر ایسا دوست دے جس کو میں  
 اپنی جان سے زیادہ چاہوں ہر شرکون نے صلح کے پیام پہنچو بیہانک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسرے  
 طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا اون کے کہوڑے  
 کو پانی پلاتا اون کی بیچہ کھیلتا اون کی خدمت کرتا اونہی کے ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار و  
 دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی  
 اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سو کانٹے جھاڑے  
 اور چڑ کے پاس لیٹا اتنے میں جا رہا آدمی ہر شرکون میں تو آئے مکہ والوں میں سے اور گھر جناب رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے منجھو غصہ آیا میں دوسرے درخت کر تلے چلا گیا اونہوں نے اپنے  
 ہتھیا رکھائے اور لیٹ رہے وہ اسی حال میں تھے کہ لیکا بک اوی کے نشیب کر کسینو آواز دی دوڑو  
 اے ہا جریں ابن زئیم (صحابی) مارے گھر یہ سنتو ہی میں نے اپنی تلوار رسو منتی اور ان جازرون  
 او میںو ہر حملہ کیا وہ سو رہتے تھے اون کے ہتھیا رہیں نے لے لیے اور گھٹا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے ہر  
 میں نے کہا تم اس کے جس نے عزت چھوڑتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم میں سے جس نے ہر

میں ایک مردوں کا اُس عضو چسپین اوس کی دونوں آنکھیں میں پھر میں انکو پہنچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا چچا عامر عیلات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مرکز کہتے تھے وہ اسکو پہنچتا ہوا لایا ایک گھوڑے پر چسپیر چول بڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں پر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا بہ فرمایا چوڑو وان کو مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی سے روک دو بھر دوبارہ بھی اسی کی طرف سے روک دو ایسے ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہوگی یہنا سب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دوبار تب ہکو بد لالینا برا نہیں) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں کو معاف کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری  
وَمَا كُنْزِي كَفًّا لِّمَا يَمْشِي عَنَّا خَيْرٌ لَّكَ اَعِيْنِي اَوْضَاعِي اَوْ كُنْ كَمَا تَهْتَدُوْنَ اَوْ تَهْتَدُوْنَ اَوْ تَهْتَدُوْنَ  
کو روکا اون سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دی چکا تھا انکو ادھر سے ہم لوٹے مدینہ کو راہ میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے اور بنی نضیان کے مشرکوں کے بیچ میں اکٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور شخص کے لیے جو اس ہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پھر دیوے آپ کا اور آپ کے اصحاب کا سلسلے نے کہا میں رات کو اس ہاڑ پر دو تین بار چڑھا اور پھر دیتا رہا (پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اذنیان رباح غلام کو اپنے دین اور میں بھی اوس کے ساتھ تہا طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے جہاں گاہ میں پہنچانے کے لیے اون اذنیوں کے ساتھ جب صبح ہوئی تو عبد الرحمن خزازی (مشرک) نے آپ کی اذنیوں کو لوٹ لیا اور ب کو ٹاک لگیا اور چر دے کو مار ڈالا میں نے کہا اے رباح تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ پاس سے بچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ کافروں نے آپ کی اذنیان لوٹ لیں پھر میں ایک ٹیل پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یا صبا جاہ بعد اوس کے میں اُن ڈیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیرا رتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابْنُ الْاَوْجِ وَالْاَوْجُ كَيْفَ اَرْتَضِعُ بَيْنِيْنَ اَوْجٍ كَا بَيْتَا هُوْنِ اَوْرَاجُ كَيْنُوْنِ كِي تَبَاهِيْ كَا دِنِ سَہِ پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیرا دوسکی کا ٹی من رتا جاو اوس کے کاندھے سے ماس پہنچتا جا رکا ٹی کو جبر کر اور کہتا یہ لے اور میں اوج کا بیٹا ہوں اور آج کینوں کی تباہی کا دن ہے پھر قسم خدا اٹھالے گی میں برابر انکو تیرا رتا اور زحمتی کرتا رہا جب ابن میں کا کوئی سوار میری طرف لوٹا تو میں درخت کے تلے آکر اوس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور اکیس تیرا رتا وہ سوار زحمتی ہو جاتا بہا نک کہ وہ پہاڑ کے تنگ

گھوڑوں کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے برجی سے اخزم کو شہید کیا اور اخزم کے گھوڑوں پر چڑھ بیٹھا اتنے میں  
حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبدالرحمن کو برج پر  
قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو سین انکا پیچھا کیے گیا میں  
اپنے پاؤں کو آیا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنی پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ اون کا غبار یہاں تک  
کہ وہ لوٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھنٹی میں پہنچے جہاں باپنی تھا اور اسکا نام ذی قرد تھا وہ اترے  
پانی پینے کو پیا سے تھر تھر جھجھکے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا  
وہ ایک نظر بھی نہ پئی سکے اب وہ دوڑتے چل کر کسی گھنٹی کی طرف میں ہی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر  
ایک تیر لگا دیا اوس کے شانے کی ٹہری بہن اور میں نے کہا لے لے لے اوس اور میں بیٹھا ہوں اکوچ کا اور یہ دن  
کینوں کی تباہی کا ہے وہ بولا خدا کرے اکوچ کا بیٹا مرے اور اسکی ماں او سپر رو کیا وہی اکوچ سے  
جو صبح کو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ان اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوچ ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا  
سلمہ بن اکوچ نے کہا ان لوٹیروں کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دو تے دوڑتے) اور انہوں نے ان کو  
چھوڑ دیا ایک گھنٹی میں میں ان گھوڑوں کو کہنچتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا پانچ  
چھکڑے عامرے ایک چھکڑے دوہ کی باپنی ملا ہوا اور ایک چھکڑے باپنی کے بیرونی میں نے دھو کیا اور وہ چھکڑے  
(اللہ اکبر سلمہ بن اکوچ کی بہت صبح سویرے سوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک  
گئے لوگ مر گئے اسباب مر گیا پر سلمہ نہ تھکے اور وہ بہر میں نہ کچھ کہا یا نہ پیا یا سلمہ جل جلالہ کی امداد تھی)  
پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اس باپنی پر تھے جہاں میں نے لوٹیروں کو بگایا تھا  
میں نے دیکھا تو آپ نے سائینٹ لے لیے میں اور سب چیزیں جو میں نے منتر کر ان سے چھینی تھیں سب  
برجی اور چادریں اور بلال رضی اللہ عنہ نے ان اور اونٹوں میں سے جو میں کھینی تھی ایک دانت نخر کیا  
ہے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اسکی کلجی اور کوٹان بہن بہر میں میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجو لشکر میں سے سادھی جن لینے کی بہر میں ان لوٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں  
اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں کہتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر سینے سب کو مار دالت ہوں) اینکر  
آپ نے یہاں تک کہ دوڑ بہر میں آپ کی کہل گئیں انکا کی روشنی میں آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے میں نے  
کہا ان تم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب عطفان کی سرحد میں پہنچ گئے وہ ان



ادن کی مہمانی ہو رہی ہے، انہیں ایک شخص یا غطفان بن سے وہ بولا فلان شخص نے ادن کے لیے ایک  
 اونٹ کا ہاتھ باندھ اس کی کہاں نکال رہی تھی اتنے میں ادن کو کہہ دیا معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگے تو  
 تو مان ہو یہی بہاگ کھڑے ہو جب چڑھوئی تو آپ فرمایا آج کے دن ہمارا دن بن بہتر سوار ابڑا  
 امین اور بیا وون بن سے بڑا کہر سلمہ بن الاکرم بن سلمہ نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جو  
 دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا اور دونوں بھی کو دیدیے بعد اس کے اپنے مجھے اپنے ساتھ پہلا  
 عضیا پر بدینہ کر لائے وقت ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں ہٹتا تھا  
 لگا کوئی ہے جو بدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے  
 کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ نہیں دوڑتا وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 بزرگی کرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا نام آپ پر خدا ہوں مجھ کو چوڑا دیکھئے میں اس مرد کو  
 آگے بڑھو لگا دو میں آپ کو فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیرا کھڑا اور میں  
 اپنا پاؤں پیڑھا کیا اور کوڑھا پھر میں دوڑا اور جب ایک یادو چڑھا تو باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو  
 روکا پھر اس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک دوڑھا تو باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر دوڑا تو اس سے ٹک  
 پہنچا کہ ایک گھوڑا دیا میں نے اس کے دونوں منڈھوں کے پیچھے میں نے کہا تم خدا کی ایسا میں آگے  
 بڑھا پھر اس سے آگے ہو نہ چاہیہ کہ (تو معلوم ہوا کہ ساقبت درست ہو بلا عوض اور عوض میں خدات  
 ہے اب ہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات تھکے بعد اس کے خیر کی طرقت نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ تو میری بچا عامر نے زجر بڑھنا شروع کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے  
 اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں کہو تو حجار کہہ مارے پاؤں کو اگر ہم  
 کافروں کو ملین اور اپنی رحمت اور تیری ادنا ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کرنا  
 ہے لوگوں نے کہا عامر آپ کو فرمایا خدا تعالیٰ نے تجھے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
 کسی کے لیے خاص طور پر ہتھیار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ  
 اپنی اونٹ پر چڑھ کر آیا نبی اللہ اپنے ہاتھ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا اب ہر قسم خیر میں  
 آگے تو اس کا بادشاہ حرب نکلا اور ہاتھ نکلا اور یہ زجر پڑھتا تھا **لَا تَدْعُوهُنَّ نِسَاءً اِنَّهُنَّ رَجَبٌ**  
**سَبَّكَ الشَّيْطَانُ بِطَلْحٍ مَجْرَبٌ** اور الحمد للہ **اَقْبَلَتْ تَلَكَّتْ** یعنی خیر کو معلوم ہے کہ میں حرب



ادن کی مہمانی ہو رہی ہے، انہیں ایک شخص آغا غطفان بن سے وہ بولا فلان شخص نے ادن کے لیے ایک  
 اوٹ کا ہاتھ لایا اور اس کی کہاں نکال رہی تھی اتنے میں ادن کو کہہ دیا معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگے تو  
 تو دن کو وہی بہاگ کھڑے ہو کر حجب سے ہوتی تو آپ فرمایا آج کے دن ہمارے سوار دن میں بہتر سوار اور فوج  
 میں اور بیا دن میں سب سے بڑے سلمہ بن الاکوع میں سلمہ بنے کہا بے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جو  
 دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا اور دونوں میں بھی کو دیدیے بعد اس کے آپ مجھے اپنے ساتھ پہلا  
 عضبہ پر دینیہ کو لے گئے وقت ہم چلے رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہ  
 لگا کوئی ہے جو دینیہ کو مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا حجب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے  
 کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ کو نہیں ڈرتا وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 بزرگی کرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری مانتا ہے آپ پر خدا ہوں مجھ کو جوڑ دیکھیے میں اس پر دوڑ  
 آگے بڑھوں لگا دوڑ میں آپ فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیرا کھڑا اور میں  
 اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کوڑھڑا ہر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھناؤ باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو  
 روکا ہر اس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک دو چڑھناؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا ہر دوڑا تو اس سے علیہ  
 یہاں تک کہ ایک گھوڑا دیا میں نے اس کے دونوں منڈھوں کے پیچھے میں نے کہا تم خدا کی اب میں آگے  
 بڑھا ہر اس سے آگے ہو چکا دینیہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہو بلا عرض اور بعض میں خلافت  
 ہے) ہر تم خدا کی ہم صرف تین رات پہلے بعد اس کے خیر کعبیہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ تو میری چچا عمار نے رجز بڑھنا شروع کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے  
 اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں ہو تو حمار کہہ مارے باؤں کو اگر ہم  
 کا فروں کو ملین اور اپنی جھٹ اور تلی اور تار ہمارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون  
 ہے لوگوں نے کہا عمار آپ فرمایا خدا تعالیٰ نے تجھ کو سلمہ بنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
 کسی کے لیے خاص طور پر ہتھیار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور  
 اپنی اوٹ پر تیرا بی بی امہ اپنے ہکو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عمار سے سلمہ بنے کہا ہر جب ہم خیر میں  
 آگے تو اس کا بادشاہ حرب تلوار لہلا ہوا نکلا اور یہ رجز بڑھتا رہا **لَا تَدْعُ لَكَ خَيْبًا اَنْتَ حَرْبٌ**  
**لَكَ الشَّلَاةُ بِحُلٍّ مَجْدُوكَ** \* **اِذَا لَحِقَ دُوْبُكَ اَقْبَدَكَ تِلْكَ اَنْتَ** سے خیر کو معلوم ہے کہ میں حرب

ہون پر استیاء بند ہوا و نامزدہ کا جب لڑایا تو بن قیس نے اڑائی ہوئی ہر گزری چھا کر نکلے اُس  
 کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ جڑ پڑھا **فَدَعَلَتْ حَبِيبَةُ الرَّعَاءِ الرَّعَاءَ بَكْلًا مُنْكَاهًا** \* یعنی  
 خیر جانتا ہے کہ بن عامر ہوں۔ پورا استیاء بند لڑائی میں گھسنے والا + ہر دونوں کا ایک ایک ہوا تو  
 حرب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے پیچھے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار اُنہی  
 کو اٹکی اور شہرہ گٹ گئی اسی کو مر گئے سلمہ نے کہا پھر بن نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہی ہیں عامر کا عمل لغو ہو گیا اور بن نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا یہ سکر میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا و تا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہو گیا  
 آپ نے فرمایا کون کہتا ہو میں نے کہا آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں آپ نے فرمایا جہٹ کہا جس نے کہا  
 بلکہ اوسکو دوسرا ثواب ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس  
 بھیجا اُکی انکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو نشان دہا گا جو دست رکھتا ہے اُس  
 اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام کی روایت میں اسناد  
 ہے کہ اللہ تعالیٰ فتور دیکھا اوس کے ہاتھوں پر اور وہ ہاگن والا نہیں) سلمہ نے کہا پھر بن حضرت علی باپ  
 گیا اور انکو لایا کھینچتا ہوا اون کی انکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس لے آیا آپ اُکی انکھوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ شہادت اجبر ہو گئی پھر آپ نے اون کو نشان  
 دیا اور حرب نکلا اور کہنے لگا **فَدَعَلَتْ حَبِيبَةُ الرَّعَاءِ الرَّعَاءَ بَكْلًا مُنْكَاهًا** \* **نَشَأَ السَّلَاحُ بَكْلًا مُنْكَاهًا** \* **اِذَا**  
**اَلْحَرَوْتُ اَبْكَيْتُ تَكْفُؤًا** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسکو جواب میں یہ کہا **اَنَا الَّذِي سَمِعْتُ**  
**اَبِي حَنِيفَةَ + كَلِمَتِ عَاكِتٍ كَرِيهٍ اَللَّظْفَرَةَ** \* **اَوْ يَفْضَحُ بِالصَّاحِ كَيْلَ السَّذْرَةِ** \* یعنی  
 میں وہ ہوں کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکھا **ف** حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت  
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکھا تھا اسد کہتے ہیں شیر  
 کو اور حرب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اور  
 کے دل میں در پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے حربہ پیدا ہوئے تو اون کا  
 نام اسد رکھا جو اُن کے نام کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور اب طالب سفر میں تھے جب  
 لوٹ کر آئے تو انہوں نے علی نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر

حادثہ ہے اور حادثہ کے معنی سخت اور پر زور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرات اور قوت اور  
 بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے؟ **ف** شل اس شیر کے جو جنگاؤں میں ہوتا ہے دینے شیر  
 نہایت ڈراؤنی صورت رکھتا ہے اور اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہوتا ہے لوگوں کو ایک صاع کے بدلے مسند  
 دیتا ہوں اسند رہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں اون کا  
 کام ہی تمام کر دیتا ہوں اب حضرت علی نے حرب کہ سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ ہمدقت جہنم کو روانہ ہوا  
 بعد اس کے اسد تعالیٰ نے فخریٰ اون کے ہاتھوں پر **ف** سیرۃ ابن ہشام میں بارشاد ابو رافع سے جو  
 سولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکوا اہانتان دیکر فلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ  
 والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور ان کی سب گادی انہوں  
 نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس تھا اٹھا دیا اور اس کو سیر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہو کر  
 نکلے اور ان کے ہاتھ میں رہ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پینک دیا ابو رافع نے  
 کہا میں اور سات آدمی ہا در تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو اڑانے کی تو نہ اولٹ سکی سچاں اس  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور بہت خدا داد تھی بڑے بڑے بہادر دن کو جنگا عروب  
 میں شہرہ تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے تو وہی نے  
 کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حرب کو قتل کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ حرب  
 محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب در رقی مختصر السیر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا  
 کہ حرب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ابن عبد البر  
 نے کہا ہمارے نزدیک صحیح ہے پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے مسلمہ اور بربیدہ سے ایسا  
 ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول حیر انرا احدث اور اہل سیر میں یہ ہے کہ حرب کے قاتل حضرت علی تھے رہی  
 ہو اللہ تعالیٰ اون سے انتہی سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھے سے عبد  
 بن ہبل نے انہوں نے ساجار بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون لکھتا ہے  
 حرب کو لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا میں جاذب کا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اس کی مجھے جو  
 آ رہا ہے آپ فرمایا اچھا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہے تو ایک

درخت بیچ میں آگیا اور ہر ایک اس درخت کی اڑلینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تدار سے  
 اور درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں پہل گئے آٹے سانسے اور اُس درخت کی صرف جڑ  
 بکری رہ گئی پھر جب نے حملہ کر چکا کیا اور ہونے سپر پر روکا لیکن تدار سپر گیس گئی اور اوس میں آگ لگا  
 پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مر حب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مر حب کے بعد اس کا بیانی یا سر نکلا اور  
 اُس نے پکارا کون اتا ہے جہ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوی نہاد بیانی  
 اور کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبد المطلب سیر کی ماں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول  
 اللہ وہ سپر پر بیٹے کو مار ڈالے گا آپ نے فرمایا نہیں تر ایتنا خدا ہے تدار کو مار ڈالے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر  
 نے اُس مرد کو داخل جہنم کیا نوومی نے کہا احادیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے  
 منقول ہیں ایک تو مدیہ کا پانی پڑھ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکھوں سے دھواں اُچھیں ہو جانا تیسرے خبر دینا  
 حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں تصریح موجود ہے چوتھی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان  
 میں ہیں انتہی حد تک عجز و غرور کا یہ حدیث یہ کہ **عَنْ عَدِيٍّ بْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
 تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُ كَذَا بَابُ قَوْلِ اللَّهِ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ  
 وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ** **عَنْ** **الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**أَنَّ بَنِي نَضْلَةَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلٍ**  
**الَّتِي عَلَيْهِمْ مُتَسَلِّطِينَ يُدْخِلُونَ غُرَّةَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِيهِ فَآخَذَهُمْ**  
**رَسُولُنَا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ**  
**عَنْهُمْ وَيُظِلُّهُمْ مَكَّةَ مِنْ بَيْتِهَا أَنْ أَظْهَرَ كُمْ عَلَيْهِمْ** **عَنْ** **رَحْمَةِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
 سے روایت ہر انہی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پاور سے تعظیم کے پہاڑ سے وہ سچا  
 تھے آپ کو فہم کا دین اور غفلت میں حملہ کریں پھر آپ اُن کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپ چوبیس  
 اون کو قتب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اوتار اُوہو الذی کف ایدیہم عنکم یعنی خدا وہ ہے جس نے روکا  
 اون کے ہاتھوں کو تم سے (اور اُن کا قریب کچھ نہ چلا) اور تمہاری ہاتھوں کو اون سے رکنے اُن کو  
 قتل نہ کیا ایک کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جائے کہ غدا اُن پر **بَابُ خُرُوجِ الشَّيْءِ مِنْ الْجَبَلِ**  
 عود تون کا ردون کے ساتھ لڑائی میں غریب ہونا **عَنْ** **الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**

یوم حنین میں خیر افغان معہ انھوں نے حکمت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر تم میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو فتح دے دوں گا۔ لیکن اگر تم میرے خلاف ہو گے تو میں تم کو ہار دے دوں گا۔ اور اب یہ دن ہے جس کی تم نے توقع کی تھی۔

خبریں فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما هذا الخبیث قال کانت اشد من ان دانے  
منی احکم من الشریک بن یقرت بیه بیکتہ فی کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی  
قال بارسل اللہ ائمتل من یجک نامر الطلفاء والجمہ واریک فقال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم یا ائم سلیکم ان اللہ عزوجل قد کفی داعن ترجمہ انس سرورایتہ ام سلمہ  
(اور ان کی مان) نے حنین کے دن ایک خبر لیا وہ اون کے پاس تھا براہِ ابطہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول  
اللہ یا ام سلمہ آپ اور اون کے پاس ایک خبیر ہے آپ نے پوچھا خبر کیا ہے ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ  
اگر کوئی شکر ہے اس کا بیٹا اس خبیر سے اسکا پیٹ بھاڑ ڈالوں گی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بنے پر ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ مہربانی سوا جو لوگ چوتھے ہیں (فتح مکہ کے روز اون کو مار ڈالیے  
اونہوں نے شکست باہمی آجپ اسوجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) آپ نے فرمایا  
اے ام سلمہ کافروں کے شر کو خدا تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا راہِ تیری خبیر  
باندہنے کی ضرورت نہیں **عن** النزین مالک فی قصۃ ائم سلیکم عن الشیخ صلی اللہ  
علیہ وسلم فی حدیث ثابت ثابیت ترجمہ وہی جواب پر گذرا **عن** ابن قتیب اللہ مالک ع  
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتی بانام سلیکم و نساء من الانصار معہ  
اذا عدوا فیسقین الباء ویذابون الحجة ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتا وہ اپنی بلاتین اور  
حمیون کی دو اکرتین **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست  
ہے اور ان سے کام لینا اپنی پلانے یا دور کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ روا وہ اپنے محرمون کی کرن  
یا غائبان کی اور غیر دن کی بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بیان نہ گئے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے  
اسے **عن** النزی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان یوم احد اخذتم کاس من  
النار من الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحۃ بین یدی الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ  
علیہ وسلم بخفا قال کان ابو طلحۃ رجلاً عامیاً شدید النزوع کسیر مدعیاً وفی  
رسلاً قال کان الرجل یؤم مع الحبۃ من السبل فیقول انتھما لانی حکمتہ قال

وَتَرَفَّعَ اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظِلِّ الْقَلْبِ فَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ يَا بَنِي اللَّهِ مَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا  
 تَعْرِفُ لَا يَصْبِيحُكَ مَضْمُونٌ مِنْ سَعَادِ الْقَوْمِ تَحْتَرِي دُونَ عَمَلِكَ فَكُلَّكَ رَأَيْتَ عَالِيَةً  
 بَرَأَتْ أَيْ كَرَّحَتْهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَأَمْ سَلِمَ دَانَهُمَا لَمْ تَسْزِ تَكُنْ أَرَى حَدَمَ سَوْفِيَةً مُفْلَاةً  
 الْقَرَبَ عَلَى مَنُوفِهِمَا شَرَّ نَفَرٍ عَارِزٍ أَدَاهُ حَرُّهُ تَرْجِعَانِ قَمَلِيَةً أَيْضًا بَشَرٌ قَبِيلَانِ نَفَرٌ عَارِزٌ  
 فِي أَفْزَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَفَّعَ الشَّكْفَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ابْنُ طَلْحَةَ رَمَا مَوَاتِكِينَ وَتَمَاتَا لَكَ الْقَوْمُ الشَّكْرُ  
 ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا جب حد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پکڑ کر رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابوطحہ آپ کے سامنے تھوڑے سے کھڑا اور آپ پر سیکے ہوئے تھے  
 اور ابوطحہ بڑے تیر انداز تھے اور ان کے اُس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص خیر دن کا رکن  
 بیکر نکلتا آپ اُس سے فرماتے ہیں یہ رکھ دو ابوطحہ کے لیے اور آپ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابوطحہ  
 کہتے اے نبی اللہ میری ماں باپ آپ پر فرمان آپ گردن سٹہ اٹھایے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر  
 اس کے گات جادو میرا کھلا آپ کر گئے کے برابر ہے (یعنی ابوطحہ نے اپنا کھلا اس کے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ  
 آدمی قومیہ کر گئے) **ف** اس سے ابوطحہ کی جان نثاری اور وفاداری سید ثابت ہوئی ہے تیسرے  
 ابن شہام میں ہے کہ ابو جہانہ نے اپنی بیٹیہ کافروں کی طرٹ کر کے آپ پر اثر کر لی تھی اور نیرادن کی  
 بیٹیہ برابر رہے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم ادن کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرمانے جاتے تھے مارا سے سعد فدا ہوں تجھے پران باپ سیکر اور  
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ  
 ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی اُن کے پاس بھی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی  
 ضرب ہو کر ٹکڑ ٹکڑ ہو کر پڑ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ  
 بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب کھائی دینا آتی تھی **ف** انس نے کہا میں نے حضرت  
 عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلمہ کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھا کر سر سے تھپتھپاتے تھے (جب کہ اس کے وقت کوئی  
 اٹھا: ہے) اور میں اُن کی بندلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا **ف** احد کے دن تک حجاب کا حکم  
 نہیں آتا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ ادھون نے قصداً نہیں دیکھا بلکہ ادن کی نظر  
 پر گئی (دوسری) **ف** دو دنوں میں لاقی تھیں اپنی بیٹیہ پر پھر والدین اُن کو لوگوں کے منہ





لیکن اور اسی کے نزدیک حضرت کا حصہ لگایا جاوے گا اگر وہ ٹرے یا زنجیوں کا علاج کرے اور مالک سے رو کیا  
اوسکو انعام ہی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیحہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بچون کو رکافروں کے انہیں مارتے تھے تو یہی بچوں کو مت ماریدو اس طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور  
عورتیں زمین پر تو انکا مارنا حلال ہے ) اور تو نے کہا مجھے پوچھا ہے کہ تم کی میتھی کس ختم ہوتی ہے تو  
مستم میری عمر کی بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی ڈاڑھی نکل آتی ہے پردہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے  
نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنی اسکا حکم یتیموں کا ہوتا ہے) بہر حال بیٹو فائدہ کی لیے وہ اپنی باتیں کرنے  
لگے جیسے لوگ کرتے ہیں تو اسکی شبی جان رہی **ف** نووی نے کہا مراد اس سے شبی کا حکم ہے  
اور نہ شبی بلکہ جس سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے شبی عبد حلام کے اور  
اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علما کی کہ شبی کا حکم بنوؤ سے نہیں جاتا اور سنسن زیادہ ہو  
سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ ابن مین ہشت بار ہوا جو اسے اور ابوحنیفہ نے کہا جب وہ بچیں برسکا ہو جاوے  
تو اسکا مال اس کے سپرد کردین کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کہا  
آئیگی انتہی مع زیادہ **ف** اور تو نے کہا مجھے پوچھا ہے جنس کو کسکا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ غسر  
ہمارے لیے برہاری قوم نے زمانا **ف** نووی نے کہا مراد جنس ہے جنس کا جو قرآن سے حق ہے  
دو القریبے کا اور علمائے اس میں اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ  
وہ دودی القریبے کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امراء بنو اسیبہ ہیں جنہوں نے  
برجنس ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں اور سبدوں کو بددیا آپ دبا لیا **عنہ** **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا یَسْرِعُ الْقَوْمُ فَضْلًا مِنْكُمْ فِي هَذَا وَلَنْ یَّجْعَلَ اللَّهُ ذُلًّا لِّطَائِفَةٍ مِنْكُمُ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْهُمْ فَذِلَّةٌ لِلَّذِیْنَ قَاتَلُوْهُمُ وَكَانَتْ عَلَیْهِمْ ذُنُوْبٌ وَّاَنَّ الْمَرْءَ لَا یُعْزِیْ بِمَا كَفَرَ اِنْ رَجَعْتَ اِلَى الْغُرَّتُمْ مِّنْ اَمْرِ مَا كَفَرْتُمْ وَلَا يَكْفِرُ بِالَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْكُمْ اِنْ رَجَعْتُمْ اِلَی الْغُرَّتُمْ مِّنْ اَمْرِ مَا كَفَرْتُمْ وَلَا یَحْسَبُ الذِّلَّةُ عَلَیْكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَقِیْقُ**  
**الْمُتَّقِنَ وَلَا تُقَاتِلِ الصَّیْنِیّٰنَ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ تَحْتَهُمْ مَّاعْلِمُ الْخَضِرِ مِنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ قَتَلَ ذَا اَدَیْمَ**  
**وَیَحْسَبُ فِیْ حَدِیْثِهِ عَنْ حَاطِبٍ وَهَمْزُ الْمُؤْمِنِ فَقَاتِلِ الْكَافِرَ وَتَدَاعَ الْمُؤْمِنُ مَرَّحْمَةً فِیْ بَیْنِ بَرٍّ**  
سے روایت ہے بخبرہ نے ابن عباس کو کہا اودک پوچھا تھا کسی باتیں بیان کیا حدیث کو اس طرح اس  
روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں کو نہیں مارتے تو یہی لڑکوں کو مت مار مگر چھک  
ابا اعلم ہر جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا حبیب دہنوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا **ف** اور نظام

ہے کہ حضرت حفصہ نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے کہ انکے عمن امری بلکہ اللہ  
 تعالیٰ کے حکم سے تھا اور ترجمہ کو یہ حکم ہو چکا نہیں سکتا جس طرح ان کا قتل کرنا بھی تھا کیونکہ ناجائز ہے **ف**  
 اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو میرے مرنے کی ہر قتل کرنے کا کرو اور جو دوسرے مرنے کی چیز  
 تو بچاؤ لیو کہ کون سا بچہ بڑا ہو کہ مرنے ہو گا اور کون سا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے  
**حکم** یَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ قَالَ كَتَبَ بِحَدِّهِ بُوَ عَامِيَا لِدَوْدَى بْنِ أَبِي عَتَابٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَكُلُّهُ عَدُوُّ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى وَخَصُّرُ الْمَخْلُوقِ كُلِّ يَتَّخِذُ لَهَا وَغَيْرُ قَتْلِ الْوَلَدِ  
 وَغَيْرِ الْحَيْثُ مَتَّى يَفْطَحُ عَنْهُ الْيَوْمَ وَعَنْ دَوْدَى الْقُرْبَى مَنْ هُوَ فَقَالَ لِيَزِيدُ أَكْتُبْ إِلَيْهِ  
 فَكُلُوا لَا تَقْبَلُ فِي أَحْمَدُكَ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَكْتُبُ أَنَّكَ كَتَبْتَ تَكَلُّفِي عَنْ الْمَوْلَى  
 وَالْعَبْدِ يَخْضَرُ الْمَخْلُوقِ كُلِّ يَتَّخِذُ لَهَا وَغَيْرُ قَتْلِ الْوَلَدِ لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ وَلَا الرَّجُلُ كَذِبًا  
 كَتَبْتَ تَكَلُّفِي عَنْ قَتْلِ الْوَلَدِ إِنْ وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ  
 وَأَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ إِنْ أَنْ تَقْتُلْهُمْ مَخْضَرُ مَا عَلَيْهِمْ صَاحِبُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمَوْلَى وَالسَّلَامُ  
 مِنَ الْعِلَامِ الَّذِي كَتَبْتَ تَكَلُّفِي عَنْ الْقَتْلِ مَتَّى يَفْطَحُ عَنْهُ الْيَوْمَ وَأَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ عَنْهُ الْيَوْمَ حَتَّى  
 يَكُلُّ دَوْدَى مِينَهُ رُشْدًا وَكَتَبْتَ تَكَلُّفِي عَنْ دَوْدَى الْقَوِي مِنْ هُوَ وَإِنْ أَرَعْنَا أَنَا هُوَ  
 قَاتِلِي ذَلِكَ حَلِّيًا قَوْمًا ثُمَّ رَجَعْتُ بِيَدِي مِنْ رِوَايَتِهِ وَخَدَّهْ بِنِ عَامِرِ حُرُورِي نَعْنِي ابْنِ عَبَّاسٍ  
 كَمَا بُوَ جَنَابًا تَهَادُونَ كَوَ غَلَامٍ أَوْ عَمْرٍاءِ الْغُرَبَاءِ مِنْ شَرِيكَ بَنِي تَادُونَ كَوَ حَصْدِ بِلْكَ بَايَانِيْنَ أَوْ رَجُولِ  
 كَاتِلِ كَيْسَا هُوَ أَوْ تَيْسَمِ كِي تَيْسَمِ كِي حَسْبُ تَمِ هُوَ هُوَ أَوْ دَوْدَى الْقَوِي وَجَبَا ذَكَرَ قُرْآنَ شَرِيعَتِيْنَ هُوَ كَوَ  
 بَايَانِ حَصْدِ بِنِ سَعْدُ دِيَا جَاوَسَ كَا كَوْنِ بِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعْدُ بِنِ يَزِيدُ كَوَ كَمَا قَوَ  
 لَكِهِ جَوَابُ أَسْكَوْ أَوْ أَوْ كَوَ حَقَائِقِ مِيْنِ بِنِ رُشْدِ وَالْأَمْرُ هُوَ تَوْنِ أَوْ سَكُوْ جَوَابُ نَكَلْهَا رِيْنَهُ جَبَا سَنَاتِ  
 كَا خِيَالِ هُوَ كَوَ أَوْ مِيْنِ انْ سَلُونِ كَا جَوَابُ أَوْ سَكُوْ دَوْنِ تَوَدُ شَرِيعِ كَوَ خِلَافِ حَقَائِقِ كِي بَاتِ ذَكَرِ  
 بِيْطِيْ (لَكِهِ يَكِهِ تَوْنِ جَبَا لَكِهِ لَكِهِ بُوَ جَاوَسَ تَوْنِ أَوْ غَلَامِ كَوَ حَصْدِ بِلْكَ بَايَانِيْنَ جَبَا دَوْ جَوَابِ بِنِ شَرِيكَ  
 بُونِ تَوَا كَوَ حَصْدِ بِنِ لَكِهِ كَا الْبَتَّةُ الْغَلَامِ لَكِهِ سَعْدِ (جَبَا) اَمَامِ سَنَاسِ جَانِ شَانِغِيْ أَوْ اِبْنِ حَنِيفِ أَوْ  
 جَبَاوَرِ غَلَامِ كَا بِيْ قَوَلِ هُوَ أَوْ مَا كَوَ كَوَ نَزْدِيْكَ غَلَامِ كَوَا اَمَامِ هُوَ نَكَلْهَا جِيْ عَمْرٍاءِ كَوَا حَسْبِ اَمَامِ  
 اِبْنِ سَبِيْرِيْنَ أَوْ نَخْطِيْ أَوْ حَكَمِ كَوَ نَزْدِيْكَ اَمَامِ لَكِهِ تَوَا سَكُوْ بِيْ حَصْدِ دِيْنِ كَوَ) أَوْ تَوْنِ لَكِهِ

پوچھا مجھ کو سو بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو ہی قتل مت کر  
 مگر تجھے ایسا علم جو مجھ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا اور تو نے لکھ کر  
 پوچھا تمہیں کو اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو تمہیں کا نام اس سے نہ جاوے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو  
 عقل نہ آوے اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوی القرنیٰ کو یہ تم لوگ میں ہماری سمجھ میں یہ باری قوم نے نہ مانا  
 یَزِيدُ بْنُ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبْتُ بَحْثَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَبَقِيَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى  
 قَالَ أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
 وَبِهِ جَوَابُ بَرْكَدَارٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزٍ قَالَ كَتَبْتُ بَحْثَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
 عَنْهُ قَالَ فَفَعَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ جَمْعَ قَدْ رَأَيْتُ كِتَابَهُ وَجِئْتُ كَتَبْتُ جَوَابَهُ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ أَرْدُهُ عَرَفْتُ تَنْفَعُ لِي بِهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نَفْعَ عَيْنٍ  
 قَالَ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَجْمِ ذِي الْقَرْنَيْنِ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَأَنَا كُنَّا  
 نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ يَحْتَمِلُونَ نَأْبَهُ ذَلِكَ عَلَيْنَا فَوَضَّيْنَا  
 سَأَلْتُ عَنْ الْمَيْتِمِ مَنِ يَنْفَعُنِي يَمْنَاهُ وَأَنَا إِذَا بَلَغَ التَّيْكَادَ وَأَوْنِسَ مِنْهُ رُشْدُكَ تَوَدُّعَ الْيَدِ  
 بِأَلَهُ فَقَدْ انْقَضَى يَمْنَاهُ رَأَيْتُكَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ حَبِيبَتِهِ  
 الْمُتْرَكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِذْ كُنْتَ  
 لَا تَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا إِذْ كُنْتَ تَقْتُلُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَهُ الْخَوَرُ مِنَ الْعِلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَ  
 سَأَلْتُ عَنْ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهَا سَجْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرَ هُوَ الْبَاسَ وَأَنْتُمْ لَمْ تَقْتُلُوا  
 لَهَا سَجْمًا مَعْلُومًا أَلا أَنْ يَحْدُثَ يَامِنْ عَنَّا نَحْنُ الْقَوْمُ تَرْجَمُهُ يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزٍ رَوَيْتُ عَنْهُ  
 بن عامر نے ابن عباس کو کہا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے مجھ کو  
 کہ کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم خدا کی اگر مجھے یہ خیال  
 ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جاوے گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے  
 اس کی انکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی خوشی نصیب نہ ہو) پر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوی القرنیٰ کا حصہ  
 خجکا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ کون ہیں تو مجھ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب  
 والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا تمہیں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو تمہیں کا نام اس سے نہ جاوے گا

کے قابل نہ ہو جاوی اور اسکو عقل آجا دے اور اسکا مال اور سب سے ہو جاوے اور سبکی جتنی ختم ہو گئی اور تو نے  
 پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکر کن کے بچوں کو مارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں  
 کے کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی سنت مابدا البتہ اگر بچے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا  
 جب اونہوں نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگبگا اگر وہ لڑائی میں  
 شریک ہوں تو انکو کئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر نعمت میں ہے **عَنْ**  
**هَرْمَةَ قَالَ كَتَبَ بَكَّةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**لَمَّا نَزَلْنَا بَنِي نَضْلَةَ فَكَرَّ النَّاسُ وَخَشَوْا أَنْ يَكُونُوا فِي سَبِيلِ الْغَنَاءِ فَكَرَّ النَّاسُ وَخَشَوْا أَنْ يَكُونُوا فِي سَبِيلِ الْغَنَاءِ**  
**الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِيهَا كَيْفَ**  
**أَلْفَافِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ**  
**عَشْرَةَ آيَاتٍ انْخَلَعَتْهُمْ فِي رِيحٍ هَامِجَةٍ فَاصْطَنَعَ لَهُمْ الطَّعَامَ وَادَّارَى الْجَرْحَى وَأَكْوَمَ عَلَى الْمَرْحَلَةِ**  
 ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 سات لڑائیوں میں رہی میں مردوں کے نہیں لڑنے کی جگہ میں رہتی اور انکا کہنا نہ پکارتے اور رضیوں کی دوا  
 کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی **عَنْ** **هَيْثَامِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**لَمَّا نَزَلْنَا بَنِي نَضْلَةَ فَكَرَّ النَّاسُ وَخَشَوْا أَنْ يَكُونُوا فِي سَبِيلِ الْغَنَاءِ فَكَرَّ النَّاسُ وَخَشَوْا أَنْ يَكُونُوا فِي سَبِيلِ الْغَنَاءِ**  
**الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِيهَا كَيْفَ**  
**أَلْفَافِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ**  
**عَشْرَةَ آيَاتٍ انْخَلَعَتْهُمْ فِي رِيحٍ هَامِجَةٍ فَاصْطَنَعَ لَهُمْ الطَّعَامَ وَادَّارَى الْجَرْحَى وَأَكْوَمَ عَلَى الْمَرْحَلَةِ**  
 ترجمہ ابواسحاق روایت ہے عبد اللہ بن زید ہنسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو  
 رکتیں پڑھیں پھر دعا مانگی پانی کے لیے اوس میں زید بن ارقم سے ملا میرے اور اوس کے بیچ میں  
 صرف ایک شخص تھا میں نے پوچھا اوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے ہیں اونہوں نے  
 کہا اونیس میں نے پوچھا تم کتنے جہادوں میں آپ کے ساتھ شریک تھے انہوں نے کہا سترہ میں  
 میں نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا اونہوں نے کہا ذات العسیر یا ذات العسیر جو ایک مقام کا نام  
 ہے سیرۃ ابن ہشام میں اسکو غزوۃ العسیرہ لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عشرین تک جا کر مدینہ کو پہنچے تھے یہ واقعہ شہرِ مکہ میں ہوا ابنِ ہشام نے کہا کہ سب پہلے غزوہ دوان  
ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں ہی لڑائی نہیں ہوئی **عَنْ** ذَکْوَانَ بْنِ الْاَشْجَعِ  
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا اثْنَيْ عَشَرَ غَزْوَةً  
وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَبَّةً لَمْ يَحْجَّ غَيْرَهَا حَاجَةً الْوُدَاعِ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونیس جہاد کیے اور ہجرت کو بعد صرف ایک ہی حج کیا حیا وجبہ الوداع کہتے ہیں  
**عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنَ عَشْرَةِ غَزَوَاتٍ قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا اَمْتَنَعَنِي اِسْنِي فَلَمَّا  
قَتَلَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونیس جہاد کیے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے باپ نے  
مجھے نہیں جانے دیا ہر جہاد میں میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں گیا **عَنْ** بُسْرِیَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ غَزَا رَسُولُ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنَ عَشْرَةِ غَزَوَاتٍ قَاتِلٌ فِي ثَمَانٍ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ يَنْتَظِرْ اَنْ  
قَالَ فَحَدَّثَنِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدِيَةَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اونیس جہاد کیے اور میں سے آٹھ میں لڑے **ف** نووی نے کہا اہلِ بخاری نے اختلاف  
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کے شمار میں تو ابنِ سعد نے انکار شمار مفضلہ بن زبیر نے  
کیا ہے اور اون کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپتر سیر تک پہنچتی ہے (سیر یہ وہ جس میں آپ خود  
تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں ستر تو میں لڑا اسی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور کربلا  
اور خندق اور قرظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف میں اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو  
شاہد غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ اون کا مذہب امام شافعی کا ساتھ لگا جو کہتے ہیں کہ صلیٰ فتح ہوا اور  
باقی علماء یہ کہتے ہیں کہ کہ نبور تشریف ہوا (مترجم ہنس رہا ہے بانی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے  
مست ہوتا ہے) **عَنْ** بُسْرِیَةَ أَنَّهَا عَدَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ  
غَزْوَةً ترجمہ بریدہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے



دیکھا کہ ایسا کیا ہے اور کون سے لوگ اس سے روک رہے ہیں؟  
 ضرورت سے جا رہے ہیں۔ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا قَالَتَا خَصِمَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَدْءِ فِكْمَا كَانَ بِحَدِّهِ الْوَبْرَةُ أَدْرَكَهُ وَجُلُ  
 قَدْ كَانَ يُدْكَ كُنْ مِنْهُ جُودُهُ وَخَجَلُهُ فَخَصِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
 رَأَوْهُ فَمَا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَحْتُكَ لَا تَبْعَلْ وَأَصِيبُ سَعْلِكَ  
 قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّنْ يَا لَلَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ لَا تَالُ فَإِنْ رَجَعَ فَلَنْ  
 اسْتَعِينُ وَمُشْرِكٍ قَالَتْ شَرُّ مَطْلَعٍ حَتَّى أَنْ كُنَّا بِالْبُقْعَةِ أَدْرَكَهُ الْخَجْلُ فَقَالَ لَهُ لَمَّا  
 قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَإِنْ رَجَعَ فَلَنْ  
 اسْتَعِينُ وَمُشْرِكٍ لَمْ يَجْعَلْ فَادْرَكَهُ بِالْبَيْدِ أَدْرَكَهُ لَمْ يَجْعَلْ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ تَوَمَّنْ  
 يَا لَلَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَشَرُّ مَطْلَعٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّنْ يَا لَلَّهِ وَرَسُولُهُ  
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّرَ كِبْرًا  
 لَيْكَلِي حَبِيزَةَ الْوَبْرِ (جو مدینہ سے جا رہا تھا) میں پہنچے تو ایک شخص ملا آپ سے جسکی بہادری اور  
 اور اصالت کا شہرہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب و سکو دیکھ کر خوش ہوئے جب آپ  
 ملا تو اُس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ کو ساتھ چلوں اور جو بے اُسیں حصہ پاؤں آپ نے فرمایا مجھے یقین  
 ہے اسد اور اُس کے رسول کا وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا ہر آپ جلوس  
 شجرہ پہنچو تو وہ شخص ہر آپ ملا اور وہی کہا جو پہلے اُس نے کہا تھا آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا  
 اور فرمایا کہ لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا ہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے ہر آپ ملا یہ اُمین  
 آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا تو یقین رکھتا ہر اسد اور اُس کے رسول پر اب وہ شخص بولا اُن میں  
 یقین رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو خیر چل **ف** نودی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے صفوان  
 بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علما نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے  
 کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کا فر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اُس سے مدد لینا  
 جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس ضرورت میں جب کا فر لڑائی میں شریک ہو اسکو اٹام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا  
 مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جہود علی کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اسکو حصہ ملیگا



# کتاب الامارۃ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

**بَابُ الْكَاسِبِ بِقُرَيْشٍ وَخِيْلَانَهُ فِي قُرَيْشٍ خَلِيفَةُ قُرَيْشٍ مِّنْ سَعْدِ بْنِ جَعْفَرٍ**

الْهَدْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِهِ وَهُوَ يُبَلِّغُ بِهِ الشَّيْءَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ وَرَوَاهُ النَّاسُ سَبْعَ لِقَائِي فِي هَذَا الثَّانِ مَسْأَلَةً لِّسَلَامٍ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ تَرْجُمُهُ حَضْرَتُ ابُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رِوَايَتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے سردار ہیں مسلمان انکا قریش کے رسول کا تابع ہے اور کافران کا قریش کے کافر کا تابع ہے **عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْعَدَةَ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا**

**أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَرَ أَخَا دُوَيْتٍ مِنْهَا وَدَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ سَبْعَ لِقَائِي فِي هَذَا الثَّانِ مَسْأَلَةً لِّسَلَامٍ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ تَرْجُمُهُ** حِمْيَرُ بْنُ مَسْعَدَةَ رَوَاهُ ابُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رِوَايَتِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو یہ حدیثیں ہیں جو ابوبرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ سَبْعَ لِقَائِي فِي هَذَا الثَّانِ مَسْأَلَةً لِّسَلَامٍ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ تَرْجُمُهُ** حِمْيَرُ بْنُ مَسْعَدَةَ رَوَاهُ ابُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رِوَايَتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے غیر اور مشرکین **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا مَعْدُومٌ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَتَانِ تَرْجُمُهُ** عبد اللہ جو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام اپنے خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جائیں **فَ** نودی نے کہا ان حدیثوں سے

یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اسکی خلافت درست نہیں ہے اور ابوبرہہ اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اس طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہو یا اور

کوئی اور سیرِ حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قرشی  
ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علماء کرام کا اور ابو بکر صدیق اور حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اُس کا کہنی انکا  
نہ کیا اور یہاں مسائل میں سے ہے جب علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف  
منقول نہیں ہے نہ اور نجد کے کسی عالم سے اور نظام اور حنبلیہ خارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قرشی  
کی خلافت جائز ہے اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قرشی کو مقدم کرین گے قرشی پر تاکہ اس کا نام  
آسان ہو اگر ضرورت پرے پر یہ درونِ قول انہو اور باطل ہیں اور مخالفین اجماع کے اور یہ جو فرمایا  
کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور غیرین تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے ہر اس طرح کہ  
جاہلیت کو زمانہ میں ہی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظِ حرمِ امہ کے اور جو کرتے تھے بیتِ امہ  
کا اور عرب کے دوسرے قبیلہ اون کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اور وقت  
جوق جوق ہر قبیلہ کے عرب سلمان ہونے لگے اس طرح اسلام میں قریش صاحبِ خلافت ہیں اور  
لوگ اُن کے تابع ہیں اور آپؐ فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا نہنا شک کہ وہ آدمی رہ جاوین اور  
یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور  
کوئی انکا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک قیاد آدمی ہی رہیں قاضی عیاض نے کہا شاید  
نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ  
حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہنا ہوں کہ اس سے قریش کی  
فضیلت اور فوسون پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی ہی قرشی ہیں اور اُن کی فضیلت نکلی اور  
امامون پر جو قرشی نہیں ہیں اتنے افعال النودوی مفسرِ حرم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت  
ثابت ہوئے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضرور نہیں ہے بلکہ بقدرِ مسلمان بیعت کر لین کافی ہے  
بشرطیکہ جس سے بیعت کی جادو وہ قرشی ہو یہ خلافت قریش کے مقتضی یا بدستور ہو گئی بعد اس کے  
چند سال فاطمیہ مصر میں رہے پھر انکا بھی زمانہ جا تارہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی  
گئی اب زید میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ قاجار ہیں بہت دین منغل تھے اب  
تو نصاریٰ ہیں غرض اب کہیں قریش کا حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتا کہ





رَبِّمَعْتَهُ يَقُولُ اِذَا اَخَذَ اللهُ عَهْدَ النَّاسِ فَقَالَ اَلَا اَعْلَمُكُمْ خَيْرًا مِنْ نَفْسِكُمْ وَاَهْلُ بَيْتِهِ وَرَبِّمَعْتَهُ يَقُولُ  
اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرة کو لکھا اور  
نافع غلام کے ہاتھ پہنچا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے جو وہ  
میں لکھا میں نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جسدانِ ماحر  
اسلمی سنگسار کیے گیو (اون کا قصہ کتاب الحدود میں گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت  
قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب برائی ہونگے (شاہد یہ واقعہ بھی قیامت کو قریب ہو گا کہ بارہ  
خلیفہ بارہ ٹکڑیوں پر مسلمانوں کے ہوں گے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ فرماتے تھے ایک  
چوٹی سی جماعت مسلمانوں کی کسر کے سفید محل کو فتح کریں گے یہ میجرہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کو قریب ہو گئے  
پیدا ہوں گے اون کو بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دیوے تو  
پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکھو پھر فقیروں کو دیوے) اور  
میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا بیش خمیہ ہوں گا حوض کوثر پر (میں تمہارے پانی پلائے کے  
لیے دامن بند و بست کروں گا اور تمہارے آئین کا منظر ہوں گا) **سُئِلَ عَمَّا يَرْوِي سَعْدُ أَنَّهُ أَكَلَ**  
**الْإِنْسِمَةَ السَّائِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا مَا مَعْتَهُ سَوْنُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَقَالَ يَوْعْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ كَرْتُهُ حَادِثٌ حَاطِرٌ**  
**ترجمہ وہی جو اوپر گذرا** **بَابُ مَا فِي تَخْلُفَاتِ تَرْكِ خَلِيفَةَ بَانَا اور نہ بَانَا عَنِ**  
**ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ خَضِرْتُ الرَّحْمَنِ اُصَيْبُ نَاكْتُكُمْ عَلَيْهِ وَقَالُوا لِمَ كُنَّا**  
**اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ دُرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلَفْتُ فَقَالَ اسْتَمَلْتُ اَمْرَكُمْ حَيَاتٍ مَبْنًى**  
**لَوْ دُرْتُ اَنْ حَظَّ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ ذَكَلِ اِنْ اسْتَخْلَفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفْتُ مَنْ هُوَ**  
**خَيْرٌ مِنِّي يَكْفُرُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاِنْ اَمْرُكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ**  
**مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَعَرْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ**  
**ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ اسْتَخْلَفْتُ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ**  
**تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے باب (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب بخیر ہونے**

تو میں اون کے پاس موجود تھا تو گویا نے اون کی تشریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دیوے  
 اونہوں نے کہا لوگ دو طرح کے ہیں بعضی نو امید وار ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعضی ڈرتے ہیں مجھ  
 سے یا میں امید وار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے عذاب سے تو گویا نے کہا آپ خلیفہ  
 کر جائیے کسی کو اونہوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی میں چاہتا ہوں  
 کہ خلافت سوا تمہاری مجھ کو ملے کہ نہ میرے اور کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت اور خلافت  
 ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر چوٹ جادے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے  
 جادے تو یہی بہت ہو اجرا اور ثواب تو نہایت مشکل ہو جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باد صفت  
 اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شریع کے ایسا تردد تھا تو اور حال کن کا کیا مال ہوگا) اور اگر میں  
 خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو یہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت ابوبکر  
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو یہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر  
 گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا صاحب اونہوں  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے  
 نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو موت  
 ہے کسی اور کو خلیفہ کر جادے اور یہی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ  
 جاوے جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہیں کیا تھا پر اگر کسی کو خلیفہ کر جادے  
 تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب  
 الرائے ہوں اون کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر  
 چھوڑنا درست ہے مسلمانوں کے مشورے پر کہ جب حضرت عمر نے کیا فیہ آدمیوں کے لیے اور  
 اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اس میں مقدم رکھا انکو صحابہ کرام  
 نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز اور مفسر پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے صراحتہ کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے  
 کہا اس میں حرکت بکر بن اخت عبداللہ جند نے خلافت کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے انہیں کر دیا تھا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی  
 خلافت کے لیے آپ نے کیا تھا اور شیعہ اور رافضیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
 خلافت کے لیے انہیں کیا تھا اور یہ سب عادی باطلہ ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کو باب  
 میں اسکا خلافت نہ کرتے اور ابو بکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پورا دن کے کہنے سے حضرت عمر کی  
 خلافت قبول نہ کرتے اور پھر حضرت عمر کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لیے تھی اور سونا فائدہ  
 کرتے اور کسی نے ان موقع پر خلافت نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابو بکر نے حضرت صلے اللہ علیہ  
 وسلم کی وصیت کا دعویٰ کیا یا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں کوئی کے  
 لیے خلافت کی وصیت کی تھی اور اس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی  
 اہل قید کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیکر اتنے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا دَخَلْتُ عَلَى حَلْفَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ أَتَوَلَّيْتُ**  
**أَبَاكَ غَيْرَ مُتَخَلِّفٍ قَالَتْ قُلْتُ مَا كَانَ لِي فَعَلْتُ قَالَتْ إِنَّهُ قَاحِلٌ قَالَتْ لَخَلَفْتُ أَيْتَهُ**  
**أَكْلِيَةً فِي ذَلِكَ كَيْسَكْتُ حَتَّى عَرَفْتُ وَلَمْ أَكِلْهُ قَالَتْ قُلْتُ كَا تَنَا أَحْمِلُ بِمِيزَانِي**  
**حِينَ لَا حَتَّى رَجَعْتُ قَدْ خَلَفْتُ عَلَيْهِ وَكَسَا لِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا أَحْيَيْتُ قَالَتْ ثُمَّ قُلْتُ**  
**لَهَا إِنَّ سَعْدَ النَّاسِ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَتْ أَنْ أَقُولَ لَكَ تَعْمَلُ أَيْتَهُ غَيْرَ مُتَخَلِّفٍ**  
**أَنْتَ لَوْ كُنْتَ أَنْ لَكَ رَاغِبٌ أَيْلٍ أَوْ رَاغِبٌ عَنِّي ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَا زَايَةً أَنْ قَدْ صَبَحَ فِرْعَانُ**  
**النَّاسِ امْتَدَّ قَالَتْ فَوَاقَفَهُ فَوَلَّى فَرَضَ دُورَ سَاعَةٍ ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ**  
**يَحْفَظُ دِينَهُ وَأَيْنَ لَنْ لَا اسْتِخْلَافَ فَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ**  
**إِنْ اسْتِخْلَفْتَ فَإِنْ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَتْ قَوْلُهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ**  
**ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَوْلْتُ أَنَّهُ**  
**لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ وَأَنَا غَيْرُ مُتَخَلِّفٍ حَرَمَ**  
 عبد السلام بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
 پاس گیا اور انہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے میں نے کہا  
 نہیں کرنے کے اور انہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے میں نے قسم کہا کہ میں ان سے اسکا ذکر





بِرَسُولِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ حَدِيثِ جَبْرِ بْنِ سُرَيْجٍ  
 دمی جو او پر گذرا **عجل** ۱۰ ابیہ موسیٰ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَنَا وَصَلْبَانِ مَرْتَبَةٍ فَقَالَ أَحَدُ الْوَلَدَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِيرٌ نَاعِلٌ يَكُونُ مَادَا لَكَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُكُونُ عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ  
 وَلَا أَحَدًا أَحَدٌ عَلَيْهِ ۱۰ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا  
 اور میرا ساتھ دوسرے چار ادبہائی تھے اور میں سے ایک بولا یا رسول اللہ یہ حکومت کو مجھ کی  
 ملک کی اور ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ فرمایا  
 تم خدا کی قسم نہیں دیتے خدمت اوست میں جس کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کر  
**عجل** ۱۰ ابیہ موسیٰ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَقْبَلْتُ إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَعِيَ جَبْرَانِ مِنَ الْأَشْجَرِيَّتَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِّي وَآخَرُهُ عَنِّي بِنَارِي نِيْلًا هُمَا سَأَلَا  
 الْعَمَلِ وَالشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَاعَبْدَ اللَّهِ  
 هَبْ تَنِيْسَ قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ مَا أَعْلَمُكَ عَمَلِي مَا فِي الشُّبُهَاتِ وَمَا شَرَحْتُ  
 أَهْمًا يَطْلُبُ الْعَمَلُ تَالِدَكَ وَكَانَ الْخَلْدُ إِلَيْهِ كَمَا تَحْتَ شَفْعَتِهِ وَقَدْ قَلَمْتُ فَقَالَ لَنْ  
 أَوْلَا تَسْتَعِيزُ عَلَى عَمَلِكَ مِنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَاعَبْدَ اللَّهِ بَرَقْتَ  
 فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمِينِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ  
 قَالَ أُنْزِلْ وَاللَّيْلَةَ لَمْ رَسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مَوْفُورٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا أَكَانَ يَفُورِي  
 فَاسْكُرْ ثُمَّ رَاجِعْ دِيكَ دِينَ السُّورَةِ فَصَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يَقْتُلَ فَضْلًا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يَقْتُلَ فَضْلًا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمْرِي بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَنَاسَكَ الْوَفِيَاءُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ  
 أَمَّا أَنَا فَأَنَا مَوَدَّ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمِي مَا أَرْجُو فِي نَوْمِي ۱۰ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت  
 ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک دہائی طرف اور ایک  
 بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور اب سوال کر رہے تھے آپ نے فرمایا  
 اے ابو موسیٰ یا عبد اللہ میں نہیں (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کہے بھیجا اور ہونے اپنے دل کی بابت تجربہ سے نہیں کہی اور مجھ کو  
 معلوم نہ تھا کہ یہ گام (عہدہ خدرست) کی درخواست کریں گے گویا میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ  
 نیچے جوٹ کر شیری ہوتی تھی آپ نے فرمایا ہم اوس کو کام کہی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے  
**ف** یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر ادب پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں  
 سے محفوظ رہیں اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہیں  
 ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اسے کوست مانا اور ان کا کام ہوتا ہے پس ایسوں کی مندرجہ ہر کہ اور ان کو کوئی  
 کام نہ دیا جاوے **ف** لیکن تم جاؤ اسی ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس پہر اور ان کو میں کا صوبہ کر  
 بھیجا بعد اوس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا تاکہ وہ یہی شریکے میں ابو موسیٰ کے جب معاذ و ان پہونچے  
 تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا اور ترد اور ایک گزہ اور ان کے لیے بھیجا یا اتفاق سے دامن ایک شخص قیدی میں  
 جاکر اہوا تھا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابو موسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا یہ پر مسلمان ہوا یہ کہ بخت یہودی  
 ہو گیا اپنا برادرین اختیار کیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اسے اور اس کے رسول  
 کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا یہ ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونوں نے شب  
 بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سو رہا یہی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور صبح سویرے  
 کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب لیا جو عبادت میں ملتا ہے **ف** نو موسیٰ نے کہا مرنے کے  
 قتل پر اچھا ہے لیکن اختلاف ہو کہ اور اسے توبہ کرنا واجب ہو یا سب پر مالک اور شافعی اور احمد  
 کے نزدیک توبہ کر دین گے اور ابن قضا نے سپر احباب و معاجیہ کا نقل کیا ہے اور طائوس اور حسن  
 ماجنون مانکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کر دین گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند  
 فائدہ ہوگا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اس سے  
 توبہ نہ کر دین گے اور اگر کافر پیدا ہوا پر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کر دین گے اب شافعی اور  
 ان کے اصحاب کہ نزدیک توبہ کرنا واجب ہو اور بنی الفور توبہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں تیز  
 دن کی مہلت دین گے اور یہی قول ہو مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہو اور عورت بھی اگر مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جہد کے  
 نزدیک مثل مرد کی ہے یعنی وہ بھی قتل کیا جاوے گی جب توبہ نہ کرے اور اس کو نوٹھی بنا کر درست

م ابو موسیٰ نے کہا یہودی تھا یہ پر مسلمان ہوا یہ کہ بخت یہودی ہو گیا اپنا برادرین اختیار کیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اسے اور اس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا یہ ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سو رہا یہی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور صبح سویرے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب لیا جو عبادت میں ملتا ہے ف نو موسیٰ نے کہا مرنے کے قتل پر اچھا ہے لیکن اختلاف ہو کہ اور اسے توبہ کرنا واجب ہو یا سب پر مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کر دین گے اور ابن قضا نے سپر احباب و معاجیہ کا نقل کیا ہے اور طائوس اور حسن ماجنون مانکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کر دین گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند فائدہ ہوگا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اس سے توبہ نہ کر دین گے اور اگر کافر پیدا ہوا پر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کر دین گے اب شافعی اور ان کے اصحاب کہ نزدیک توبہ کرنا واجب ہو اور بنی الفور توبہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں تیز دن کی مہلت دین گے اور یہی قول ہو مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہو اور عورت بھی اگر مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جہد کے نزدیک مثل مرد کی ہے یعنی وہ بھی قتل کیا جاوے گی جب توبہ نہ کرے اور اس کو نوٹھی بنا کر درست

نہیں اور ابو خنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کرین گے اور حسن اور قساوہ کے نزدیک اس کو لٹھری کا پیر  
 انتہہ کیا ہے اگر کسی عورت کو مادہ بیکس ضرورت کے لئے ضرورت حاکم بنا اچھا نہیں ہے **عَنْ**  
 ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْتُ تَعْلِيْقِي قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى  
 مَنْدُكِ بِيْ شَحْرَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَأَنْتُمْ أَمَّا سَأَلْتُمْ وَأَنْتُمْ يَدْرُمُ الْقِيَمَةَ خُذُوا وَكَلَامُهُ  
 إِلَّا نَحْنُ نَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا وَأَدْنَى الَّذِي عَلَى عَيْنِكُمْ تَرَاهَا تَرْجَمُهَا أَبُو ذَرٍّ سَوْدَابِتُ هِيَ مِنْ شَعْرٍ كَمَا يَأْتِي  
 اس آیت پر حضرت نہیں دیتے تو آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے منڈے پر مارا اور فرمایا اسے ابو ذر  
 تو ما تو ان سے اور یہ امانت ہر سیٹے بندوں کے حقوق اور خدا تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے  
 ہر تہمین اور قیامت کو دن خدمت و سوا رسائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے  
 حق ادا کرے اور رستی ہو کام کرے **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ختم ہوا  
 حکومت سے پہلے کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور تعمیر  
 انصاف اور عدالت کا وہ قبول کرے بہر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو ہنگام تراب ہی  
 ٹپا ہے **عَنْ** ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ قَالَ نَبَا  
 أَبَا ذَرٍّ إِنَّيْ أَرَأَاكَ ضَعِيفًا وَرَأَيْتُ الْحُبَّ لَكَ مَا أَحْبَبْتُ لِيْ لِيْضْفِيْ لَكَ مَا كُنْتُ حَلَّ الْيَمِينِ وَلَا كَوَلِّتُ  
 مَا لِيْ يَكُونُ تَرْجَمُهَا أَبُو ذَرٍّ سَوْدَابِتُ هِيَ مِنْ شَعْرٍ كَمَا يَأْتِي اسے ابو ذر میں تجھ کو  
 ما تو ان باتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں مست حکم کو  
 اور میں کہے بیچ میں اور مست بندوبست کر تھیم کے مال کا کہیں کہ احتمال ہے کہ تھیم کا مال بچا اور تھیم  
 جاوے یا اپنی صرف میں آجاوے اور مواخذہ میں گرفتار ہوں **بَابُ** فَضِيلَةِ كَلَامِ  
 الْعَادِلِ وَحَقْوَةِ بَيِّنَاتِ حَاكِمٍ عَادِلٍ فِيْ فَضِيلَتِهِ وَرَحَاكِمِ ظَالِمٍ فِيْ بَرَاءَتِهِ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ  
 عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْتَدِرِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ  
 نُورٍ عَرَسَ بِمِيزَانِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّمَ بَيْنَهُمْ أَلْدِينُ يَعْدِلُونَ فِيْ حُكْمِهِمْ  
 قَدْ أَهْلُوا بِهِمْ وَمَا دُلُّوا تَرْجَمُهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَعْدُ رَوَاتِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عز و جل کے پاس منیر و نہیر ہوں گے پروردگار کے داہنی  
 طرف اس واسطے کہ دونوں ہاتھ داسی ہوں اس لیے بائیں ہاتھ میں جو دامن ہوے قوت کم ہوتی ہے

یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب کو پاک ہے اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرنے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بانی بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ادا کر دیا جاوے اس میں انصاف کرتے ہیں **فَصَلِّ عَلَى الصَّالِحِينَ** کچھ ایسے ہیں جنہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بی بیوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کو حقوق موافق شریعت کو ادا کرنا چاہیے **لَوْ دُفِعَ عَنِ الْأَرْضِ عَنْهَا مِمَّا رِثَیَ أَطْوَرُ مِنْهَا** میں جو ہے اور انکا بیان اور گزرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور انکی تائید کے لیے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ انکا معنی ایسا ہے جو اسد جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جو ہر سلف کا اور ایک طائفہ متکبرین کا اور دوسرا قتل یہ ہے کہ ادا کی تائید کیجاوے اور اکثر متکبرین اس طرف ہیں اور یہی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی وہی طرف ہے جس سے اچھی حالت اور بلند درجہ پر ہوتا ہے اچھے نے کہا عوام لوگ کہتے ہیں وہ وہی طرف ہے تو اچھا اچھی جانب سے آوے اور عربیہ جو کام اور احسان کو وہ وہی طرف منسوب کرتے ہیں اور برہ کو بائیں طرف اور یمن بائیں سے یمن سے جس کے معنی برکت اور خیر کے ہیں اور یہ جو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا دونوں ہاتھ اوس کے دہنے ہیں اس سے مقصود تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمن سے مراد حضور نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقیقین اس سے باقی آواز متبرجہ کہتا ہے صلوات علیہم کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تائید یا تحریف جائز نہیں ہے اور پورے عالم کے آپسی ہی ہیں جیسے اوسکی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سو نعمت یا قدرت کی تائید کہنا مستعمل اور قدر یہ کا مذہب ہے خذلہم اللہ تعالیٰ اس صورت میں **لَوْ دُفِعَ عَنِ الْأَرْضِ عَنْهَا مِمَّا رِثَیَ أَطْوَرُ مِنْهَا** اس سے مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر شرافت پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور صحیح ہے بلاشبہ بلیس کٹھنہ شیئی جیسے اوسکی ذات معظمہ ہاری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اوس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے فقط **عَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَنَبَيْتُ عَالَمِيَةَ** **رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَمَا كَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَتْ مِنْ بَيْنِ أَفْئِدَةٍ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ**

[illegible]



م نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی اور انہوں نے کہا میں نے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا

عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَرَمِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنِي  
لَوْ لَا أَنَّ فِي الْمَرْحَلَةِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ  
أَمِيرٍ يَكُونُ أَمْرُ الْمُسْلِمِينَ شُكْرًا يَجْعَلُ لَهُمْ دَرَجَةً يَنْصَحُونَ إِلَّا لَكَرِيهُ خُلَّ مَعَهُمُ الْجَنَّةُ  
ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۶۱ میں گزر چکا ہے اَلَا مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ

مَرَضَ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ يُخْبِرُهُ فَخَوَّلَهُ ابْنُ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ تَرْجُمُهُ دَهِي حِوَارِي كُنْزٍ  
عَنْ ابْنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَائِدَةَ بِنْتَ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ أَيْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَسْمَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الْبَرِيَّةِ السُّطَمَةُ فَأَيُّهَا إِنْ تَكُونُ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ وَأَنَا  
أَسْتَمِيعُكَ لَكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَهْلُ كَأَنْتَ لِحُصْنِ خَالِهِ أَمَا كُنْتَ

[illegible]

اُنہ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی یہودی تھے یہودی تو بعد از ولادت میں ہی اور غیر  
 یون میں **ف** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور فضل تھے کیا بے  
 لفظ و غیر العلول غنیمت میں چوری کرنا کیا گناہ ہے **ع** اِنَّهُ رَبُّكَ يُضَيِّقُ  
 الْخَبْرَ عَلَيْهِ قَالَ قَامَ فَيَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ كَرَّ الْعُلُولُ  
 ظَمَهُ وَعَظَمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَرَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَجُلٍ يَمِينُ







فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنَسِبِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَثَنَى عَلَيْهِ وَكَانَ مَا بَالَهُ  
عَامِلًا أَبْعَثَهُ فَيَقُولُ هَذَا أَكْبَرُ وَهَذَا أَهْلَى إِلَيْنِ أَفَلَا تَعَدُّ فِي نَفْسِكَ أَيْمًا وَكَفَى بِنَفْسِكَ  
أَوْ يَحْتَضِرُ أَيُّهَا الَّذِي إِلَيْكَ أَمْ كَلَّا الَّذِي نَفْسُكَ تَبِيدُ بِكَ كَيْفَ كَالِ احْكُ مِنْكُمْ مِنْهَا كَيْفَ  
الْأَجَابَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ لَكَ دُعَاءُ أَوْ بَعْدَ لَكَ كَيْفَ خَاوَا أَوْ شَاءَ كَيْفَ  
شَرَفَهُ بِكَ يَوْمَ يَحْيَى رَبَّنَا عَفْوَةً لَكَ الْبَطِيءُ قَالَ اللَّهُمَّ حَلِّ بَلْعَتِكَ مَا تَابَنِ ثُمَّ رَجَعَهُ الْجَمِيدُ  
سَاحِدِي سَهِرَ رَأَيْتُ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ اسْدُ كَيْفَ بَلْعَتِكَ مِنْ سَاحِدِي ثُمَّ رَجَعَهُ الْجَمِيدُ  
كَيْفَ تَبَرُّرَ صَدَقَ وَصَلُ كَرَنِي بِمَقَرِّ كَيْفَ أَجَبَ وَهَلْ كَرَنِي كَرَنِي لَكَ يَابَ كَالِ هِيَ أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ  
طَرِّ بِمَا أَيْمَنِي بِكَ كَرَنِي هُوَ كَرَنِي أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ  
أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ أَوْ رَجَعِي تَحَنُّنَ كَيْفَ  
بَابُ يَابَانِ كَيْفَ كَرَنِي كَيْفَ كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي  
مَكَرَرِي كَامَ نَهْ كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي  
سَهِرَ بِرَدَّ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ دَاوَسَ  
كِي جَابَ كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي  
أَوْ كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي  
بَابُ كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي  
نَهْ كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي  
عَنَّهُ فَتَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى  
اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى  
هَدِيَّةُ أَهْلِيَّتِي إِلَيْنِ فَتَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى  
أَيْمَنَ أَمَلِكُ فَتَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى  
لَمْ تَرَ كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي  
سَهِرَ كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي كَرَنِي  
عَنَّهُ اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ تَعَالَى



وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہو کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابتؓ سے پہچو وہ یہی اس  
 وقت میرے ساتھ موجود تھے **عَنْ** اَبِي حَمِيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَقْبَلَ رَجُلًا مِمَّنْ اَتَتْهُمُ الْيَهُودُ بِسُوَارِ كَثِيْنٍ فَبَجَلَ يَقُوْلُ هَذَا  
 لَكُمْ هَذَا اَهْبِدِي اِلَيْكَ ذَنَكَ رَجُلُوهُ قَالَ عُرْوَةُ ثَقَلْتُ يَكْفِي حُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ  
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَسْمِعْتُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ لَيْدٍ اِلَى  
 اُنْثَى **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول  
 کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھ پر بلائی  
 بہر بیان کیا حدیث کو واسطی طرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا میں نے ابو حمید ساعدی سے پہچا  
 وہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا بیشک آپ کے منہ سے جو  
 کان نے سنی **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَمِيْدٍ الْكُفَيْيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ  
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَسْتَعْمَلَكُمْ مِنْكُمْ عَلَيَّ فَاَكْتَمْنَا فَيُحِيْطَا فَمَا  
 فَوَقَّهْ كَانَ حُلُوْلًا يَأْتِي بِهَذَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ فَنَقَامُ اِلَيْهِ مَسْجُلًا اَسْوَدُ مِنْ اَكْثَانِ  
 كَاَنْيَ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقْبَلْ مَعِيَ عَمَّا لَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ بَيِّنْتُكَ  
 تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَآكَأَقُوْلُهُ اَنْ لَانَ مِنْ اَسْتَعْمَلَكُمْ مِنْكُمْ عَلَيَّ فَيُحِيْطَا فَيُحِيْطَا  
 وَكَثِيْرٌ مِمَّا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ مَا لَمْ يَحِمْ عَنَّا نَهَى **ترجمہ** عدی بن حمیرہ کنسی سے  
 روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام  
 پر مقرر کریں پہرہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چپا رکھے تو وہ غفل ہے قیامت کو ان کو لیکر آوے گا  
 یہ شکر اکیس نوا انصاری کٹر اٹھوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجھ سے لے  
 لیجیے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا  
 یہی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب یہی سب جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی ہی بہت  
 سب چیزیں لیکر آوے گا پہرہ اور کھوٹے وہ لے لیرے اور جو نہ لے اس سے باز رہے اس صورت میں  
 کوئی مواخذہ نہیں **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَمِيْدٍ الْكُفَيْيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَسْتَعْمَلَكُمْ مِنْكُمْ عَلَيَّ فَيُحِيْطَا فَيُحِيْطَا





[illegible]

نہ ہو کہ جب حکم کیا جاوے کہ ہا کہ تو نہ سنا جا ہیے نہ سنا **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ** اَلَا سَمِعْنَا وَمِثْلَهُ  
**تَرْجُمہ** دہی جاوے کہ نہ سنا **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** جَعَلْتُكُمْ رَجُلًا وَاقِدًا وَرَجُلًا نَارًا وَقَالَ اُدْخُلُوا  
 نَارًا كَمَا تَأْتِي اَنْ تَدْخُلُوْهَا قَالَ الْاَشْرُؤُنْ اَنَا فَاَنْفَرْنَا كَمَا نَفَرْنَا ذَكَرَ ذَلِكَ لِيْ رَسُوْلٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَدٌ يَنْتَدُوْنَ اَنْ تَدْخُلُوْهَا  
 لَوْ دَخَلْتُمْوهَا لَكُنْتُمْ اَلْوَيْدِيْهَا اِلَ الْيَوْمِ الْفَيْدِيْهِ وَقَالَ لِّلْاَخِيْزِرْ قَوْلًا احْسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ لِمَعَصِيَةٍ  
 اَللّٰهُ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ **تَرْجُمہ** اسیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسے حکم کیا ایک شخص کو اُس نے انکار کیا  
 اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ بعضوں نے چاہا اوس میں گھس جاوین اور بعضوں نے کہا  
 کہ ہم انکار ہی کیا کرتے تو مسلمان ہر سے (اور کفر جوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انکار ہی میں گھسین یہ  
 حکم ہے نہ ہوگا) پھر اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جہنم میں  
 گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جائے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خود کشی ہے اور وہ شریعت  
 میں حرام ہے) فیما مست تک ایسا جو لوگ گھسنے پر رضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی  
 نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اس میں ہے جو دستور کی بات ہو **ف**  
 یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اسکو ہرگز نہ سنا جا ہیے بادشاہ زمین بادشاہ کا باپ حکم دے بلکہ سب  
 ملکر ایسے بادشاہ کو سمجھا دیں اور اسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر کہ مانے تو اسکو معذور  
 کر دیں اور اسکی جگہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کریں جو اسکی کتاب پر چلے کس ایسا کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ  
 کی بالفات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ ہی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت  
 کے موافق چلتا ہے تو اسکی اطاعت نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہو اور جہاں وہ شریعت کے  
 خلاف ہو اسکی اطاعت ضرور نہ رہی **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ** اَللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ قَالَ بَعَثْتُ رَسُوْلًا  
 اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِرِّیَّةً وَاسْتَجْعَلَ عَلَیْہِمْ رَجُلًا مِّنْ اَلْاَنْصَارِ وَامْرَؤًا مِّنْ  
 بَنِیْہِمْ حَوَالَہٗ وَیُضِیْعُوْہٗ فَاَعْصَمُوْہٗ فِی شَیْءٍ فَقَالَ اَجْمَعُوْا اِلَیَّ حَتّٰی اَجْمَعُوْا لَہٗ کُفْرًا قَالَ اَوْقَدُوْا  
 نَارًا کَمَا وَقَدْنَا اَنَا نَحْنُ قَالَ اَلَمْ یَاْمُرْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ تَجْمَعُوْا اِلَیَّ  
 وَتُضِیْعُوْا قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاَدْخُلُوْہَا قَالْ فَنُظَلُّ بِعَصَمٍ فَقَالَ اِنَّمَا ذَكَرْنَا لِرَسُوْلٍ  
 اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِّنَ النَّارِ فَكَانُوْا اِکْدًا لِّکَذٰلِکَ وَاسْتَنْصَبُوْہٗ وَطَفَعَتِ النَّارُ



لَمَّا رَجَعُوا أَذْكُرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوا مَا خَرَجُوا مِنْهَا  
 إِنَّمَا الطَّاعَةُ وَالْمَعْرُوفُ تَرَجَّمَهُ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوا دیت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا رنودی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص  
 عبداللہ بن ہذافہ نہ تھے اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنیکا اور اسکی بات سننے کا میرا دن  
 لوگوں نے اسکو غصے کیا کسی بات میں اس نے کہا لکڑیاں جھج کر دو لوگوں نے لکڑیاں جھج کیں پھر  
 اس نے کہا انکار جلاؤ انہوں نے انکار جلائے تب وہ شخص دوبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا  
 تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپ ایسا حکم  
 دیا ہے اس نے کہا تو اس انکار میں گیس جاؤ یہ سنکر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور  
 انہوں نے کہا ہم تو انکار ہی سے (جہنم کے) انباگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
 پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اسکا عقدہ فرو ہو گیا اور انکار بچھا دیے گئے جب وہ لوٹ  
 کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انکار میں گیس  
 جاتے تو پھر اس میں سے نہ لکھو اطاعت کرنا اوسیا بات میں لازم ہے جو وحی ہو رہی ہے شریعت  
 کی رو سے منع نہ ہو رنودی نے کہا اس نے یہ بات امتحان کے لیے کہی تھی یا مذاق سے اور سر حال  
 خلاف تشریح بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے **حَدَّثَنَا** اَلْأَعْمَشُ بِطَرِيقِ اَلْأَسَدِ  
 عَنْ تَرَجُّمِهِ وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ سَأَلَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
 بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمِيعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَشَقَّةِ  
 وَالْمُكْرَةِ عَلَى أَشَدِّ عَلَيْكَ وَحَلَّ أَنْ لَا تَنْتَابِعَ أَكْثَرُ أَهْلِكَ وَعَلَّ أَنْ تَقُولَ بِالْحَقِّ  
 أَيْمًا كُنَّا لَا خَفَافَ فِي اللَّهِ لَوْ مَنَّا لَا تَجِيزُ تَرَجَّمَهُ عبادہ بن صامت سوا دیت ہو ہم نے بیت  
 کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور رحمت میں اور خوشی  
 اور ناخوشی میں اور گوارے حق کا خیال نہ کہا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جیگر اذکر بن گے اس  
 شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے اس کی راہ میں  
 ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے **فَسَابِیْ** بائیں اسلام کی میں  
 اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حقیقت کا چہپانے والا دنیا دار دن کی ملامت سے ڈرنا والا

ہو وہ پور اسلامان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اور سکو چاہیے تو بکرے اور سگ  
 اور چرواہے اور بہادری اور سخی گوئی اور وفاداری اختیار کرے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ**  
**بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ أَحَدُهَا أَنْ لَا نَدِينُ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ وَلَا نَحْبِسُ أَحَدًا مِنْكُمْ وَلَا نَقْتُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ**  
**عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ**  
**مَرِيضٌ فَقُلْنَا خَلِّتْنَا أَصْحَابَكَ اللَّهُ يُحْكِمُ بَيْنَنَا يَنْفَعُ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا**  
**أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَيْنَا السَّيْفَ وَالطَّاعَةَ وَفِي مَنْشُطِنَا مِنْكُمْ هَذَا وَعَسَى أَنْ لَا يَسُرَّكَ أَنْ أَثَرَهُ عَلَيْنَا دَلَّائِنَا فِي**  
**الْأَمْرِ أَهْلَهُ قَالَ إِلَّا أَنْ تَوَكَّلُوا كَيْفَ أَبَدًا حَتَّى تَكُونَ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ** ترجمہ جنادہ  
 بن ابیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے منہ پر بیان کر د  
 ہے خدا تم کو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ فائدہ دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا تم کو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے آپ سے بیعت  
 کی اور آپ نے جو شرطیں لیں ان میں یہی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر  
 خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیان ہو میں اور ہم جگہ از گریگے  
 اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو مگر جب کہلا کہلا کفر و کج بین جو اللہ تعالیٰ کے پاس حج ہے  
**فَاتْلُ** نودی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ حیثیت صاف شرع کے  
 خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپے ہو بلکہ اس کے کہہ دو اور حق بات بیان کر دو پر مسلمان حاکم  
 سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ ناسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی  
 حدیثیں ہیں اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہا ام منق کیونچہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے صحاب  
 کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالفت  
 ہی اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے -  
 فاضل عیاض نے کہا علماء کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیحہ نہیں ہے اور جب امام  
 کافر ہو جاوے تو وہ معزول ہو جاوے گا پہلے اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے جمہور  
 کا یہی قول ہے پھر اگر کافر ہو جاوے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی ہے

اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر وجہ ہے کہ اس کو مغزول کریں اور اس کی جگہ ایک  
 امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت لٹکانے کی صورت میں اس کا مغزول کرنا واجب نہیں الا اس صورت  
 میں کہ مسلمان کو قدرت ہو اس کے عزل کی برائے ایک سبقت کرنا چاہو اور اپنی دین کو بچانا چاہو اور فاسق کی یہی  
 امامت ابتدا صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا مغزول  
 کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے مغزول ہو سکے اور جب ہو نہ سکے تو فاسق کا فتنہ اور محدثین اور کلینز  
 میں سے یہ قول ہے کہ وہ فاسق یا ظلم یا حق تعالیٰ کی وجہ سے مغزول نہ ہوگا اور مغزول نہ کیا جاوے گا اور اس کے  
 لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہیں ہے بلکہ اس کو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہو قاضی عیاض نے کہا  
 ابن حبان نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن روکیا ہے بعضوں نے اس دعویٰ کو سلیم کہ امام حسن  
 علیہ السلام اور عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل مدینہ بنی اسیبہ کے خلاف اوٹھ کر  
 اٹھ کر اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن شعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے  
 لیے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا واسطہ علم انتہی مختصر باب  
 الامام جنتہ امام مسلمانوں کی سپر ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَمَّ اِمَامٍ جُنَّةٌ يَتَّكِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيَتَّقِيهِ دُكَّانُ  
 اَمْرِ يَتَّقَوْنَ اللهَ وَحَدَّ لَهُ كَانَ لَهُ يَذَلُّ اَجْرُ ذَانِ يَأْتِي بَعْدَهُمْ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ  
 ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام  
 سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف  
 سے (ظالموں اور لادھیروں کے) پھر اگر وہ حکم کرے اس کو ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا  
 اور جو اس کے خلاف حکم دیوے تو اس پر وبال ہوگا **باب** وَجُوبُ الْوَقْفِ بِسَبْعَةِ اَخْلَافٍ  
 الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ جَبْرِ خَلِيفَةٍ سَبْعَةِ عَشْرَ مِائَةً وَارْتَمَ رُكْنًا جَابِئَةً **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ  
 بَنُو اِسْرَئِيلَ تَسُوجُ اَنْبِيَاءَهُمْ لَمَّا هَلَكُوا فِي خَلْقِهِ نَبِيَّ قَوَاتِهِ لَا يَنْبَغِي بَعْدَهُ  
 وَتَسْلُكُونَ خُلَفَاءَ قَتْلِكُمْ قَالُوا اِنَّمَا نَأْمُرُكَ اَنْ تَقُولَ كَقَوْلِهِ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ وَاعْطَوْهُمْ  
 حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَنْ مِمَّا اسْتَرْعَاهُمْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

روایت ہوئی اسراہیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرنے لگا تو دوسرا پیغمبر اُس کے جگہ پر  
 پہنچا تا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگوں نے عرض کیا پر آپ ہم کو  
 کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ادن کا حق ادا کرو  
 اور اعلیٰ ادن ہو سجدے لگا جو اُس نے اٹھو دیا ہے **فَیَا** نودی علیہ الرحمۃ کہہ مطلقاً یہ تم کا یہ  
 ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اُس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت  
 صحیح ہے اور دوسری بیعت باطل ہے اس کو تو پر اگر احرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہو  
 ہو سکے کی اور یا بخیری بن کی ہونخواہ ایک شہر میں یا دوشہروں میں اور اتفاق ہے علما کا اس پر کہ ایک  
 زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک  
 بہت فاصلہ پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہو کہ تعدد جائز ہو نودی نے کہا  
 یہ قیل و خلاف ہے سلف اور خلف کو اور ظاہر احادیث کے **عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَتُكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ وَنِزَارٌ تَتَّبِعُونَ قَوْلَ الْإِمَامِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ**  
**كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَذْرَكَ مِنْكُمْ فَإِنَّكَ تَأْمُرُونَ الْإِمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَتَّبِعُونَ قَوْلَ اللَّهِ**  
 انکو ترجمہ حضرت عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور  
 ایسی باتیں ہونگی جنکو تم میرا جانو گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ایسے وقت میں جو ہر اس کو آپ  
 کا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا ادا کرو اُس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا  
 حق ہے اس کو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اس کو مہایت کرے) باو اس کو بددکر دوسرا عادل حاکم محمود ہوگا  
**عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ مَخَّلْتُ السَّيِّدَةَ فَخَالَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ**  
**عَبَّاسٍ وَنَزَلَ الْغَابِصُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكُتَيْبَةِ وَالنَّاسُ يَخْتَصِمُونَ عَلَيْهِ**  
**فَأَبْكَتُهُمْ فَبَسَّتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْنَا رَأْسَنَا**  
**مَنْزِلَةً لِنَمْلَأَ مِنْ بَصُلِهِ خِيَادَةً وَمِنَّا لَنُضِلَّ رِمَاقًا مَرَّ هَوًى فَبَشَّرَهُ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئُورَةَ جَامِعَةً فَانْجَمَتْ مَعَنَا إِلَهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ**  
**إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلَ الْإِسْلَامِ كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَكُونَ أُمَّةً عَلَى خَلْقٍ مَا يَمْلِكُ لَهُمْ**  
**وَأَنْ يَنْدَهُمْ مُمْرَرًا مَا يَمْلِكُ لَهُمْ أَنْ أُمَّةً كُوهْنَهُ جُعِلَ حَافِيَةً تُحَافِي أَدْلَاهَا**







یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرًا مِنْهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَکُمْ بِاٰیٰتٍ مُّبِیِّنَةٍ ۚ وَیَاْۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرًا مِنْهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَکُمْ بِاٰیٰتٍ مُّبِیِّنَةٍ ۚ وَیَاْۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرًا مِنْهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَکُمْ بِاٰیٰتٍ مُّبِیِّنَةٍ ۚ  
 سے پہلی باتوں کو چھوڑ کر تے اور میں بری بات کو چھوڑتا اس لئے کہ میں برائی میں نہ پڑ جاؤں میں نے عرض  
 کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ پہلائی (دوسری یعنی سلام) اب اس کے  
 بعد بھی کچھ برائی ہے آپؐ فرمایا مان میں نے عرض کیا اس برائی کے بعد یہ پہلائی ہے آپؐ فرمایا مان  
 لیکن اس میں دوسرے میں نے کہا وہ دوسرے کیا آپؐ فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں  
 گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پھیلے گے اور میں اچھی باتیں بھی ہوگی اور بری بھی ہیں میں نے عرض  
 کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی آپؐ فرمایا مان ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں  
 کو بلادیں گے جو ان کی بات مانے گا اور جہنم میں ڈال دیں گے میں نے کہا یا رسول اللہ ان لوگوں  
 کا حال ہم سے بیان فرمائیے آپؐ فرمایا ان کا رنگ سیاہی ہوگا اور ہماری ہی زبان دہلیز کے پیر  
 عرض کیا رسول اللہ اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں آپؐ فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کو ساتھ رہ  
 کہا اگر جماعت اور امام نہ ہوں آپؐ فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دو اور کائنات ایک درخت کی جڑوات سے جدا کر دے تو تم تک  
**ف** یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ لے تو درخت کی جڑ سے جدا کر دے پس ہر ان بے  
 دینوں کو ملے اور ان کے ہر احدیت میں حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیشین گوئی فرمائی خوارج اور  
 قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوں گے اور پہلائی ہے جس میں دوسرے ہر لغو  
 نے کہا عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک باخدا محدث کو سنا کہ یہ زمانہ تھا جب نبی اسے  
 کی خلافت کے بعد ہوا اس میں اگرچہ پہلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھی اس کے بعد زمری برائی کا زمانہ  
 اب ہر جگہ پھرت اور بے دینی اور کلمہ کہا کفر ہی پھیل رہی ہے اور جہنم کی طرف بلائے داسے  
 وہ وہ لوگ ہیں جو سید احمد خان ابوالشیاچہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ اس وقت نیز  
 جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین جو کلمہ منوں سے علیحدہ رہنا وہ اللہ  
**ح** ۱۔ حَدِیْثُ بَحْرِیْنِ اَیْمَانَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّا کَانَ اَشْرَکُ فَاَعْمَدَ  
 اللہُ یُسْخِیْطُہُ فَاَعْمَدَ ہِزْوَکَ اَلْحَمْدُ لَکَ اَللّٰہُمَّ قُلْتُ ہَلْ دَرَاہُ ذٰلِکَ اللّٰہُ تَعَالٰی  
 قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ دَرَاہُ ذٰلِکَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْتُ کَیْفَ قَالَتْ لَکُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا اَمَّا کُمْ کَیْفَ  
 یَقُوْلُوْنَ یَقُوْلُوْنَ اَمَّا کُمْ کَیْفَ قَالَتْ لَکُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا اَمَّا کُمْ کَیْفَ قَالَتْ لَکُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا اَمَّا کُمْ کَیْفَ



جَعَلْنَا رِئَاسَتَ نَبِيِّكَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَدْرَكَكَ ذَلِكَ قَالَ كَتُمْنِهِ وَخُصِّمْ وَارِثَ  
 حَرْبٍ خُصِّمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَتَمَّهُ ثُمَّ كَاطَعَ تَرْجَمَهُ خَدْرِي بْنُ الْيَمَانِ سَ رَعَابَتِ هُوَ مِنْ نَسَبِ عَرَضِ  
 كَمَا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ مِنْ تَبَعِهِ بِرَسُولِ اللَّهِ فِي بَهْلَانِي دِي ابْنِ سُلَيْمٍ بَعْدَ هَبِي كَيْفَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى فَرَمَا  
 دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى  
 فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى  
 سِيرِي سَمْتِ بِرَعْلٍ نَهْنِي كَرْنِي أَدْرَانِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ  
 أَدْمِيحَ كَيْفَ بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى  
 زَمَانِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى  
 سَنِي جَاءَ أَدْرَانِ حَاكِمُ نَا مَارَهُ **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مَيِّتَ جَاهِلِيَّةٍ  
 وَمَنْ قَاتَلَ حَتَّى رَأَى قَوْمَهُ يَفْتَنُونَ كَعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُوْنَ إِلَى الْعَصْبَةِ أَوْ يَنْصُرُونَ عَصْبَةً فَقَتَلَ  
 نَفْسَهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَكَانَ جَاهِلِيَّةً مَيِّتَ مَوْتِ جَاهِلِيَّةٍ  
 وَكَأَيْفَ لِي إِذْ نِي عَصْبَةً عَصْبَةً فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَمَا جَوْشَنُ حَاكِمُ كِي أَطَاعَتِ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى  
 كَمَا سَابَقَهُ جَوْشَنُ دِي سَ بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى  
 لَمْ يَكُنْ جَوْشَنُ دِي سَ بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى  
 بِرَسُولِ كَيْفَ بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى  
 مَارَ جَانَا جَاهِلِيَّةٍ كَرَمَانِي كَارَ سَابَقَهُ أَدْرَانِ جَوْشَنُ هَبِي أَمْتِ بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى  
 بِرَسُولِ كَيْفَ بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى فَرَمَا دُنِ مِيحَ كَمَا بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَرَاءَتِي هِيَ أَتَى  
 زَكَرَ كَرَمَانِي كَارَ سَابَقَهُ أَدْرَانِ جَوْشَنُ هَبِي أَمْتِ بِرَسُولِ كَيْفَ بَعْدَ بَهْلَانِي هِيَ أَتَى  
**عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 حَلِيلِي سَجْدُ رُؤُوفٍ قَالُوا كَيْفَ أَشْفِي مِنْ مَوْتِ جَاهِلِيَّةٍ تَرْجَمَهُ دِي جَوَابُ كَرَمَانِي **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 اللَّهُ تَعَالَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ



کا سامہوگا **حسن** نافعہ قال جاء عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه إلى عبد الله بن  
 مطيع رضي الله تعالى عنه حين كان من أمر الحرة ما كان زمن يزيد بن معاوية فقال  
 أطرحوا لابي عبد الله الحمر وسادة فقال اني لعدائك لا جالس أنتك لا حد ثلثه  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من شدة يد ائتم طاعة لقي الله يوم القيمة لا  
 حجة له ومن مات وكفى في عنقه بيعة ماتت ربيعة قجاهلية ترجمه نافع سرور  
 ہے عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن مطیع باپس کو حجب حرہ کا واقعہ ہوا نیز یہ بن معاویہ کے  
 زمانہ میں (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک شام ہے مدینہ سے ملا ہوا  
 قتل ہو گئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہو گئے خدا اس پر مدد وہ کو اسکا بدلہ دیوے) عبد  
 بن مطیع نے کہا ابوعبد الرحمن (کیسے) یہ عبد اللہ بن عمر کی اس کے لیے تو شک بچاؤ اور نہ ہونے کھایا  
 اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث صحیحہ کو منانے کے لیے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ماتمہ نکال لے اطاعت سر وہ قیامت کو دن خدا پر  
 ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو  
 تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا ماتمہ  
 کرنا واجب ہو اور غیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا ماتمہ بالجو  
 کرنے کے لیے اور اس حدیث کی پیروی کے لیے کسی کو یہی جو مستحق ہوا اپنا امام مقرر کر لین اور اس سے بیعت  
 کر لین **حسن** ابن عمر آتہ ابن مطیع قال حدث عن النبي صلى الله عليه وسلم عن  
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **حسن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبي صلى الله عليه وسلم  
 سلم يقول حدثني كذا عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال  
 فارقوا المسلمين دھو حجتهم جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں غلط کرنے **حسن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انك سمعوك ههنا  
 ههنا ثم ان ادان يفرق امده هذه الاممة وهو جميع فافروا بالسيوف كائنا من كان  
 ترجمہ عرفہ سے روایت میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم قریب میں فتنے  
 اور فساد ہو جو کوئی جاہل ہے اسے اس کو اتفاق کر لگا کر اتر اسکو تلوار سے مار دو جاہل جو کوئی ہو **ف**



[illegible]





اہل علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس رخت کی  
 جگہ معلوم ہے نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو **ع** **سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ**  
**عَنْ أَبِيهِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
 التَّجْوِيفِ قَالَ فَلْتَوَفَّاهُمَا مِنَ الْكَمَامِ الْمُقْبِلِ **ترجمہ** سعید بن المسیب اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول  
 اہل علیہ وسلم کے ساتھ تہ شجرہ رضوان کی جس سال بیت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس  
 وقت کو پہل گئے **ع** **سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ  
 لَقَدْ دَأَبْتُ الشَّجَرَةَ لَمَّا أَتَيْتُمَا بَعْدَ ذَلِكَ أَعْرَفْتُمَا **ترجمہ** سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ  
 رضوان دیکھا تھا لیکن پہچان میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا **ف** **الزُّوِّي** نے کہا اس رخت  
 کے چب جانیہیں یہ صحت ہی کہ جاہل لوگ جا کر اوس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اسکا چب چا بنا **اسد**  
**لَمَّا كُنِيَ حِمْرَتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِمَا عَلِئْتِ شَيْءَ بَابِكُمْ رَسُولَ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ حَلَّ الْمُوْتِ** **ترجمہ** حمزہ بن ابی سعید نے کہا  
 میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اہل علیہ وسلم سے بیعت کی اونہوں نے کہا ہم  
**پیشکش** **سَلَمَةُ بْنُ مَسْلَمَةَ** **ترجمہ** وہی جو اوپر لکھا **ع** **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ** سے  
**اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ آتَاهُ ابْنُ نَفَالٍ هَذَا ابْنُ خَطْلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلِئْتُ مَاذَا قَالَ  
**عَلِ الْمُوْتِ** قَالَ لَا أَبَايُهُ عَلَى هَذَا أَحَدًا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**  
 عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ خطلہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے بیعت کر رہا ہے سرے  
 پر اونہوں نے کہا میں ایسی بیعت کسی کو کرنے والا نہیں رسول اہل علیہ وسلم کے بعد  
**فَالزُّوِّي** نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بیگانہ پر ہو وہاں طلب کیا ہی ہو اور پھر شروع اسلام میں جس کا ذوق مقابل  
 بیگانہ سے تھا پھر اسے جس کی سانی کر دی اب وہ گئی کا خردوں بیگانہ منع ہے اس کو زیادہ اگر ہو تو جائز ہے **وَاب**  
**تَحْوِيلُ جِرْجُوعِ الْهَاجِرِ إِلَى أَهْلِهِ كَانَ دَلِيلًا عَلَى جَوْشَنُ خُصَّاصِ بْنِ طَلْحَةَ وَحُجْرَةَ كَرَجَاوِي**  
**وَمَنْ أَمْرًا وَطَنَ بَنَاءَ حَرَامٍ** **ع** **سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوعِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** وَخَلَّ  
**عَلِ الْحَبَايِجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوعِ إِنْ تَدْنَيْتَ عَلَيَّ عَقِبِيكَ تَقْرَبُ بَيْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَيْتِ** **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کو کہا میں نے



وہ بولا اے کوچ کے بیٹے تو مڑ ہو گیا۔ پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا  
 نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے  
 کی وقت قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ عمامہ جس کو پھر  
 اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے  
 حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن  
 کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں دوسرے یہ کہ ہجرت  
 سے جو عرض تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے  
 فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے  
 آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتہی مختصراً) **کتاب**  
**الْمَبَایِعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ**  
**مَعْنَى الْهَجْرَةِ بَعْدَ الْفَتْحِ** مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت  
 ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی **عَنْ** **جُبَايَشِ بْنِ مَسْعُودٍ**  
**السَّيِّدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ أَبَا بَيْعَةَ عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا**  
**وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ** ترجمہ جبابش بن مسعود سلمی سے روایت  
 ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا  
 ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر **عَنْ**  
**جُبَايَشِ بْنِ مَسْعُودٍ السَّيِّدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ**  
**تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ**  
**بَابِعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ مَضَتْ الْهَجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ بَابِعُهُ**  
**قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو حُثَيْثَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ**  
**فَاخْبَرْتُهُ يَقُولُ جُبَايَشُ فَقَالَ صَدَقَ** ترجمہ جبابش سے روایت ہے میں اپنے بھائی

ابو سعید کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا کہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ اس سے  
 بعیت لیجئے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی میں نے کہا ہر کس چیز پر آپا بعیت لیں گے  
 اس سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو سعید کو ملا دن سے مجاشع کا  
 کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے مجہا کہہ کر **عَلَيْكُمْ بِطُغْيَانِ الْاَوْسَةِ اَوْ قَالَ كَاخِيذُ الْاَكَاةِ**  
**فَقَالَ صَدَقَ مَجَاشِعٌ وَلَمْ يَكُنْ كَسْرًا بَا مَعْبُدٍ** ترجمہ وہی جہاد پر گذرا **سُحَيْرُ ابْنِ عَنَابِ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ كَيْفَ مَكَّةَ لَا**  
**هَيْبَةَ وَكَفَرٍ جَعَادٌ وَكَفَرٍ قَاتِلٌ** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن کہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیکی ہے  
 اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **فَإِنْ بَرَزْتُمْ عَلَيْهِ فَهَكَذَا تَوَكَّدَ فَوَافَقْتُمْ**  
 یہ ہے کہ اب ہجرت دار الحرب کو دار الاسلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب  
 یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب  
 نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہو **مَنْ مَضَى بِطُغْيَانِ الْاَوْسَةِ مِثْلَهُ** ترجمہ وہی جہاد پر  
 گذرا **حَدَّثَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**يَوْمَ الْفَتْحِ يَقُولُ لَا هَيْبَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَا كَفَرٍ جَعَادٌ وَلَا كَفَرٍ قَاتِلٌ** ترجمہ  
 محمد مجاہد ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیکی ہے  
 اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ**  
**تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ**  
**وَيْحَكَ لِمَنْ شَانَ الْهَجْرَةَ لَشِدِيدُ فَهْلٍ لَكَ مِنْ طَبِيلٍ** فقال نسمة قال فهل فؤادك فقال  
 قال نسمة قال فأعمل من فؤادك إليّ باركاً قال الله لن يتربك من عملك شيئاً ترجمہ  
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا  
 اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اسکو فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پر

ہجرت توڑنا پڑے تیرے پاس اور تم میں وہ بولا مان ہیں آپ نے فرمایا تو انکی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا مان آپ  
 فرمایا تو مسندِ ردوان کے اوس بار جو عمل کرتا رہا اسے تعالیٰ ہر کسی عمل کو ضائع نہیں کرنے کا حکم  
 اَلَا وَرَءِیْ بِمَیْمَنَیْکُمُ الْاِسْمَ الَّذِیْ لَکُمْ عَلَیْہِ اِنَّہُ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَکَیْ قَوْلَکَ مِنْ عَمَلِکَ فَمَیْمَنَکَ زَادَ فِی الْحَدِیْثِ  
 قَالَ فَحَلَّ فَعَمَلُکُمْ وَزِدَہَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اسے تعالیٰ تیرے  
 کسی عمل کو نہیں جوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو انکا دودھ دوتہا ہے جب وہ باہنی پینے کو آتے ہیں  
 اور سنے کہا مان **باب** کَیْفَیْنِیْ بِبَیْعَةِ الْاِسْکَادِ عورتیں کیونکر بیعت کریں **عن عائشہ**  
 رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا زَوْجِہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا اَہَا جَرَنَ  
 اِلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْتَحِنْنَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّا بَیْعُہَا النَّبِیُّ اِنَّا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ  
 یَبَیْعُکَ عَلٰی اَنْ لَا یُتْرَکَنَّ بِاَللّٰہِ فَمَیْمَنَکَ وَلَا یُتْرَکَنَّ اِلَّا اِلَیَّ یَسْتَحْیِیْنَ اِلَیَّ اِذَا جَرَنَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی  
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْدَرْنَ بِذٰلِکَ مِنْ قَبْلِہِمْ نَالَ لَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
 اِنْ تَطْلُقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ ذَکَ وَاللّٰہُ مَا مَسَّتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُ امْرَاةٍ  
 قَطُّ غَیْرَ اَنِّہُ یَبَیْعُہُنَّ بِاَلْکَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا لَمَّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَا اَخَذَ رَسُوْلُ  
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ الْاِیْمَ اَوْ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَا مَسَّتْ کَفَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ  
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَّتْ امْرَاةٌ قَطُّ وَکَانَ یَقُوْلُ لَہُمْ اِذَا اَخَذَ عَلَیْہُنَّ وَکَانَ یَبَیْعُہُنَّ بِاَلْکَلَامِ  
 ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر مسلمان عورتیں جب بیعت  
 کرتی ہیں تو آپ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق اسے نبی جب یہاں جو یس مسلمان عورتیں بیعت  
 کرتی ہیں تو اس بات پر کہ ضرر کیا نہ کریں گے اس کا کسی کو جو رسی نہ کریں گی نہ ناز کر نیگی اخیر تک ہر جو  
 کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی۔ وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہوجاتی)  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ اقرار کرتی اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت  
 لے چکا تم اللہ تعالیٰ کی آپ کا ماتہ کسی عورت کو ماتہ سے نہیں چھو البتہ زبان سوا آپ ان سے بیعت  
 لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار  
 نہیں لیا مگر جبکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کہی

نہیں لی بلکہ آپ صحت زبان پر فرمادیتے جب وہ اقرار کرتے ہیں میں تم سے بیعت کر چکا ہوں تو  
 علیہ السلام نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اور ان کا ہاتھ پکڑنا  
 درست نہیں اور مردوں کو زبان سے ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ جنہی عورت کو ضرورت کی وقت بیعت  
 کرنا درست ہو اور عورت کی آواز نہ نہیں ہے البتہ اسکا بدن بغیر ضرورت کی جیسے معالجہ یا فصد یا حجامہ  
 یا دانت نکلانے یا سر لگانے کے چونا نا درست ہو اور یہ ضرورتیں بھی اس وقت ہیں جب عورت یہ  
 کام کرنے والی نہ ہے انتہی **باب** **فَمَنْ مِّنْهُمْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى فَكَفَّرَ عَنْ سَعْيِهِ**  
**الْبَشِيرُ** **الَّتِي سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ امْرَأَةٍ قَطْرًا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا**  
**كَأَذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَاغْلُظْهُ قَالَ أَذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا نے عودہ پر عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت  
 کے ہاتھ سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے اس بات کہتے ہیں جب وہ زبان سے قول دیتے تو آپ  
 فرماتے جا میں نے تجھ سے بیعت کر لی **باب** **الْبَيْعَةُ عَلَى الْكَيْفِ وَالطَّاعَةُ قِيَامًا اسْتِطَاعَ**  
**بَيْعَتُ كَرَامَتُهُ** اور ماننے پر جب اتنا کہ ہو سکے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**  
**عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السُّجُودِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ**  
**لَنَا قِيَامًا اسْتَطَعْنَاهُ** ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آپ سے بیعت  
 کرتے تھے بات سنو اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہو سکیگا (پھر اپنی شفقت  
 ہی اپنی است پر کہ جو کام نہ ہو سکے اور کچھ نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں) **باب** **بَيَانُ**  
**رَسُولِ الْكُوفَةِ** اومی کب جو ان ہوتا ہے **عَنْ** **ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ ثَمَرٍ عَشْرَةَ سَنَةٍ فَلَمْ يُجِدْنِي وَعَرَضَ عَلَيَّ يَوْمَ**  
**الْخُدَيْدِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدْ مَثَلَ عَلِيٌّ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ**  
**وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ تَتَبَعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ بَيْنَ الصَّوْنِ وَالْكَيْفِ**  
**كُتِبَ إِلَيْهِمْ أَنْ يَقْرَأُوا لِي كَأَنَّ ابْنَ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْتَنِبْ**  
**فِي الْبَيْعَاتِ** ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے سامنے واحد کے دن ٹرائی میں اور میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھ پر مشورہ کیا (یعنی اس نے

والرن بین دخل نکیا ابرہہ بن ہریر بن خندق کے دن جب یمن بندہ برکا تھا تو آپ نے منظور کر لیا  
 نفع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اور کہے پاس کہ وہ ان دنوں خلیفہ تھے  
 اور انہوں نے کہا یہی حدیث نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عالم کو لکھا کہ جو شخص بندہ برس کا ہوا اسکا حصہ  
 لگا دین اور جو بندہ حکم ہوا اسکو مال بچوں میں شریک کریں **عک** عُبَیْدُ اللَّهِ بِطَلَا  
 اَلْاَسْکَادِغَیْنِ اَنْتَ فِیْهِمْ دَا نَا لَیْ اَکْبَمَ عَشْرَةً فَاَسْتَصْعَرْتَ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادٌ بِکَذْرَا  
 اس میں ہے کہ میں جو وہ برکا تھا آپ نے مجھ کو بٹھا سچا **باب** التَّحْرِاتُ یَسَافِرُ بِالْمَحْضِ  
 اِلَى الْاَرْضِ الْکُفَّارِ اِذَا خِیْفَ وَقُوْعُهُ بِاَیْدِیْهِمْ قَرَأَ شَرِیْفَ کَافِرُونَ کے ملک میں لیجانا  
 منع ہے جب یہ وڑ ہو کہ ان کے ماتھے لگ جاوے گا **عک** اَبْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ  
 قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَسَافِرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى الْاَرْضِ الْعَدُوِّ تَرْجَمَهُ حَضْرَت  
 عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے  
 جانے سے سفر میں **عک** عُبَیْدُ اللَّهِ بِطَلَا اَلْاَسْکَادِغَیْنِ اَنْتَ فِیْهِمْ دَا نَا لَیْ اَکْبَمَ عَشْرَةً فَاَسْتَصْعَرْتَ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادٌ بِکَذْرَا  
 اللہ حکم دے گا کہ کان نہ ملے اَنْ یَسَافِرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى الْاَرْضِ الْعَدُوِّ حَتَّافَةً اَنْ یَنَالَهُ الْعَدُوُّ  
 ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن  
 کو سفر میں دشمن کے ملک میں لیجانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ماتھے نہ پڑ جاوے **عک**  
 اَبْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ  
 فَاَنْتَ لَا اَمِنْ اَنْ یَنَالَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ اَیُّوْبُ فَقَدْ نَالَ الْعَدُوُّ وَخَاجَمُوْهُ تَرْجَمَهُ حَضْرَت  
 بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است لیجاد سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھ وڑ  
 ہے دشمن کے ماتھے میں پڑ جائیگا اگر آپ نے کہا دشمن کے ماتھے میں پڑ گیا اور وہ لگ جھک کر نہ تم سے ہد  
**ف** لوی نے کہا نجات کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ ہے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈرنے  
 ہو مثلاً اثر الشکر ہو تو اسوقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے مکروہ کہا  
 ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا خیر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو **عک** اَبْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا  
 اَللَّهُ تَعَالٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِہِ اِنْ عُبَیْدُ اللَّهِ وَانْتَفَقَ فَاَنْ اَخَذَ  
 وَفِیْ حَدِیْثِہِ سَفِیَّانَ وَحَدِیْثِہِ الْعُبَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍَا اَنْ یَنَالَهُ الْعَدُوُّ تَرْجَمَهُ

وہی جو اوپر گذرا **باب** السَّابِقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا كَهَوْدُورٍ كَابَانٍ اِدْرُكُورٍ  
 کو تیار کرنا شرط کے لیے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ النَّبِيَّ قَدْ أَهْمَرَتْ مِنَ الْعُقَيْبَةِ وَكَانَ أَكْبَدَهَا تَنْزِيحًا أَلْوَدَاعَ وَسَابَقَ بَيْنَ  
 الْخَيْلِ النَّبِيُّ لَمْ تَقْتَرَمِ مِنَ الشَّيْخَةِ إِلَّا مَسْجِدَ بَنِي دُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمَا مُتَقَرِّبًا سَابِقًا تَرَجَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نے دوڑ کی ادن گھوڑوں کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنبہ الوداع تک (ان دونوں مقاموں  
 میں یا بچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کیے گئے  
 تھے ادن کی دوڑ ثنبہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر ادن کو گون مین تھے جنہوں نے  
 دوڑ کی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ زَادٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ  
 مَرْزُوقٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ قَدْ أَهْمَرَتْ مِنَ الْعُقَيْبَةِ وَكَانَ أَكْبَدَهَا تَنْزِيحًا أَلْوَدَاعَ وَسَابَقَ بَيْنَ  
 تَرَجَّمَهُ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں نے اسے کو گھوڑا مجھ کو لیکر سجد پر چڑھ گیا  
**ف** نووی نے کہا اس حدیث میں گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ادن کو تیار کرنا مینے  
 تضمیر کرنا دوڑ کی درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ مکہ کر دین پہر اسکو گرم چول پہنا کر  
 ایک بند کو ٹھہری مین باندھ دین تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز نہ ہو اسے اور  
 خلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا شکی ہے اور ہمارے اصحاب نے نزدیک و مستحب ہے اور  
 بغیر عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دیوے یا شخص ثالث  
 و دربان مین ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دیوے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے اتنے **باب**  
 فَضِيلَةُ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْلَ مَعْصُودَةٌ بِئِذَا أُصْبِحَ الْكَهْوْدُورُ فِي فَضِيلَةِ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي كَلْبِهَا الْخَيْرُ  
 الرَّبِيعِ الْقِيَمَةُ تَرَجَّمَهُ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي كَلْبِهَا الْخَيْرُ  
 تَرَجَّمَهُ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ



گھڑی میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ آٹھ سو چوبیس ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھڑی مبارک ہوتا ہے بعضا سحر  
**باب** میں جنات الشیطان گھڑی کی کوئی سی شین بری ہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ الشَّيْءَ الَّذِي كَانَ مِنْ الْخَبَرِ  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجاتے تھے انکل گھڑے کو در  
 کی تفسیر آگے آئی ہے **عَنْ** سُفْيَانَ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 الشَّيْءُ الَّذِي أَنْ يَكُنَّ الْفَرْسُ فِي رَجُلٍ يَكُنَّ الْيَمْنَى بَيَاضٌ وَفِي رِجْلَيْهِ الْيَمْنَى أَوْ يَدِهِ الْيَمْنَى وَرِجْلَيْهِ  
 الْيَمْنَى **ترجمہ** وہی جو اوپر گدرا اتنا زیادہ ہے کہ شکل وہ گھڑا ہے جگہا مہنا پاؤں اور بائیں  
 ہاتھ سفید ہو یا دایا مہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک انکل وہ  
 سب سے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہرنگ یا تین ہرنگ اور ایک سفید ابن دریر نے کہا  
 انکل وہ ہے کہ ایک طرف کو ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کو ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں  
 واسد اعلم **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ  
 حَدِيثَ وَكِيعٍ وَبِإِذْنِهِ وَهَبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَكَثَرِ النَّاسِ **ترجمہ**  
 وہی جو اوپر گدرا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَدَعَهُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جَدًّا أَوْ سَبِيلًا  
 وَبِمَا نَأَى وَتَصَدَّقَ بِمَا يَرْجَى فَخَوَّ عَلَى ضَامِرٍ أَنْ أُخْرِجَهُ الْبَيْتَةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَيْكَ كَيْدِ  
 الَّذِي خَدَعَهُ مِنْهُ نَأْيًا مَا نَأَى مِنَ الْحَيْرِ أَوْ غِيْمَةٍ وَالَّذِي نَفَسَ مُحَمَّدٌ بَيْدَهُ مَا مِنْ كَلِمَةٍ  
 يَكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا حَبْلٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَحَبْلِ تَمْرٍ حِينَ يَكْلَمُ لَوْ كَلَّمَ دِيمَ وَرَجُلًا  
 مِنْكَ وَالَّذِي نَفَسَ مُحَمَّدٌ بَيْدَهُ لَوْ أَنَّ أَشْقَى عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدَتْ خِلَافَ مِرَّةٍ  
 تَعَزُّوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا أَوْ لَكِنْ بَعْضُ أَحَدٍ سَعَةً فَكَيْفَ لَمْ يَكُنْ دُونَ سَعَةٍ وَكَيْفَ  
 عَلَيْكُمْ أَنْ يَخْلَفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفَسَ مُحَمَّدٌ بَيْدَهُ لَوْ دَعَيْتُ أُمَّيَّيْنِ لَأَعَزُّوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 فَأَقْتُلْ ثُمَّ أَعَزُّوْا فَأَقْتُلْ ثُمَّ أَعَزُّوْا فَأَقْتُلْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اُسکا جو نکلے اور اسکی راہ میں اپنی  
 نہ نکلے جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اور اس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ





[illegible]

قُلْ لَوْ لَا اَنْتُمْ لَمْ تَكُنْ لَوْ لَا اَنْتُمْ لَمْ تَكُنْ لَوْ لَا اَنْتُمْ لَمْ تَكُنْ لَوْ لَا اَنْتُمْ لَمْ تَكُنْ  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی تو میری  
 امت پر توہین چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جس پر اور پگندرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتَمَنُ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ اِلَّا قَوْلَهُ مَا تَخَلَّفُ  
 عِيَالًا تَقْتَمَنُ تَقْتَمَنُ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ تَقَالِ ترجمہ یہی جو اور پگندرا **بَابُ** فَصْلُ  
 الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اس کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَاتَتْ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لَيْسَ لَهَا  
 اَنْهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اَنْ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلَّا الشَّهَادَةُ بِمَعْنَى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي  
 الدُّنْيَا يَأْتِي مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی مر جائے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی پہلائی ہو تو ہے وہ رضی  
 نہیں ہوتا کہ پہر دنیا میں اسے اگرچہ ساری دنیا اور کچھ اس میں ہے وہ سب اس کو ملے مگر شہید وہ آزد  
 کرتا ہے کہ پہر دنیا میں اسے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت **كَرِهَتْ**  
 لَوْدِي وَلِغِيَةِ الرَّحْمَةِ مَسْنَعًا کہا احمدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی اور شہید اس پر کہتے ہیں شہید  
 کو کہ وہ شہید ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور اور سلمان قیامت کو دن جنت میں جاوین گے اور ابن  
 انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت کو اس کے دہسٹر بعضوں نے کہا اس  
 لیے کہ وہ جان نکلتی ہے مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجہ کا بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے  
 رحمت کر اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اور اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے  
 کہ اس کا رحم اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتون پر قیامت کے دن اسے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ  
 اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا  
 أَحَدٌ يَدُخُلُ الْجَنَّةَ يَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا دَرَانًا لَهُ مَا عَمِلَ الْاَنْفُسُ مِنْ شَيْءٍ عَدَا  
 الشَّهَادَةَ نَافِلَةً بِمَعْنَى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمَّا يَأْتِي مِنَ الْكِرَامَةِ ترجمہ انس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اس کو  
 پہر دنیا میں اسے کی آزد نہ ہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جاوین پر شہید آزد و گری

پر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کہونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے دجر کو **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 قَالَ لَا تَسْطِيعُوهُ قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَكَانَ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْطِيعُوهُ  
 قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مَثَلُ الْجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِحِ الْفَاحِشِ الْقَائِلِ يَا بَاتِ اللَّهُ  
 لَا يَفْتَعِدُ مِنْ صِيَامِهِ وَلَا صَلَوةٍ حَتَّى يَرِجَمَ الْجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ حَمَمَ حَضْرَتُ الْبَرَاءِ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سُرُورًا وَرَأَتْ هِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ كَمَا كَانَتْ رَاهِ مِينَ جِهَادِ كَرَنَ  
 كَے برابر کون سی عبادت ہو آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر انہوں نے پوچھا دو یا  
 تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتو آخر تیسری بار میں آپ نے  
 فرمایا اس کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسو کوئی روزہ دار ہو کہ نماز میں کھڑا ہو  
 اسے تعالٰی کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے سوتے نہ نماز سے بیٹھا کہ لوٹے جہاد سے **ف**  
 اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت ہی نہیں ہو سکتی **عَنْ**  
 سَهِيلِ بْنِ أَكْثَامٍ أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ عَنْ أَبِي جَبْرِ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَقَالَ  
 مَا أَبَايَ أَنْ لَا أَجْعَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَسْقِيَ الْحَاجَةَ وَقَالَ الْخُرَّمِيُّ أَبَايَ أَنْ  
 لَا أَجْعَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَسْقِيَ الْحَاجَةَ وَقَالَ الْحَاجَةُ وَقَالَ الْحَاجَةُ وَقَالَ الْحَاجَةُ  
 اللَّهُ أَفْضَلُ مِمَّا أَتَمُّ ثُمَّ تَوَجَّهَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَالَ لَا تَزْعُمُوا أَصْلًا كَرِهْتُمْ  
 مِنْبَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَإِنْ أَصْلَكْتُ الْجُمُعَةَ بَخَلْتُ  
 فَاسْتَفَيْتُهُ نِيْمًا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَجْعَلْ لَكُمْ سِقَايَةَ الْحَاجَةِ وَعِمَادَةَ الْإِسْلَامِ  
 الْحَدَامُ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ الْآيَةُ إِلَى الْخُرُوجِ ثُمَّ حَمَمَ ثَمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سُرُورًا  
 ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھا تھا ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہیں مسلمان  
 ہونے پر کسی عمل کی حجب میں باپنی پلاؤں گا حاجیوں کو دو سرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی  
 اسلام کے بعد میں تو سب جہاد کی مرمت کرتا تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے حضرت  
 عرض اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو دہرایا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہر کے سامنے جمعہ کے دن ست

پکارا کہ ولیکن میں جسے کی نماز کے بعد آپ پر جو بون گا اوس بات کو جس میں تم نے ختم کیا تب  
 تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **حَبِطَ النَّارُ نَارُهَا** یعنی کیا تم نے حاجیوں کا باقی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت  
 کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہو کہ نہیں اسے تعالیٰ کے سامنے برابر نہیں **ف** تو وہی نے کہا ہر  
 حدیث و زیلکا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اسوقت ذکر اسناد  
 تعلیم میں ہی بلند آواز نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے **عَنْ النَّصَائِرِيِّ**  
**بَقِيْرِ بْنِ رَجَاءٍ** **عَنْهُ** قَالَ **كَتَبْتُ عِنْدَهُ مِنْ عَبْدِ سُبُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ** **مَرْجَمُهُ** **وَهِيَ** **جَوَابُ** **رِكَازِ** **بَابِ** **فَضْلِ** **الْعُدَّةِ** **وَالرَّحْمَةِ**  
**فِي سَبِيلِ اللَّهِ** **أَسَدُ** **تَعَالَى** **كِي** **رَاهِ** **مِينَ** **صَبِيحٍ** **يَا** **شَامَ** **كُو** **طِنَا** **عَلِيٍّ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **تَعَالَى**  
**عَنْهُ** **قَالَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ**  
**الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا** **مَرْجَمُهُ** **حَضَرَتْ** **عَنْ** **رَوَايَتِ** **هَرِ** **رَسُولِ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ**  
**الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا** **سَبِيحٌ** **كُو** **طِنَا** **عَلِيٍّ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **وَسَلَّمَ** **قَالَ** **وَالْعُدَّةُ** **وَمَا** **فِيهَا** **سَبِيحٌ** **كُو** **طِنَا** **عَلِيٍّ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**مَرْجَمُهُ** **سَبِيحٌ** **كُو** **طِنَا** **عَلِيٍّ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**سَارِي** **دُنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا** **سَبِيحٌ** **كُو** **طِنَا** **عَلِيٍّ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**السَّبِيحُ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **وَسَلَّمَ** **قَالَ** **وَالْعُدَّةُ** **وَمَا** **فِيهَا** **سَبِيحٌ** **كُو** **طِنَا** **عَلِيٍّ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**مَرْجَمُهُ** **سَبِيحٌ** **كُو** **طِنَا** **عَلِيٍّ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**أَبِي** **تَوْبَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُ** **قَالَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **وَسَلَّمَ** **قَالَ** **لَوْ** **كَانَ** **أَنْ** **يَجْكَفَا**  
**مِنْ** **أَمْرِي** **رِسَالَتِي** **لَمْ** **يَكُنْ** **يَنْفِ** **وَقَالَ** **فِيهِ** **وَلَوْ** **رُوحًا** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**مَرْجَمُهُ** **وَهِيَ** **جَوَابُ** **رِكَازِ** **بَابِ** **فَضْلِ** **الْعُدَّةِ** **وَالرَّحْمَةِ**  
**صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **وَسَلَّمَ** **قَالَ** **وَالْعُدَّةُ** **وَمَا** **فِيهَا** **سَبِيحٌ** **كُو** **طِنَا** **عَلِيٍّ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**مَرْجَمُهُ** **أَبُو** **يُؤْبَ** **وَرَوَايَتِ** **هَرِ** **رَسُولِ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **فِي** **سَبِيلِ** **اللَّهِ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**بِهَيْرَةٍ** **أَنْ** **سَبَّحُوا** **دُونَ** **سَبِّ** **أَقْسَابِ** **لِّكُلِّ** **أَوْ** **رُوحًا** **خَيْرٌ** **مِّنْ** **الدُّنْيَا** **وَمَا** **فِيهَا**  
**اللَّهُ** **تَعَالَى** **عَنْهُ** **يَقُولُ** **قَالَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **وَسَلَّمَ** **مِثْلَهُ** **سَوَاءٌ** **مَرْجَمُهُ** **وَهِيَ** **جَوَابُ**



میں تو میرے گناہ معاف ہو جاؤں گے اسچہ فرمایا جان اگر تو مارا جاوے اس کی راہ میں صبر کر رہا  
 اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سناٹے رہی بیٹھ نہ مڑے پھر آپ فرمایا تو نے کیا کہا  
 وہ بولا اگر میں مارا جاؤں اسے تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاؤں گے آپ نے فرمایا  
 جان اگر تو مارا جاوے صبر کر کے خالص نیت ہو اور نہ تیرا سامن ہو بیٹھ نہ مڑے مگر فرض معاف  
 رہے گا کیونکہ حیرت کی علیہ اسلام نے بیان کیا مجھ سے اسکو **ف** نزدیکی نے کہا نیت خالص  
 ہو یعنی خاص اس دعا کے کہیں سطر ٹکے نہ ملے اور مال اور دولت کے لیے نہ فخر کی ناموری یا سخت  
 کے واسطے اور فرض معاف نہ ہو گا اس طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہوں گے اور پہلے آپ  
 فرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر جب حضرت حیرت کی علیہ اسلام نے آپ کو اسی وقت بتایا آپ نے  
 بیان کر دیا **حکم** آپ نے فرمایا ..... **رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْكَذِبِ**  
**فَمَا تَصْنَعُ؟** وہی جواب پر گزرا **حکم** آپ نے فرمایا ..... **رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ**  
**السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ تَكُونَ أَوَّلَ الشَّيْءِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَاهُ عَنْهُ الْمُنْبَرِقُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي مِثْلَ حَدِيثِ**  
**الْمَقْبَرِيِّ فَمَا تَصْنَعُ؟** وہی جواب پر گزرا اس میں یہ کہ ایک شخص آیا اور آپ پر تہہ **حکم**  
**عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ قَالَ يَقْرَأُ اللَّهُ لِلشَّهِيدِ كُلَّ ذَنْبٍ إِلَّا الذَّنْبَ** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہید کا گناہ بخش دے گا لیکن فرض نہیں بخشے گا  
**حکم** **عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفِرُ كُلَّ ذَنْبٍ إِلَّا الذَّنْبَ** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن  
 العاص نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی  
 راہ میں مارا جانا سیٹ دیتا ہے سب گناہوں کو مگر فرض کو **حکم** **فِي بَيَانِ أَنَّ أَدْوَارَ**  
**الشَّهِيدِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءُ حَتَّى يَرَوْا قُتْلَ شَهِيدٍ فِي رَوْحِهِمْ** شہیدوں کی روحیں جنت میں  
 ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں ورنہ دے جاتے ہیں **حکم** **مَسْرُوقٌ قَالَ**





بدن بین اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو ہر  
 انسان پر ہوتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اس پر ہے کہ روح اجسام لطیفہ میں  
 جو بدن میں ہوائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی رجاتا ہے انتہی مختصر **باب**  
 قَضَلَ إِلَيْهَا دَاوُدُ الْبَابُ جَاهُ دَاوُدَ وَنَشَنَ كَتَمَ رَسْمُ كِي فَضْلِيَت **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ لَحْدًا لَأَيُّ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ  
 قَالَ شَعْرٌ مِنْ قَالٍ مُؤْمِرٌ فِي شُعْبٍ مِنْ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَسْكُحُ  
 النَّاسَ مِنْ شَرِّهِمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم پاس اور پوچھا کہ کون شخص افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے  
 مال اور جان سے اور اس نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا وہ مومن جو بہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں  
 کو بچا دے اپنی شہر سے **ف** لڑی نے کہا اس کے یہ نکلا کہ عزت (تہناسی اور گشت نشینی)  
 افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شامی اور اکثر علم کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بیشتر طہیکہ فتنوں  
 سے حفاظت ہو سکے اور ہمیں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزت افضل ہے اور حدیث اس میں  
 معمول ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيْ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَسْكُحُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**  
 ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ فِي شُعْبٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا  
**عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
 قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَايِلِ النَّاسِ لَحْمٌ رَجُلٌ مُؤْمِلٌ عِيَانٌ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ  
 كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ وَيُبْعِي الْقَتْلَ وَالزُّنُوحَ مَفَانَةً أَوْ رَجُلٌ فِي غَلْمَةٍ  
 فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفَاتِ يُدَبِّرُ قَادِمِينَ هَذِهِ أَلَا دَرِيَّةٌ يُقِيمُ الْمَلَائِكَةَ وَيُجِئُ  
 النَّاسَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْوَقْتُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اور  
 کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تہا سے ہوئے دوڑتا بہتر ہے اس کی پیٹھ پر جب

شوریا گہر بہت سناسہ و در پڑتا ہے اپنے فضل ہونے کو اور رحمت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا  
بہتر نامہ با اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں  
میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں مالوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور کھجور دیتا ہے اور  
اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرنے والے تک آدمیوں کو کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے کہ  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں دو شخصوں کو جس کے فضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے  
عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ نو گوشہ گبری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے  
الان جس کے لوگوں میں کہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کے لیے نقصان کا ڈرنہ ہو **عَنْ**  
**حَاذِرِ بْنِ الْحَارِثِ** قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
**هَلْ فِي الشَّعَابِ خَيْرٌ لَّيْ رِوَايَةٍ بَيْنِي** ترجمہ وہی جو اور بگندرا **عَنْ**  
**اللَّهِ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** بَعَثَ خَدِيجَةَ ابْنَةَ خَارِجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِي شَعَابٍ  
**مِنْ الشَّعَابِ** ترجمہ وہی جو اور بگندرا **بَيَانُ الْحَبَشِيِّ** قَالَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ  
يَكُونُ لَكَ فِي الْقَاتِلِ أَوْ مَقْتُولِ دُونَ رُبِّ جَنَّتِ مِنْ جَادِينَ كَيْ سَعَى الْوَدَّ بَرِيَّةً  
**اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ يَقُولُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ يَقُولُ إِسْمُهُمَا الْخَلِ  
يَا أَيُّهَا الْخَلِ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ قَالَ يَا أَيُّهَا الْخَلِ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ  
فَيَسْأَلُ الْخَلِ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ لَيْسَ تَقُولُ الْوَدَّ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے غزوہ جمل نہ تھا کہ دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو فرما  
کہا یہ دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا کیسی ہو گا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص نے فرما  
خدا تعالیٰ کی راہ میں بیر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی  
راہ میں اور شہید ہوا **عَنْ**  
اللہ تعالیٰ کے سنہ سے ہمارے مقصود یہ کہ چونکہ وہ سنہ جو ہمارے لیے متعارف ہوا اللہ تعالیٰ کے لیے  
جائز نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاصہ ہر جسم کا اور امتیازات کا اور اسے جملہ اذن سے پاک ہے تو  
مراو سنہ سے رضا ہو یا تو اب اور تعریف اذن کے فعل کی یا فرشتہ کی سنہ ہے انتہی تمہارے  
کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح خفا ہے سنہ یہی اس کی ایک صفت ہے جس سے اور صبر اور نزول اور



کہ ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے بچ کر تو ایسا مومن جہنم میں جاسکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ  
 نہ ہے گا انتہی سے زیادہ **باب** فَضِّلَ الصَّنَدَ قَدْرَ سَبِيلِ اللَّهِ الْمَرْكُ رَاهِ مِینَ صَدُوقِیْنِ  
 کاذب عَرَبِ اِنْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ

فَطَوَّمَتْ فَقَالَ هَلْ لَیْ سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا یَوْمَ الْفِیْئَةِ  
 سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا غَنَیْمَةٌ **ترجمہ** ابو سعود انصاری ہر روایت ایک شخص ایک اونٹنی لایا بحیل سیت  
 اور کہتا تھا یہ اسے تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوں آپ نے فرمایا اوس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹیاں  
 دیں گی بحیل پڑی ہو ہیں **ع** الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْأِسْنَادِ **ترجمہ** وہی حجازی پر گزرا

**باب** فَضِّلَ احَادِثَ الْمَآذِیْنِ فِی سَبِيلِ اللَّهِ وَمَرْکُوبٌ جَمِیْنٌ غَازِیٌّ مَدُورٌ  
 ک فضیلت عَرَبِ اِنْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُبُوعَیْنِی فُتِحَ مَا عِنْدِی فَقَالَ رَجُلٌ یَا  
 رَسُولَ اللَّهِ اَنَا اَدُلُّكَ عَلَیْ مَنْ یُحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَیْ  
 نَحْسٍ فَکُلْهُ مِثْلَ کُجْرٍ فَاَعْلَمَ **ترجمہ** حضرت ابو سعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جابوز جانا رہا اب  
 مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں سے بھلا  
 اوس شخص کو جو سواری دیوے اس کو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اس کو اتنا ہی ثواب

ہے جتنا نیکی کرنے والے کو **ع** الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْأِسْنَادِ **ترجمہ** وہی حجازی پر گزرا  
**ع** التَّحْنُوتُ فَتَمِیْنُ اسکر قال یا رسول الله انی اُرید الغنیم ولکن معی مساکین

الْجَحْدُ قَالَ اَنْتَ فُلَانٌ فَارَاكَ فَكَانَ فَجَحْدُ فَمِنْ فَاكَه فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یُغْفِرُ لَكَ السَّلَامَ دَقِیْقُ السَّحَرِ الَّذِی یُجْعَلُ لَكَ یَا فُلَانُ اَعْطِیْهِ الرَّحْمَ

یَجْعَلُ رُبَّ مَسْکِیْنٍ عِنْدَ شَیْءٍ فَاَوْفَى اللَّهُ لَا تُخْبِرُنِی مِنْهُ شَیْءًا فَبَايَاكَ لَكَ فِیْهِ **ترجمہ**  
 اس روایت ہے ایک جو ان سلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ میں جہاں  
 ارادہ کرتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں ہے آپ نے فرمایا فلا نے پاس جا اوس نے سامان کیا تھا جہاں  
 پر وہ جہاں پر گیا وہ شخص اوس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو سلام



لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ مِنْ عَسَاكِرِ مَا كُنَّا نَمُكِّنُكُمْ فِيهِ مِنْ رِجَالٍ يَدْعُونَ إِلَى الْغِيَاثِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَاغِهَا بَيْنَ كُلِّ عَمْرَتَيْنِ كِي حُرَّتْ كَهْرَبِنْ رَشْبَةِ الدَّارِ بِرِجَالٍ يَدْعُونَ إِلَى الْغِيَاثِ  
 اَوْ جَوْحُ خُصِّ كَهْرَبِنْ رَشْبَةِ الدَّارِ بِرِجَالٍ يَدْعُونَ إِلَى الْغِيَاثِ اَوْ جَوْحُ خُصِّ كَهْرَبِنْ رَشْبَةِ الدَّارِ  
 دُنْ كَهْرَبِنْ رَشْبَةِ الدَّارِ بِرِجَالٍ يَدْعُونَ إِلَى الْغِيَاثِ اَوْ جَوْحُ خُصِّ كَهْرَبِنْ رَشْبَةِ الدَّارِ  
 عَنْ اَبِي بَرَكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ  
 مِنْ حَدِيثِ الشَّامِيِّ تَرْجِمَهُ دِهِي جَوَادِ بَرَكْدَارِ **عَنْ** عَاقِلَةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ  
 كُنْتُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتُ فَانْتَفَتِ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا كُنْتُمْ  
 تَرْجِمُهُ دِهِي جَوَادِ بَرَكْدَارِ اسْمُ بِنْتِ كَهْرَبِنْ رَشْبَةِ الدَّارِ بِرِجَالٍ يَدْعُونَ إِلَى الْغِيَاثِ  
 يَوْمَ كَرَجَابِ رَسُولِ خُدَا صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْتُ فِيهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا خِيَالَ كَرْتِي هِيَ بِنْتُ دِهِي  
 جَوَادِ كَوْنِي نِيْلِي جَوَادِ نِيْلِي نِيْلِي سَبَّحِي لِي **بَابُ** سُقُوطِ فَرْصِ الْجَوَادِ عَنِ الْمُعَذَّرِينَ  
 مَعْدُورِي جَوَادِ فَرْصِ نَبِيْنِي **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا  
 يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَامَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَرِيحًا بَرَكْدَارِ فَكُنْتُمْ جَاهِدُونَ أَمْ كُنْتُمْ مَعْدُورُونَ فَذَلِكَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ  
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَآخِرُونَ سَعْدُ بْنُ إِدْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيْلٍ عَنْ زَيْدِ  
 فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَالَ  
 ابْنُ بَرَكَةَ فِي رِوَايَتِهِ سَعْدُ بْنُ إِدْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَرِيْلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ **تَرْجِمَهُ**  
 بَرَاءُ بْنُ مَهْمَارٍ آيَةُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَبَابِ بَيْنِ رَيْبِي بَرَاءِ بَيْنِ كَهْرَبِنْ رَشْبَةِ الدَّارِ  
 سَلَامَانَ اَوْ لَرْنِي وَاسْمُ سَلَامَانَ رَيْبِي لَرْنِي اَوْ لَرْنِي كَا وَجْهِي بَرَاءُ (جَوَادِ رَسُوْلِ خُدَا صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْتُ فِيهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا خِيَالَ كَرْتِي هِيَ بِنْتُ دِهِي جَوَادِ كَوْنِي نِيْلِي جَوَادِ نِيْلِي  
 نِيْلِي سَبَّحِي لِي **بَابُ** سُقُوطِ فَرْصِ الْجَوَادِ عَنِ الْمُعَذَّرِينَ  
 اُسُوْقَتِ غَيْرِ اُولِي الضَّرَرِ كَالْفَرْصِ اَوْ رَاسِي وَهِيَ لَوُجُوْهُ مَعْدُورِي نَبِيْنِي اَوْ مَعْدُورِي وَوَجْهِي بَرَاءِ بَيْنِ  
 بَرَاءِ بَيْنِ **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنْزَلْتُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ  
 الْمُؤْمِنِينَ كَبَابِ بَيْنِ رَيْبِي بَرَاءُ بَيْنِ كَهْرَبِنْ رَشْبَةِ الدَّارِ

کہا جب آیات اور سیلابات سے القاعدون من المؤمنین تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضمیر  
 اور **باب** ثبوت الجنة للشہید شہید کے لیے جنت ہونا **عن** جابر رضی اللہ عنہ  
 عنہ یقول قال لیکن انما یارسول اللہ ان قتلت قال فی الجنة قالے نعمت کتب فیہ  
 یدہم ثم قال حتی قتل رفیع بن سوید قال لیکن اللہ یرحمہ اللہ علیہ وسلم یدوم  
 الحدیث ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں کہا میں ہوں گا  
 اگر مارا جاؤں آپ نے فرمایا جنت میں یہ سنکر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں  
 رکھانے کے لیے اپنی کدین اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور سید کی روایت میں ہے کہ احد کے  
 دن ایک شخص نے کہا **عن** البراء رضی اللہ عنہ قال حکاء رجل من بني النضیر  
 قبیل من الانصار فقال اشهد ان لا اله الا الله و انک عبدہ و رسولہ ثم یقلع  
 فقاتل حتی قتل فقال السہبی صلی اللہ علیہ وسلم عمل هذا ایسیرا و اجد کثیرا ترجمہ  
 برابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے)  
 آیا اور کہہ لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ  
 اس کے بندہ اور اس کے پیغام پہنچانے والے میں ہر آگے بڑھا اور بتا رہا تھا کہ مار گیا  
 آپ نے فرمایا اس نے عمل نبوی کیا پر ثواب بہت پایا **عن** النضر بن مالک رضی اللہ عنہ  
 قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبشیا فعمینا یظلم ما صنعت غیر ابن سفیان  
 حکاء و ما فی البیت احد غیری و غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ادری  
 ما استثنی بعض یسارہ قال یحدثہ الحدیث قال فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فتم کلم فقال ان لنا طلیعة فمن کان ظہرہ حاضرا فلیکب معنا فجل  
 رجال یستأذنونہ فی ظہرہ فاصبح فی عکوا المذینة فقال الا من کان ظہرہ حاضرا  
 فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ حتی سبوا المشرکین الی بلدر  
 و جاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقصد من احد منکم الی شیء  
 حتی اکون انا و منہ فلبنا المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فممن  
 الی جنتہم و انما المؤمنون و المؤمنات و الذین امنوا بالانصار رضی اللہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَفْتُمْهَا الشَّمَائِلَ وَالْأَنْصُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخَّرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخَّرَ قَالَ لَا أَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنَ أَهْلِهَا  
 قَالَ كَذَلِكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ نَاخِرَجْ مُعَذِّبَاتٍ مَرَّقَدَةٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَكُنَّ  
 أَنْ أَخِيذْتُ حَتَّى أَصِلَ كُلَّ مُرَاتٍ هَذِهِ أَيْهَا الْحَيَّةُ طَوْبُكَ فَكَانَ قَوْلُهُ بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ شَحْرَةً  
 نَاخِرَجْ حَتَّى تُفْخَلَ رَحِمَهُ النَّسَبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نَافِئَةً بِسَيْلٍ أَيْكَ تَحْفَرُ نَامُ هُوَ (كَوْجَا سَوْسُ) بَارِكُ بِهِيَ كَرَاهٍ ابْنُ سَفِيَّانٍ كَسَمَ قَا فَدَكَ خَيْرٌ لَدَا سَمَ وَهْ لَوْثُ كَرَاهِيَا  
 اِدْ سَوْدَتُ كَهْرَبِنْ مِيرَسَ اِدْ رَسُوْلُ خِدَا اَصْلِي اِدْ عَلِيَّةِ وَسَلْمُ كَسَمَ سَوَا كُوْمِي نَهْ تَهَارَا دُوْمِي نَهْ كَسَا مَجْجُو يَا دُوْمِي  
 اِبْ كِي كَسْ بِي كَا اِنْسَ رَضِيَ اِدْ تَعَالَى عَنْهُ نَهْ ذَكَرْ كِيَا بِهْرِ حَدِيثِ بَيَانِ كِي كَرَسُوْلُ اِدْ صَلَّي اِدْ عَلِيَّةِ وَسَلْمُ  
 بَا هَرْ نَكْرُو اِدْ فَرَا يَا مَهْمِنْ كَامُ هُوَ نَوْجِسُ كِي سَوَارِي مَوْجُو دُوْمُو سَوَارِي هُوَ بَاهَرَسَ سَا تَهْ يَسْنَكِرُ حَنْدِ اِدْ مِي  
 اِبْ اِبْرَاتِ نَا كُنْ كَسَ اِبْنِي سَوَارِي اِنْ مِيْنِ جَانِي كِي جُو دِيْنَهْ مَنُوْرَهْ كِي مَبْدِي مِيْنِ تَهِيْنِ اِبْ نَهْ فَرَا يَا مَهْمِنْ  
 حَرْفِ وَهْ لَوْ كُ جَا دِيْنِ جِيْنِ كِي سَوَارِي اِنْ مَوْجُو دُوْمُو اَخْرَا اِبْ چَلُو اِبْنِي اَحْبَابِ كِي سَا تَهْ بِيَا تَنَكْ كِي شَرْكِيْنِ  
 سَهْ پَهْلِي بَرِيْمِيْنِ هُوَ بُوْنِجُو اِدْ شَرْكِيْ هِي اَكْسِي اِبْ نَهْ فَرَا يَا تَمِيْنِ سَهْ كُوْمِي كِي جِيْرُ كِي طِيْفِ نَهْ بَرِيْمِيْنِ  
 مِيْنِ اِدْ كِي اَكْسِي نَهْ مِيْنِ بَرِيْمِيْنِ قَرِيْبِ هُوَ بُوْنِجُو رَسُوْلُ اِدْ صَلَّي اِدْ عَلِيَّةِ وَسَلْمُ نَهْ فَرَا يَا اَتَهُو حَنْبِتِ مِيْنِ  
 جَانِي كِي لِيَهْ حَرْفِ كِي چُوْ رَا فِي تَمَامِ اَسْمَانُوْنِ اِدْ رَزِيْنِ كِي بَرَا بَرِيْمِيْنِ حَامِ اِنْفَارِي نَهْ كَسَا يَا رَسُوْلُ  
 اِدْ حَنْبِتِ كِي چُوْ رَا فِي اَسْمَانُوْنِ اِدْ رَزِيْنِ كِي بَرَا بَرِيْمِيْنِ اِبْنِي فَرَا يَا تَمِيْنِ اِدْ رَسُوْلُ نَهْ كَسَا وَهْ سَبْحَانِ اِدْ اِبْنِي  
 فَرَا يَا اِبْ كِي اِيُوْنِ كَسَا هُوَ وَهْ بُولَا كِي بَهْمِيْنِ يَا رَسُوْلُ اِدْ مِيْنِ نَهْ اِسْ كِي كَسَا كِي حَنْبِتِ كِي لَوْ كُوْنِ مِيْنِ سَرِيْمِيْنِ  
 هُوْنِ اِبْ اِفْرَا يَا قَوْحْبِتِ دَالُوْنِ مِيْنِ سَهْ هُوَ يَهْ شَكَرُ اِدْ رَسُوْلُ نَهْ جِيْرِيْنِ اِبْنِي اِكْجُوْرِيْنِ اِبْنِي رُكْشِ سَهْ زَكَالِيْنِ اِدْ  
 اَكُو كَسَا نَهْ لَكَا بِهْرِ بُولَا اِكْرَمِيْنِ جِيُوْنِ اِبْنِي اِكْجُوْرِيْنِ كَسَا نَهْ تَنَكْ تُوْ بَرِيْمِيْنِ اِبْنِي رَزَنْدُ كِي هُوْ كِي اِدْ حَنْبِتِي  
 كِي جُوْرِيْنِ بَا قِي تَهِيْنِ وَهْ پَهْيِيْنِ مِيْنِ اِدْ رَا اَكَا فَرْوَنِ سَهْ بِيَا تَنَكْ كِي شَهِيْدِ هُوَا **ف** نُوْمِي نَهْ  
 كَسَا اِدْ رَسُوْلُ سَمِعُوْمُ هُوَا اَكُو اِمَامُ كُوْ لَرَا مِي كَا جِيَا پَا نَا دَرْسَتْ هُوَا كَا خَيْرُ فَا رَشِ نَهْ هُوَا اِدْ رَفْعَانِ نَهْ هُوَ بُوْنِجُو اِدْ  
 هُوِي سَمِعُوْمُ هُوَا اَكُو كَا فَرْوَنِ مِيْنِ كَسَا جَانَا شَهَادَتِ كِي لِيَهْ دَرْسَتْ هُوَا بَارِكُ اِهْتِ جِهْمُوْرُ عَلَا كَا يِي تَوَلَا  
 هُوَا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبِشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَلِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْوَابَ**





تھا یا ہوا اس میں ہر آدمی رہا کرتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اون لوگوں کو ان کے ساتھ کر دیا انہوں نے اس میں انکا مقابلہ کیا اور انکو قتل کیا اپنے ان لوگوں کو  
 جن کو حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کر دیا تھا ان کے ہر کانے پر پہنچنے سے پہلے انہوں نے سرمے  
 و دھت اکھا یا اللہ ہمارے نبی کو بوجہ نجات دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے  
 رہنی ہے ایک شخص (کافرون میں سے) حرام پاس آیا (جہاں وہ تھے انس بن مالک کے) اور بوجہ مارا  
 اون کے ایسا کہ پار ہو گیا حرام نے کہا میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے یہاں ہی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے  
 بنی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے رہنی ہیں اور تو ہم سے رہنی ہے اپنے حضرت جبریل  
 علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی اور اپنے صحابہ کو خبر دی **اَعْلَنَ النَّبِيُّ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ مُحَمَّدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ**  
**فَنَزَلَ عَلَيْهِ تَالِ اَوَّلُ مَشْهَدٍ فَهَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْبَتُ عَنَّهُ وَاِنْ اَرَادَ**  
**اللَّهُ مَشْهَدًا اَيْتُهَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكِرَافِي اللَّهُ تَعَالَى مَا اَصْنَعُ قَالَ تَعَالَى**  
**اَنْ يَقُولَ غَيْبَتُهَا قَالَ فَهَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْوَمَ اَحَدٍ فَقَالَ فَاَسْتَقْبَلُ**  
**سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ اَنْتَ**  
**فَقَالَ رَاَهَا رِيْوَمُ الْجَنَّةُ اَجِدُهُ دُونَ اَحَدٍ قَالَ فَقَالَ لَمْ يَجْعَلْ قِتْلَ قَالَ فَوَجَدَ فَنَحَسَدًا**  
**بِيْضُهُمْ وَتَمَّا كُنْتُ مِنْ بِلَازِخِ رَجَبٍ وَرَهْطِيْ وَرَمِيَةً قَالَ فَقَالَتُ اُخْتُ عَمَّتِي السَّبِيْعَةُ بِنْتُ النَّضْرِ**  
**فَمَا عَرَفْتُ اَخْرَاجًا يَدْبَارُهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ اَلَايَةُ رَجَالَ صَدَقُوا اِيْمَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ فِيمُ هُمْ**  
**مِنْ قَضِيْ غَيْبَةٍ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُ لَوْ اَتَيْدُ يَلَاكَالَ فَكَانُوا يَدْرُونَ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِيْهِ**  
**وَفِيْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ حَجَّه اَنَسُ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ اَمْرٌ كَمَا هِيَ اَمْرُ اَنَسٍ**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر اوپر بہت دشوار  
 گذرا اور انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ  
 دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ کے ساتھ کرے گا تو اسے تمہاری دیکھنے کا میں کیا کرتا ہوں اور پھر  
 اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے) کہ میں ایسا کروں گا کہ اس کو لگا کیونکر شاید نہ ہو سکے

اور جوہنہ ہوں اپہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ اور ان کے  
 سامنے آئے اور انہوں نے کہا اے انس ابو عمر کی کنیت تھی انس بن النضر بن ضخم انصاری کے جو چچا تھے  
 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہان جاتے ہو او انہوں نے کہا انوس حنت کی بہو احد کی صراف  
 سے مجھو آہی ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اپہرہ لڑے کافرون سے یہاں تک کہ شخص یہ لڑائی  
 کے بعد دیکھا تو ادن کے بدن پر انسی پر کئی زخم تھے تلوار اور برچی اور تیر کے ادن کی بہن بیٹے میری  
 بہو یہی بریج بنت نصر نے کہا میں نے اپنے بہائی کو نہیں پہچانا مگر ادن کی پورین انگلیوں کی دیکھ کر  
 کہیں کہ سارا بدن بخون سو جو چور ہو گیا تھا اور یہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فینہم مرد جہنم  
 نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں  
 صحابہ کہتے تھے ادن کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں ادزی **باب** مَنْ قَالَ لَكَ كُنْ  
 كَلِمَةُ اللَّهِ هُوَ الْمَلِكُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْضَى اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ  
 اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى الْأَشْجَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَخْرَجَنَا إِلَى الْحَيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْجُلُ يُقَاتِلُ لِمَنْكُمْ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ  
 لِيَذْكُرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَذْكُرَ مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ قَالَ لَكَ كُنْ كَلِمَةُ اللَّهِ هُوَ الْمَلِكُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت ہوا ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے  
 لڑنے کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں  
 لڑنا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ یعنی دین بلند ہو تو وہ اللہ کی  
 راہ میں لڑتا ہے **ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**وَسَمِعَ عَصْرَ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ حَيَّةً نَ يُقَاتِلُ حَيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَكَ كَلِمَةُ اللَّهِ هُوَ الْمَلِكُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** **ترجمہ**  
 ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچان اس شخص کو جو لڑتا ہے  
 پہا آدمی دیکھانے کو یا اپنی قوم اور کہنے کی عزت کو لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی  
 راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے **عَنْ**

اَبُو مُوسٰی قَالَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَ اِمَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ النَّجَّارُ یَقَاتِلُ مَعَ ثَمَالِیَّةَ  
 فَكَانَ كَمَنْ مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ وَهِيَ جَوَادُ بَکْرٌ **عَنْ** اَبُو مُوسٰی الشَّعْرَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا  
 سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقِتَالُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ غَضَبًا وَیَقَاتِلُ  
 حَمِیَّةً قَالَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ اِلَیْهِ وَمَا رَفَعَهُ نَاسَهُ اِلَیْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِرَجُلٍ  
 كَلَّیْتُ اللّٰهُ هُوَ الْعُلَمَاءُ یَحْمَوْنِی سَبِیْلِ اللّٰهِ تَرْجَمَهُ اَبُو مُوسٰی الشَّعْرَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
 تَخْفِضُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَوَالَ کَمَا اَسْأَلُ رَاهِیْنِ لِرَأْسِی کَوْنُیْ تَخْفِضُ تَوَكُّهًا اَوْ سِیْرًا لِرَأْسِیْ غَضَبًا  
 سَیْءٌ اَوْ لِرَأْسِیْ اَنْجِیْ نَوْمَیْ حَرْفَ دَارِیْ مِیْنِ بِرَأْسِیْ اِذَا سَرَّ اَوْ ثَبَّاهَا اَوْ سَوَّجَ اِذَا ثَبَّاهَا کَدَّهَ كُفْرًا اَوْ اَرَابَ  
 بِمِیْثَیْ تَبَّیْ اَوْ اَوْجَبَ فَرَمَا اَوْ جَوَّزَ اَوْ سَیْءٌ کَمَا اَسْأَلُ رَاهِیْنِ کَاکَلَهُ غَالِبٌ یُّوْحِدُ غَالِبٌ یُّوْشَرُکٌ یُّوْشَرُکٌ  
 اَوْ رَشَرُکٌ اَوْ کُفْرٌ مِیْثَیْ اَوْ رَوَّهَ لِرَأْسِیْ اَسْأَلُ رَاهِیْنِ **بَابُ** مَنْ قَاتَلَ لِلرِّیْبِ وَالدَّسَمَةِ اَوْ اَشَقَّ  
 النَّارَ حَوْضَ خُفَّیْ لَیْسَ فِیْهِ نَارٌ اَوْ دَوَّاهُ لَیْسَ فِیْهِ نَارٌ وَهَیْثُ **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَّارٍ قَالَ تَقَرَّبْتُ  
 اِلَیَّ النَّاسِ عَنِ اَبِیْ یَحْیٰ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَیْسَ فِیْهِ نَارٌ اَوْ دَوَّاهُ لَیْسَ فِیْهِ نَارٌ وَهَیْثُ **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَّارٍ  
 سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَرَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
 یَقُوْلُ اِنْ اَوَّلَ النَّارِ یَقْضٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ اَسْتَشْجَدُ نَارِیْ رِیْبٍ اَوْ نَعْرَتٍ اَوْ نَعْرَتٍ  
 قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اَسْتَشْجَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَیْسَ فِیْکَ نَارٌ اَوْ دَوَّاهُ لَیْسَ فِیْهِ نَارٌ  
 یُقَالُ جَرَدٌ فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اَمْرٌ بِیْهِ فُجِیْبٌ عَلٰی رَجُلٍ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ  
 وَعَمِلَتْهُ وَوَدَّ الْقُرْآنَ نَاسِیَةً فَعَرَفَهَا کَالْمَا عَمِلَتْ فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لَیْسَ فِیْهِ نَارٌ  
 وَعَمِلَتْهُ وَوَدَّ الْقُرْآنَ نَاسِیَةً فَعَرَفَهَا کَالْمَا عَمِلَتْ فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لَیْسَ فِیْهِ نَارٌ  
 الْقُدَانُ یُقَالُ لِقَالِ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اَمْرٌ بِیْهِ فُجِیْبٌ عَلٰی رَجُلٍ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ  
 وَشَعَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّهَا نَاسِیَةً فَعَرَفَهَا کَالْمَا عَمِلَتْ فِیْهَا قَالَ  
 نَاسِیَةً فَعَمِلَتْ فِیْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِیْلِ یُحِبُّ اَنْ یُفْقَرَ فِیْهَا اِلَّا اَلْفَقْتُ فِیْهَا لَکَ قَالَ  
 كَذَبْتَ وَلَیْسَ فِیْکَ نَارٌ یُقَالُ لِقَالِ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اَمْرٌ بِیْهِ فُجِیْبٌ عَلٰی رَجُلٍ حَتّٰی  
 اُلْقِیَ فِی النَّارِ **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَّارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
 تَعَالٰی عَنْهُ کَیْ سَیْءٌ اَوْ جَوَادٌ فَقَدْ قِیلَ ثُمَّ اَمْرٌ بِیْهِ فُجِیْبٌ عَلٰی رَجُلٍ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ



مثلاً فرض نماز کو نہیں چسپاں کیا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادت  
چسپاں کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمار ہے کہ بائین ہاتھ کو بھی دہنی ہاتھ کی خبر نہ ہو **عن**  
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال له نازل الشافعي

وَأَقْبَلَ الْحَدِيثَ بِمَنْزِلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ رَجَمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ **بَابُ**  
بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ عَزَّزَ أَهْلَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ حُشِّنَ جَبَاهُ وَكَرَّ أَدْلُوهُ كَمَا دَعَى ثَوَابُ  
أُسْرَةٍ كَمَنْ جَبَّاهُ وَكَرَّ أَدْلُوهُ كَمَا دَعَى **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ غَارِيَةٍ تَغْرُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُهَا  
الْغَنِيمَةُ إِلَّا تَجَلَّوْا شُكْرَ أَجْرِهِمْ مِنَ الْأَحَدِ وَبَقِيَ لَهُمْ الثَّلَاثُ وَإِنْ لَمْ يَصْنَعُوا غَنِيمَةً  
تَحَرَّوْا شُكْرَ أَجْرِهِمْ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو لشکر لڑے اس کی راہ میں اور لوٹ کا مال کماوے اور سکودو جسے ثواب کر دنیا میں ملے گا اگر آخرت

میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا **عن** عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَارِيَةٍ  
أَوْ كَرِيَةٍ تَغْرُو فَتُغْنِمُ وَتَسْكَرُ إِلَّا كَانُوا أَقْدَرُ تَجَلَّوْا شُكْرَ أَجْرِهِمْ وَمِنْ غَارِيَةٍ أَوْ

كَرِيَةٍ تَغْرُو فَتُغْنِمُ وَتَسْكَرُ إِلَّا كَانُوا أَقْدَرُ تَجَلَّوْا شُكْرَ أَجْرِهِمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
اگر کسی لشکر یا فوج کا بڑا عہدہ کرے یا غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اس کو  
آخرت کے ثواب میں سے دو حصہ دنیا میں ملے گا اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان

اٹھائے (یعنی زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا **ف** نون

علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جیسا کہ بہن اور لوٹ حاصل کر لیں تو ان کا ثواب  
بہ نسبت ان مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہیں یا سلامت نہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں اور لوٹ کو یا بدل  
ہے ثواب کر ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس خلاف

کوئی حدیث صحیحہ اور صحیح نہیں آئی **بَابُ** مَا لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ حُشِّنَ جَبَاهُ وَكَرَّ أَدْلُوهُ كَمَا دَعَى ثَوَابُ

سبوت مانے **عن** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنْهَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ مَرَّ عِلَّ كَانَتْ ثَوَابُ

فَيُحَدِّثُكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَنْ كَانَتْ حُجْرَتُكَ لَكَ يَا يُصَيِّبُكَ أَوْ أَمْرًا وَتَدْرُسُهَا فَتَحْجَرُكَ إِلَيْهِ  
 مَا هَكَذَا الْبَيِّنَةُ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ عاملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے دہطر وہی ہے جو اس نیت کی بہر جس کی ہجرت اللہ و رسول  
 کے دہطر ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو اس کی ہجرت  
 کے بایں ہے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے **ف** احمدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے  
 ایک عورت کی دہطر جبکہ ام قیس نام تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی تو گون نے یہ حال آپ عرض کیا تو آپ  
 نے یہ حدیث فرمائی تو دوسری نے کہا کہ اسی حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے امام  
 شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثابت ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں احمدیث کے  
 داخل ہے اور بعضوں نے ربع اسلام کہا ہے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کسی کتاب تصنیف  
 کرے تو احمدیث کو شروع میں لکھو تاکہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیحہ کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی  
 کیا ہے اور احمدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے  
 اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کو نقل نہیں کیا سو اعلیٰ بن وقاص کے اور علقمہ بن یساف کے نقل نہیں کیا سو محمد بن ابی ہریرہ  
 کو اور محمد بن ابی کسبی نے نقل نہیں کیا سو ابی بن سعید انصاری کے البتہ یحییٰ بن سعید نے اپنی حدیث میں اور دو  
 سو اسیوں سے زیادہ نے احمدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور ابی یوسف الکفرامون نے احمدیث کو مثواتر  
 نہیں کہا اگرچہ ہجرت خاص اور عام میں کیوں کہ شروع اسناد میں تو اترا نہیں ہے اور احمدیث میں ایک  
 لفظ یہ ہے کہ تین تابعی اور اس کو ایک دوسرے سے روایت کرنے میں یحییٰ اور محمد اور علقمہ جو علماء نے  
 کہا کہ ان کا ذکر کر کے لیے ہو تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اور بصورت میں معتبر ہو نہ کہ نیت ہو اور بغیر نیت کے  
 لغو ہون گے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم نیت کے صحیح نہیں ہیں ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ  
 اور روزہ اور حج اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کو دھونے میں نیت شرط نہیں ہے انتہی  
**عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ** بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ مَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِهِ سَفِيكَ سَمِعْتُ  
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَيْسَ يُحْيِي عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ ہمہ بیان کرتے  
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ اسْتِخْبَابِ كَلِمَةِ التَّهَادُّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**

کی راوی میں شہادت کا ثواب **عَنْ** اَبِي رَضِيٍّ عَنْ اَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ طَلِبُ الشَّہَادَةِ صَادِقًا اَعْطِيَ مَا دُوْرُوْا لَدُنْہِ تَرْجُمَہُ  
 رَضِی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے دل سے شہادت کا  
 ارکو شہادت کا ثواب ملے گا گو شہادت نہ دے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ حَنِیْفٍ حَدَّثَنَا  
 عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّہِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ الشَّیْخَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ  
 سَأَلَ اللّٰہَ الشَّہَادَةَ وَحْدَہٗ نَبَّیْتُہُ اللّٰہُ مُتَارِدًا الشَّہَادَہُ اَوْ اَنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاقِہٖ  
 وَتَجَرَّدَ کَانَ اَبَدًا لِّکَاھِرِہٖ لِحَدِیْثِہٖ لِحَدِیْثِہٖ تَرْجُمَہُ سہیل بن حنیف سے روایت ہر رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبائی سے شہادت نامی خدا سے اسکو شہید بن کر ترجمہ کرے  
 اگرچہ وہ اپنے بھونے پر ہے **بَابُ** ذِقِہُ مِنْ مَّاتَ وَکَانَ یَقْرَأُ لَکُمْ حَدِیْثًا تَنْسِبُہُ  
 جَوْشَعْنَ مَرَادَہٗ بَعِیْرَ جِبَادَہٗ نَزِیْرَ جِبَادَہٗ اَوْ سِیِّئَ بَرَاءِی **عَنْ** اَبِي رَضِیٍّ عَنْ اَبِي سَعْدٍ  
 عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَنْ مَاتَ وَکَانَ یَقْرَأُ لَکُمْ حَدِیْثًا تَنْسِبُہُ  
 مَاتَ عَلٰی شُعْبَیْنِہٖ یَقَیِّیٰ قَالَ اَبُو سَعْدٍ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْبَارِکُ نَزَّ اٰی اَنْ ذٰلِکَ کَانَ  
 عَلٰی حَمْدِہٖ سَمَوٰی اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ تَرْجُمَہُ حضرت ابو ہریرہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
 ہر جگہ سے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر  
 مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے **فَنَسَبَہُ** اور لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث  
 عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا  
 جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اُس نے بھی کیا  
 جہاد کا ترک کرنا منافق ہے **بَابُ** ثَوَابِ مَنْ حَبَسَ مِنَ الْعَمَلِ  
 مَوْضِعًا اَوْ عَدَدًا اَوْ حَتًّا جَوْشَعْنَ جہاد نہ کر کے بیماری یا عذر سے اسکا ثواب **عَنْ** جَابِرِ بْنِ  
 اَبِی سَعْدٍ قَالَ قَالَ کُنَّا مَعَ الشَّیْخِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَکَانَ فِی غَزَاہٖ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ  
 لِرَجُلًا مَاتَ مِنْہُمْ مَسِیْنًا لَا قَطْعَ مِنْہُمْ وَاَدْبَارًا اَلَا کَانَ مَعَکُمْ حَبَسَ عَنْہُ الرِّجْلُ تَرْجُمَہُ



جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھو ایک لڑائی میں تواب نے فرمایا مدینہ  
 میں چند لوگ ہیں جن کو چلتے ہو یا کسی دادی کو چلی کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں یعنی انکو وہی  
 تواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ اس کے **عَنْ** اَلْحَمِشِ  
 بِهَذَا اَلْاِسْنَادِ عَمَّا اَنَّ فَاخِذَ بِثَبَاتِ وَكَيْفِ اَلْاَسْنَادِ كُوْنُهُ فَاَكْبَرُ رَحْمَةً هِيَ جَوَابُ  
**بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي الْبَيْتِ وَرَبَابِ مَن جَاءَ دَرْنِ كِي فَضِيلَتِ عَمَلِ** النَّسِ  
 بِنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ كَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ  
 حَرَامٍ بِنْتِ سَلْمَانَ فَتُعَلِّمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةِ بِنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی  
 عَنْہُ فَدَخَلَ عَلَیْہَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَوْمًا فَاطْعَمَتْہُ ثُمَّ جَلَسَتْ فَتَلَّ  
 رَاسَہُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ثُمَّ اسْتَقِظَ وَهَوَّ یَنْحَاکَ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا  
 یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوا عَلٰی سَخْنَاةٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ یُرِکُوْنَ شَیْءَ  
 هَذَا اَلْبَحْرِ مَلُوْہَ اَلْاَسْرِ وَافْضَلَ لِلْاَوَّلٰی اَلْاَسْرَہُ یُثَبِّتُ اَنْفُسَہَا قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 اَدْخُلْ اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ مِنْ جُزْءِهَا کَمَا کُنَّا نَصْنَعُ رَاسَہُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَقِظَ وَهَوَّ یَنْحَاکَ قَالَتْ  
 فَقُلْتُ مَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوا عَلٰی سَخْنَاةٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ مَّا  
 کَانَ فِی الْاَوَّلٰی قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخُلْ اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ مِنْ جُزْءِہَا قَالَتْ اَنْتَ مِنْ  
 الْاَوَّلِیْنَ فَذَکِیَّتْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ سَلْمَانَ الْجَدْرُ فِی دَنْکَانَ مُعَاوِیَۃَ فَصَرَحَتْ عَنْ ذَاکَ بِتَجَا  
 حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْجَدْرِ فَتَلَّکَ رَحْمَةً هِيَ جَوَابُ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت سلمان پاس جانے لکینکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ یا  
 آپ کے والد یا دادا کی خالہ ادہ آپ کو کہا نا کہلا تھیں اور ام حرام عبادہ بن مسامت کو نکاح میں تھیں  
 ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اونہوں نے آپ کو کہا نا کہلا یا باہر بیٹھیں آپ کے  
 سر کی جو بین دیکھتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے بہر آپ جا گئے بیٹھتے ہوئے ام حرام نے پوچھا  
 کہ آپ کیون منتہر میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری است کہ چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالیٰ کی  
 راہ میں جہاد کے واسطے اس راہ کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا باؤنہ  
 کی طرح تخت پر ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے رو عا کیجیے خدا تعالیٰ مجھ کا بھی اون میں سے

کہو آپ دعا کی پھر سہر کر کہا اور آپ سہری پھر جا کے بہتے ہوئے ہیں پوچھا آپ کیون بہتے ہیں آپ نے فرمایا  
 چند لوگ میری امت کو میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اور بیطاح حبشہ اور گندارا  
 میں گئے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ بخا دی وہی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے گندارا  
 میں سو ہو چکا پھر ام حرام بنت عثمان سعادہ کے زمانہ میں سوار ہو میں دریا میں رجزیہ قبرس فتح کرنے کے لیے  
 جو نہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا اور جانور سے گزر کر گئیں جب دریا کو نکلیں  
**ف** تو وہی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جن کا مارنا جائز ہے بیطاح حرم کا سر جو نہ اس  
 کے ساتھ خلوت کرنا اور اس کے پاس سنا اور اس حدیث میں آپ کو کسی منجر سے مذکور ہیں ایک تو اپنی امت  
 کی ترقی کی پیشین گوئی دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ  
 رہیں گی اور ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ہوا  
 سعادہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل بیرون سے پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں اس حدیث  
 سے یہ یہ نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں اسے مختصر **عن** اُمِّ حُرَیْرَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اَنَا كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا نَقَلَ جُنْدُكَ  
 فَاسْتَقِظَ وَهُوَ يَضَعُكَ فَقُلْتُ مَا يَفْعَلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُمِّتٍ وَأَمْرُهُ قَالَ أَرَأَيْتَ قَوْمًا مَرَّتْ  
 أُمِّي بِرَكْبَتَيْنِ خَصَا الْبُحْرَيْنِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْبَاطِ فَقُلْتُ أَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمَا مِصْرًا قَالَ بَلَى  
 مِصْرًا قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَقِظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضَعُكَ فَسَأَلْتُ فَقَالَ يَمْثُلُ مَقَالَتَهُ فَقُلْتُ أَدْعُو  
 اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمَا مِصْرًا قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَيَزُودُ جَمَاعَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ نَفْسِي فِي الْبُحْرِ فَمَكَهَا مَعَكُمْ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرْبَتُ لَهَا بَعْلُكَ فَرَكِبَتْهَا فَفَصَّرَهَا  
 فَأَنْدَقَتْ عَنْقَهَا ثُمَّ جَعَلَ ام حرام بنت عثمان سردار ہر جیسے اور گندری مختصر ہے اس میں  
 یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اوس کے اور لوگوں نے جہاد کیا  
 سندرمین عبادہ ان کہی لے گئے اپنے ساتھ حب وہ آئیں تو ایک حجر سامنے لایا گیا اور سحر میں لکھ  
 اوس نے گروایا ان کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں) **عن** اَلْأَنْبِيَاءِ مَالِكِ بْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حُرَیْرَةَ بِنْتِ مِجْلَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا قَرَّبْنَا بَنِي شَمْرٍ اسْتَقِظَ سِتْبَسْمٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا



طاہر بن قی دست کو ہوتا ہے) سے سر پہنچے بیٹ کر عارضہ سے مرے رحیم و اس سال با پیچش یا استقامت  
 سے جو پانی میں ڈوب کر مرے جو مکان گر کر مرے جو امہ کی راہ میں مارا جاوے **ع** نووی علیہ الرحمۃ  
 بتے کہ ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الحسب سے مرے جو جہلک مرے جو  
 عورت نہ جہلک کے عارضہ میں مرے جو مرد اپنے مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے مال بچون بی بی  
 کے بچانے میں مارا جاوے اور مردان کی شہادت سے مرے کہ آخرت میں انکو ثواب شہیدوں کا ملے گا  
 لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور ان پر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو  
 انکو غسل ندین گئے اور رکابہاں کتاب الایمان میں گذرا **ع** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ  
**ع** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ مَرَقِبِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنْ شَهِدَ إِذَا امْتَرَى إِذَا أَقْبَلَ قَالُوا أَمِنْ هُمْ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ شَهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ شَهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ  
 شَهِدَ فِي الْمَلْعُونَةِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ شَهِدَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ شَهِدَ عَمْرُو  
 ابْنُكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ شَهِيدٌ ثُمَّ جَاءَ حَضْرَتُ الْإِمَامِ رِوَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ  
 جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا حسب تو میری امت میں بہت کم شہید  
 ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی  
 راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے)  
 وہ بھی شہید ہے جو طاہر بن قی (دبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو بیٹ کے عارضے سے مرے وہ  
 بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **ع** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ مَرَقِبِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنْ شَهِدَ إِذَا امْتَرَى إِذَا أَقْبَلَ قَالُوا أَمِنْ هُمْ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ شَهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ شَهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ  
 شَهِدَ فِي الْمَلْعُونَةِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ شَهِدَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ شَهِدَ عَمْرُو  
 ابْنُكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ شَهِيدٌ ثُمَّ جَاءَ حَضْرَتُ الْإِمَامِ رِوَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ  
 جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا حسب تو میری امت میں بہت کم شہید  
 ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی  
 راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے)  
 وہ بھی شہید ہے جو طاہر بن قی (دبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو بیٹ کے عارضے سے مرے وہ  
 بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **ع** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ مَرَقِبِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنْ شَهِدَ إِذَا امْتَرَى إِذَا أَقْبَلَ قَالُوا أَمِنْ هُمْ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ شَهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ شَهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ  
 شَهِدَ فِي الْمَلْعُونَةِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ شَهِدَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مَرْثَدٍ شَهِدَ عَمْرُو  
 ابْنُكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ شَهِيدٌ ثُمَّ جَاءَ حَضْرَتُ الْإِمَامِ رِوَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مَرَجَحَةٌ حَفْصَةُ  
 بنت سيرين عن روایت ابو النضر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا کیسے بن ابی عمرہ کس عارضہ  
 میں مرے میں سے کہا طاعون سے اور انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون اس  
 سے نہر مسلمان کے لیے **فصل** میں تینوں بہا یون نے اپنے مولوی حاجی و اعظم مشہور مولوی  
 بدیع الزمان صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزمان اور مولوی حاجی سعید الزمان نے شہر حیدرآباد  
 میں طاعون سے انتقال کیا مگر یہی مرے منسوب ہیں اللہ تعالیٰ انکو شہادت کا اجر دے اور ہمارے  
 اوکلی ملاقات حینت میں نصیب کیسے جو بہائی مسلمان اس زحمت کو پھرین وہ لہ ہم چاروں بہا یون کو  
 اپنی دعا سے خیر سے فراموش نہ فرما دیں **عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْأَسْنَادِ بِمِثْلِهِ رَجَحَةٌ**  
**وہی جو اوپر گذرا** **عَنْ فَضْلِ بْنِ قَبِيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **وَهُوَ عَلَى الْمَنَسَبِ**  
**يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ مَالَكُمْ مِثْلَ قُوَّةِ الْإِيمَانِ الْقُوَّةِ الْوَحْيِ الْإِيمَانِ الْقُوَّةِ الْوَحْيِ الْإِيمَانِ الْقُوَّةِ الْوَحْيِ**  
 عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرما تو رسول اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے تیار کرو کافروں کے لیے زور کو زور سے مرا تیر اندازی ہے زور سے مرا تیر اندازی ہے زور  
 سے مرا تیر اندازی ہے **فصل** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی  
 فضیلت احمد ریشہ نکلتی ہے اور ہر پیر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک تہیہ کی مشق کو اور گھوڑے کی  
 سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں **عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**اللَّهُ تَعَالَى لَوْ أَنَّكُمْ مَالَكُمْ مِثْلَ قُوَّةِ الْإِيمَانِ الْقُوَّةِ الْوَحْيِ الْإِيمَانِ الْقُوَّةِ الْوَحْيِ الْإِيمَانِ الْقُوَّةِ الْوَحْيِ**  
 عنہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جہاد نہیں کہی مال تمہارا  
 ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اسے تمہارے لیے کافی ہے ہر کوئی تم میں سے اپنی تیر کا ٹیپل نہ بھڑکے (یعنی  
 تیر نہ ادا نہ لگنا سیکھے) **عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **وہی جو اوپر گذرا** **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ لِحَقِيقَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَلَّفْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْأَرْضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ**



فَتَنُونَ كَيْفَ يَفْقَهُ بَدْعُكُمْ اِذَا كُنْتُمْ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ  
مصدق امین **حکیم** الْمُخْبِرَاتِ شُعْبَةُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مِثْلَ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءٌ تَرْتَمِسَ بِهِ جَوَارِيكَ أَوْ كَذَرِ اسْمُكَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُنَّ بَنَاتُ هَذِهِ الدِّينِ فَأَيُّمَا يُقَابِلُ عَلَيْكَ عَصَابَتُهُ  
مِنْ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ثُمَّ جَعَلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي فَرَايِدِ دِينٍ بِرَابِعِ قَامِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا  
بَنِي سَلْمَانَ فِي قِيَامَتِ مَرْبَعٍ **حکیم** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَابِلُونَ عَلَى  
الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى كِبَرِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ جَعَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي فَرَايِدِ دِينٍ بِرَابِعِ قَامِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا  
قِيَامَتِ مَرْبَعٍ **حکیم** عُمَيْرُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
عَنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي  
قَائِمَةً يَأْمُرُ اللَّهُ بِصِرْطِهِمْ مِنْ خَلْدٍ لَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ  
عَلَى النَّكَابِ ثُمَّ جَعَلَ عُمَيْرُ بْنُ هَاشِمٍ رَوَايَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَايِدِ دِينٍ  
بِرَابِعِ قَامِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا  
هِيَ كَا اللَّهُ تَعَالَى فِي حُكْمِ بَرَقِ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا  
كَ اللَّهُ تَعَالَى كَا حُكْمِ بَرَقِ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دُرُودُ حَدِيثِ شَاذِلِ رَجَبِ الْحَرِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنَّ بَنَاتُ هَذِهِ الدِّينِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِثْلِ حَدِيثِ أَخِيْنَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدْرِئُ اللَّهَ بِهَذَا خَيْرًا يُفْقَهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عَصَابَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
يُقَابِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَادَا أَهْلُ الْيَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ جَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَوَايَتِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَايِدِ دِينٍ بِرَابِعِ قَامِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا  
وَبَرَقِ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا وَرَأْسِ رَجَبٍ كَا

اثنین قیامت تک عقل عبد الرحمن بن عوف قال كنت عند مسلم بن عبد  
 الله بن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه فقال عبد الله بن عمر  
 لا أعلم شيئا من الخلق سقم فمات من اهل الجاهلية الا بدعوت الله تعالى الا اذ كان عليه السلام  
 فبينا هم على ذلك اقبل عقبة بن عامر رضى الله تعالى عنه فقال له مسلم بن عوف  
 انتم ما تقول عبد الله فقال عقبة هو احكم وانا انا فمات رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم يقول لا تزال عصا مائة من اممى يقاتلون على امر الله قاهرين لعدوهم وكاهنهم  
 من كل الفصد حتى تاتيهم الساعة وهم على ذلك فقال عبد الله احل لعمري ان الله ربي  
 وحيه اليك من شمسك من الحديد فلا تترك نفسك في قلبه فيقال حبة من ايمان الا فماتت  
 ثم بقي شراذم النصارى عليهم سقم الساعة ثم حمى عبد الرحمن بن شماسه قمرى سے روایت ہے  
 میں مسلم بن محمد کے پاس بیٹھا تھا اون کے پاس عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
 نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدترینوں کے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ پر  
 حیات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ انکو دیر سے گا لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر اسے سنا ہے  
 سے کہا امر عقبہ عبد اللہ کیا کہتے ہیں عقبہ نے کہا وہ مجھ پر زیادہ جانتے ہیں پر میں نے تو رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑی رہے  
 گی اور اپنے دشمن پر غالب ہوگی جو کوئی انکا خلاف کرے گا انکو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا یہاں تک  
 کہ قیامت آجائی اور وہ اوس حال میں ہونگے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بے شک (حضرت نے  
 ایسا فرمایا) انکین بہر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بہر گاجس میں شک ہی ہوگی اور شکیم کی طرح بدن پر ہوگی  
 وہ نہ جو ہوگی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر ہی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مارل جاوے گی بعد ازاں  
 کے سب سے کافر لوگ رجاوین گئے اونہی پر قیامت قائم ہوگی عقل صحیح صحیح ابن ابی وقاص رضى  
 الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال اهل الغرب ظاهرين  
 على الحق حتى تقوم الساعة ثم حمى سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک  
 کہ قیامت قائم ہو جائے



التَّحْرِيقِ وَالطَّرِيقِ جَانِزُونَ بِلَهَائِي كَخَيَالِ كَهْمَا سَفَرِيْنِ اَوْرَا ت كُوْرَسْتَمِيْنِ اَوْتَرِيْنِ سَوَا مَانْتِ  
**عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا  
سَافَرْتُمْ فِي الْخُصْبِ فَاعْطُوا الْاَزْيِلَ حَقَّهُمْ مِنْ اَكْرَاحٍ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ نَاسِرَعُوا  
عَلَيْكُمْ السَّيِّئِ وَاِذَا عَرَسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَانْهَاطَ مَا دَى الْعَوَاقِمِ بِاللَّيْلِ مَرَّحِمِهِ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر  
کرو جاؤ اور پانی کے زمانے میں رہنے آجو موسم میں جب جانزوں کو پانی اور چارہ بافراط ہو تو  
اونٹوں کو الٹا حصہ لینے دو زمین کے آجب سفر کرو محتاطین قطلہ سی چلے جاؤ اور نہر تاکہ قطلہ زدہ ملک  
سے قطلہ پار ہو جاوین (اور جب رات کو تم اوترو تو راہ سے بچ کر اوترو) کیونکہ راہ میں اکثر خراب  
ہی آتے ہیں اور رات کو کیرے کوٹے سانپ وغیرہ بھی اودھیرے گذرتے ہیں کچھ کہنا وغیرہ جن  
لینے کے لیے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخُصْبِ فَاعْطُوا الْاَزْيِلَ حَقَّهُمْ مِنْ اَكْرَاحٍ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ  
نَاسِرَعُوا وَاِذَا عَرَسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَانْهَاطَ مَا دَى الدَّائِبِ وَمَا دَى  
الْعَوَاقِمِ بِاللَّيْلِ مَرَّحِمِهِ دہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب قطلہ میں سفر کرو تو جانزوں کے  
منز جانے رہنے سے پہلے انکو قطلہ لے جاؤ اس لیے کہ اگر قطلہ زدہ ملک میں زیادہ قیام ہوگا تو جانز  
چارہ نہ پا کر بالکل قتل ہو جاوین گے اور ان میں صرف بڑیاں رہ جاوین گی سفر نہ رہے گا **وَاب**  
السَّفَرُ قَطْعَةُ مِنَ الْعَذَابِ سفر ایک عذاب ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قَطْعَةُ مِنَ الْعَذَابِ نَحْ اَحَدِكُمْ  
نَوْمُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاِذَا قَضَى اَحَدُكُمْ نَفْسَتَهُ مِنْ وَجَعِهِ فَلْيَجْعَلْ اِلْاَهْلَهُ  
قَالَ نَعَمْ مَرَّحِمِهِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے نگو سونے اور کھانے اور پینے سے  
رہنے اپنے وقت پر چیزیں نہیں ملتیں اکثر تکلیف ہو جاتی ہے (تو جب کوئی تم میں سے اپنا  
کام سفر میں پورا کر لے وہ قطلہ اپنے گھر کو چلا آوے) **وَاب** کہ راہ سے  
الطَّوْفِ لَمَبْلًا مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ





میں انونت کہا اور کوفی ہدی علیہ الرحمۃ کہ صاحب کناشکار پر چوہرین یا چوہر یا شکر کرنے لگیں تو  
 سب اسد کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ وجہ ہے یا سنت اس میں اختلاف ہو ماضی کے نزدیک سنت ہے اگر سہو  
 یا عمدہ چوہر تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر سب اسد  
 چوہر دے عمدہ یا سہو تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہے احمد سے اور یہی مروی ہے ابن کثیر  
 اور ابی ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اسد کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جہم  
 علماء کا یہ قول ہے کہ اگر سہو چوہر تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چوہر تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا  
 ہے کہ ہر شکاری گنتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ  
 اور جہم اور علماء کا احسن ابنی اور رضی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کہ نزدیک لگتے کا شکار درست نہیں  
 کیونکہ وہ غیطان ہے اور یہ ضرور ہے کہ شکاری لینے سدا یا سہو یا اگر کتا سدا یا سہو تو اس کا شکار بالاجماع  
 حرام ہے اور جو سدا یا سہو مگر بن چوہر شکار کرے تو شکار حرام ہے سہاوی نزدیک اور اکثر علماء کہ نزدیک  
 پر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور احمدی کو ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرے کہ اگر  
 شکاری ہو اس گتے کے ساتھ نہ لگا رہے کہ بن چوہر شکاری ہو یا اس کا چوہر نہ والا مشترک ہو یا مجوسی ہو تو وہ  
 شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے اور معارض کہتے ہیں اس بکڑی کو جس کی لوک پر لوٹ لگا ہو یا لوٹ نہ ہو اور بعض  
 کہ معارض وہ تیر ہو بغیر بیل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معارض ایک لبا تیر ہے اور بعض تو کہنا وہ ایک  
 لکڑی ہے جس کے دو کنارے چیلے اور پیچے موٹی ہوتی ہے اور کھول اور اوڑھی کے نزدیک معارض کا شکار  
 بر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے احمدیث کو اس طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلی نے کہا ہے کہ غیل  
 کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن السیب اور جہم و علماء سے منقول ہے کہ گول کا شکار یعنی غیل کا سبطا درست  
 نہیں ہے جبکہ اس جانور کو زندہ پا کر نہ کرینا ہے مختصراً **حج** عبد بن حاتم عنی اللہ  
 قال عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ہم یقولون بھید و البھید  
 إذا أرسلت کلایک الملعۃ و ذکرک اسم اللہ علیکما فعل مما أمسکک علیک وان تکلن  
 لک ان یا ک لک الھکب فان اکل کلانا کل فانی انکاف ان یکلن لکنا امسک کل فانی و  
 ان خالطھا کلایک من غنیرھا فلا تأکل ترجمہ حدیث بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتھن سے آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتھن کو

[illegible]

مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكَلَّمَهُ وَمَا أَصَابَ بِعُجْرَةٍ فَهَوَّ وَفِيكَ دَسَالَتٌ عَنْ صِدْقِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا  
أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكَلَّمَهُ بَيَانٌ ذَكَرْتَهُ أَخَذَهُ فَإِنْ رَجَدَ عَيْنُهُ كَلِمَاتُ الْحَسَنِ  
فَتَحَدَّثْتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ كَلَامًا كُلُّ إِنْسَانٍ ذَكَرْتَ أَنَّ اللَّهَ عَلَّمَكَ  
وَلَمْ تَنْ كُنْ عَلَى غَيْرِهِ ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معارض کے لشکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک ہو گھر تو کہا لے اوکو اور جو پٹ ہو تو وہ  
ہے (بشر و دار ہے) اور میں نے پوچھا آپ کتے کے لشکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں  
سے کہا دی نہیں تو اسکو کہا لے اسکو کہ اسکی ذکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اس کے ساتھ دو سر کا پاؤ  
اور پنجے پر دو سر کے کتے نے بھی اوکو ساتھ بڑا اسکو اور مار ڈالا تو اسکو قومت کہا اوکو اس لیے کہ تو  
اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر پاب نہ دوسرے کتے پر **عن** ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عن** ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
قَدْ خَلَاكَ رَبِّي بِالْأَعْيُنِ أَكَلَهُ سَأَلَ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلَ كَلْبٌ فَاجْعَلْ  
مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا قَدْ أَخَذَهُ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِذَا سَمِعْتَ حَلَاكَ كَلْبِكَ  
ذَكَرْتُ لَمْ تَكُنْ عَلَى خَيْرٍ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ہمارا بھائی اور بھائی اور  
نوکر تھانہ بن میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اور نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا  
لشکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دو سر لے جاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ کتا کس نے پکڑا ہے  
فرمایا است کہا اوکو کیونکہ تو نے ہم اسکو ہی اپنے کتے پر نر دوسرے کتے کے **عن** ترجمہ عدی بن  
حاتم رضی اللہ عنہ **عن** ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ **عن** ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ  
ابن حاتم رضی اللہ عنہ **عن** ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ **عن** ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ  
فَأَنْكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَإِنْ اسْكُ عَلَيْكَ فَأَدْرِكُهُ حَيًّا نَادِيَهُ فَإِنْ أَدْرَكَهُ قَدْ قُتِلَ  
لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكَلَّمَهُ وَإِنْ وَجَدْتَهُ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنْ ذَكَرْتَ لَمْ يَأْكُلْ  
أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَكَلَّمْ خَدَّيْنِ وَلَا  
أَتْرُكُوكَ فَكَلَّمْ أَرِشَتَهُ وَإِنْ وَجَدْتَهُ عَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھ سے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے تو اس کا نام پھر اگر وہ روکے تیرے لشکار کو تو اس سے زندہ پاؤ تو قہر کر اور جو کتا مالک

نہیں اس میں کوئی شبہ تھا اور اسکو اور جو تیرے کہنے کے ساتھ دوسرا کتاب لے اور جانور مارا گیا ہو تو موت کہا  
 اور اگر کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اسکو اور جو تو تیرے مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار ریشہ کہا کر  
 ایک دن تک غائب رہے بعد اس کے تو اس میں سوا اپنے تیرے اور کسی مار کا نشان نہ پادے تو کہا اسکو اور  
 شیر اچھی طرح ہے اور جو تو اسکو پانی میں ڈوبا ہوا پادے تو موت کہا **حکم** **عبدی بن حاتم** رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد قال إذا رميت بهم  
 فأذكرا اسم الله فإن رجداً فقد قتل كل واحد إلا أن تحبده فمذوقه في ماء فإنك لا تذرى الماء  
 فتشكه أو ستمك **مرحومہ عبدی بن حاتم** روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا  
 شکار کر آپ نے فرمایا جب تو تیرے مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تو اسکو مارا ہو پادے تو کہا اسکو اگر جس صہرت  
 میں پانی میں ڈوبا ہو تو موت کہا اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر مرے یا تیرے تیرے **حکم** **ابن ثعلبہ**  
 الخشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول  
 الله إنا بأرض قوم من أهل الكتاب ناكل في الغنم فأنزله فأنزلنا صيده فأنزلنا صيده فأنزلنا  
 بكمي المعلق أو بكمي الذي ليس بكمي فأنزلنا ما الذي يحل لنا من ذلك قال أما ما ذكرتم  
 أنكم بأرض قوم أهل كتاب فأنزلنا فأنزلنا فأنزلنا فأنزلنا فأنزلنا فأنزلنا فأنزلنا فأنزلنا  
 فيها وإن لم تجدوا فأنزلوها ثم كملوا فيمضوا أما ما ذكرتم أنكم بأرض صيد فمضوا  
 أصبغت بقموسك فأذكرا اسم الله فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا  
 كل وما أصبغت بكمي الذي ليس بكمي فأذكركم فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا فمضوا  
 تعالیٰ عنہ روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب  
 (یعنی یہود یا نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارے ملک  
 کا ملک ہر قومین شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھاتے ہوئے کہتے سے اور شکار کرتا  
 ہوں اس کہتے سے جو سکھا یا نہیں کیا تو بیان کیجیے مجھ سے جو حلال ہوں میں آپ نے فرمایا تو نے جو کھا  
 میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں اور ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہو اور برتنوں میں سکھتے ہو تو موت کہا اور ان کے  
 برتنوں میں اور جو اور برتنوں میں سکھتے ہو اور ان کو بہر کھانا ان میں **فت** **لؤوی** نے کہا ابوداؤد کی  
 روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی ہڈیوں میں سو رہتے ہیں اور اپنی برتنوں میں

شراب پیر میں تیب پئے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن طہین قرار میں کہاؤ پیر اگر نہ طہین تو دہرہ دار  
 ان کو پیر کہا پیر ادن میں اور یہ حدیث مخالفت ہر فقہاء کے نقل کے جو کہتے ہیں مشرکین کے برتن کا شراب  
 درست ہر دہرہ دار نے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگر وہ برتن طہین ہو اور اس حدیث سے  
 جب دوسرا برتن طہین ہو تو اسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دہرہ دار نے سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ  
 اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جن میں سور کا گوشت پکا کر ماہو یا شراب پیا جائے یا ہوا  
 فقہاء کی مراد وہ برتن ہیں جن میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو اسے مختصراً **حکم** حیوۃ جہا  
 لہذا سکا و نحو حدیث ابن المبارک غیباً ان حدیث ابن زہب لحدیث کثرتہ صید  
 القوس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **حکم** ابن ثعلبہ عن الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال اذا رمیت بکرمک کتاب هنک فادک کتہ کل ما کم یتین ترجمہ الباقی سے  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پیر شکار غائب ہو جاوے بعد اس کے  
 تو کہا اور سکر جب تک یہ دو روز نہ ہو **حکم** ابن ثعلبہ عن الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشیخی صلی  
 اللہ علیہ وسلم فی الذی یدرک صیدک بعد ثلاث فکلہ ما لم یتین ترجمہ الباقی سے  
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کہا  
 اسکا اگر نہ دیکھا ہو **حکم** ثعلبہ عن الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال حدیث فی الصید **حکم** ابن ثعلبہ عن الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال حدیث غیباً انہ لحدیث کثرتہ و قال فی الکلب کلمہ بعد ثلاث الا ان یتین  
 فکدحہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ایک روایت میں کہنے کے شکار زمین بھی ہی ہے کہ زمین و جان  
 بعد اگر ملے تو کہا اگر جب شکار سے توجہ پڑے اسکو **باب** شکار اکل کل  
 ذی ناب من الشیاع و کل ذی ناب عن الطہین **روایت** داسے درندہ اور ہرن  
 داسے پرندے کی حرمت کا بیان **حکم** ابن ثعلبہ عن الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم  
 الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من الشیاع و اد اشفاق و ان ابن  
 و حدیث یوما قال الذہری و کلمہ تمہم بھذا احق فی منا الشام ترجمہ حضرت ثعلبہ رضی اللہ  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وقت داسے درندے





**باب** اِیَّاحَہٗ مِیثَاقُ الْبَحْرِ دَرِیَا کے مرو کا مناجا ہونا **عَلٰی** جَابِرِ رَضِیَ اللہ عَنْہُ  
 عَنْہُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَا مَرْعٰی اَبَا عُبَیْدَہٗ شَلَقَی حَیْرَ الْاَشْرَیثِ  
 وَزَوَّدَ اَجُورَ اَبَامِنْ تَحْمِیْلِ لَحْمِیْہِ لَنَا عِیْرَ فَاَنَّ اَبُو عُبَیْدَہٗ یُعْطِیْنَا لَحْمَہٗ تَمْرَہٗ قَالَ فَشَلَقْتُ  
 کَیْفَ کُنْتُ تَصْنَعُ بِہَا قَالَ نَضَّحَا کَمَا یَمِصُّ الصَّبِیُّ ثُمَّ نَضَّحْتُ رَبَّ عَلَیْہَا مِنْ الْمَاءِ لَنْکُنَّ  
 یَوْمَئِذٍ اِلَی النَّیْلِ وَکُنَّا نَضْرِبُ بِعَصَیْنَا الْخَبْطَ ثُمَّ نَبْدُہٗ بِالْمَاءِ فَاَنَّا کُلُّہٗ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلٰی  
 سَاحِلِ الْبَحْرِ نُرْفِعُ کُنَّا عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ کَهَمَیْکَہٗ الْکَثِیْبِ الضَّخْمِ قَالَتِیَا فَاِذَا ہِیَ ذَاتُہٗ  
 لَدُنَّ الْعَصِیْرِ قَالَ قَالَ اَبُو عُبَیْدَہٗ مِیثَاقُہٗ ثُمَّ قَالَ کَلَّیْلَ یَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی سَبِیْلِ اللہِ اَضْطَرُّنَا ثُمَّ نَقُولُ قَالَ فَاَمَّا عَلَیْہِ فَمِنْہُمْ رَجُلٌ رَخْوٌ ثَلَاثَ مِائَتِیْ حَتّٰی  
 مِیثَاقًا اَنَّا رَقْدًا نَیْتُنَا نَشْکُرُہٗ مِنْ وَقْبِ عِیْنِہٖ بِاَنْتَالِ الدُّہْنِ وَتَقْطَعُ مِنْہُ الْقِدْرَ وَکَلَّیْلَ  
 اَوْ کَنْدَرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُو عُبَیْدَہٗ فَلَاحَہٗ عَشْرَ رَجُلًا فَاَتَاہُمْ هُمْ فِی وَقْبِ عَلَیْہِ  
 وَاَخَذَ مِنْہُمْ اَصْلَاحِہٖمَ قَا قَا مَعًا ثُمَّ رَحَّلَ اعْظَمَ بَہِیْمَ مَعًا فَمِنْ خِیْمَہٗ اَنْزَدْنَا مِنْ  
 لَحْمِہٖ وَشَاوَتْ کُلَّ مَا اَوْدَیْنَا لَدِیْنِہٖ اَنْبِیَا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَمِعْنَا کَرَّ ذِکْرَ اَبَا  
 فَقَالَ صُوْرَتُیْ لَخَرَجَہُ اللہُ لَکُمْ فَصَلَّی مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِہٖ فَمَنْ لَمْ یَنْطَلِقْ مَعَا قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلَیْہِ  
 اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاعْلَمَ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پہنچا اور سوار اسرار ابو عبیدہ بن الجراح کیا تاکہ ہم عین قریش کے قافلہ سے اور ہمارے  
 ترے کے لیے ایک شہلیہ کھجور کا دیا اور کچا پ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک کھجور (دہ روز) دیا کرتے تھے  
 ابو الزہر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے اور نہین نے کہا اسکو چوس لیتو تھے  
 بچہ کی طرح بہر اوس پہ تھوڑا بانی لپی لیتے تھے وہ ہم کو ساری دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں  
 سے پتے جھاڑتے بہر اسکو بانی میں تر کرتے اور کہاتے **ف** لودی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث  
 سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور پوک کسودہ لڑائی سے  
 بہت سمیت نہ ہوتے تھوڑے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے گوشے اپنی گردنوں پر لیٹے تھے اور ایک  
 روایت میں ہے کہ جب یہ شہر چکا تو ابو عبیدہ نے کہا کہ گوشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک  
 ایک کھجور اوس میں سے دیتو تھے **ف** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے

ران ایک لینی سی مولیٰ چیرنوار ہوئی سم اوس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہی جس کو غیر کتہو میں  
 ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہی بہر کہنے لگے نہیں ہم اوس کے رسول کے پیچھے ہوئے ہیں اور اوس کی راہ میں  
 نکلے ہیں اور تم بیکار ہو رہی ہو (بھوک کے ماری) تو کہاؤ اوس کو جارہے کہا ہم وہاں ایک صیغہ ہی  
 اور چم تین سو آدمی تھے اٹھیکا گوشت کہا یا کیے بیٹا شک کہ ہم موٹے ہو گئے جارہے کہا تم دیکھو ہم  
 اوس کی آنکھ کے حلقہ میں سے جربی کے گھڑے کے گھڑے بہرتے تھے اور اس میں عربیل کے برابر  
 گوشت کر ٹھٹے کاٹتے تھے آخر ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اوس کی آنکھ کے  
 حلقہ کے اندر چھٹے گئے اور ایک پہلی اوس کی پیلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی بہر سے بڑے اونٹ  
 پر پالان باندھی اُن اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تیرہ اوس کے تلے کو نکل گیا اور ہم نے اوس کے  
 گوشت میں سے خوشائیں بنالیں تو رشہ کے وسط خوشائیں جمع ہو خوشیقہ کی بنیقہ وہ ابلا ہوا گوشت جو غیر  
 کے لیے رکھتے ہیں احبب ہم بدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ فقیر یا  
 کیا آئے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رفق نہا جو تمہارے لیے اوس نے نکالا تھا اب تمہاری پاس کچھ ہو اُسکا  
 گوشت تم کو بھی کھلاؤ جارہے کہا ہم نے اُسکا گوشت آپ کے پاس بھیجا آپ نے اوس کو کھایا **ت**  
 نودی علیہ الرحمۃ کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوس کو مزار کہا پھر انکا اجتہاد بدل  
 گیا اور انہوں نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر ہے اور مضطر کے لیے مردار ہی حلال  
 ہے اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو اُسکا گوشت مانگا تو اُن کے دل کو خوش کرنے  
 کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا با اِس کہ وہ حاضر اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ نے اُسکو شہرک  
 سمجھا اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست کو کئی شے مانگنا درست ہے اور رسول  
 حرام نہیں ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی بیٹا شک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے  
 میں ہی اور اس امر کی دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مردار سے خواہ شکار سے مردار اور اجزاء  
 کہا ہے اہل اسلام نے مجہول کی حالت پر اور ہماری اصحاب نے منیڈک کو حرام کہا ہے اور منیڈک  
 کے سوا اور دریا میں جانور دن میں تین قول میں سب میں صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور  
 امام مالک کو نزدیک منیڈک بھی درست ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مجہول کے  
 اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے سب طرح وہ مجہول جو خود مر کر پانی کے اوپر تیرا آدمی ہمارے

اور چہرہ عمار کے نزدیک طلال ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حاتم ہے اور حررت کی دلیل میں جو جابر  
کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے اسد لال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیحہ ہے انتہی حد  
**عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یقول **بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكَّةَ**  
**ثَلَاثَ مِائَةٍ وَرَاكِبٍ مِيرَاثًا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَصُصْدِيحُ بْنُ قَيْسٍ فَأَتَيْنَا بِالسَّحَابِ لِيُصَفِّ**  
**تَهْمَهُ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْحَبَطَ فَمِنْ جِئِنَ الْحَبَطِ نَأْكُلُهُ لَنَا الْبُحْبُوحُ دَايَةً يُتَاكَ**  
**لَهَا الْعُسْبُ مَا كَلْنَا مِنْهَا لِيُصَفِّ تَهْمَهُ إِذْ هَتَأْنَا مِنْ وَدَعْنَا حَتَّى نَأْتِيَ أَجْسَامَنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ**  
**حَبْلًا مِنْ أَصْلَاعِهِ فَتَنَصَّبَهُ ثُمَّ كَفَّرَ إِلَى أَهْوَلِ رَجُلٍ فِي الْحَبَشِ وَأَهْوَلُ جَمِيلٍ حَصَلَهُ عَلَيْهِ وَمِنْ**  
**تَحْتِهِ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَابٍ عَلَيْهِ تَهْمُهُ فَقَالَ وَاحِدٌ جَاءَ مِنْ عَيْنِهِ كَذًا أَوْ كَذًا أَفْكَهَ وَدَلَّ قَالَ**  
**كَانَ مَعْتَا جَوَابًا مِنْ تَهْمِهِ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهَا قُبْضَةً ثُمَّ لَحَظْنَا**  
**ثُمَّ نَظَرْنَا كَيْفَ وَجَدْنَا أَفْكَهَ** ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم نے بیجا اور نرم ترین سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجرّاح تھے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو  
ہم ہمسفر کے کنارے آ رہے ہیں نہ تاک چڑھ رہے اور وہاں سخت بھوک ہو گئی ہے تاک کہ پتے کہاں گئے اور اس  
لشکر کا نام بھی ہو گیا ہے چون کہ لشکر پر ہمت نہ رہی یہ ایک جانور بینکاً جبکہ عنبر کہتے ہیں اس میں گم ہو  
بینے تاک کہا یا کیے اور اس کی چربی بد بخر طایفے بہا تاک کہ ہم زور دار ہو گئے پھر ابو عبیدہ نے اس کی ایک پل  
لیکر کٹھری کی اور سب کو زیادہ لپٹا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب کو زیادہ لپٹا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ  
پر سوار کیا وہ اس کی پل کے تلے سو نکل گیا اور اس کی اکٹھ کے حلقہ میں کسی آدمی بیٹھ گئے جاب نے کہا ہم  
اس کی اکٹھ کے حلقہ میں سے اتنے کٹھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ اس جانور کے تلے سے پہلے ایک  
بورہ تھا کچھ رکھا تو ابو عبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کچھ دیا کرتے پھر ایک ایک کچھ دینے  
لگے جب وہ بھی نہ ملی تو ہمارے ہمارے اسکان ملنا دینے ایک کچھ سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی  
اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کچھ بھی غنیمت نہ تھی **عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ** یقول **فَنَحِشُ إِلَيْكَ**  
**إِنَّ رَجُلًا كُتِرَ ثَلَاثَ جَنَاحٍ وَكُتِرَ ثَلَاثُ ثَلَاثٍ ثُمَّ جَاءَ أَبُو عُبَيْدَةَ** ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ  
عنے سے روایت ہے چون کہ لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین  
اونٹ پھر ابو عبیدہ نے منع کر دیا اور اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہیں اونٹ تمام ہو جاوے اور

جہاد میں خلل داتے ہیں **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال بعثنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن ثلاث مائة نخيل أوددنا على ربنا ما ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بیجا سم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشتہ ہماری گردنوں پر تھا۔

**عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما الخیرہ قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية ثلاث مائة وأمر عليهم أبا عبيدة بن الجراح رضي الله عنه ففقدوا جميع أبو عبيدة كما ذهبهم في ذلك مكان يهوئنا حتى كان يصيبنا كليلهم ثم ما ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا دھڑا ابو عبیدہ کو کیا اوزن کا توشتہ تمام ہو گیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشتہ ایک توشتہ دان میں اکٹھا کیے اور ہر روز ہمارا ایک کھجور دیا کرتے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما الخیرہ قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية أنا فيهم الربيع بن الجراح ساقوا جميعا بقتيلة الحديث كخوخيد بن عمرو بن دينار قال الذي بيني وبينك في حديثك ذهب بين كيسان فأكل منه الجحيش فكان عشرة ليلة ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بیجا میں بھی اوس میں تھا سمندر کے کنارے بہر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اس میں یہ کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اوس جانور کا گوشت کھایا **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنا إلى ابن جحيفة واستعمل عليه حيمر بن الحارث وساق الحديث يعني حديثي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** ترجمہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیر کے دن اور بستی کے گدہوں کے گوشت **عن** الخیرہ بنی بطلان الإسناد وفي حديثي قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى حليم بن الحارث الخيرية ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**





[illegible]



ترجمہ ابن بن مالک روایت ہے کہ جب خیر کا دن ہوا تو ایک انبیاء آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کہ ہر  
 کہا لیے گئے پھر دوسرا آیا اور بولا کہ ہے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا  
 اللہ اور رسول اللہ کا نگو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید میں یا نا پاک ہیں۔ انس رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر انڈیاں اور ٹی کشیں **باب** اَبَا حَظْرَةَ الْخَمَلِ الْخَمَلِ الْخَمَلِ الْخَمَلِ  
 کا گوشت حلال ہے **ف** زوی علیہ الرحمۃ نے کہا اس میں اختلاف ہے تو ناشی اور جبہ و رسلط اور  
 خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت ساج ہے بلکہ اس میں اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما  
 کے نزدیک مکروہ ہے **عَنْ** حَبَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ خُومٍ لِحُمْرٍ أَلْهَلِيَّةٍ وَأَذِنَ فِي لَحْمٍ الْخَمَلِ تَرْجُمَهُ  
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیر کے  
 دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی **عَنْ**  
**حَبَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ** أَكَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ الْخَمَلِ وَخَمْرَ  
 الْخَيْبَرِ وَفَخَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَارِ الْأَهْلِيَّةِ تَرْجُمَهُ جابر بن عبد  
 اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یعنی خیر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گدھوں کا گوشت کھایا اور  
 منع کیا ہم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے سے **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِطَرَا  
 الْأَسْنَادِ تَرْجُمَهُ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَ تَرْجُمَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک  
 گھوڑے کا گوشت کھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھا یا **عَنْ** هِشَامِ بْنِ  
 الْأَسْنَادِ تَرْجُمَهُ وہی جو اوپر گذرا **باب** اَبَا حَظْرَةَ الْخَمَلِ الْخَمَلِ الْخَمَلِ الْخَمَلِ  
 زینے سو مار کا **عَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَ لَسْتُ بِأَكْلِهِ وَلَا خَيْرٍ فِيهِ تَرْجُمَهُ جابر بن عبد اللہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ گوشت  
 آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں **ف** آپ نے نہیں کہا یا کیونکہ وہ آپ  
 کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ کو اس سے کراہت ہوئی جلیا دوسری روایت ہے کہ صحابہ نے

کہا یا ایک کے سامنے اس کے علوم ہوا کہ وہ حلال ہوا سب اجماع ہے مسلمانین کا یہ ابو حنیفہ سے منقول ہے  
 کہ انہوں نے یہ کہہ کر (نزدکی) **حسن** ابن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابي الصديق فقال لا اكله ولا يحرمه ترجمہ ابن عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہوا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کہا نے کو آپ نے فرمایا  
 نہ میں اس کو کہا ناہوں نہ حرام کہنا ہوں **حسن** ابن حنظلہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم کہ وہو حل البکر حسن اكل الصبي فقال لا اكله ولا يحرمه ترجمہ وہی جو  
 اوپر لکھا انا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے **حسن** عبيد اللہ بن عبد اللہ فیہذا الا سننہ ترجمہ  
 وہی جو اوپر لکھا **حسن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 البکر عن کثیر بن عبد اللہ بن حبیب عن ابي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابي  
 وکرم حذیرہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما  
 المنیہ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا **حسن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم کان معہ ناس من اصحابہ فیہم رجل من اهل بیتہ فنادت امرأة من النساء  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لک صبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا  
 لانه حلال والکتاب لکین من طعامی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہوا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کئی اصحاب ہوا ان میں سے بھی تھے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے  
 ایک عورت آپ کی بی بی میں سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہر آپ صحابہ سے  
 فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کہا ناہیں ہے رہنے مجھے اوس کے کہانیکا اتفاق نہیں ہوا  
 اس وجہ سے کہ اس بات آتی ہے **حسن** زکویۃ التبریدی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما  
 الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عمر رضی اللہ  
 اللہ تعالیٰ عنہما فیما من سنتین او سنتین و نصف فکرم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم عن ابي هذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرمہ  
 بمثل حدیث معاذ ترجمہ وہی جو اوپر لکھا **حسن** عبيد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 قال دخلت انا وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



کی بہن حنفیہ بنت حارث نجدیہ کو کہہ کر لیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ کیا گیا اور کہ آیا تو کہ آپ سنا کہ کوئی کہا کہ آیا جاوے گا  
 نہ کیا جاوے گا اور نام نہ لیا جاوے گا کہ وہ کیا کہا تھا (ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ وہ کیطرت  
 ایک عورت، عورتوں میں سے جو موجود نہیں بول اٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہہ دیا جو  
 آپ کے سامنے لایا یہ تین وہ گنہگار تھیں یہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا ہاتھ کہیں لیا خالد بن الولید  
 نے کہا کیا یہ حرام ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ماکس میں نہیں ہوتا اس وجہ  
 سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا ہر چیز اس کو کہیں لیا اور کہہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے  
 تھے تو نہیں نہ کیا مجھ کو **عن ابن عباس** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
 مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدِمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَكَانَ لَهَا مَتْرُوفٌ بِهَا أُمُّ حَفِيفٍ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَالَتُهَا مِنْ نَجْدٍ  
 كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا  
 حَتَّى يَكُونَ مَا هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ يَنْشَلُ حَدِيثُ يُونُسَ وَزَادَ فِي الْخِرَافَةِ حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ  
 عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَبْرٍ هَا تَرَاهُمْ حَضَرَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهِيَ مَرْوَةَ خَالِدِ بْنِ  
 الْوَلِيدِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ یہ وہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالد کی خالہ تھیں تو رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہہ گا گوشت لایا گیا اس کو ام حنفیہ بنت حارث بھی بولا کہ تھیں اور  
 وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی حنفیہ میں کہا  
 تھا جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جائے کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اس کی سی طرح **عن ابن عباس** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهَا عَشْرُ مِائَتَيْنِ مِثْوِيَّتَيْنِ يَنْشَلُ حَدِيثُ يُونُسَ وَكَانَ يُونُسُ بْنُ الْأَنْصَارِ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهَا تَرَاهُمْ وَهِيَ جَاوِزٌ كَذَلِكَ اس میں یہ ہے کہ دو گھنٹے کے لئے ہوئے **عن**  
**ابن عباس** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ فِي بَيْتِ  
 مَيْمُونَةَ وَحِيدَةٌ خَالِدِ الْوَلِيدِ يَنْشَلُ حَدِيثُ يُونُسَ وَكَانَ يُونُسُ بْنُ الْأَنْصَارِ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهَا تَرَاهُمْ **عن ابن عباس** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ فِي بَيْتِ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاصْبَأْنَا كَلَّ  
 مِنَ الشَّيْءِ وَالْأَقْطَرِ وَتَرَكَ الصَّدِيقَ فَقَدْ رَأَى أَكْلَ عَلِيٍّ مَا يَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ  
 وَلَوْ كَانَ حَدًّا مِمَّا أَكَلَ عَلِيٌّ مَا يَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ حَضْرَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتِي مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 أَوْ بَعْضُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَوْ بَعْضُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَوْ بَعْضُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَوْ بَعْضُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَوْ بَعْضُ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
 كَمَا يَأْتِيَا أَوْ جَوَامِ مِمَّا تَرَاكَ دَسْتَرِخَانِ بِرَنَةٍ كَمَا يَأْتِيَا حَكَمُ بْنُ الْكَاهِنِ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ دَعَا تَاغُوتَ بْنَ الْكَاهِنِ فَقَرَّبَ إِلَيْهَا فَلَاحَظَهُ فَتَعَرَّضَ بَأْسًا فَكَلَّ وَتَارَكَ فَلَقِيَهُ  
 ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ مِنَ الْفَدَى فَأَخْبَرْتُهُ فَكَانَ كَسْرَ الْقَوْمِ حَتَّى وَصَلَ  
 بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَتَعْرِفُهُ وَلَا أَحَرِّمُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا قُلُوبٌ مَاتَتْ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ إِلَّا فَجَلًا وَدُخْرًا  
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا هُوَ عِنْدَ مَيِّمَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهَذَا حَدِيثُهُ  
 الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مَخَارِجُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَمْرًا أُخْرَى إِذْ قَرَّبَ إِلَيْهِمْ  
 خِزَانٌ عَلَيْهِ حِمْرٌ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيِّمَةٌ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِنَّكَ لَحَرَمٌ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ هَذَا الْحِمْرُ لَكَ كَلَّمَهُ فَطَوَّ وَقَالَ لَهْجُهُ  
 كَلَّمَا فَكَانَ كُلُّ مَيْمَةٍ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيِّمَةٌ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَكَلْتُ مِنْ شَعْرِ نَبِيِّكَ يَا كَلَّ مَيِّمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ  
 فَكَلَّمَهُ ثُمَّ جَاءَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ يَدْعُوهُ بِأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ وَهُوَ يَدْعُوهُ بِأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ  
 بَعْضُهُمْ كَمَا نَحْنُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضِهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُ بِأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ وَهُوَ يَدْعُوهُ بِأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ  
 فِي هَذَا بَيَانِ كَمَا لَوْ كُنْ مِنْ أَهْلِ سَائِمَةٍ بَعْضُهُمْ كَمَا نَحْنُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضِهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُ بِأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى بَيْنَهُمْ أَسَدًا كَمَا تَأْمُرُ بِهِمْ نَهَى عَنْهُمَا أَنْ يَأْكُلَا مِنْهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ كَمَا قَامَ بِأَكْبَرِ الْأَكْبَرِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَا سَائِمَةً بَعْضُهُمْ كَمَا نَحْنُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضِهِمْ  
 كَهَيْئَةِ إِحْرَامٍ (جَنَابُ الْقُرْآنِ مُجِيدٌ مِنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي حَفَّتْ بِهِيَ أَلَى هِيَ مُجَلِّدُكُمْ الطَّيِّبَاتِ  
 وَتُحْمِمْكُمْ عَنِ الْخَبَائِثِ) بَلَدُ آبِ الْأَكْبَرِ وَزَمِيمَتُهُ كَيْسَ تَحْبُو أَوْ فَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَوْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ









پر عبد اللہ نے اسکو دیکھا خذ کرتے ہوئے تو کہا میں تجھے یہ حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم مکروہ رکعتیں یا منہج کرتے تھے خذ کر اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذ کر کہو جاتا ہے اب میں تجھ  
 سے بات نہ کروں گا **ف** نزدیکی علیہ الرحمۃ کہ کہا اس حدیث میں نہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں  
 کی ملاقات ترک کرنا چاہیے ہیطرح اون لوگوں کی جو جان بوجہ حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی  
 ترک ملاقات ہمیشہ کر لیے درست ہو اور وہ جو تین دن سو زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہو کہ اپنے خلاف نفس یا  
 دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور حدیث کی موبد اور  
 حدیثین میں جب یہ حدیث کعب بن ناکس وغیرہ کی انتہی متبرحم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش  
 نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسی شخص سے ہمیشہ کر لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل میں اس  
 میں وہ لوگ جو حدیث صحیحہ کسی مجتہد یا عالم یا دین و دین پر پیر یا مرث کے قول یا فعل کے خلاف ہیں وہ جب  
 العمل نہ جانیں بلکہ اون کا گناہ محنت ہو اور اس شخص کے گناہ سے جو صرف ناسمات نفس پر حدیث پر عمل نہ  
 کر کے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے **عن** **ع** کہ میں نے یہاں الا سنن ابو یوسف رحمہ وہی جو  
 اور گندرا **عن** **ع** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم عن الخذات قال ابن جعفر فی حدیثہ قال انہ لا یمنک العدو ولا یقتل الضیڈ  
 والکفر یکتیر الشین ویفقأ العین وقال ابن مسعود انہا لا تنکح العدو ولا یرکب منکر تنقأ العین  
 ترجمہ وہی جو اور گندرا **عن** **ع** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فریاً یعبد اللہ  
 ابن مسعود خذت قال ابن جعفر وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن الخذات  
 وقال انہا لا تنکح العدو ولا یرکب منکر تنقأ العین وقال ابن مسعود  
 فقال احذ نیک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن الخذات لا ارجل  
 ابداً ترجمہ وہی جو اور گندرا امین یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کے ایک شہدہ دار نے خذت کیا  
**عن** **ع** ابیوب بطحا الا سنن ابو یوسف رحمہ وہی جو اور گندرا **باب** **ع** الا منب  
 یا حسن الذیہ والفضل وخیل یبذل الشہدۃ ویرج یقتل رجی طرح کرنا چاہیے اور چہرے کو تیز کرنا  
 چاہیے **عن** **ع** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ینسان خیفہمما عن رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ ینکب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسبوا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلَمِ وَالْجَنَنِ وَالْحُمَةِ وَالْجَبَنِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ  
 شرا دین اس روایت پر دو باتیں ہیں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا  
 تعالیٰ نے ہر کلام میں پہلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اپنی خراج سے قتل کرو اور جب غیبت کرو  
 تو اپنی طرح سے فوج کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو کوئی جنگ کرنا چاہے وہ چہری کو تیز کر لے اور  
 اپنے جانور کو آرام دے اور یہی سبب ہے کہ چہری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک  
 جانور کو دوسرے کے سامنے فوج کرے اور نہ فوج کرنے کے لیے کہیں پکارتے جاوے **عن** سعید بن جبیر  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلَمِ وَالْجَنَنِ وَالْحُمَةِ وَالْجَبَنِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ  
 النبی عن صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے **عن** سعید بن جبیر  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلَمِ وَالْجَنَنِ وَالْحُمَةِ وَالْجَبَنِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ  
 اَبُو بَكْرٍ اَقْرَبُكُمْ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً بِرُمُوشٍ اَقَالَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلَمِ وَالْجَنَنِ وَالْحُمَةِ وَالْجَبَنِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ  
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ نَضْبَ الْاَنْعَامِ سِحْرٌ ثُمَّ جِئْتُ بِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ اُمِّ  
 سے روایت ہے کہ میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کو گہر میں گیا وہ ان کے کچھ لوگوں نے  
 ایک عری کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر مار رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا  
 جانوروں کو باندھ کر مارنے سے **ف** اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو اندھا ہوتی  
 ہے اور مال تلف ہوتا ہے فوس نے کہا عربی میں اس کو صبر کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ  
 زندہ ہو بہر اوس کو تیروں وغیرہ سے مارنا **عن** شعب بن جابر **عن** اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلَمِ وَالْجَنَنِ وَالْحُمَةِ وَالْجَبَنِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ  
 گندرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ  
 اَمَّا قَالَ لَا تَحْبَسُوْا شَیْئًا فِیْہِ الرَّحْمَہُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ جِئْتُ بِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ اُمِّ  
 عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ نہ بنانا **عن** شعب بن جابر  
 شعب بن جابر **عن** اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَلَمِ وَالْجَنَنِ وَالْحُمَةِ وَالْجَبَنِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَالْجَبَلِ  
 قَالَ عُرَّانُ عَمَّارٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّہٗ یَنْفَرُ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً بِرُمُوشِہَا اَقَالَ اَوَّارِ  
 عَمَّارٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ لَقَدْ رَمَوْا عَمَّارًا فَقَالَ ابْنُ عَمَّارٍ مَنْ فَعَلَ ہٰذَا اِنْ رَسُوْلُ  
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ ہٰذَا **عن** حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

[illegible]

کتاب الکضای

کتاب قربانیوں کے بیان میں

باب رَقِصًا قَرَأَ فِيهِ عَن جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
شَهِدْتُ الْأَخْطَبِيَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَرَّرَ بَيْنَهُمَا صَلَاةٌ وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِمَا  
قَالَ هُوَ يَرَى لَحْمًا ضَالِحِي قَدْ دُجِحَتْ قَبْلَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَلِكَ  
أَخْبَيْتَهُ قِيلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَكُنْ بِكُمْ مَكَانًا آخِرًا وَمَنْ كَانَ لَمْ يَكُنْ بِكُمْ فَلْيَكُنْ بِكُمْ بِأَوَّلِهِ -  
ترجمہ جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روزہ میں عید اصحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ موجود تھا آپ نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز کا نفع نہیں پہنچے تھے اور سلام نہیں پڑھا تھا  
 دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ بیچ ہو چکی تھیں نماز سے نفع ہونے کے اول ہی قرآن پڑھنے فرمایا  
 شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے یہ شک ہے کہ اسی کا بارہ دوسری قرآنی  
 کرے لکیر نہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی اور جس نے نہیں کاٹی وہ اسے تعالیٰ کا نام لیکر کاٹے  
 ف نودی نے کہا علمائے اختلاف کیا ہے کہ بالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں جہود علماء کے  
 نزدیک بانی سنت ہے اگر ترک کر لیا تو گنہگار نہ ہو گا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہے مالک اور  
 احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور زنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور  
 ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک بالدار پر قربانی واجب ہے اور سختی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ  
 مٹا میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے  
 ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دوسرین تاریخ کی قربانی  
 درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اس کے بعد تو شافعی اور داؤد اور ابن شاذلی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ  
 جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ اور اتنا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبہ جنتی دیر میں ہوتے ہیں  
 تو قربانی کا وقت اگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کا ساتھ عید کی نماز پڑھا جائے یا نہیں پڑھے  
 خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اور وقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور  
 عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق  
 کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اور وقت تک نہیں  
 ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی  
 کے فجر سے فارغ نہ ہو اور وقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے  
 پہلے درست نہیں اور اس کی نماز کے بعد درست ہو گا اور اس نے اپنی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہر کا  
 اون کے نزدیک برابر ہیں اور نودی نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اور وقت تک درست  
 نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہان امام نہیں ہے وہ ان آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور  
 اس کے بعد درست ہو یا بخیر وقت قربانی کا تیسرین کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ  
 اور مالک اور احمد کے نزدیک بارہویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور





طرح نماز چڑھی اور سہاگ قبلہ کی طرف مندر کے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے  
 جب تک ہم نماز نہ پڑھ لیں میرے ماموںؓ کہا یا رسول اللہ میں تو اپنے پیغمبرؐ کی طاعت سے قربانی کر چکا آپ نے  
 فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گہروالوں کے لیے اوس نکھایا رسول اللہ میری پاس ایک بکری ہے جو  
 دو بکریوں سے بہتر ہے (نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں  
 ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فریب بکری دو ذنبی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اس کی  
 وہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے **حسن** البراء بن عازبؓ رضی اللہ عنہ قال قال رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما تبدیہ فی ذی قعدۃ انصلی وشریحہ فتنخس بہن  
 ففعل ذلک فقال اصاک سکتا دس دس کج کاجا ہو کجہ کجہ قد مہ لاکھلہ لکین من النکاح فی  
 یسری وکان ابو بردہ بن بشار رضی اللہ عنہ قد ذکرہ فقال عیندی بکری جکھ کجہ  
 من شنیعہ فقال اذبحھا وادکھجذی عنک بخدک ترجمہ برابر بن عازبؓ روایت ہر رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہیں (رعید کی  
 پیر (گہر) کو) اور ک قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری طریقہ پر چلا اور جو نماز سے پہلے (ذبیح  
 کرے تو وہ گوشت بہر حکم اوس تیار کیا اپنے گہروالوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن بشار نے  
 ذبح کر لیا تھا پھر بولاکہ میری پاس ایک جادہ ہے (ایک برس سو کم کا) جو بہتر ہے سنہ سو (ایک برس سے زیادہ  
 عمر کا) آپؐ فرمایا تو ذبیح کر اور سکھ اور تیرے بعد اس کی کو درست نہیں **حسن** البراء بن عازبؓ  
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذبحہ ترجمہ یہی جواب دے گا **حسن** البراء بن عازبؓ  
 قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ کثرت ذکرہ فکثر حدیثہم  
 ترجمہ یہی جواب دے گا **حسن** البراء بن عازبؓ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم فی یوم النحر فقال لا یحکمین احدکم فیصلی قال رجل عیندی عناق لکین ہے خیر  
 من شاة ترجمہ قال فذبحہا وادکھجذی عینک عنک بخدک ترجمہ برابر بن عازبؓ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہاگ خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا  
 سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کم سن) یہی دودھ پیتی  
 تھی (ایک برس سے کم کی بکری ہے) جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپؐ فرمایا اوس کی قربانی کر





الصَّلَاةُ أَنْ يُعِيدَ دُبَّهَا ثُمَّ دَخَلَ حِلَّتِ ابْنِ عُلَيَّةٍ مَرَّجَمٍ وَهِيَ جَاوِزَةٌ كُنْتُ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمْ أَفْتَحُ قَالَ نَجْعَلُ  
 رَجُلًا مِنْهُمْ هَمًّا أَنْ يَنْجُو قَالَ مَنْ كَانَ فَخْتُ فَلْيُعِدْ ثُمَّ دَخَلَ حِلَّتِ ابْنِ عُلَيَّةٍ مَرَّجَمٍ  
 ابْنُ بَنِي نَازِكٍ مَرَّجَمٍ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ خَطِيبًا سَنَاءً عَمِيدًا فَخْتُ كَيْ رُوِيَ بِرُزْنَتِ  
 كِي بَوَّابِي أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي  
 بِرِيَانِ كَيْ حَبِثُ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي  
 حَلَّتْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا  
 الْأُمِّيَّةَ إِلَّا بِعَمَلٍ عَلَيْكُمْ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي  
 تَعَالَى عَنْهُ رُوِيَ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ خَطِيبًا سَنَاءً عَمِيدًا فَخْتُ كَيْ رُوِيَ بِرُزْنَتِ  
 كَيْ بَوَّابِي أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي  
 مِينَ لَكَ (هِيَ) فَتَوَدَّى عَلَيْهِ الرَّجُلُ نِي كَمَا اسْتَعْلَمَ هُوَ أَوْ دَنِي كَيْ سَوَا أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي  
 وَرَسْتُ نِينَ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ  
 جَمْعُ هِيَ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ  
 جَمْعُ هِيَ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ  
 حَسَنٌ وَنَقُولُ هِيَ كَيْ نِيلُ كَالَيْ هِيَ سَاتِ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ أَوْ سَبْرًا جَمْعُ هِيَ مَرَّجَمٍ  
 هِيَ أَوْ دَنِي كَيْ سَوَا أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي  
 سَاتِ كَا أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي  
 أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي (مَنْ سِي بِي) أَوْ رَمَعُ كَيْ الْكَوْجِ كَرْنِي سِي  
 كَا جَانِزٌ مَرَّجَمٍ عَمْرٌ هِيَ مَرَّجَمٍ حَلَّتْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ بِجَالٍ فَخَطَبَ وَأَوْظَعُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَحَنَ فَامْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فَخْتُ فَلْيُعِدْ ثُمَّ دَخَلَ حِلَّتِ ابْنِ عُلَيَّةٍ  
 مَرَّجَمٍ وَهِيَ جَاوِزَةٌ كُنْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمْ أَفْتَحُ قَالَ نَجْعَلُ  
 رَجُلًا مِنْهُمْ هَمًّا أَنْ يَنْجُو قَالَ مَنْ كَانَ فَخْتُ فَلْيُعِدْ ثُمَّ دَخَلَ حِلَّتِ ابْنِ عُلَيَّةٍ مَرَّجَمٍ

سے قربانی کر لی اور یہ سمجھ کر کہ آپ ہی قربانی کر لی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد یا کہ جس آپ سے پہلے قربانی کر لی ہوں دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں وہ بھی نہ کریں اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی کرے لوگ بھی نہ کریں

**حکم** عُنْ عَبْدِ بْنِ حَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْطَأَ لَنَا قَتْلَهُ وَهَذَا الْحَاكِيَا بَقِيْرَ عَتُوْدٍ فَذَكَرَ لَنَا سَوْرَةَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرٌ يَوْمَ أَنْتَ قَالَ قُتِبْتَ عَلَى صَحَابَةٍ مَرْحُومَةٍ عَقِبَهُ بِنُحَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریاں دین اپنے بارون کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پہر ایک برس کا بچہ بکریاں ماری کا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اپنے فرمایا تو اویسی کی قربانی کر۔

**حکم** عُنْ عَبْدِ بْنِ حَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْنَا فَهَكَذَا أَفْصَا بَنُو جَنْحَمٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَفْصَا بَنِي جَنْحَمٍ فَقَالَ خَيْرٌ يَوْمَ مَرْحُومَةٍ عَقِبَهُ بِنُحَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورتہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں پیش فرمادیں حصہ میں ایک جذبہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری حصہ میں ایک جذبہ آیا آپ نے فرمایا اویسی کی قربانی کر

**حکم** عُنْ عَبْدِ بْنِ حَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَتْلَهُ وَهَذَا الْحَاكِيَا بَقِيْرَ عَتُوْدٍ فَذَكَرَ لَنَا سَوْرَةَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرٌ يَوْمَ أَنْتَ قَالَ قُتِبْتَ عَلَى صَحَابَةٍ مَرْحُومَةٍ عَقِبَهُ بِنُحَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب** اسْتِخَابِ الصَّخِيْبَةِ وَذَوِّجُهَا مِمَّا شَرَفَتْ بِهِ لَا تَوَكَّلْ إِلَّا بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ فِي التَّكْلِيفِ

قربانی اپنے ماتھے پر کرنا مستحب ہے اس طرح بسم اللہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ

خَيْرٌ يَوْمَ أَنْتَ قَالَ قُتِبْتَ عَلَى صَحَابَةٍ مَرْحُومَةٍ عَقِبَهُ بِنُحَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَوَّخَ رَجُلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا مَرْحُومَةٍ عَقِبَهُ بِنُحَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قربانی کی دو سبند ہوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ اور آپ نے فرمایا اویسی کی دو ذون کو اپنے ماتھے سے اور بسم اللہ کہی اور کہی کہی اور باؤن رکھا اودن کی گردن پکڑتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ملا سکے اور تکلیف نہ پادورف نو دی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور یعنی جس کا سینگ ادا گا ہی نہ ہو درست ہے اور جب کا سینگ ٹوٹ گیا ہو اس میں خٹکانہ ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور مجہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بار اور دلی اور کا

اور نگار سے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسا ہی اند ہے یا نیچے کی اور ہمارا صاحب کہا ہے کہ فضل  
 اور کم قربانی میں بغیر ہر چیز پر خاکی پر چرپ کبلا بہ کالا اور تخت ہے اپنے ہاتھ پر بیچ کرنا اور جانور ہے  
 کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اس حالت میں تخت ہے کہ وہی کے وقت خود ہی موجود رہے اور اگر وکیل کرے  
 یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جانور ہے وکیل کرنا اس کے یا حائضہ عورت کو اسے مختصراً **عَنْ**  
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنِشُ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ  
 قَالَ فَارْتَبَتْ يَدَ بَعْضِ سَائِدَةٍ قَالَتْ وَارْتَبَتْ وَأَضْأَقَتْ مَعْ حُلِّ حِفْظِهَا قَالَتْ وَكُنْتُ مِنْ حِمْيَرٍ  
 وَهِيَ جَوَارِي كُذْرَاءُ **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَكُنْتُ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ قَالَتْ كُنْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنُحُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَيَقُولُ لَنُفِمْ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 ترجمہ یہی جوار پر کُذْرَاءُ اس بن یہ ہے کہ اپنے کاٹے وقت ہم اسد واسد اکبر کہا **عَنْ** عَائِشَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْدَرِ  
 بِطَائِفٍ سَوَادٍ وَبِكَرٍ فِزْ سَوَادٍ وَبِظُرٍّ فِزْ سَوَادٍ فَأَتَى بِهِ لَيْسَ فِي يَدِهِ قَالَتْ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلَا  
 الْمُدِّيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِي رِجْلَيْكِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ لَخَذَ هَا وَآخَذَ الْكَبْشَ فَاقْبَحَهُ ثُمَّ  
 دَحَبَهُ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ لِلَّهِ الْخَمْرُ تَقْبَلُ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ رَفَعَهُ  
 ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 حکم دیا ایک سینہ ہاسنگ دار لایا کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو  
 سیاہی میں (سینے پاؤں اور پیٹ اور آٹھوں کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا ایک ایسا ہی سینہ یا قربانی  
 کے لیے آپ فرمایا اسے عائشہ چری لاہر فرمایا تیز کر لے اسکو تیر سے میں نے تیز کر دی پھر آپ نے چری  
 لی اور سینہ سے گو پکڑا اسکوٹا یا پھر اسکو ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ یا اسد قبول کر محمد کی طرف سے  
 اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اور اس کی **ف** موزی علیہ الرحمۃ  
 نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کر دے پرٹاؤ سے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دے چری  
 دہستے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ پر اسکا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک  
 آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا ہمارا اور جب ہر علماء کا یہی مذہب ہے

ایک قربانی سب گھر والوں کی طرف سے ہے

اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اسکو کردہ رکھا ہے اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور  
 علیہ نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعویٰ سے نہیں ہو سکتی انتہی  
**باب** بخوار الذبح بکل ما اتھک الدم ایا السن والظفر وسانا العظام ورجلہ  
 سے درست ہے جو خون بہاوی سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے **ع** کراغ بن خدیج رحمہ اللہ  
 قال سمعتہ قال قلت لیس رسول اللہ انا لا فواللہ لعلی حدک ان لکست معاً مکی قال انجل  
 اذ ذن ما اتھک الدم وذلک انتم اللہ فکل لیس السن والظفر وسانا العظام ورجلہ  
 فعضم واما الظفر فمکی العیش قال واما بانف ایل وعضم فذلک منہا یغیر قدماء ورجلہ  
 لیس فیہ خبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لیسہ اولید او اید کا وابدال الوتر  
 فاذا غلبتک منہا کشی فاصنعوا بہ طمکذا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت کر میں نے عرض  
 کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بٹرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چہرہ پان نہیں ہیں آپ نے فرمایا  
 حدی کہ یا ہوشیاری کہ جو خون بہاوی اور اس کا نام لیا جاوے اسکو کہا سوا دانت اور ناخن کے  
 اور میں تجھے کہوں گا اسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن جشیون کے چہرہ پان ہیں ہادی نے  
 کہا ہم کلوٹا میں نے اٹھ اور کبری پہر دن میں سے ایک اٹھ بگڑ گیا ایک شخص نے اسکو تیرے  
 مارا وہ تیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اوشون میں کایسے بگڑ جاتے ہیں اور ہانگ نکلتے ہیں  
 جیسے جنگل جائز رہا گئے ہیں پھر جب کرمی جائز الیا ہر جاوے تو اس کے ساتھ ہی **ف** یعنی تیر  
 بیچی وغیرہ سے اسکو مار لو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اگر وہ اس نخم سے مر جاوے تو اسکو کہا لودہ حلال ہے  
 اور جو نہ مرے تو ذبح کر دو اور جو ہر لودہ کا ہی لڑ ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث کو معلوم ہوا کہ ناخن اور  
 دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیزہ پتھر لٹکی کا پنچ نرکل  
 ٹھیکری تانبے وغیرہ سے درست ہے اگر وہ مار دہون اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا  
 اسطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک یہی ہے درست ہے اور یہ  
 دونوں باریک بطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کر (نووی مختصراً) **ع** کراغ بن خدیج رحمہ اللہ  
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذی الخلیفۃ من یتامۃ فاصیبا  
 غنما وابلہ فخیل القوم تاخذوا ہا القود واما بضا فکویت شہر حدک عشر امین الغنم

بِحَدَّثِهِ كَذَلِكَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَحَدَّثِ بْنِ سَعْدٍ رَجُلٍ مِنْ رُفَعِ بْنِ خَدِيجٍ سَوْدِيٍّ  
 هَمَّ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاتِهِمْ فَرَزُوا خَلِيفَةً مِنْ جَوْنَهَا مِمَّنْ سِوَهُ رَزُو خَلِيفَةً وَدُورًا أَيْكَ تَقَام  
 هَ حَاضِرَ أَرْذَاتِ عَرَقٍ كَيْ حَيٍّ مِنْ أَوْرُوهُ ذُو الْخَلِيفَةِ نَبِيْنٌ هَ جَوَاطِلَ مَدِيْنَةِ كَامِيْفَاتِ هِيَ دَرَانُ بَكُو كَبْرِيٍّ أَوْر  
 أَوْرَ اذْثَلَمُ لَوُكُنْ لَمْ جَلْدِي كَرَكَمْ اَنُكُو جُوشُ دِيَا مَازِدُونِ مِيْنُ رِيْنِيْ اَوْنُ كَ كُوشْتِ كُو كَا ثَمَرُ اَبِ نِيْ  
 حَكْمِيَا دَهْ سَبْ طَيَانِ اَوْنْدِ اَلِيْ كَسِيْنِ بَهْرُوسِ بَرِيَانِ اَيْكَ اَوْنْ كَ كَ بَرَابَرِ رَهِيْنِ اَوْرِ بَرِيَانِ كِيَا حَدِيْثِ كُو  
 اَوْ سِطْرُ **ف** اَبِيْ مَازِدُونِ كُو اَوْنْدِ جَوَا دِيَا كِيُو كُو غَنِيْتِ كَا مَالِ تَقْسِيْمِ سَهْلِيْ سَتَمَالِ كَرَا دَوْرَتِ  
 نَبِيْنِ هَ حَبِيبُ دَارِ الْاِسْلَامِ مِيْنِ بُو بُوْنِجِ جَوَا سَهْ اَوْرِ دَارِ الْحَرْبِ مِيْنِ ضَرْوْرَتِ سُو كِهَانِيْ كِي حَظِيْرَ كَا سَتَمَالِ  
 دَوْرَتِ **ع** عُبَايَةُ بْنُ رَعَاةٍ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَلْدِيْجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ذَلَّلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 اِنَّا لَا قُوَّةَ الْعَدُوِّ عِنْدَ اَوَّلِكُمْ مَعَكُمْ اَمْ دَلِيْ فُتْدُ كَيْ بِاللَّيْطِ ذَكَرَ الْحَدِيثِ يَقْصِيْتُهُ قَالَ  
 فَتَدَّ عَلَيْنَا بِيْسَ ثِيَابٍ كَانَتْ مَكِيَا بِالْبَيْتِ حَتَّى دَخَلْنَا هَ رَجُلٍ مِنْ رُفَعِ بْنِ خَدِيجٍ سَوْدِيٍّ  
 كِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ سَمِ وَشَمْنِ سَهْ طَنِيْ دَا سَهْ مِيْنِ اَوْرِ بَارِيْ پَاسِ جَهْرِيَانِ نَبِيْنِ مِيْنِ تَوْحِيْدِ دِيْجَرِيْنِ تَرْكِيْ  
 كَ جَهْلِكِيْنِ سُو بَرِيَانِ كِيَا حَدِيْثِ كُو قَصِيْمِيْتِ اَوْرِ كِهَا كَا اَيْكَ اَوْنْ كَ مِيْنِ كَا ثَمَرُ كَا نَكَلَا سَمِ لَمْ اَنُكُو تَوْبِيْرُ  
 سَهْ اَرَا بِيَا تَنَكُ كَا رَا دَا اَوْ سَكُو **ع** سَعِيْدُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٍ مِنْ رُفَعِ بْنِ خَدِيجٍ سَوْدِيٍّ اَوَّلُ سَنَادِ الْحَدِيثِ اِلَى الْخِيْرَةِ  
 يَتَمَامُهُ وَقَالَ فِيْهِ وَلَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا مَدَى اَنْتَ دِيْجَرِيْ بِالْقَصَبِ رَجُلٍ هِيَ جَوَا اَوْرِ بَرِ كَزَارِ اَحْمَلُ  
 تَرَفِيْعِ بْنِ خَلِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّا لَا قُوَّةَ الْعَدُوِّ عِنْدَ اَوَّلِيْ سَهْ  
 مَدَى تَوَسَّاتِ الْحَدِيْثِ وَكَمْ يَدُ كَسْ كَحْلُ الْقَوْمِ ذَا كَ لَوَا يَهْ اَلْعَدُوُّ دَرَكَا مَرِيْهَا اَنْكَفِيْتِ وَ  
 ذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ رَجُلٍ هِيَ جَوَا اَوْرِ بَرِ كَزَارِ **ب** اَلْقَوْمِ اَكْلُ الْقَوْمِ اَلْاَضَاغِيْ  
 بَعْدَ ثَلَاثِ رَضِيْعِيْنِ تَمِيْنِ دِنِ كَ بَارِ قَرَابَانِ كَا كُوشْتِ كِهَانِيْ سَهْ مَوَالِيْتِ اَوْرِ هَكُو مَسْلُوحِ سَهْ نِيْ  
 بَيَانِ **ع** اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَرَبِيْنِ اَيْطَالِيَّ حَتَّى اَلَّ اللَّهُ تَعَالَى اَعِيْنَهُ  
 نَبِيْدَا يَا مَسْلُوْرَةً فَبِكَلِ الْخُطْبَةِ دَقَالَ اِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَا اَنْ تَاكُلُوْا  
 مِيْنِ الْحَوْثِ لَسْتُمْ كَا بَعْدَ ثَلَاثِ رَجُلٍ هِيَ رَجُلٍ اَبِيْ عُبَيْدٍ سَوْدِيٍّ اَوْرِ مِيْنِ عِيْدِ كِي نَا مَزِيْنِ حَضْرَتِ عَلِيٍّ رَضِيَ  
 تَعَالَى عَنْهُ كَ سَاتِهْ تَهَا اَوْنَهْوْنِ لَمْ نَا مَزِيْنِ پُرِيْ اَوْرِ خُطْبَةِ اَوْسِ كَ لَعِبُو اَوْرِ كِهَا كَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ مَنَعِ كِيَا قَرَابَانِيْنِ كَا كُوشْتِ كِهَانِيْ سَهْ تَمِيْنِ دِنِ كَ بَعْدَ **ف** اَيْكَ طَاغُفَ

علمائے اہل حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن کو زیادہ رکھ کر چڑھا حرام کیا ہے اور جو بہرہ  
 علمائے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے (نورانی تفسیر) **ابن عباس**  
 رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمُهُ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 وَأَنْ رَأَى رَجُلًا يَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَقَالَ فَكُلْ لَحْمَ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 لَيْكَلٍ فَكَانَ تَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 بہرہ ادنیٰ نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علیؑ کے ساتھ ادنیٰ نے خطبہ کو پڑھا نماز پڑھی بہرہ  
 شایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے  
 تین دن کو زیادہ مت کھاؤ (تین دن کے بعد تین دن تک کھاؤ اور ضیاع کر دو) **ابن عباس**  
 رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمُهُ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 وَأَنْ رَأَى رَجُلًا يَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَقَالَ فَكُلْ لَحْمَ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 لَيْكَلٍ فَكَانَ تَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے **ابن عباس**  
 رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمُهُ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 وَأَنْ رَأَى رَجُلًا يَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَقَالَ فَكُلْ لَحْمَ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 لَيْكَلٍ فَكَانَ تَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا  
 ابن عمرؓ قربانی کا گوشت تین دن کو زیادہ نہیں کھاتے تھے **ابن عباس**  
 رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمُهُ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 وَأَنْ رَأَى رَجُلًا يَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَقَالَ فَكُلْ لَحْمَ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 لَيْكَلٍ فَكَانَ تَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
**ابن عمر** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمُهُ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 وَأَنْ رَأَى رَجُلًا يَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَقَالَ فَكُلْ لَحْمَ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا  
 لَيْكَلٍ فَكَانَ تَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ الْكَلْبِ فَكَانَ لَحْمًا مَذْمُومًا







سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت پر حلال ہو تو یَا نَبِیُّ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ کُلُّ شَیْءٍ حَلَالٌ غَیْرُ ثَوْبَانِ اِسْکَاکُثْثَ بَارِکَہِ مِیْنِ اَبِی کُوْدَہِ گوشت کھلتا رہا یہاں تک  
 کہ اب مدینہ منورہ میں آئے **حَدَّثَنَا** یَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ وَیَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ اَوَّلَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رِوَاۃِہِمْ وَہِیْ جَوَابُ رِکْزِہِ  
**حَدَّثَنَا** یَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ وَیَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ اَوَّلَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رِوَاۃِہِمْ وَہِیْ جَوَابُ رِکْزِہِ  
 رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَجَاءَہُ الْوَدَاعُ اَصْلَیْہُ ہَذَا الْکُتْمَ قَالَ کَا صِلَیْہُ  
 قَالَ فَکَرَّزَہُ یَا کُلَّ مِیْنَہُ حَتّٰی یَبْلُغَہُ الْمَدِیْنَةُ **حَدَّثَنَا** یَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ وَیَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ اَوَّلَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رِوَاۃِہِمْ وَہِیْ جَوَابُ رِکْزِہِ  
 اَزَاوِیَہِمْ ہُوَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اونہوں نے کہا مجھے سو فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجۃ الوداع میں اسے ثوبان پر گوشت بٹا کہہ میں نے بایا یہ آپ اس میں سے کھاتے ہیں  
 یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے **حَدَّثَنَا** یَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ وَیَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ اَوَّلَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رِوَاۃِہِمْ وَہِیْ جَوَابُ رِکْزِہِ  
**حَدَّثَنَا** یَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ وَیَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ اَوَّلَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رِوَاۃِہِمْ وَہِیْ جَوَابُ رِکْزِہِ  
 تو کل کے حلف انہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشرور ہے جیسے حرم کو اور ہمارا اور اکثر  
 علماء کا یہی مذہب ہے اور بخفی اور بوضیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں بہت اور ہاگے کہا کہ مسافر  
 پر ہوا اور کہ میں قربانی نہیں ہے **حَدَّثَنَا** یَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ وَیَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ اَوَّلَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رِوَاۃِہِمْ وَہِیْ جَوَابُ رِکْزِہِ  
 رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَجَاءَہُ الْوَدَاعُ اَصْلَیْہُ ہَذَا الْکُتْمَ قَالَ کَا صِلَیْہُ  
 لَحُوْمُ الْاَحْصَاۃِ قُوْشٍ شَلَاۃٍ نَاۡمِیْہُ مَا مَدَّ لَکُمْ وَنَہَیْہُ لَکُمْ صَحْنِ الْکَلْبِیْنِ اِلَّا فِی سِقَاۃٍ  
 کَا شَرِبُوْا فِی الْاَسْفِیۃِ کُلُّہَا وَلَا تَسْرِبُوْا مِیْنِہَا **حَدَّثَنَا** یَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ وَیَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ اَوَّلَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رِوَاۃِہِمْ وَہِیْ جَوَابُ رِکْزِہِ  
 ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت کو اب زیارت کرو انکی  
 اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھو سے اب رکھو جب تک چاہو اور میں  
 نے تم کو منع کیا تھا بنید بنے سو سوا منک کر اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پونشتہ  
 کرنے والی چیزوں کو **حَدَّثَنَا** یَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ وَیَحْیٰی بْنُ حَزْمٍ اَوَّلَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رِوَاۃِہِمْ وَہِیْ جَوَابُ رِکْزِہِ  
 نسخ کبھی ہی طرح معلوم ہوتا ہے کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ کا وضو نہ کرنا تھا

اور چیزوں کے لئے سوجاگ کر بی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجتماع سوجاگ نہ ہو  
 خمر کے قتل کا اور اجتماع نامح نہیں ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہر انتہی ہے **عَنْ** بَرِکَہ رَضِیَ اللہ  
 تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ کَمْرِ وَنَحْوِہٖ مِنْ شَرِّ  
 الْاَنْسِ اِنْ تَرَجَمَ وہی جو اور بگذرا **بَاب** الْفَرَجِ وَالْعَصْرِ فَرَجٌ اَدْعِیۃٌ وَکَابِیَانِ **عَنْ**  
 اَبِی ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تَخْرُجُوا مِنْ بَیۡتِکُمْ  
 نَادِیۡنَ دَرَفِیۡہِ وَدَاۡیۡتِہِ وَالْفَرَجِ اَوَّلُ الْفَرَجِ کَانَ یُسَبَّحُ لَہٗ مِائَتَ مَرَّۃٍ فَمِنْ حَرَمِہٖ حَضَرْتُ اَبِی ہُرَیْرَہ  
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعْتُ اَبِی ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ فَرَجٌ کَوْنِیۡ جَنَیۡہِہٖ نَدْعِیۡہِ اَبِی ہُرَیْرَہ  
 نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرج پہلا ہے اور دوسری کا خب کو مشرک کچھ کیا کرتے تھے **ف**  
 اور عتیقہ وہ ذبح ہے کہ جب کے اہل ہے میں کرتے تھے اسکو جی کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ فرج  
 وہ شخص کرنا تھا جس کے سوا دھڑ ہو جاتے تھے وہ دیکھ کر تا پہلوئی کے نیچے کو بتوں کے وسطی اور ہم  
 و دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں حضرت سلمہ علیہ وسلم نے انکو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی روایت  
 اصل نہیں ہے اب اگر کوئی خدا کو واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اسکی اجازت  
 اسی ہے **بَاب** فَمِنْ مَنْ دَخَلَ عَلَیْہِ عَشْرَ ذُرِّ اَلْبَحۡرِ وَہُوَ مُرِیۡدُ التَّحَنُّنِ اَنَّ کُلَّ  
 مِنْ شَعۡرَہٗ اِذَا اُظْفِرَہٗ شَدَّ نَحْضَ قُرْبَانِیۡ وَالْاَمْرَہُہٗ فِی حِجۡہِ کِی بَہِلِیۡ تَابِیۡخَہٗ قُرْبَانِیۡ تَاکِیۡلِ اَوْ رَاۡخُوۡ  
 نہ کر اے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ  
 اِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ اَوَّلَ مَا دَخَلْتَ کَمَا اَنْ تَخْرُجَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ شَعۡرَہٗ وَیُحِیۡہُ شَکۡمًا فِیۡسَلُ  
 لِسۡتَکَانَ کَانَ بَعْضُہُمُہٗ کَاۡیۡدَہٗ قَالَ لَیۡکُنَّی اَوْفَہٗ **عَنْ** حَرَمِہٖ اُمِّ النُّعْمِیۡنِ اُمِّ سَلَمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا  
 ام سلمہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فیحجہ کا دہا آجاردے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی  
 کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سرکچہ نہ لیرے (سفیان جو راوی ہیں اس حدیث  
 کے اُن سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے  
 اور انہوں نے کہا میں تو مرفوع کرتا ہوں **ف** نَوَیۡ عَلِیۡہِ الرَّحْمَہُ نے کہا بعض علماء کا عمل یہی حدیث  
 بہت اور اُن کے نزدیک یہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے  
 نزدیک یہی بطور کر استنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کر استنزیہی ہی نہیں ہے اور

لاکہ سو دو روایتیں ہیں اسے مختصراً **حسن** اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتا کہ کال اذا احسن  
 الغفر وعندها اُحْصِيَتْ بِكَ يَوْمَئِذٍ أَنْ يُضْحِيَنَّ كَلَامًا يَأْخُذُكَ شَعْرًا أَوْ لَا يَقُلْنَ بِكَلَامٍ ترجمہ حضرت ام سلمہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بوجہ کلام آجائے اور قربانی ہو  
 ہو جائے تو قربانی کرنا چاہیے تو بال نہیں دے ناخون تراشے **حسن** اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 أَنَّ الشَّيْءَ مَكْنَى اللَّهِ عَلَيْكَ مَا كَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَارَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضْحِيَ  
 فَأَمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَطْعِمْ رَدِّمْ ترجمہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال  
 اور ناخون بون ہی نہ سننے دی **حسن** عمر ابو عمر بن مسلم بطحا الإسكندرية ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
 اور پگندرا **حسن** اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ اذ ذلک انزل الوحي فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم تقول  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِيْءٌ كَانَ يَجْعَلُهُ فَإِذَا أُحِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ  
 تَكَلَّمَ يَأْخُذُكَ مِنْ شَعْرِهِ وَكَامِنْ أَطْعِمْ أَطْعِمْ شَيْئًا حَتَّى يُضْحِيَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا سے روایت ہے کہ جس کو پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند آجائے تو اپنے بال اور ناخون  
 نہ دیو و جب تک قربانی نہ کرے **حسن** عمر بن مسلم بن عمار اللخمي قال كنا في الحرام فبذل  
 الأضحية فاطل فينا ناس فقال بعضهم اهل الحرام انهم سجدوا للسياك وهذا الذي عنده فاقبض سعيك بالسياك فلو كنت  
 لَكَ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هَذَا حَدِيثٌ قَدْ سَمِعْتُ دُجْرَةَ حَدَّثَنِي اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا  
 ذَوْجُ الشَّيْءِ مَكْنَى اللَّهِ عَلَيْكَ مَا كَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ مَعْنَى حَدِيثِ  
 سَعَادَةُ عُمَرُ بْنُ عُمَرَ ترجمہ عمرو بن مسلم بن عمار لخمی نے روایت ہے کہ حماد بن عمار سے سزا پر  
 تو بعض لوگوں نے نذرہ لگا یا نبض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن السیب اسکو مکروہ کہتے ہیں یا اس کے  
 منع کرتے ہیں ہر میں سعید بن السیب کے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اسے بہت عجیب سی یہ تحدیث  
 کا سمعون ہے جسکو لوگوں نے بھلا دیا یا جو بڑا عجیب حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اور پگندرا **حسن** اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ اذ ذلک انزل الوحي فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ وَذَكَرَ الشَّيْءَ مَكْنَى اللَّهِ عَلَيْكَ مَا كَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعَادَةَ عُمَرَ  
 وہی جو اور پگندرا **باب** تَعْدِيرِ الذَّخْرِ لِفَتْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ كَأَجَلِهِ جَوَابِ تَعَالَى

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْبَيْتِ فَقَالَ  
 فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ إِلَّا شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسُ خَيْرًا مِنْكَ قَدْ خَلَّ ثَوْبِي بِكُلِّ مَكَاتٍ كَوْنِي  
 قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ هَؤُلَاءِ وَلَعَنَ وَالِدَهُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ دَجَّ  
 لِعَبْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَرَى مُحَدِّثًا ذَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّبَ مَنَادًا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ الْخَفِيرُ  
 عامر بن وائلہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا  
 اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے  
 اور کہنے لگا آپ مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چپائی ہو **ف** کیوں کہ آپ  
 پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کو لوگوں کی تسلیم منظور تھی جو کہ آپ نے بتلایا اور کہا یا وہ سب کو  
 کہا یا اور بتلایا یہ افضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علی کو یہی خاصکر عمدہ عمدہ علوم سکھائے  
 اور امت کو لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت پر ایک انہام  
 آتا ہے لاحول ولا قوۃ **ف** مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص لوٹا وہ کیا ہیں اسے  
 امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنی بیانیہ  
 اور لعنت کرے اللہ اس پر جو فرج کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر  
 جو جگہ پر دوسرے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر جو زمین کی نشان کو بدلے **ف** یہ حدیث  
 کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے فرج  
 کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبہ  
 کا یا مانند اسکو یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا  
 یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور سائر اصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے  
 ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اسکی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس کے  
 پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے سائر اصحاب میں  
 سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا نے ان کی  
 حیرت کا فتویٰ دیا ہے کہ نہ وہ نا اہل ہیں نہ غیر مشرکین داخل ہیں اور رضی نے کہا کہ ان کی





تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لاکر بیچ کر کچھ پیسہ کمایوں اور ولیہ کر دوں اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر  
 میں اونٹنیوں بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا) سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شراب  
 پی رہے تھے اور سوقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا) اذن کے پاس ایک ٹوٹی سی جگہ گامہ ہی تھی آخر  
 اس نے یہ کہا یا ایا حمزہ لشراب اللہ عافک **وَهُنَّ مَعْطَاكَ بِالْفَنَاءِ + مَتَعَ الشَّيْطَانُ فِي اللَّبَاقِيْنَ**  
**وَفِي رَحْمَتِكَ حَمْدُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ + مَتَعَ الشَّيْطَانُ فِي اللَّبَاقِيْنَ** + تَدْرِيكَ كَيْفَ لَمْ يَذْهَبْ اَوْ تَشَاءُ يَهْدِيكَ  
 میں انکا ترجمہ نظم میں ہے نظم حل اے حمزہ ان سوٹے اذھون پہ جا بند ہو میں صحن میں جب  
 ایک جا جلاؤں اگل گردن پر جلد اسی چہرہ ملاؤں کو تو خون میں اور شا بنادوں کے ٹکڑوں سے  
 عمارہ جو ہوں گزوں گرفت کا ہر پکا یا بہنا **یَسْئَلُكَ حَمْرُهُ ابْنِي تَدَارِبَ لِيَكِرَ اَوْ يَفْرُطَ**  
 اور انکی کوٹھان کا ڈالو اور اذن کی کو کہیں پہاڑ ڈالیں بہاؤں کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریر  
 نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوٹھان ہی لیا یا نہیں اونہوں نے کہا کوٹھان تو کاٹ ہی لیا  
 اور لے گئے **وَقَالَ نُوذِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ** کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا اونٹنیوں کی کوٹھان کاٹ لینا اذن کی کو کہیں پہاڑ ڈالنا انکا  
 گرفت کہا لیتا ان میں کو کسی کام کا گناہ اذن پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اذن سے میرا بیجا  
 تھا اور جس شخص سے کہتا ہے کہ متلا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اسکی کوئی اصل نہیں اب  
 رہ گئی باقی کام وہ نشہ بن سرزد ہر کے اور سوقت تک نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت ہو دو اپنی  
 پہاڑوں کی عقل جاتی رہی یا سرکہ بھج کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلا یا جاوے اور نشہ میں کوئی  
 کا گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو نادان لازم ہوگا اور  
 شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حمزہ علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کر دیا ہو یا حضرت صلح  
 اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی طہارت نہ ادا کر دیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ اپنے حمزہ سے اذن  
 دونوں اونٹنیوں کا نادان دلا یا اور اجلاسے علماء کا کہ متوالا یا باگل کسیکا مال تلف کر دے  
 تو نادان لازم ہوگا اور یہ جو کوٹھان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے اگر خر کے بعد کاٹے تو حلال تھے  
 اور چونکہ پہلے کاٹ لیا تو حرام تھے باجماع لیکن اذن کے کہانے میں حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ  
 وہ نشہ کے حالت میں تھو اور اس حالت میں تکلیف نہیں ہے اتنے مختصر **وَقَالَ نُوذِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ** حضرت علی نے

حکمہ وسلم فرمود مجھے الذی لقیتم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مآلک قلت یا رسول  
 اللہ واللہ ما رأیت کالیوم قطعد حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی ناتی فاجتبت استمعا  
 وبقی خواصر ہا وھا ہود ذی بلیت متعہ شرب قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بردائہ فارتداه ثم اطلق یسینی فاتبعتہ انار ذیدین حادقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حہ  
 جاء الباب الذی فیہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاستاذن فادخلوا لہ فاداء ہم شرب  
 فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلکوم حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیما نکل فاداء حمزہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ حمزہ عینا ففطر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیما نکل فاداء حمزہ  
 اللہ علیہ وسلم فخر صعد النظر الی الک بیتہ ثم صعد الشط ففطر الی سدرتہ ثم صعد  
 النظر ففطر الی وجہہ فقال حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وهل انتم اراہ عینک لا فی نفس  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نکل ففطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی  
 عقبتہ الفقدی وخرخر وخرخر جماعہ ثم صعد امامہم حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو حضرت علی نے کہ مجھ پر بل لوث میں سوا ایک اونٹنی ملی اور اسی دن  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے بھی ایک اونٹنی مجھ پر دی پر جب میں نے چاہا کہ صحبت کرو  
 حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو صاحبہ ادی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو  
 میں نے وعدہ کیا ایک سنار سونے فیتقاع کے وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مکر از خمر لا دین اور سارو  
 کے ہاتھ بچپن اور اس سے میں دلیر کروں اپنی شادی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا  
 کر رہتا ہا بالان رکابین رسیان اور وہ دونوں بیٹیں تھیں ایک انصاری کی کوٹھڑی کے بازو جس  
 وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹنیوں کی کوبان کسے سبکو  
 ہیں اور ان کی گولہیں ہٹی ہوئی ہیں مجھے یہ دیکھ کر مانہ گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں بیچر  
 میں رو لگا اور یہ رونا دینا کسے طے سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جو حق  
 ہوئی اس خیال سے تھا میں نے پوچھا یہ کس نے کیا تو کون نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر  
 میں ہیں انصار کے ایک جماعت کو ساتھ جو شراب پی رہے ہیں اور کسے سامنے ایک گانے والی نے  
 گایا اور ان کے ساتھیوں نے گانے میں یہ کہا اسے حمزہ ابوٹہ ان مولیٰ اونٹنیوں کو لے اوستی



حمزہ مکرار لکھا ہے اور انکی کوئی کات لکھی اور کہیں بہاڑ ڈالین اور جگر رکھیں ( نکال دیا حضرت علی  
 نے کہا یہ منکر میں چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہ ان زید بن حارثہ بیٹھو تھے آپ نے  
 دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے بندہ پر سنبھلا اور فرمایا کیا ہوا اچھ کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تم کو آج  
 کا سادہ من لئے کہی نہیں دیکھا حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کی گردن کاٹ لیا اور  
 بہاڑ ڈالین اور وہ اس گھر میں ہیں چند شراہیوں کے ساتھ یہ منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر  
 منگوا لی اور اس کو اوڑھا ہر چلے پایادہ میں اور زید بن حارثہ و دونوں آپ کے پیچھے تھے یہاں تک کہ آپ  
 اس دروازے پر آئے جہاں حمزہ تھے اور اجازت مانگی اور آئیگی لوگوں نے اجازت دی دیکھا تو وہ شراب  
 پیئے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اس کام پر بلاست شروع کی اور حمزہ کی آنکھیں سرخ ہو  
 (نشے سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بہر آپ کے کشتیوں کو دیکھا بہر نگاہ بلند کی تو  
 مات کو دیکھا بہر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکھا بہر کہا تم ہو کیا میری بابت داؤد کے غلام ہوئے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان کر کہ وہ نشہ میں ست ہیں آپ اٹھے باؤن پیرے اور باہر نکلے  
 ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے **حکایت** اُتھری یہ کہ الانسار مشکہ ترجمہ دی  
 جواد گندرا **حکایت** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ يَوْمَ حَرَمَتِ الْوَدَّ  
 رُبَيْتِ ابْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمَا شَرَاكَهُمُ إِلَّا الْفَضِيَّةَ الْبَرَّةَ وَالْبَرَّةَ فَإِذَا مَسَا دُيَاوِي  
 فَقَالَ اخْرُجْ فَإِنْ فَطَرْتُ رَجَبٌ فَإِذَا مَسَا دُيَاوِي الْآنَ الْخَمْرُ قَدْ حَرَمَتْ قَالَ فَجَرْتُ فِي رِيكٍ الْمَدَى  
 فَقَالَ ابْنُ طَلْحَةَ اخْرُجْ نَاهِيَهُمَا فَصَرَّحَا فَقَالَا أَوْ قَالَ لَيْسَ مَصْرُفٌ قِيلَ فَلَا نَدْعِي فِي بَعْضِ نَحْمِ  
 قَالَ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ خَدِيعِ ابْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ  
 آمَنُوا دَعْوَةُ الصَّالِحِينَ فَتَمَّ جَمْعُهُمْ إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ **ترجمہ انس بن**  
 مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت جو حدیث شراب حرام ہوا تو میں لوگوں کا ساقی تھا ابو طلحہ کے گھر میں اور  
 انکا منہ اب نہیں تھا اگر گدھر کھجور یا خشک کھجور کا ایک ہی ایک سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابو طلحہ  
 نے کہا نکل کر دیکھ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خیر دار ہو جاؤ شراب حرام ہو گیا ہے پر تمام مدینہ کے سردار  
 میں یہ سنادی ہو گئی ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اوتھم اور یہاں سے شراب کو رجائی ہے میں نے بہا دیا تب  
 بعضوں نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے اور ان کے بیٹوں میں شراب ہی (یعنی وہ بی چکے تھے خمر

سے پہلے) اور سپر آیت اور ہی نہیں کمال انہیں استوا و علواً الصالحات جنحاً و فیما طعمواً اخیر تک  
 یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں انہیں کچھ گناہ نہیں اُسکا جو کہا چکے ہیں کہ یہ کربن اور  
 ایمان دار ہیں اور نیک کام کرین تو سچی کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو ذکر کیا ہے ان سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جنہیں نشہ نہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کچھ بڑا ہو یا اچھا  
 کا یا جو کا یا جو ار کا یا سہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر میں سہارا یہی نہیں سب ہی اور یہی قول  
 ہے مالک اور احمد اور جہور مسلمانیت اور خلافت کا اور بصیرہ والے کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا نشہ  
 حرام ہے صریح خشک انگور کا بھگا یا کچا نشہ ہے لیکن بکا ہوا انگور کا اور کچا اور بکا انگور کے سوا اور چیزوں  
 کا درست ہے جتنا کہ سبب نشہ نہ ہو اور اب حلیہ سے کہا کہ کچر اور انگور کا نشہ حرام ہے لیکن تازے  
 انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کشیر اس سے جب بکا کر دو تہائی غائب کر دیں اور ایک تہائی رہ جائے  
 تو حلال ہے اور بقیہ خشک کچر اور انگور کا درست ہے اگر اُسکو تھوڑا بکا لیں اور بن بکا سے انگور کا حرام  
 پر اس کے پینے والے پر چند نہ ہو کچا خشک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا نشہ حرام ہے اور خمر حلال  
 علماء کا اس شراب میں ہے جہر میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہہ  
 مختصر اسکا  
 عَنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَعْصُومٍ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ مَا لِكِ الرَّغِيَّةِ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْ النَّبِيِّ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ وَغَيْرُ فَضِيحَةٍ كَمْ فَضْلُ اللَّهِ الَّذِي كَسَمُوتُهُ الْفَضِيحَةُ إِنَّ لَنَا كَيْمٌ  
 اسْتَفْصَا أَبَا هَلْهَةً وَأَبَا يُوْبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَرَجَاهُ مِنْ أَحْبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي كَيْتِنَا إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمْ خَمْرُ الْخَبَرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلٌ لَبِثْتُمْ قَدْ  
 حَرَمْتُمْ فَقَالَ يَا أَسْحَرَ أَذْهَبَ الْفَلَاحُ قَالَ كَمَا دَأْبُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَمَّا بَعْدَ خَبَرِ الْكَلْبِ  
 ترجمہ عبد العزیز بن معصوم سے روایت ہے اس بن ابی اس کے لوگوں نے پوچھا فضیخہ کو دفعیہ و شراب ہی  
 جو اگر کچر سے بنتا ہے اس کو توڑ کر پانی ڈال دیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جہاں مارے  
 اور نہ بن نے کہا فضیخہ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا یہی فضیخہ ابو طلحہ اور ابو ابوب  
 اور انصار کے کسی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا تم کو کچھ خمر بھیجی  
 جتنے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اسے اس بہادر سے ان شکون کو بہر کبری  
 انہوں نے شراب نہیں پیا اُسکا حال پوچھا اس خبر کے بعد  
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

قال اذولناكم على الخمر عموماً حتى استغفرهم من ذنوبهم ليعبدوا الله انا اصغرهم سناً فاجاب رجل فقال انما قد حرمت الخمر فقالوا ايها يا انس فكنا نأكلها قال قلت لاني ما هو نأكل بسر ودرطلب قال فقال ابو بكر بن انس رضي الله تعالى عنه كانت خمسهم يومئذ قال سليمان وحذيث بن ابي اسحق رضي الله تعالى عنه انك قال انك ايضاً حرم ابن بن مالك سر ودر ايت هر مين اپنے قبيلہ کے چچاؤن کو کٹر اہل افغنیہ پلار دتا تھا اور مين عمر مين سے چوٹا تھا ان مين ايک شخص آيا اور بولا شراب حرام ہو گیا اور نہون نے کہا بيا ودر شراب کو اسے انس مين بيا ودر يا سليمان نہي نے کہا مين انس سے پوچھا ودر شراب کا ميکا تھا اور نہون نے کہا گدرا ودر کی کچور کا ابو بكر بن انس سے کہا او دن دنون حمرا ودر کا ہی تھا سليمان نے کہا جب سے ايک شخص نے بيان کیا انہر نے انس سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ودر ہی ہی کہتے تھے **عن** العلاء بن ابيہ قال قال انس رضي الله تعالى عنه كنت قائماً على الخمر استغفرهم فدخل حذيث بن علي بن غنير انهم قال فقال ابو بكر بن انس كان خمسهم يومئذ قال انس رضي الله تعالى عنه شاهدتكم حينئذ قال انس رضي الله تعالى عنه ذلك وقال ابن عبد الحكم حدثنا المعتمر بن ابيہ قال حدث بعض من كان معي انك سئمت النساء رضي الله تعالى عنهم يقول كان خمسهم يومئذ ثم جمعه ودری جو اور پکڑا **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال كنت اسقيا ابا طلحة و ابا جاسنة ومعاذ بن جبل رضي الله تعالى عنهم في رهط من الانصار فدخل عليا د اخل فقال حدث خبر تزل زكريم الخمر قال فاكفاناها يكمين فمناها الخليل البسروا التمس قال فتاده وقال انس بن مالك رضي الله تعالى عنه لقد حرمت الخمر و كانت عامه خموزيه ودر يكمين خليل البسروا التمس ودری انس بن مالك سر ودر ايت هر مين ابو طلحة اور ابو جاسنة اور معاذ بن جبل اور انصار کی ايک جماعت کو شراب پلار دتا تھا اتنے مين ايک شخص انس آيا اور کہہ کر لگا ايک نہي خبر ہے شراب حرام ہو گیا پر ہم نے اس مين شراب کو کہا ديا اور ودر شراب گدرا ودر خشک کچور کا تھا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خمر حرام ہوا تو انفر خمر انکا ہی تھا خلیل نے گدرا ودر خشک کچور کا لگا کر **عن** انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال ربي



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو اپنے منہ کیلے یا پسند کیا اوس نے فرمایا کہ وہ بولتا ہوں وہ کہتا ہے  
 جاتا ہوں اپنے فرمایا وہ درانہیں ہے بلکہ پیاری ہے **فتاویٰ علیہ الرحمۃ** نے کہا اس حدیث سے معلوم  
 ہوا کہ شراب سودا کرنا یا دہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب موجود ہے اور ہم سے اندر بھی صحیح ہے ہمارے سے اسباب  
 کے نزدیک سب طرح حرام ہے شراب کا پینا یا اس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں آتا کہ جاوے اور اس کو مارنے  
 کو پانی نہ ملے اور ملاکت کا یقین ہو تو شراب اگر کہوٹ ہو اور مار سکتا ہے انتہی سے زیادہ **باب**  
**اَنَّ جَمِيعَ مَا يَتَّبِعُ جَنَابُ مُحَمَّدٍ مِنَ الْخَيْرِ وَالْاَمْرِ بِكَيْفِهِ خَيْرٌ كَالْخَيْرِ**  
**اَيْ هُوَ رِوَاةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَسَنُ**  
**مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخَلْكَ وَالْغَيْبَةُ تَرْجِمُهُ** وہی جو اوپر گذر **اَحَدُ** اِنِیْ هُوَ رِوَاةُ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةُ  
 وَالْخَلْكَ وَفِي رِوَايَةٍ اِنِیْ كُتِبَ الْكَرْمُ وَالْخَلْكَ تَرْجِمُهُ وہی جو اوپر گذر **اَحَدُ** **فتاویٰ** علیہ  
 الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنا یا جاوے گدرا یا خشک یا کجور یا خشک انگور  
 سے وہ حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب  
 نہیں ہے کہ جو ایشید یا جوبہ کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں ضاف موجود ہے کہ اولن جو بھی خمر  
 ہوتا ہے **باب** **كَذَلِكَ يُتَّبَعُ الْقَوْمُ وَالْاَمْرُ بِكَيْفِهِ خَيْرٌ كَالْخَيْرِ** اور انگور کو ملا کر بگوٹھا  
 کر وہ ہے **اَحَدُ** **خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** اَلْاِنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اَنَّ يُخْلَطَ الْاَلْبَدْبُ وَالْقَمْحُ وَالْبُسْرُ وَالْقَمْحُ تَرْجِمُهُ حضرت جابر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کجور کو بالگرد اور سوکھی کجور کو  
 ملا کر بگوٹھے سے کیونکہ ایسے بنید میں جلد نشہ آجاتا ہے اور پیئے والے کو خمر نہیں ہوتی اور یہ کہ بہت  
 تنزیہی ہے اور ایسا منیہ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا  
 اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کو نزدیک اس میں کہ بہت ہی نہیں

اور یہ قول خلاف ہے (حدیث کے) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشَبَّكَ التَّمْرُ وَالْزَيْبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُشَبَّكَ**  
**الزَيْبُ وَالزَيْبُ جَمِيعًا** ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ  
 کھجور اور انگور کو پاکی اور گدہ کھجور کو ملا کر بیگونے سے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْمَعُونَ ابْنِي الزُّطْبِ وَالزُّبَيْرَ وَالزُّبَيْرَ وَالزُّبَيْرَ**  
**الزُّبَيْرَ نَيْبًا** ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا مت ملا کر بیگوں کو پاکی اور گدہ کھجور کو ملا کر انگور اور کھجور کر **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**  
**الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشَبَّكَ**  
**الزُّبَيْرَ وَالزُّبَيْرَ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُشَبَّكَ التَّمْرُ وَالزُّبَيْرَ جَمِيعًا** ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بیگونے  
 سے اور منع کیا گدہ کھجور اور بختہ کھجور کو ملا کر بیگونے سے **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْرِ أَنْ يَخْلُطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْرِ**  
**أَنْ يَخْلُطَ بَيْنَهُمَا** ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی ایسے ہی روایت ہے۔  
**عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ**  
**نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْرِ أَنْ يَخْلُطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْرِ أَنْ يَخْلُطَ**  
**بَيْنَهُمَا إِلَّا سَادَ مِثْلُهُ** ترجمہ وہی جو اوپر گندنا **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ التَّمْرَ وَالزُّبَيْرَ فَلْيَشْرَبْ زَيْبًا فَزِدًا**  
**أَوْ زَيْبًا فَزِدًا أَوْ زَيْبًا فَزِدًا** ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے بنید (شربت کھجور یا انگور کا) پے تو صرف انگور کا پیر  
 باصرت کھجور کا یا صرت گدہ کھجور کا **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْرِ أَنْ يَخْلُطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزُّبَيْرِ**  
**أَنْ يَخْلُطَ بَيْنَهُمَا إِلَّا سَادَ مِثْلُهُ** ترجمہ وہی جو اوپر گندنا **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا الزُّهْرَ وَالزُّهْرَ**



وَالتَّوْبَةُ وَبِكَارِئَتِهَا رَتَّبَ رَتَّبَ لَهَا بَرْتَن ادر کثری کے برتن میں نبیذ بنانے کی نعمت  
 پہنچی مگر کما بیان **عَنْ** اَبْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَلَمَّ رَتَّبَ عَنِ الدُّبَاكِ وَالْمُرْدَةِ اَنْ يُنْبَذَ فِيهِ رَجُلٌ مِنْكُمْ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْهُ رَتَّبَ  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تو سب اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نبیذ بنانے سے فائدہ  
 احادیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گذرا اور خلاصہ یہ ہے کہ حب شراب حرام ہوا تو حب  
 مدت تک جن برتنوں میں شراب بننا تھا آپ نے ان میں نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے  
 کہ اوس میں کہیں نشہ نہ ہو جاوے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ مانعت جاتی رہی **عَنْ** اَبْنِ  
 مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَتَّبَ عَنِ الدُّبَاكِ وَالْمُرْدَةِ  
 اَنْ يُنْبَذَ فِيهِ قَالَ وَابْنُ مَرْيَمَ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى  
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْبَذُ دَا فِي الدُّبَاكِ وَلَا فِي الْمُرْدَةِ فَتَقُولُ ابْنُ مَرْيَمَ رَضِيَ اللهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ دَا جَعَلُوا الْحَنَاتِ رَجُلٌ مِنْكُمْ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَتَّبَ  
 نے منع کیا تو سب اور مرتبان میں نبیذ بنانے سے ابوسلمہ نے سفیان سے بیان کیا انہوں نے سنا  
 حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است نبیذ بناؤ تو سب  
 اور مرتبان میں پھر حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے پھر سب لاکھی برتنوں سے **عَنْ**  
 اَبْنِ مَرْيَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَتَّبَ عَنِ الدُّبَاكِ  
 وَالْمُرْدَةِ وَالتَّوْبَةِ قَالَ لَا فِي هَذِهِ مَا لَكُمْ قَالَ ابْنُ مَرْيَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حاتم اور کثری  
 کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہیں وہ کعبہ کی کثری کا کرید کرنا تھے ہیں) کسی نے ابوسریہ سے  
 پوچھا حاتم کیا ہے انہوں نے کہا نبیذ گڑے **عَنْ** اَبْنِ مَرْيَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ  
 الشَّيْخَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ عَمِيْدَ الْقَيْسِ لَهَاجَمْتُ الدُّبَاكَ وَالْحَنَمَ وَالتَّوْبَةَ وَالْمُرْدَةَ وَالْحَنَمَ  
 لِلزَّادَةِ الْحَبُوبَةِ وَابْنُ مَرْيَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دَا وَابْنُ مَرْيَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قتال عنہ سے روایت ہے آپ عبد القیس کے گروہ کو فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تو نبیذ اور سب  
 پہلیا اور نقیر اور عن روعن دوا برتن سے اور حاتم برکتی مشک سے **عَنْ**



نودی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ دسم ہے راوی کا اور صحیحہ یہ ہے کہ منع کیا جنم سے اور منع کیا سرگرمی مشک  
 سے جو مثل مشک کے ہو جاتی ہے **عَنْ** لیکن بی اپنی چاگل سے اور انت لگا اوس میں ازناک  
 کثیر اور غیر نہ جادے **عَنْ** **عَلِيٍّ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَمَنْ أَنْ يَنْتَبِهَ فِي الدُّبَاوِ الْمَرْفُوتِ هَذَا أَحَدُ نَبِيٍّ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثٍ عَيْنٍ وَمَنْ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الدُّبَاوِ الْمَرْفُوتِ مَرْجُمَةٌ حُرَّتْ عَلَى رَأْسِهَا  
 منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ اور لاکھ برتن میں نبید بنانے سے **عَنْ** **إِبْرَاهِيمَ**  
 قَالَ كُنْتُ لِيَاكُودَ هَلْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَاكِيكُهُ أَنْ يَنْتَبِهَ فِيهِ وَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا  
 أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِي عَنِّي مَا كُنْتُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَبِهَ  
 فِيهِ وَقَالَتْ كَمَا كَانُوا أَهْلَ الْيَمِينِ أَنْ يَنْتَبِهَ فِي الدُّبَاوِ الْمَرْفُوتِ قَالَ كُنْتُ لَهُ أَمَّا دُكْرَتِ  
 الْحَنْكَةِ وَالْحَبَّةُ قَالَ إِنْ أَحَدُ ثَلَاثٍ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَنْتَبِهُ مَا سَمِعْتُ مَرْجُمَةً أَيْسَرُ مِنْ رَأْسِهَا  
 ہے میں نے اسود کر کہا تم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پرچا کن برتن میں نبید  
 بنا ما کر وہ ہے او نہون نے کہا ان میں نے کہا اوام المؤمنین مجھے بلاد کن برتنوں میں رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے نبید بنانے سے منع کیا ہے او نہون نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نبید بنانے  
 سے توبہ اور لاکھ برتن میں نبید بنانے سے منع کیا ہے او نہون نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نبید بنانے  
 میں نوہ بیان کرتی ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ بیان کروں جو نہیں سنا ہے **عَنْ** **عَلِيٍّ**  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الدُّبَاوِ الْمَرْفُوتِ مَرْجُمَةٌ أَيْسَرُ مِنْ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ اور  
 لاکھ برتن سے **عَنْ** **عَائِشَةَ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِمِثْلِهِ مَرْجُمَةٌ وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ **عَنْ** **رُثَمَاءَ** بِنْتِ حَزْنِ الْقَشِيرِيِّ قَالَتْ لَقِيتُ عَائِشَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ الشَّيْخُ يُحَدِّثُكَ أَنَّ وَقَدْ عَبْدُ الْقَيْسِ قَدْ مَوَّاعِلِي  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهَا الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّيْخِ يُحَدِّثُكَ أَنَّ  
 أَنْ يَنْتَبِهَ وَفِي الدُّبَاوِ الْمَرْفُوتِ وَالْحَنْكَةِ مَرْجُمَةٌ ثَمَامَةُ بِنْتُ حَزْنِ الْقَشِيرِيِّ سَمِعَتْ رَوَيْتُ  
 ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان پرچا نبید کر او نہون نے کہا عبد القیس کے

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم  
 منع کیا انکو توبہ اور چوبین اور لاکھی اور سببر بن سے **عن** عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ  
 نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ الدُّبَايَةِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزْدِیِّ تَرْجِمَہُ ام المومنین  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ اور سببر اور  
 چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** ابی حاتم بن سُوید یُحَدِّثُ اَلَا سَمِعْنَا اِذَا اَنْتَ جَعَلَ مَكَانَ  
 الْمَزْدِیِّ وَالنَّقِیْرِ تَرْجِمَہُ وہی جو اد پر گزرا اس میں لاکھی کے عوض وغنی برتن مذکور **عن**  
 ابی عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ قَدِیْمٌ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّم فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنْتَ کَانَ الدُّبَايَةُ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزْدِیِّ  
 حَتَّی جَعَلَ مَكَانَ الْمُزْدِیِّ تَرْجِمَہُ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے عبد القیس  
 کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں تمکو منع کرتا ہوں توبہ اور سببر بن  
 اور چوبین اور وغنی سے بالاکھی سے **عن** ابی عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ  
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ الدُّبَايَةِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزْدِیِّ تَرْجِمَہُ ابن عباس رضی اللہ  
 عنہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ اور سببر بن اور لاکھی اور چوبین سے **عن**  
 ابی عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ الدُّبَايَةِ وَالْحَنْتَمِ  
 وَالْمَزْدِیِّ وَالنَّقِیْرِ اَنْ یُحْبَطَ الْجِیْرُ اِلَّا لَہٗو تَرْجِمَہُ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ اور سببر اور لاکھی  
 اور وغنی برتن کی اور گندہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** ابی عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَتْ نَهَى  
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ الدُّبَايَةِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمَزْدِیِّ تَرْجِمَہُ ابن عباس رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ اور چوبین اور لاکھی برتن کو  
**عن** ابی سعید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نَهَى عَنْ  
 الْجِیْرِ اَنْ یُحْبَطَ فِیْہِ تَرْجِمَہُ ابی سعید جو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھپا میں  
 بنائے سے **عن** ابی سعید الخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّم نَهَى عَنِ الدُّبَايَةِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزْدِیِّ تَرْجِمَہُ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا توبہ اور سببر اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** قتادہ یُحَدِّثُ







سے اور ہم سمجھے کہ وہ پہول گئی اور نہون نے کہا اور سن تو میں نے لاکھی کا لفظ عبد اسد بن عمر سے نہیں  
 سنا لیکن وہ مکر وہ جانتے تھے لاکھی کو ہی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ النَّعْتِيبِ وَالْمَزْنَةِ وَالذَّكَاكِیْرِ ترجمہ جابر اور ابن  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جو بین اور لاکھی اور تو نے سے  
**عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَبُو النَّعْتِيبِ وَاسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَبُو النَّعْتِيبِ وَاسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْتَبِذُ لَهُ فِيهِ شَيْءٌ لَوْ فِي قَبْرِ مَنْ حَبَّارَةٍ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرماتے تھے ٹھہلیا اور تو نے اور  
 لاکھی سے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ٹھہلیا سے اور لاکھی سے اور جو بین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبذ بنانے کے لیے  
 برنبذ بنایا جاتا آپ کے لیے کڑے میں پتھر کے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْتَبِذُ لَهُ فِي قَبْرِ مَنْ حَبَّارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے لیے نبذ بنایا جاتا پتھر کے کڑے میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ يَنْتَبِذُ  
 لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَقَاةٍ نَازِلَةٍ لَمْ يَجِدْ لَهَا شَيْئًا لَوْ فِي قَبْرِ مَنْ حَبَّارَةٍ فَقَالَ  
 بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا سَمِعْتُ كَوْنَهُ الشُّبَّارِ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبذ بنایا جاتا ایک شک میں جب شک ملتی تو پتھر کے  
 کڑے میں بناتے بعضوں نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ بہتر ہے وہ ٹر بام کا تھا میں نے پتھر کا +  
**عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبْذِ إِلَّا فِي سَقَاةٍ نَازِلَةٍ حَوْضٍ أَوْ سَقِيَةٍ كَالِهَاتِ وَلَا تَشْرَبُوا مِنْكُمْ ترجمہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے منع کیا تھا نبذ بنانے  
 سے سوا شک کے اور برتنوں میں اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اس شراب کو جس میں نشہ ہو  
**عَنْ** بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَيْتُكُمْ عَنْ الظُّلْمِ وَالْظُلْمِ



(ترجمہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور معاذ کو مین کی طرف بھیجا  
 کہنا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو نذر کہتے ہیں وہ جو سوتا ہے راگر نری مین  
 اسکو بید کرتے ہیں اور ایک شراب شہر سوتا ہے جسکو تیج کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شراب لانیو اسے شراب  
 حرام ہے **حکم** اِنِّیْ مُؤَمِّی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ سَمِعَہُ وَ  
 مَعَاذُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَہُمْ کَثِیْرًا وَّلَیْسَ بِاَدْرِہٖ اَوَّلَہٗ اَوَّلَہٗ قَالَ رَدُّوْہَا قَالَ فَمَا کَانَ  
 رَجَعَ اَبُو مُوَسٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یٰ اَرْسُوْلَ اللہِ اِنَّہٗ لَمَّا سَمِعَ النَّبِیَّ یُطْبِخُ  
 حَتّٰی یَعْرِیْہُ وَاَلْمِزِیْرَ یُصْنَعُ مِیْنَ الشَّعِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ رَحُّ لِمَا اسْتَسْکَر  
 عَنِ الْمَسْلُوۃِ فَخَوَّجَہُمْ ثُمَّ خَمَّہُ اَبُو موسٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 سلم نے انکو اور معاذ کو مین کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا لوگوں کو خوش رکھنا اور اپنے راستی کرنا  
 اور دین کی باتیں سکھانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے نہ صاحب اور ہون نے بیٹھ کر  
 تو حضرت ابو موسیٰ روئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکا یا  
 جاتا ہے بہا تک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے نذر جو آپ نے فرمایا جو شراب نماز سو فاقبل کرے  
 وہ حرام ہے **حکم** اِنِّیْ مُؤَمِّی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ سَمِعَہُ وَ  
 مَعَاذُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَدْعُوا النَّاسَ وَکَثِیْرًا وَّلَیْسَ بِاَدْرِہٖ اَوَّلَہٗ اَوَّلَہٗ قَالَ فَعَلْتُ یٰ اَرْسُوْلَ  
 اللہِ اَفْتِنَا فِیْ شَرَابَیْنِ کَمَا تَصْنَعُوْہُمَا یَا اَلِیْمِیْنَ اَلْبَیْضُ وَہُوَ مِنَ الْمَسْکِ یُنْبِذُ حَتّٰی یُکْشَدَ  
 الْبِیْضُ وَہُوَ مِنَ الرُّدَّةِ دَالِیْہِ یُنْبِذُ حَتّٰی یُکْشَدَ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ  
 نَاکِلًا لِّطَبْعِہٖ جَوَارِمُہٗ اَلْکَلْمُ یُخَوِّتِہٖ فَقَالَ اَنْہٰی عَنْ کُلِّ مُسْکٍ اسْتَسْکَر عَنِ الْمَسْلُوۃِ مَرَّجِہٖ  
 ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور معاذ کو مین کی طرف بھیجا  
 تو فرمایا لاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھو اون کو اور نفرت مت دلاؤ اور راستی کرو اور دونوں  
 بہت دالو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتوے دیجیو دشرابون مین جنکو ہم بنا یا کرتے تھے مین مین  
 ایک تیج مشہد کا بنا جسب وہ جہاگ مارنے لگو دوسرے نذر جو جوار یا جو کا ہوتا ہے اور سکر بہاوتے  
 مین بہا تک کہ تیج ہر جوارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر نے وہ باتیں دی تھیں جنہیں لفظ  
 تہورے ہون اور معنی بہت ہون بے حد آپ نے فرمایا مین منع کرتا ہوں ہر شراب لانیو اسے شراب جو جوار



کہ جو نماز سے **عَنْ** حَابِرِ بْنِ رَضِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانِ رَجِيْشَانِ مِنْكُمْ  
 كَسَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَابِرِ بْنِ رَضِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانِ رَجِيْشَانِ مِنْكُمْ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُشِكُّهُ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كُلُّ مُشِكِّ حَرَامٌ إِنْ عَلَنَ اللَّهُ عَهْدَ الْبَيْتِ شَرِبَ الْمُسْكِي أَنْ يُكْفِيَهِ مِنْ طَبِئَةِ الْخَبَالِ  
 قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طَبِئَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرُوتُ أَهْلُ الشَّارِ أَوْ عَصَادَةُ أَهْلِ الشَّارِ **ترجمہ**  
 حابر بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے بن میں اس  
 پوچھا اُس شراب کو چہ بتیے تھے اس کے ٹاک میں اور وہ جو اسی بتا تھا اس کو فرماتے تھے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھین نشہ سے وہ بولا اُن آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد  
 کیا ہے جو نشہ سے اس کو طینۃ الخبال بلا دیگا (آخرت میں) لوگوں نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا  
 رسول اللہ آپ نے فرمایا پسینہ جنبیہ لگا **بَاب** حَقُوبِ مِمَّنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا كَرِهَ الْبَيْتُ  
 جو شخص بنیامین شراب پیے اور توبہ نہ کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُشِكِّ حَرَامٌ وَكُلُّ مُشِكِّ حَرَامٌ مِمَّنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَالْخَمْرُ  
 وَهُوَ يَدُّ مِثْلَ الْكَفِّ مِثْلًا لَكَرَيْتَ تَحَا فِي الْأَخْفِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور ہر نشہ کرنے  
 والا شراب حرام ہے اور جو شخص بنیامین حرام سے گاہے چاہے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو  
 اس کو آخرت میں خمر نہیں دیگا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُشِكِّ حَرَامٌ وَكُلُّ مُشِكِّ حَرَامٌ مِمَّنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَالْخَمْرُ  
 ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے اور ہر نشہ لانے والا  
 شراب حرام ہے **عَنْ** مَوْسَى بْنِ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُشِكِّ حَرَامٌ وَكُلُّ مُشِكِّ حَرَامٌ مِمَّنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَالْخَمْرُ  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے اور ہر نشہ لانے والا  
 شراب حرام ہے **ف** یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور ہر گناہیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانے والا حرام ہے ہر



مدت میں تیری نہیں اتی اور وہ مثل شربت کو ہوتا ہے **عَنْ** یحییٰ بن یحییٰ قال ذکرہ النبی  
 عند ابن عباس رضی اللہ عنہما الخ **عَنْ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبغ  
 لہ فی غیار قال شعبہ من لیس لک الاشبین فیسربہ یوم الاشبین والثلثا لایال العصر فان  
 فضل شئی سقاء الخادم او صبیۃ ترجمہ بھی بہرانی سے روایت ہر لوگوں نے نبیہ کا ذکر  
 کیا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یہ نبیہ بنا یا جاتا مشک میں شہیہ لے کہا بیری اسات کہ ہر آپ پیر اور سکریہ کے دن اور کل کے دن  
 عصر تک ہر جو کچھ پیتی وہ خادم کو بلا دیتی یا ہوتے **عَنْ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبغ لہ الریحۃ فی یومہ والقد دعد  
 الغد المساء الثالثۃ یامہ فیسبغہ او یسبغہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے یو انگور بیگوں کے جا آپ سدن پیر پیر دو سر دن پیر پیر دن شام تک ہر آپ حکم کرتے اسکے پیہ کا  
 (جیسک نہ ہو) یا اگر وہ پیہ کا (جب سکریہ ہو) **عَنْ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم یسبغ لہ الریحۃ فی السقاء فی شربہ یومہ والحد وبعدا الغد فاذا کامسک الثالثۃ فیر  
 وسکاکہ یان فضل شئی اھل کہہ ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یو انگور بیگوں  
 جاتے شک میں آپ سدن پیر پیر دو سر دن پیر پیر دن شام تک ہر آپ پیہ اور کچا اور جو کچھ ہر شام کو ہادیہ **عَنْ**  
 یحییٰ الضحی قال سأل قوم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن بیع الخمر وشرابہا والتجارۃ  
 فیہا فقال امسولون انکم قالوا نعم قال بآئۃ لا یصلح بیعہا ولا شربہا ولا التجارۃ  
 فیہا قال فکالوہ عن الشیخین فقالا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبغ شمر  
 ریحہ وقد تبک ناس من اصحابہ فی حاتمہم وقید وکبارہم فامسولہم فھل یق شمر امس  
 یسکاکہ فجل فیہ زیدی و ما یفعل من اللیل فاحلہ فشریب منہ یومہ لک ولک  
 المستقبلہ ومن الخد حق امسوی وستی تکبیا اھلہ امسویا یق و منہ ما ھربن ترجمہ  
 یحییٰ بن یحییٰ سے روایت ہر کو کچ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت  
 گو انہوں نے کہا تم مسلمان ہر وہ بڑے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو اسکی بیع  
 درست ہے آخر نبیہ تجارت اسکی ہر لوگوں نے اون سے نبیہ کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے **سہل** بقول اَنِّ ابْنِ سَیْدِ السَّاعِدِی  
 نَعْنِی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عارض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یمنہ لہم لکم یقول فلما اکل سقۃ اناہ ترجمہ وہی جواب پر گنہرا **سہل** سید بن سعد بن  
 اللہ تعالیٰ عنہ یحدث الحدیث وقال فی تہذیب حیاۃ نسا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم من الطعام اما انتہ فمضتہ فخصہ بذلک ترجمہ وہی جواب پر گنہرا اس میں یہ کہ جب آپ  
 کہانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے لا اُن کچھ روٹ کوار صرف آپ کو بلا زیادہ **سہل** سید بن سعد  
 ترجمہ اللہ تعالیٰ عنہ قال ذکیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من العرب کلمہ اباسید  
 ان یسر الیہا فادرس الیہا فقدمت نزلت فی الجحیم ساعدہ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ساعدہ فدخل علیہا فادرس الیہا فادرس الیہا فادرس الیہا فادرس الیہا فادرس الیہا  
 علیہ وسلم قالت اعوذ باللہ منک قال قد اعطتک منی فقلت الیہا فادرس الیہا فادرس الیہا فادرس الیہا  
 لا فکروا ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجاد لہ لیک علیہا فقالت انا کنت اشفی من  
 ذلک قال سہل فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یخرج من فی سفینہ یخرج  
 ساعدہ فہووا یحسبوا فخرج قال انفقنا لیسہل قال فخرجت لکم عند القدرہ فاسفیتکم فیہ  
 قال ابو حازم فخرج لکما سہل ذلک القدرہ فخرجت لکم عند القدرہ فاسفیتکم فیہ فکون ذلک عمر بن عبد  
 قویہ لک فخرجت لکما سہل ذلک القدرہ فخرجت لکم عند القدرہ فاسفیتکم فیہ فکون ذلک عمر بن عبد  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عورت کا ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابوسید کو حکم کیا پیام دینے  
 کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اور تری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے  
 اور اس کے پاس تشریف لے گئے حبشہ میں پہنچے دیکھا تو ایک عورت پر سر جھکاے ہوئے آپ اسے  
 بات کی وہ بولی میں اسے شاکل پناہ مانگتی ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے نہیں  
 بچایا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ کو کچھ نہیں کرنے کا) لوگوں نے اسے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں وہ  
 بولی نہیں میں نہیں جانتی لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہوا پر وہ نہ  
 لائے تو تجھ سے نسبت کر لیکو وہ بولی میں بدست نہی احب تو میں نے پناہ مانگی آپ اس حدیث کو  
 معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہی سہل نے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ

[illegible]



حکم کی رات کو شک میں ڈانٹ لگا دینا کہ اگر دروازہ کو بند کر دینے کا حکل **ع** ابی حمید السکونی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اَنَّ ابی البختری صلی اللہ علیہ وسلم یَقْدَحُ لَیْلَیْنِ نِیْسَیْهِ قَالَ وَلَمْ یَدْرُکْ  
 ذَکْرَیْ یَا قَوْلَ ابی حَمِیدٍ بِاللَّیْلِ ثُمَّ جَمَعَ دَہِیْ جَوَادِرَ گُذَرِ **ع** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ  
 تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فَکُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاسْتَقْفٰ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 اَلَا تُنْقِیْتُ نَبِیْدًا اَقْبَالَ بَلْبَیْثَ رَجُلٍ لِّیَعْبُدَ نَحْنُ یَعْبُدُ فِیْہِ نَبِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلَا خَشَرْتُمْ لَوْ کُنْتُمْ مَعِیْ عَوْدًا کَانَ فَتُخْرِبُ **ع** رَحْمَہُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ  
 تَعَالٰی عَنْہُ بِرُوَاہِیْ ہِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَے ساتھ تھے آپ نے بانی مانگا ایک شخص **ع** یا رسول  
 اللہ میں آپ کو بنید بلاؤں آپ نے فرمایا اچھا وہ دُور گیا اور ایک بار بنید کا لایا آپ نے فرمایا تو نے  
 اسکو دہنا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیا پھر یا آپ **ع** جَابِرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ  
 قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یَقَالُ لَہٗ اَبُو حَمِیدٍ یَقْدَحُ مِیْنِ لَیْلَیْنِ مِنَ النَّفِیْعِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّم اَلَا خَشَرْتُمْ لَوْ کُنْتُمْ مَعِیْ عَوْدًا **ع** رَحْمَہُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہر ایک  
 شخص جبکہ ابوجہم کہتے تھے نفیع سے ایک دودھ کا پالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اسکو دہنا کیوں نہیں کاٹر  
 ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیا **ع** جَابِرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 سَلَّمَ اَنَکَ قَالَ غَطَلُوْا اَنَا وَادْبُکُ وَاسْتَقْدُوا غُلْفُوْا الْبَابَ وَاطْفِئُوا السِّرَاجَ کَانَ النَّبِیُّ طَانَ  
 لَا یَحِلُّ سِقَاءٌ وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یُکَشِّفُ اِنَّمَا اِنْ اَنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدًا مِّنْہُمْ اَنْ یُّفْرَجَ عَلٰی  
 اِبَائِہُمْ عَوْدًا اَوْ یَدِیْنِہُمْ اَسْمَ اللّٰهِ فَکَیْفَ یَعْمَلُ کَانَ الْفَوَیْقَیْہُ تَقْرِئُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بِیْتِہُمْ  
 وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ خَدِیْثٌ وَاَعْلَفُوْا الْبَابَ **ع** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہر رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھاپ دو برتن کو اور ڈانٹ لگا دو شک کو اور بیٹے دو دروازوں  
 کو اور بچھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان شک نہیں کہوتا اور دروازہ نہیں کہوتا اور برتن نہیں کہوتا  
 پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سو ایک لکڑی کے اوسی کو آڑا رکھ لے اور اسے کا نام لپو سے اس  
 لیے کہ چومیا لوگوں کے گہر جلا دیتی ہے چراغ کی تبی کہنچ کر آگ لگا دیتی ہے تیشہ کی روایت میں  
 دروازہ بند کر دیا کہ نہیں ہے **ع** جَابِرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الشَّیْخِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّم سَمِعْتُہُ یَقُولُ اَنَّہُ قَالَ وَاکْفُوا الْاِنَاکَ اَوْ خَشَرُوا الْاِنَاکَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ



بُوَد عَلَی الْاَیَّامِ مَرَحْمَةُ وَہی جواد پر گذر اس روایت بن آری مگر سی رکنی ذکر نہیں ہے  
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان اذا کثر فی  
 خدیجہ البیت غیثانہ قال وحمزہ لایبۃ وقال تضرع کل اهل البیت لیا بصر رحمہ  
 وہی جواد پر گذر **ع** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
 حول بیوتہم قال وانیفۃ تضرع البیت علی اہلہ **ع** وہی جواد پر گذر **ع**  
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کاد  
 یخرب اللیل اذ امسیتکم ذکروا صبیبا لکم بان الشیطان یثبیر حیث یرید فاذا ذهب  
 ساعۃ من اللیل یخلوہم واخلقہم اجوابی اذ کرموا اسمہم ان الشیطان لا یخرب با  
 مخالفا واذ کما فیر کرموا اسمہم واخلقہم واخلقہم واخلقہم واخلقہم واخلقہم واخلقہم  
 ان نفسہم علیہم ضعیفہا واطیفہا امسا ینحکم رحمہم جابر بن عبد اللہ روایت رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجائے ہاں تاں اپنے بچوں کو رست لکھو و اس پر کہ  
 شیطان اس وقت پہل لکھے میں پر جب ایک گھڑی رات گذر جائے تو اون کو چوڑو و اور دور داری  
 بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند رواری نہیں کہوت اور اپنی شکن پر ڈانٹ لگاؤ  
 اور اللہ عزوجل کا نام لراور اپنے برتنوں کو ڈانپ دو اور اس کا نام لرا اگر کوئی برتن ڈانٹے کو نہ لے  
 تو اون پر آڑا کچر کہد و اور اپنے چراغوں کو بجھا دو **ع** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ یقول سمعنا ابن عباس عطا کہ لا یقول اذ کرموا اسمہم اللہ عزوجل رحمہم  
 وہی جواد پر گذر **ع** ابن جبرین عطا کہ الخدیج بن عطاء وحمزہ بن زید اکریدہ  
 دیکھ **ع** وہی جواد پر گذر **ع** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم لکرموا فواشیہکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذهب  
 نجسۃ العشاء فان الشیاطین تبعث اذا غابت الشمس حتی تذهب نجسۃ العشاء  
**ع** وہی جواد پر گذر **ع** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو  
 ست چوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے ہاں تاں کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بچوں  
 جاتے ہیں آفتاب ڈوبنے ہی عشا کی تاریکی جانے تک **ع** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حدیث زہبیا ترجمہ وہی حواء پر گندرا مسکن حابر بن  
 عبد اللہ رحمہ اللہ تھا اللہ تعالیٰ نے کمال سمیعیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول غطوا  
 اکنانہ وادکوا السکائر فان فی السکائر لیکلۃ یتناول فیہا ذباہا لا یبصر بانہ لیکر علیہ خطا  
 او سیکر لیکر علیہ وکذا الا کذلک فیہ من ذلک الوباء ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے روایت امین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈنپ دو اور مشک  
 بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک سات ایسی ہوتی ہے جس میں دبا اور ترقی ہے پھر وہ دبا جو برتن کہلا پانی  
 ہے یا مشک کسلی پانی ہے اور میں سما جاتی ہے اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے  
 کھائے یا اس پانی میں سے پیئے اس کو دبا ہو جاتی ہے اس طرح لوگوں میں دبا پھیل جاتی ہے اس  
 حدیث سے معلوم ہوا کہ دبا حکم الہی ہے پانی یا سوا کے فساد و مہلک نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ  
 ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو کبھی سو آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعض کو دبا ہو جاتی ہے بعض کو نہ  
 نہیں ہوتی۔ ایک حدیث سے حکیم اور ڈاکٹر دبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کی وضاحت بہت سہل  
 اور آسان ہے میں پر کج کی تاریخ نگار کتب کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر دبا پورا اطمینان ہو سکے  
 بعض کہتے ہیں کہ دبا کی علت پانی کا بناوٹ ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کو ملیوں اور ریت میں  
 پکا کر پینا چاہیے تب تک کہ میں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گزیر نہیں سچرا اس کے کہ چونکہ کو دھیر  
 یا کو ملیوں کے گہر میں رکھیں سرکہ دبا ورون پر چڑھیں نجاست کو دور کریں سٹراٹ کو دبا  
 دھیر کر گندہا کے دھوئی دین کا فورسنگ میں بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے  
 بعض کہتے ہیں زکار میں کے فساد سے بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں بد نہیں رہتا ہر  
 اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالا کا مرض پیدا ہوتا ہے راسد اعلم بالصواب  
 عَنْ لَیثِ بْنِ سَعْدٍ بِطَلْحَةَ الْأَسَدِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّكَائِرِ يَوْمًا  
 يَتَوَلَّى فِيهِ وَبَاءٌ وَذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ الْإِمَامُ فَالْحَاجِجُ عِنْدَكَ لَا يَبْقَى ذَلِكَ  
 فِي كَانُونِ الْأَوَّلِ ترجمہ وہی حواء پر گندرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن دبا  
 آرتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں حج کے لوگ کا نون اول میں اس سے بچتی ہیں  
 رکانون اول وہ مہینا ہے جب آفتاب بڑھ قوس کے پیر میں آجاتا ہے اور کا نون ثانی وہ









**عن** ابرہہ بن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 عن النضر بن قاسم **ترجمہ** حضرت ابرہہ بن خدری کو نہایت ہنس کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ  
 ہو کر پیسے **عن** ابرہہ بن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال فی عرو النضر بن قاسم **ترجمہ** وہی جواب پر گندرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشرکین احدکم فاما من لکن فلیستوی  
**ترجمہ** ابرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے  
 کہ اگر نہ پیسے اور جو پہلے سو پیسے ترقی کر ڈالے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 قال سقیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زعم فشریب وهو قائم **ترجمہ**  
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمرم کا پانی بلایا اور  
 اب کہتے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 شرب من زعم من دلو فیہ ماء وهو قائم **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرم کا پانی ایک ڈل سے پیا کہ **عن** ابی  
 ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زعم وهو قائم  
**ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرم کا  
 سے پیا کہ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال سقیم من زعم فشریب قائما واستقی وهو عید البکیت **ترجمہ** ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمرم کا پانی بلایا اب نے  
 پیا کہ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زعم وهو قائم  
 فاکتفہ ید لہ **ترجمہ** وہی جواب پر گندرا **باب** کما فیہ التفسیر فی نفس الانبیاء  
 واستجاب النفس فلما غار رج الانکار یانی پیشین برتن کے اندر سانس لینا مکرہ ہے اور باہر  
 سنبہ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زعم وهو قائم  
 اب قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر سانس  
 لینے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زعم وهو قائم

يَتَقَرَّبُ فِي الْاَوَّلِ تَلَاكَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں بار سانس لیتے برتن میں دینے پینے میں برتن کے باہر ہر تیرے تیرے گھنٹے میں تیرے تیرے  
كَفَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا كَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَرَّبُ فِي الشَّيْبِ تَلَاكَ  
وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ وَأَمَّا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْفَسُ فِي  
الشَّيْبِ فَلَا تَلَاكَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں  
تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خراب سیری ہوتی ہے اور بایں حزب بچتی ہے یا بایری کو نہ  
ہوتی ہے اور بانی اجبی طرح مضمر ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پینے میں تین بار  
سانس لیتا ہوں **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ  
وَقَالَ فِي الْاَوَّلِ **ترجمہ** وہی جواب دہ گندرا **بَابُ** اسْتِخْبَابِ إِذَا رَأَى الْمَاءَ وَاللَّيْنُ فَ  
خَوَّصَ عَلَى يَمِينِ الْيَمِينِ دُوَّهَ يَابَانِي يَادُ كَوِي جَبْرِ شَرِّهِ كَرْنِ وَالْمِ كَرْنِ طَرَفِ  
تقسیم کرنا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنِّي بَلَّغْتُ قَدْ شَيْبَ يَمَانِي وَكُنْتُ يَمَانِي وَأَعْرَأْتُ يَمَانِي وَأَعْرَأْتُ يَمَانِي وَأَعْرَأْتُ يَمَانِي  
لُحْرًا عَطَى الْأَعْرَأْتُ وَقَالَ الْأَبِينُ فَلَا يَمِينُ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا جس میں بانی ملاتا تھا ایک دھنی طرف ایک دھنی طرف تھا اور  
بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودھ بیاہر دھنی طرف دھنی طرف دھنی طرف  
طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر دھنی طرف اگرچہ دھنی طرف وہ شخص مہجور بائیں طرف والی سورت میں  
**عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِيمُ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ  
وَأَنَا ابْنُ عَمْرِو مَاتَ فَبَا ابْنُ عَمْرِو مَاتَ فَبَا ابْنُ عَمْرِو مَاتَ فَبَا ابْنُ عَمْرِو مَاتَ فَبَا  
عَلَيْكَ أَدْرَاكَ لَكَ الْهَالِكُ مِنْ شَاةٍ دَاخِرٍ مَشَيْبَ لَكَ مِنْ يَمِينِ الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ شَيْخَالِهِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ أَبَا بَكْرٍ كَأَعْطَاهُ أَعْرَأْتُ يَمَانِي وَأَعْرَأْتُ يَمَانِي وَأَعْرَأْتُ يَمَانِي وَأَعْرَأْتُ يَمَانِي  
فَلَا يَمِينُ فَلَا يَمِينُ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم مدینہ میں تعریف لائے اور وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اور وقت میں





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْقُرْآنَ فَخَرَّجَهُ فِيهِمَا رَحِمَهُ  
 وَهُوَ جَوَازٌ كَذَلِكَ حَسْبُكَ الْبَرُّ فِيهِ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لِقَاءَ أَصَابِيهِ الْثَلَاثَ قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لِقْمَةٌ أَحَدَكُمْ  
 فَلْيُعْطِهَا الْاَدْنَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِشَيْطَانٍ وَأَمَرَ أَنْ تُكَلِّتَ الْقَصَّةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ  
 لَا تَقْدُرُونَ أَنْ تَعْمَلُوا بِهَذِهِ الْبَرَكَةِ مُرَحِّمَةً أَسْرَرْتُ عَنْهُ عَنِ رِوَايَتِ  
 هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبُ كَهَانَا كَهَانَتِهِ تَوَاقِي تَنِيُونَ الْكَلْبَانِ  
 جَائِعَتِهِ أَوْ فَرَسَتِهِ تَمِينُ مِنْ سَيِّئَةٍ كَانُوا أَلَّا رُكْرُ جَارِهِ تَوَاسُكُ صَافٍ كَرَكَمِ كَهَلِ أَوْ شَيْطَانٍ كَلِ  
 تَجِدُهُمْ أَوْ رَحِمَهُ كَمَا كَوْنُ بِلَا بُوَيْجُ لِيْنِ كَا لِيْنِ فَرِيَا بَا تَمُ كَوْ مَعْلُومٍ نَهْنِ كُونِ سَ كَهَانِ مِينِ  
 بَرَكَتِ هُوَ حَسْبُكَ الْبَرُّ فِيهِ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِيَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ بَرَكَةٍ الْبَرَكَةُ مُرَحِّمَةً  
 أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رِوَايَتِ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرِيَا بَا حَبِ  
 تَمِينُ مِنْ كَوْنِ كَهَانَا كَهَانَتِهِ تَوَاقِي الْكَلْبَانِ جَائِعَتِهِ كَلِ كَرَكَمِ كَهَلِ أَوْ شَيْطَانٍ كَلِ  
 بَرَكَتِ هُوَ حَسْبُكَ الْبَرُّ فِيهِ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَكِنَّهُ أَحَدُكُمْ الصَّخْفَةُ  
 وَقَالَ فِي أَقْطَحَ مِثْلَهُ الْبَرَكَةُ أَوْ يَدْرِي كَلِ مُرَحِّمَةً وَهُوَ جَوَازٌ كَذَلِكَ اسْمِ مِينِ اتَا  
 زِيَادَهُ هُوَ كَرِ بُوَيْجُ لِيْنِ الْبَرَكَةُ تَمِينُ مِنْ كَوْنِ كَهَانَا كَهَانَتِهِ تَوَاقِي الْكَلْبَانِ جَائِعَتِهِ  
 تَهَارِ كَلِ بُوَيْجُ لِيْنِ مَا يَفْعَلُ الطَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرُهُ مِنْ دُعَاةٍ صَاحِبِ الطَّعَامِ  
 أَوْ مَجَانِ كَلِ سَاهَتِهِ كَوْنِ طَفِيلٍ هُوَ جَوَازٌ كَذَلِكَ حَسْبُكَ الْبَرُّ فِيهِ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعْبَةَ وَكَانَ لَهُ عِلْمٌ  
 عَظِيمٌ تَدْرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّجَتْ فِي رَجْعِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِعَلَّامِهِ  
 وَبِحَسْبِ أَصْنَمٍ لَنَا طَعَامًا خَمْسَةً كَفَرْنَا بِكَ أَرِيدُ أَنْ عَوَّ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ أَقْبَلَ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ  
 وَابْعَثْ رَجُلًا نَلَا بَلَنَ الْبَابِ قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الشَّيْخَ فَإِنْ  
 شِئْتُمْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ دَانَ تَشِئْتُمْ رَجِعَ قَالَ لَا بَلَى أَفْنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرَحِّمَةً

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب تھا  
 اس کا ایک غلام تھا جو کہتے ہی کرتا تھا اُس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے  
 چہرہ بہک معلوم ہوئی اوس نے اپنے غلام کے کہا اے ہم بائچہ آدمیوں کے لیے کہانا طیار کر  
 کیونکہ میں جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ بائچہ بن میں بائچہ آدمیوں  
 پر اس نے کہانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ  
 بائچہ بن تھے بائچہ کے اون کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازے پر پہنچے تو فرمایا صاحب  
 خانہ سے یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اور  
 کہا نہیں میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہاجن کے ساتھ  
 اگر کوئی شخص طفیلے چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب  
 خانہ کو سنبھلے کہ اجازت دی اگر اوس میں کوئی ضرر نہ ہو **سُئِلَ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**يَهْدِي الْحَدِيثَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْذَرُ جَوَادَ كَذْرًا** قَالَ تَصَرَّفَ فِي  
**رِوَايَتِهِ لِيَهْدِي الْحَدِيثَ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْقِيْزُ بْنُ سُلَيْمٍ**  
**قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ ثُمَّ حَمِدَ دَهْنِيَّ جَوَادَ كَذْرًا**  
**أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ**  
**حَدَّثَنَا جَوَادُ بْنُ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**أَنَّ جَوَادَ بْنَ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعَادِلُوا دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعَادِلُوا دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعَادِلُوا دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعَادِلُوا دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمایہ شور یا  
 عمدہ بنا تا وہ فارس کا تھا اوس نے ایک بار شور یا بنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور  
 ایک بلانے آیا اپنے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں ہی نہیں آتا

[illegible]

کہا یہ لوگ کے نام نہ رکھے یا رسول اللہ آپؐ فرمایا قسم اس کی جس کے ماتھے میں میری جان ہے میں بھی اس پر  
 سے نکلا چلو بہر وہ آپؐ کے ساتھ چلا آپؐ ایک لشاری کے دروازے پر آکر وہ اپنے گھر میں نہیں تھا اور اس کے  
 عورت نے آپکو دیکھا وہ کہنے لگی اے آپؐ چلو آگے اپنے لوگوں میں آپؐ فرمایا فلان شخص (اوس کے  
 خاوند کو) فرمایا کہ ہاں گیا ہے وہ بولی ہمارے لیے بیٹھنا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث کو معلوم ہوا کہ اس  
 عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اوس کو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی  
 ہے جس کے آئنے شو خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ مرد انصاری آگیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور آپؐ دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا شکریہ ہے خدا تعالیٰ کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت  
 والے وہاں نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں بہر گیارہ کھجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس میں گدراور سوکھی  
 اور تازی کھجوریں تھیں اور کھنکھار لگا اس میں سے کہا د پھر اوس چوری لی آپؐ فرمایا دودھ والی بکر  
 مت کاٹا اور اس نے ایک بکری کا لی اور بنے اسکا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیاجب  
 سیر ہوئے کھانے اور پینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اور عمرؓ سے قسم اوس کی  
 جس کے ماتھے میں میری جان ہے شمسو سوال ہوگا اس نعمت کا قیاس کسے دن تم اپنے گھروں سے اکل  
 یہو کہ کر مارے پھر نہیں لوٹے بہا تک کہ تمکو نعمت ملی **ف** اس حدیث کو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گزری ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ دنیا کو تشریف  
 لگے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بہرا اور وفات کو پونت زرہ گرد تھی اس حدیث کو یہ بھی معلوم ہوا کہ  
 یہو کہ کجالت میں اپنی دوست کے پاس چلا اور سنا اگر اسکو تکلیف نہ ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَاجِدُ وَحُمْنٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمَا إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَتَعَدَّ كَسَا هَهُمَا  
 تَكَلَّمَ أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بَيْتِنَا وَالذَّمُّ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلِيفَتِ بْنِ  
 خَلِيفَةَ رَحِمَهُمَا وَهُوَ جَوَابُ رِوَايَةِ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
 لِمَا حَفِرَ الْحَنْدَقُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَصَا فَأَنْكَفَتُ إِلَيْهِمَا  
 فَقُلْتُ لِمَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَا نَأْيُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُمَا  
 سَدَدْنَا فَاخْرَجَتْ لِي حِدَايَا فِيهِمَا صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَكُنَّا بَعْضُهُمَا دَاخِلٌ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ





کر دیا اور سب کو دعوتِ مسنادی آخر اس نے وہ اثاثہ نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایوانِ مبارک میں لٹا دیا  
 برکت کی دعا کی بھر پوری مانڈی کی طرف چلو گئے تھے تو کوا اور برکت کی غار کی بھرا کے فرمایا ایک مٹی کی پٹائی  
 اور بلکے تیرے ساتھ ملکر کجاو (میری عورت کو فرمایا) اور مانڈی میں سے ڈھکی ڈھکی جا اسکو تاروت جائے  
 اللہ کا عہد ہے کہ ہا آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کہتا ہوں کہ سب گھریا یا یہاں تک کہ چھو دیا اور لوہے  
 لگے اور مانڈی کا مٹی کی حال تھا اہل ہی تھی اور ابھی یہاں سے اٹھ کر وٹیان بن ہی تھیں کھٹ لودھی کہا جاتا تھا  
 میں آپ کے دو مخبر ہیں ایک کہتا ہے کہ یہاں بہت ہو جانا دوسرا آپ کو معلوم ہو جانا یہ بیشتر ہے کہ یہاں مانڈی کا کافی  
 ہو جاوے گا۔ دوسری روایت میں اس سے بھی ایسا ہی مخبر مذکور ہے جب چند روٹیان بھی ستر یا سٹی اور دیگر کوئی  
 ہو گئی تھیں اسکا قصہ آگے آئے ہیں اِس بَرِّكَ تَقُولُ نَالِ ابُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ  
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ضَبِيعًا عَرَفَ فِيْہِ الْجَوْجَ فَضَلَّ عِنْدَکَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاخْبَرْتِ  
 اَقْرَابًا مِنْ شَعْبِ رِثْمَ اخَذَتْ خِمَادًا لِّہَا فَاَقْلَعَتْ اَلْحَبْزَ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ رِثْمِیْ وَ  
 دَدْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَسْلَمْتَنِیْ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ فَاَذْهَبْتُ بِہٖ فَوَحَدَاتٍ  
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ مَعَهُ النَّاسُ فَفُتِّ عَلَیْہِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِمْ اَرْسَلْتُکُمْ اَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُمْ نَعَمْ فَقَالَ الطَّعَامُ فَقُلْتُمْ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِمْ  
 سَلِّمْ لِمَنْ مَعَهُ فَوُؤُوا قَالَ فَاَنْطَلَقَ وَاَنْطَلَقَتْ بَيْنَ اَیْدِیْہِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُہُ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ  
 یَا اُمِّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَیْسَ عِنْدَکُمْ مَا نَطْعُمُہُمْ فَقَالَتْ اَللّٰهُ دَعَاہُمْ  
 اَعْلَمَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتّٰی اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتّٰی دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتِ فَاعْلَمِ  
 فَانْتِ یَا اَبَا الْخُبَّیْنِ فَاَمْرِیْہُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ فَفُتِّ وَعَصَرَتْ عَلَیْہِ  
 اُمِّ سُلَیْمٍ عَمَلٌ لِّہَا فَاَدَمَّتْہُ ثُمَّ قَالَ فِیْہِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ مَا سَاءَ اللّٰهُ اَنْ  
 یَقُولَ ثُمَّ قَالَ اِنَّہُنَّ لِعَشْرَةٌ فَاِذَنْ لَّہُمْ فَاَنْتِ لَوَاحِشٌ شِیعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ اِنَّہُنَّ  
 لِعَشْرَةٌ فَاِذَنْ لَّہُمْ فَاَنْتِ لَوَاحِشٌ شِیعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ اِنَّہُنَّ لِعَشْرَةٌ  
 حَتّٰی اَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّہُمْ وَ  
 شِیعُوا اَلْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

اُمّ سلیمؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں گزری باہی میں سمجھتا ہوں آپ بہو کے ہون  
 تو میرے پاس کچھ ہے کہاٹے کو وہ بولی ٹان ہے پر اس نے جو کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی  
 لی اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ میرے کواڑ ٹا دیا یعنی ایک ہی کپڑے میں  
 سے کچھ بچے اوڑھ دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) ابھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 میں اس کو لیکر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کھڑا رہا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہکو ابطلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ٹان آپ نے فرمایا کہا نا ہے میں نے کہا نا آپ  
 نے اپنی سب باتیں سو فرمایا اوڑھو اور آپ چلے میں کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابطلحہ کے پاس آیا انہوں  
 نے خبر کی ابطلحہ نے کہا اے اُمّ سلیمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیکر تشریف لائے اور سہارے پاس ان کے  
 کھانے کو کچھ نہیں ہے اُمّ سلیمؓ نے کہا امہ اور اس کا رسول خرب جاتا ہے پھر ابطلحہ چلے اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے (اگے بڑھ کر ملے) بعد اس کے آپ تشریف لائے اور ابطلحہ ہی ساتھ تھے آپ نے  
 فرمایا اے اُمّ سلیمؓ تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیاں لیکر آئی آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں  
 پھر اُمّ سلیمؓ نے تھوڑا کھنسی اور سپرد لیا وہ گویا سالن تھا بہر حال اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے فرمایا روکا  
 بعد اس کے فرمایا دس آدیوں کو بلاؤ انہوں نے کہا یا پیٹ بھر کر وہ نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ انہیں  
 یہی کہا یا سیر ہو کر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب کہا یا سیر ہو کر اور سب تشریف لائے  
 آدمی تھے آپ نے دس دس کر بلا دیوں تک پیا چھوٹا ہوا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے گرد  
 حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے اس حدیث سے اُمّ سلیمؓ کی بڑی رانامی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابطلحہ کہہ رہا  
 گئے پردہ پر پٹان نہیں ہو میں **عن** ابنِ مَلّٰکٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ اَبُو حَازِمٍ  
 رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَیْہِ الرَّسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا دُھُوَہُ وَدَلَّ جَعَلَ طَعَامًا قَال  
 قَاتِلْتُ وَمَا سَوَّلَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَعَ النَّاسِ نَظَرَ اِلَیَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ اَجِبْ  
 اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ مَا يَدْرُوْنَ اللّٰہُ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ نَيْيَسًا قَالَ  
 فَمَسَحَ الرَّسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَدَعَانِيْ بِاَلْبِرَّكَ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ لِقَرَامِيْنَ  
 اَصْحَابِيْ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ لِقَرَامِيْنَ اَصَابِعُہَا کَا کُلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا  
 فَمَجْرُوْا فَقَالَ اَدْخِلْ عَشْرَةَ کَا کُلُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا فَمَا زَالَ يَدْخِلُ عَشْرَةَ وَيُخْرِجُ عَشْرَةَ

اُمّ سلیمؓ ابطلحہ  
 کی بیوی اور  
 ان کی کان  
 نہیں ۱۲



**عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِطَائِفَةِ الْقِصَّةِ فِي طَعْلَمِ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ السُّبَّحِيِّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ شَيْئًا يُبَدِّلُ أَقَالَ هَلْ كُنْتُ  
 فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الذِّكْرَ ترجمہ وہی جواب دہ گزرا اس میں یہ ہے کہ ابو طلحہ واد پر کھڑے ہوئے  
 یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کہانا ہے آپ نے فرمایا اسی کو  
 لے آ اسے جل جلالہ اور بن بکت دیگا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِطَائِفَةِ الْقِصَّةِ فِي طَعْلَمِ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُحَمَّدٍ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَوْضَعُوا مَا ابْكَعُوا جَبْرًا ثُمَّ ترجمہ وہی جواب دہ گزرا اس میں یہ ہے کہ  
 کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور انا کھانا بچا کہ اپنے مہمانوں کو بھیجا **عَنْ**  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِطَائِفَةِ الْقِصَّةِ فِي طَعْلَمِ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي السَّجْدِ يَتَقَلَّبُ لَهْزًا لِبَطْنِ ذَا قَى أَمَّ سَكِيلِمِ  
 فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي السَّجْدِ يَتَقَلَّبُ لَهْزًا لِبَطْنِ  
 وَأَكَلَ كَحَابِعًا وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَبُو طَلْحَةَ وَأَمَّ سَكِيلِمِ وَأَنَسَ وَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَاهْدِيَنَاهُ لِحَبْرَانَا ثُمَّ ترجمہ انہں میں ایک روایت ہے ابو طلحہ واد پر کھڑے ہوئے  
 علیہ وسلم کو یہ کھانا سجدہ میں لیٹ کر کھانا کھایا اور پیٹ کو پیٹتا بنا رہا وہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ کہتے ہیں  
 بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا یا ابو طلحہ واد پر کھڑے ہوئے اور ام سلمہ نے اور انہں  
 نے اور کچھ بچہ رکھ تو ہم نے اپنے مہمانوں کو حصہ بھیجا **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بِطَائِفَةِ الْقِصَّةِ فِي طَعْلَمِ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا تَوَجَّدَتْهُ جَالِسًا مَعَ أَهْلِيهِ يَجِدُ ثُمَّ وَقَدْ  
 عَصَبَ بَطْنَهُ بِعَصَا بَرٍّ قَالَ أَسَامَةُ وَأَنَا أَشْكُ عَلَى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَهْلِيهِ لَعْنَةُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ فَقَالُوا هِيَ الْجَوْعُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَبِي كَلْبَةَ  
 وَهُوَ ذَوْجٌ أَمَّ سَكِيلِمِ بَرٍّ مِلْحَانَ فَقُلْتُ مِمَّا أَبَاهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَصَبَ بَطْنَهُ بِعَصَا بَرٍّ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَهْلِيهِ فَقَالُوا هِيَ الْجَوْعُ فَذَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ

حَالِ اَنْتُمْ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعْدُو عِنْدِي كِسْرَتَيْنِ خُبْرٌ وَتَمْدَارٌ فَإِنْ سَلَّكَ تَارِدُ رَسُوْلُ  
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا شَيْعُنَا وَرَأَى جَاءَهُ اَخْرَجَهُ مَعَهُ قُلْ عَنْهُمْ ثُمَّ رَدَّ سَكْرَتَهُمَا  
 بِقِيَّتِهِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکیرن آیا میں نے  
 دیکھا آپ انہی اصحاب کو ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہیں اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ  
 بہتر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ کے کیرن باندھی ہے اس نے کہا ہاں  
 کیونکہ یہ میرن اہل طبع کے پاس گیا وہ غاوند ہے اُمّ سلیم کے جو بھائی کی بیٹی تھی اور میں نے کہا باور  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپ کے ایک  
 صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا ہر گز کیونکہ یہ باندھی ہے یہ سنکر اہل طبع میری زبان کے پاس گھر اور  
 پوچھا تب سے پاس کچھ کہا ہے کہ وہ بول مان کچھ مگر میں روٹی کے اور کچھ کہجور میں اگر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لادیں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپ کے  
 اوسے تو کھانا کمرے کے گا بہر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامٍ اِلَى طَلْحَةَ بْنِ خُوَلَدٍ ثُمَّ رَجَعَ  
 وَهِيَ جَوَادِرُ كَذَرِ **باب** جَوَادِرُ كَذَرِ وَاسْتِغْبَابُ كُلِّ الْيَقِيْنِ **ترجمہ** شوربا  
 کھانا اور کدو کھانے کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ اِنْ خِيفَا  
 دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَطْعَمَ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ  
 فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اِلَى اِلَى الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِنْ شَعِيْبٍ مَرَقًا فَيَرُدُّ بَاءً وَقَدْ يَدُ قَالَ اَنَسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ  
 فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَابَ مِنْ حَوَالِ الصَّخْفَةِ فَمَا اَزَلَّ اَحَبُّ  
 الدُّبَابِ مَنْذُرٌ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو کدو کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا میں ہی آپ کے ساتھ گیا اس نے پوچھا آپ کے سامنے  
 جو کہ روٹی لال گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بہنا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ کے کناروں سے کدو کو ڈھنڈ بک کر کھاتے  
 تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور نرمی کا کسب حلال ہے اور شور با درست اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اس طرح ہر چیز کو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتا ہے اور حرص کرنا چاہیے اس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کہا نیوالون کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کہلانا اگر مینہ بان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کناروں سے ڈھونڈتے تھے دوسری طرف اس سے دوسرے یہ کہ منافقت اسکی ہو جہ کہ دوسرے کہا نیوالون کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ کے آثار شریف و برکت حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ کی ٹہلک اور بغض کو اپنے موبہون پر ملتے۔

سَوَوْنَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتًا فَجَلَسَ فِيهِ بَرْقٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُلُّ مِثْرٍ ذَلِكَ الدُّمَاءُ وَيَعْجَبُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُكَ جَعَلْتُ الْغَيْثَ إِلَيْكَ وَدَا أَطْعَمَهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُكَ بَعْدُ يُجْبِي الدُّمَاءُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی میں ہی آپ کے ساتھ گیا وہاں شور بآجاس میں کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کہا تا شروع کیا پر نرے سوجب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور میں نے یہ مجھ کو پسند ہو گیا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتًا فَجَلَسَ فِيهِ بَرْقٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُكَ بَعْدُ يُجْبِي الدُّمَاءُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک نرمی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انس نے کہا یہ جو کئی کہا نا اس کے بعد میرے طبیب کیا گیا اور مجھ کو ہوسکا اس میں کدو شریک کیا گیا کدو بڑی ناندہ سبز کا می ہے اور خضہ صاعوب اور سبب گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفر کو بجا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور بار القرم صفر دی بخار اور تپ

**باب** استنجاب صم النوی حایج التمر کجور کہا تیرقت گھٹلیان علمیرہ رکھنا  
 مستحب **ع** عبد اللہ بن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی من یسئل عنی قال نعم  
 الیہ طعاما وکلبا فاکل منہما شمرائی یتمی فکان یاکلہ وکلبی النوی بین اصبعی  
 وکبعم السبابۃ والیسطی قال شعبۃ هو کلبی وھو ذیہ ان شاء اللہ العالی النوی بین  
 الاصبعین شمرائی لشراب فشربہ ثم ناکلہ الذی عنہ عن سبین قال فقال انی اخذت  
 بلجام ذابہ ادخ اللہ لک فقال اللہم بارک لکم فیما رزقتمہ فاعطیہم لھم نارحمہم  
 ترجمہ عبد اللہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باب ہاں  
 اُترے ہننے کہانا پیش کیا اور وطمہ وطمہ ایک کہانا ہے جو کجور اور فیہ اور گری کو ملا کر بنایا ہے آپ  
 کہایا پھر سوکی کجوریں آمین آپ اوں کو کہاتے تھے اور گھٹلیان دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھنے  
 جاتے کلمہ اور پیر کی اونگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے ہی خیال ہے اور میں  
 سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں ہے کہ گھٹلیان دونوں انگلیوں میں ڈالنا غرض یہ ہے کہ گھٹلیان کجور  
 میں نہیں ملاتے تھے ہمارے کہتے تھے (پہر پینے کے لیے کچ آیا اپنے پیادہ اور اس کے وہنی طرف جو  
 بیٹھا تھا اوسکو دیا پھر میرے باب لڑا کچ جانور کی بالگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ  
 فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخشدے ان کو اور رحم کر انہیں **ع** شعبۃ بطحا  
 الاسناد و ذکرہ یشتک فی الفوائد النوی بین الاصبعین ترجمہ وہی جو اور کذا **باب**  
 اکل الفشار والطرب کجور کے ساتھ کڑھی کہا **ع** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل کل الفشار والطرب ترجمہ عبد  
 بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کڑھی کھاتے  
 ہوئے کجور کے ساتھ **ف** اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کجور کی حرارت اور کڑھی کی  
 برودت ملکر اعتدال ہو جاوے اور کجور سے جو شدت صفا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے **باب**  
 استنجاب قوا صم الاکسلی وصفۃ فعودہ کیونکر بیڑ کے کہانا چاہیے **ع** النبی بن مالک  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقعیا یا کُل شبرا ترجمہ  
 ابن بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ افقاس کے طور پر بیڑ کرتے

کچھ کہتا ہے کہ **ف** اتنا کا بیٹنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگا کر اور دونوں بڈلیاں کٹ کر دیو  
**ع** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یسیر  
 فجعل الشجر علیہ اللہ علیہ من لم یسیر فہو محض لا کل منہ اکل اذریعاً کونی رواۃ زہیر  
 اکل اذیننا ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ برین امین  
 آپ انکو بانٹنے لگے اور اس طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے سینے اڑھن اور جلدی جلدی  
 اوس میں سے کہا ہے تھے کہ کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام دیر پیش ہوگا **باب** الثغر عن  
 القرائن فی جماعۃ جب لوگوں کے ساتھ کہا ہوا ہو تو دو دو لقمہ یاد دو کچھ برین ایک ہی بار نہ کہا دے  
**ع** جبکہ بن سحیم قال کان ابن الزبیر رضی اللہ عنہما یرووننا التمس قال و  
 قد کان اصاب الناس یومئذ جھد فکنا ناکل فیمن علینا ابن عبد ربیع رضی اللہ عنہما  
 عنہ و نحن ناکل فیقول لا تقادروا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضعوا الاقدام  
 الا ان یستأذن الرجل احاہ قال شعبۃ لا اری ہذا الکلمۃ الا امین کلما عن عبد ربیع  
 اللہ تعالیٰ عنہ یخبر ان ترجمہ جبکہ بن سحیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن الزبیر ہم کچھ برین  
 کہلاتے دن دن لوگوں پر تکلیف تھی (کہانے کی) ہم کہا ہے کہ عبد اللہ بن عمر سامنے سے لٹھے  
 اور ادھنوں سے کہا دو دو لقمہ مت کہاؤں ملا کر کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے  
 مگر جب اپنی بیانی سے اجازت لیو تو شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے  
**ف** دو دو لقمہ یاد کچھ برین یا تین یا زیادہ ایک بار کی اٹھا کر کہا نا منع ہے اسلیو کہ جماعت میں  
 اور دن کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہہ لے میں سب کا حق ہے ہر اور دن سے زیادہ چکھ جائاموت کو  
 خلاف ہے اور یہ نہیں بخیر ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کہا نا مشترک ہو تو  
 حرام ہے بغیر اجازت اور شرکار کے اور جو ایک شخص ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر  
 کہا نا قلیل ہو اور جو کہا نا بہت ہو تب ہی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصراً **ع**)  
 شعبۃ عنہما الا سناد و لکن فی حدیثہما قول شعبۃ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس  
 یومئذ جھد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہو کا ذکر ہے  
**ع** جبکہ بن سحیم قال سمعت ابن عبد ربیع رضی اللہ عنہما یرووننا التمس قال و فیقول یخبر رسول اللہ



صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ یُثَرِّتَ الرَّجُلَ بَيْنَ التَّمْرِ تَنْحِیْ حَتّٰی یَسْتَاذِنَ اَصْحَابَہُ **ترجمہ** جب  
 بن جحیم سے روایت میں ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کہا اے سحر جب تک ابنو سائہیوں سے اجازت نہ لیں **باب**  
 فی اَدْجَادِ الشَّجَرِ وَتَحْوِیْہِ مِنَ الْاَشْجَارِ اَلْحِیَالِ کَہجْرِیَا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کرنا  
**عن عائشہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُوجِعُ اَهْلُ  
 بَیْتِ عِندَہُمْ الشَّجَرُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر والے جو کہ زمین کے جن کے پاس کھجور ہو **عن عائشہ** رَضِیَ اللہُ  
 تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ بَیْتُکِ لَا تَمْکُفِیْہِ جِیَاعُ اَهْلِہُ یَا  
 عَائِشَةُ بَیْتُکِ لَا تَمْکُفِیْہِ جِیَاعُ اَهْلِہُ اَوْ جِیَاعُ اَهْلِہُ قَالَتَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ**  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گھر  
 میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے جو کہ زمین کے دو پاسی فرمایا زمین **باب** فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِیْنَةِ  
 کَہجْرِیْہِ **عن سعد بن ابی وقاص** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّمَّائِیْنِ لَا یَلِیْہُ حَاجِیْنِ یَعْبُدُ کُلَّ  
 یَوْمٍ سِتِّ مِائِیْنِ حَقٍّ یُسَبِّحُ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالیوں سے صبح کیوقت اُسکے  
 شام تک کوئی نہ زہر نقصان نہ کرے **عن سعد بن ابی وقاص** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
 اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ یَضُرَّہُ ذَلَالُ الْیَوْمِ سَمِعْتُ وَ  
 لَا یُحِیْ **ترجمہ** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 آپ فرماتے ہیں جو شخص سب سے سات عجوہ کھجوریں (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کھجور کی) کہا  
 لیوے اوسکو اوس دن نہ زہر نقصان کرے کا نہ جاو **عن ہارث بن ہاشم** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ  
 عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَہُ وَلَا یَقُولَانِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
**ترجمہ** وہی جواب دہر گند **عن عائشہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِیَةِ شِفَاءً اَوْ اَنْفَاذًا یَا اَوَّلَ الْبَکْمَةِ **ترجمہ** ام المؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا غالیہ رده حصہ سے نہ کہ جو نجد کی  
 طرف ہر تین میل یا آٹھ میل تک کی کجھو میں ثقلاً یا دہ ثریان ہے صبح ہی صبح **کاپ**  
 فضیل الکماۃ ومکہ اذافہ العین بھا کہنہ کی فضیلت اور انکمہ کا علاج **حسن** سعید بن زید  
 بنید بن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
 الکماۃ من المین وماؤھا شفاء للعین ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مین سے سہا پھرتے ہوئے کہنہ کی مین سے سہا (یعنی وہ مین جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اگرچہ  
 وہ مثل رختین کے تھا مگر یہ بھی خود رو ہے تو گویا سن کی طرح ہوا) اور اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے **حسن**  
 سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکماۃ  
 من المین وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جواب پر گزرا **حسن** سعید بن زید رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شعبہ لما حدی بربکم کما تروہ من حدیث جید  
 ترجمہ وہی جواب پر گزرا **حسن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من المین الذی انزل اللہ عز وجل علی سیدنا ابراہیم ما  
 ماؤھا شفاء للعین ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اس مین سے ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اترا تھا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے۔  
**حسن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال  
 الکماۃ من المین الذی انزل اللہ عز وجل علی موسیٰ علیہ السلام وماؤھا شفاء للعین  
 ترجمہ وہی جواب پر گزرا **حسن** سعید بن زید یقول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ  
 من المین الذی انزل اللہ عز وجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جواب پر گزرا  
**حسن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من المین  
 وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جواب پر گزرا **کاپ** فضیل الکماۃ من الکبات رکبہا پہل کی  
**حسن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر الظہران ونحن  
 یحییٰ الکبات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاسود منه قال نقلنا یا رسول اللہ کانت رعبت  
 الغنم قال نعم وهل من شیء الا وقد راھا ما توشح هذا من الثول ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے



فرمایا سرکہ تو اچھا سال ہے جا رہے کہنا اس وقت کہ میں نے سرکہ سے نبوت ہو گئی جبکہ میں نے آپ سے پرستار  
اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) جب کہ میں نے  
یہ حدیث جابر سے سنی مجھے یہی سرکہ پسند ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ الْوَسْطَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ**  
**وَقَالَ كُنْتُ جَانِسًا فِي نَارٍ فَمَزَّقَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا شَارَأَ أَنْ تَقْضَى إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنطَقَ كَمَا حَتَّى أَتَى بَعْضُ حُجَّو**  
**يَسَاءَهُ فَدَخَلَ شُمْ أَذْنِي فَدَخَلْتُ الْجَنَابَ عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ مِنْ عَمَلٍ فَقَالَ**  
**نَعَمْ فَأَنَّى يَنْتَ أَقْرَبَ مَنَ فَوَضَعَنِي عَلَى بَنِي فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ**  
**الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِأُثْمَانَيْنِ فَعَمَلٌ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ**  
**هَلْ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ نَخْلٍ قَالَ هَاتُوهُ فَنِصْفَهُ أَدَمٌ هُوَ ثُمَّ**  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
چھپرے گزرے اور چھکرا اشارہ کیا میں آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے  
یہاں تک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گھر میں مجھے اجازت دی تو اس بی بی  
نے پردہ کر لیا آپ نے پوچھا کچھ کہا ہے لوگوں نے کہا ہاں بہترین روٹیاں آپ کے سامنے لائی  
گئیں اور چال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی  
اور سکو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اور سکو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اور  
دو ٹکڑے کیے اور وہی اپنے سامنے رکھی اور اسی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سال ہے لوگوں  
کہا نہیں سرکہ ہے آپ نے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سال ہے **باب** **إِبَاهَةِ أَكْلِ الثَّوْمِ**  
بہن کی کہنا درست ہے **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَيْتَكُمْ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ**  
**وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَى يَوْمٍ مَا بِفَضْلِهِ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يَهَيَّأَ لَكُمْ مَا فَالَتْهُ أَسْرَامٌ هُوَ**



اور کئے بجا ہوا کہنا اور پس جاتا تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیاں کہاں کی کس جگہ پر  
 لگی ہیں وہیں سے وہ کہاتے (ربک کے لیے) ایچار ابو ایوب نے کہا ناپکا یا جس میں ہنس تھی  
 جب کہنا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچھا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں تو گون نے کہا آپ نے  
 نہیں کہا یا یہ سنو ابو ایوب گہمراے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا ہنس حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں  
 لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی  
 ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو ہنس کی  
 برے تکلیف ہوتی) اور اس پر آپ کہاتے **فَاِذَا كَانَ مِنَ الصَّبِيْفِ مِهَانٌ كِي**  
**حَاظِر دَارِي كِرَا جَابِيَةً** **رَبِّي هَدِيْرَةً رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ**  
**اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَانِ جَعُوْدًا رَسُوْلُ الْبَعْضِ لِسَاكٍ فَقَالَ**  
**وَالَّذِي بَشَكَ بِالْحَقِّ مَا حَيْدَتْ اِلَا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى خُزَافَةٍ فَقَالَتُ مِنْكَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَا**  
**كُلُّهُ مِثْلُ ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَشَكَ بِالْحَقِّ مَا حَيْدَتْ اِلَا مَاءٌ فَقَالَ مَرَّ يُصْبِفُ هَذَا اللَّيْلَةَ**  
**رَحِمَهُ اللهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ نَاظِلٌ بِرَأْسِ رَحْلٍ فَقَالَ**  
**لَا مَرَاتِي هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا اَقُوْتُ صَبِيْاَنِي قَالَ تَعَلِّمْنِي حُرْمَةَ شَيْءٍ فَاِذَا دَخَلْتُ**  
**حَيْضًا نَاظِلٌ فِي السَّرَاجِ وَارِيَهُ اَنَا نَاظِلٌ فَاِذَا اَهْوَى لِيَا كُلُّ قَفُوْمِي اِلَى السَّرَاجِ حَتَّى**  
**تُطْفِئَهُ قَالَ فَقَدْ وَاوَاكُلُ الصَّبِيْفِ فَمَا أَصْبَحَ خَدَّيْ عِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمْ اَيُصْبِفُكُمْ اللَّيْلَةَ** ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بڑی تکلیف ہو رہی ہے کہ  
 پینے کی (آپ نے) اپنی کسی بی بی کے پاس کہا یا بیجا وہ بولی متم اوس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ  
 بیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بیجا اوس نے بھی ایسا  
 ہی کہا بہا تک کہ سب غور توں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے آپ نے فرمایا  
 کون اور کس مہان کرتا ہے آج کی رات اور سپر رحم کرے تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا میں کرتا  
 ہوں یا رسول اللہ یہ وہ اس کے اپنے ٹھکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے وہ بولی  
 کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کہنا ہے انصاری نے کہا بچوں کو کچھ پھانہ کر دے اور جب ہمارا مہان

اندر اسے قہر باغ بچھا دے اور اسکو ایسا دکھلا دے جیسے تم کہا رہے ہیں پھر وہ جب کہانے کو ختم کرنا چاہتا  
 ہے جا اور اسکو بچھا دے اور اسے ایسا ہی کیا اور میان بی بی بیو کے بیٹہ سے سو اور مہمان نے کہا ہاں ہاں  
 جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
 تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو **ف** آپ کو سخت غم کرنا  
 عربی بن اسکو انکار کرتے ہیں پر بڑے بزرگوں کا نام ہے قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت  
 اور می و یوسف و یونس علیہم السلام کو کان پریم خصاصہ اور یحیون پر انبار اسوقت درست ہے جب ہو  
 کے مارے اوس کے ضرر کا ڈرنہ ہو ورنہ انکو کہلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے **ع**  
 اَللّٰهُمَّ رَحِمًا رَّحِيْمًا اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ  
 مَا عِنْدَكَ قَالَتْ ذٰلِكَ هَلْ اِيَّاهُ دُوْنَكَ اَللّٰهُمَّ رَحِمًا رَّحِيْمًا اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری باس مہمان آیا اوس کے پاس کچھ نہ تھا  
 سوا اُس کے اور اُس کے بچوں کے کہاتے تھے اوس نے اپنی عورت سے کہہ بچوں کو سنا دے اور چرواہے  
 بچھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے اوس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت  
 اور می و یوسف و یونس علیہم السلام کو کان پریم خصاصہ یعنی اپنی راحت پر دوسروں کو آرام کو مقدم کرنا  
 امین گو کہ محتاج ہوں **ع** اَللّٰهُمَّ رَحِمًا رَّحِيْمًا اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ  
 اللّٰهُ عَلَيْهِمُ اَللّٰهُمَّ رَحِمًا رَّحِيْمًا اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ  
 اللّٰهُ عَلَيْهِمُ اَللّٰهُمَّ رَحِمًا رَّحِيْمًا اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ  
 رَحِمًا رَّحِيْمًا اَللّٰهُمَّ رَحِمًا رَّحِيْمًا اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ  
 مہاجر چھوٹا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 باس آیا مہمان آپ پاس کچھ نہ تھا اوس کی مہمان کو اپنے فرمایا کوئی اسکی مہمانی کرنا ہے خدا اسے  
 رحم کرے ایک انصاری بولا حبک ابو طلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں پھر وہ لے گیا اوسکو ابو ہریرہ  
 حدیث تک **ع** اَللّٰهُمَّ رَحِمًا رَّحِيْمًا اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ  
 ذٰلِكَ هَلْ اِيَّاهُ دُوْنَكَ اَللّٰهُمَّ رَحِمًا رَّحِيْمًا اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ اِنَّكَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوْبَ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَلَمَّا شَرِبَ مِنْہٗمْ قَبِلَہٗ اَنَا بِنْتُ الشَّیْبِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَانْطَلَقَ  
 بِاَنَا اِلَیْہِمْ کَادَا اَفْلَکُہٗ اَعْمٰوِ فَقَالَ الشَّیْبُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَسْتَلِیْوْا هٰذَا الْلَبَنَ  
 یَمْنًا قَالَ فَمَا تَحْتَلِبُ فَنَشْرَبُ کُلُّ الشَّانِ مِمَّا نَصِیْبُہٗ وَتَرْفَعُ الشَّیْبُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَصِیْبُہٗ قَالَ فَبِیْنِیْ مِنَ اللَّیْلِ نِیْلُکُمْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَاسِیْمًا وَیَمِیْنُ الْیَقْطَانِ قَالَ نَشْرَبُ  
 یَا بَنِی السَّجْدِ فِیْصَلُّ ثُمَّ یَا بَنِی شَدَابَہٗ فَنَشْرَبُ قَا ثَانِی الشَّیْطَانِ ذَاتَ لَیْلَةٍ وَقَدْ  
 شَرِبْتُ نَصِیْبِیْ فَقَالَ مُحَمَّدٌ کِیْ اَنَا الْاَنْصَارُ فِیْمَنْحُوْنَا دَیْصِیْبِ عِنْدَہُمْ مَا یَہِ حَاجَہُ  
 اِلَیْہِمْ وَاجْمَعُوْا کَا تَمِیْنُہَا نَشْرَبُ بِحَاجَہٗ اَنَا وَنَحْنُ فِی بَطْنِی وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَیْسَ اِلَیَّ سَیْلُہٗ  
 قَالَ فَمَدَّ بِنِی الشَّیْطَانِ فَقَالَ وَنَحْنُ مَا صَنَعْتَ اَشْرَبْتُ شَرَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 فَبِیْنِیْ فَلَایَجِدُہٗ فَنِدْعُوْا عَلَیْکَ فَتَحْلُکَ فَمَدَّہٗ بِ دَمِیْکَ رَا حِرْمَکَ وَعَلَّی شَمْلُہٗ اِذَا  
 وَضَعْتُہَا عَلٰی قَدِّیْ خَرَجَ رَا سِیْ اِذَا وَضَعْتُہَا عَلٰی رَا سِیْ خَرَجَ قَدِّیْ وَجَعَلَ لَا یَجِیْ  
 الدُّوْمَ رَا مَا صَاحِبَا بَیْ نَا مَا وَلَمْ یَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ تَجِدَا الشَّیْبُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 فَسَلَّمَ کَمَا کَانَ یَسَلِّمُ ثُمَّ اَتَى السَّجْدَ فَصَلَّی ثُمَّ اَنِی شَرَابَہٗ فَکَشَفَتْ عَنْہُ ذَاکَ یَحِلُّ  
 فِیْہِ شَیْءًا فَرَفَعَ رَا سَہٗ اِلَی الشَّہَادَہٗ فَقُلْتُ اَلَا بِنِیْ ہُوَ عَلٰی قَا صِلَکَ فَقَالَ اللُّصْحَہُ  
 اَطْعِمُوْا مِّنْ اَطْعَمَ بِنِی رَا سِیْ مِّنْ مَّا سَقَانِیْ قَالَ فَمَدَّتْ اِلَی الشَّمْلَہٗ نَشَدْتُہَا عَلٰی وَاَخَذَتْ  
 الشَّمْلَہٗ کَا نَطْلَقْتُ اِلَی الْاَعْمٰوِ اِیْہَا اَسْمٰوِ نَا ذَمِیْمَا لَی سَوَّلَ اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 نَا ذَاہِہٗ حَافِلٌ رَا دَا صُنَّ حَقْلٌ کُلُّ مِّنْ نَّعِمَدَتْ اِلَی اَنَا لَیْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا کَانُوْا یَطْعَمُوْنَ اَنْتَ یَا بِنِیْ قَالَ فَحَبَلْتُ فِیْمَنْحُوْا عَلَیْہِ غُرُوْہُ فَبِیْنِیْ اِلَی سَوَّلَ اللہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ  
 اَشْرَبُوْا شَرِبْتُ اللَیْلَہٗ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَشْرَبْتُ فَنَشْرَبُ ثُمَّ دَاوَلْنِیْ فَنَشْرَبُ فَنَشْرَبُ فَنَشْرَبُ  
 فَلَمَّا عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَدْ رَوِیْ اَصْبَدْتُ دَعْوَتَہٗ فَحَبَلْتُ حَتّٰی اَبْقْتُ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی  
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَحَدُ سَوَائِکَ یَا مَعْلَا ذُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ کَانَ مِنْ اَمْرِیْ کَذَا وَکَانَ وَفَعَلْتُ کَذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ  
 وَسَلَّم مَا هٰذَا اِلَّا رُجْعٌ مِّنْ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ اَفَلَا کُنْتَ اَذِنْتُیْ فَوْقَ صَاحِبِیْ اَفِیْصَبَارِہٖ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِیْ بَنَتْکَ بِالْحَرَمِ مَا  
 اَبَا لِیْ اِذَا اَصْبَحْتُہَا وَاصْبَحْتُہَا مَعَّکَ مِّنْ اَصَابِہَا مِّنْ النَّاسِ مَحْرُومٌ مَّقْدُوْرٌ اِلَیَّ اَلَا تَعْلَمُوْنَ رَوَاہِہٖ مِنْہٗ وَرِیْہِہٖ مِنْہٗ  
 مِیْرَہٗ وَوَلُوْا سَاہِیْ اُسَہٗ اُوْر ہَا رُو کَا لُوْنِ اُوْر اَنکُہُوْنِ کِی قُوْتِ جَا لِی سَہِیْ ہِیْ تَکْلِیْفِہٖ (فَاذْوَ وَغِیْرَہٗ کَسَہٗ)



ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرنا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ ہکوا اپنے گھر لے گئے وہاں نین بکریاں تھیں آپ نے فرمایا انکا دودھ دوہو  
 ہم تم کسب یقین کے پھر ہم انکا دودھ دوہ کر تے اور ہر ایک ہم میں کو اپنا حصہ پی لیتا اور رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور اپنے آواز سے سلام  
 کرتے جس سے سو نہوالا نہ جاگے اور جاگنے والا نکلے پھر آپ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے  
 دودھ کے پاس آتے اور اسکو پیٹتے ایک ات شیطان نے مجھکو بڑکایا میں اپنا حصہ پی چکا تھا  
 شیطان نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ کو ختم دیتے  
 ہیں اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملجاتا ہے آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج  
 ہوگی آخر میں آیا اور وہ دودھ پی گیا جب دودھ پیٹا میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ  
 دودھ نہیں ملے گا اور وقت شیطان نے مجھکو نہ امت دی اور کہنے لگا خرابی ہو ٹیری تو سنے  
 کیا کام کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب وہ آمین گئے اور دودھ کو نہ پاؤ گے  
 پھر کچھ پر بد دعا کریں گے پیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہونگی میں ایک چادر اوڑھنے  
 تھا جب اسکو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سرو ڈالتا تو پاؤں کھلتے تھے اور یہ  
 ہی مجھکو نہ آئی میرے ساتھی سو گئے اونہوں نے یہ کام بتین کیا تھا جو میں نے کیا تھا آخر رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر سجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد  
 اوس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا  
 میں سمجھا اب آپ بد دعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کہلا اوسکو جو  
 مجھکو کہلا دے اور بلا اوسکو جو مجھے پلا دے یہ سنکر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور  
 چیری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ادن میں سے مولیٰ ٹھو اوسکو بیچ کر دن رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکھا تو اوس کے تھن میں دودھ بہا ہوا ہے جو دیکھا تو اور بکریوں کے  
 تھنوں میں ہی دودھ بہا ہوا ہے میں نے آپ کے گھروالوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ  
 نہ دیتے تھے (پینے اوس میں دوسرے کی خواہش نہیں کرتے تھے) اوس میں میں نے دودھ  
 دو دیا تاکہ بکرا پر پھین اکیا (اتنا بہت دودھ نکلا) اور اوسکو میں لیکر آیا آپ کے پاس پہنچے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودھ رات کو پیا یا نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودھ پی کر آپ  
 نے پیالہ پر مجھے دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجیے آپ نے اور پیالہ پر مجھے دیا جب مجھ کو  
 معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعائیں سننے لے لی اس وقت میں ہنسیا ہنسا تک کہ خوشی  
 کے مارے زمین پر پڑ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری  
 بات کی وہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سیر حال آیا ہوا اور میں نے ایسا قصود کیا  
 آپ نے فرمایا اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول وقتاً اس کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے  
 ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پیتے میں نے عرض  
 کیا قسم اُس کی جس سے آپ کو سچا کلام دیکر بھیجا اب مجھ کو کوئی پرواہ نہیں جب میں نے خدا  
 کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھ حاصل کی کوئی بھی اس کو حاصل کرے **عَلَيْهِ سَلَامٌ**  
**ابْنُ لُحَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلَا ثَلَاثِينَ دِمَاءً فَقَالَ النَّبِيُّ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَكُمْ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَامٌ نَادَاهُ مَعَ بَعْضِ صُلَحَاءٍ مِنْ طُعَامِ أَرْبَعَةٍ**  
**فَجِئْتُ بِطَعَامٍ لِحَبْلٍ مُشْرَكٍ مُشْعَانٍ طَوِيلٍ لَيْسَ لَكُمْ لَيْسَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْعِيهِ أَوْ قَالَ أَمْ هَبْهُ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ نَاثِرِي مِنْهُ شَاةٌ فَصَعَتِ**  
**دَامِرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبْسُودِ الْبَطْنِ أَنْ يُشَوَّيَ قَالَ وَآيَمِرُ اللَّهُ مَا مِنْ**  
**الشَّلَاثِينَ وَمِائَتِهِ إِلَّا خَذَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنٌ مِّنْ سَوَادِ طَلِبِهَا**  
**إِنْ كَانَ شَاهِدًا لِّلْخَطَاةِ وَرُبَّمَا كَانَ غَايِبًا حَيًّا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ لِّصَعَتَيْنِ فَكَانَا**  
**مِنْهَا أَجْمَعُونَ وَتَبِعْنَا وَفَعَلْنَا فِي الْقَصْعَتَيْنِ حَمَلْتُ بِهِ عَلَى الْبَعِثِ أَوْ كُنَّا قَالَ جَرَّحَهُ**  
 عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی  
 آپ نے فرمایا تمہارے پاس کہا نا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس  
 ایسا ہی پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لہذا بکریا  
 لیکر نکلتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا میں ہی دیتا ہے اُس نے کہا نہیں  
 بیچتا ہوں آپ نے ایک بکری اُس کو خریدی اُس کا گوشت طیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اُس کا کھانا بیچ دینا

ہادی نے کہا قسم خدا کی ان ایک ستیر آدمیوں میں کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ ایک چہرہ اس طرحی  
 میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اسکو دیدار نہ اسکا حصہ رکھہ چوڑا اور دو بالوں میں آپ  
 نے گشت لگا لاہر ہم سبے اون میں سے کہا با اور سیر ہو کر بلکہ بالوں میں کچھ بچ رہا اسکا دین  
 نے لادیا اورٹ پر یا ایسا ہی کہا ہا احمدیث میں آپ کے دو بچے ہیں ایک کرکچے میں برکت دوسرے  
 مکر میں برکت **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اصحاب المنیر  
 كانوا ناسا فعداء وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مرة من كان عند طعام  
 اثني عشر فليد هب ثلاثه من كان عند طعام اربعة فليد هب خمس يساوي  
 اركما قال وان ابابكر رضي الله تعالى عنه جاء بثلاثة فوالفقر نبي الله صلى  
 الله عليه وسلم بعشرة وابوبكر رضي الله تعالى عنه بثلاثة قال فهو اتا ربي ولسي  
 ولا ادرى هل قال دامر ابي وخادم بين بيتنا ربي ابى بكر رضي الله تعالى عنه  
 قال وان ابابكر رضي الله تعالى عنه ففشي عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم  
 كبث حتى صليت الفشاء ثم رجع فكبث حتى نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 فجاؤ بكم ما مضى من الليل ما شاء الله قالت له امرأتها ما حبسك عن انصافك  
 او قالت ضيفك قال او ما عشيتمهم قالت ابو حنيفة حتى قد عرجوا عليك ففعل  
 قال فله هبت ما حبتك قال يا عنت ففعل وسب وقال كلوا اهلينا وقال  
 الله لا اطعمه ابدا قال فانيح الله ما كنا نأخذ من لقمته الا اذ بان اسفلنا  
 اكثرمينها قال ابو شعيبنا وصارت اكثرمينها كانت قبل ذلك فنظر اليها ابوبكر  
 رضي الله تعالى عنه فاذا هي كما هي اذ كنت قال لامرأتها يا احبتي بي فداي  
 ما هذا انك لا قدره عيني كعبه الان اكثرمينها قبل ذلك بثلاث مزار قال  
 منها ابوبكر حتى الله تعالى عنه وقال انما كان ذلك من الشيطان فين يمينه  
 شمر اكل من القمة شمر حملها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحببت عند  
 قال وكان بيننا وبين قوم عقد فمضى الاجل ففقدنا اثناعشر رجلا مع كل  
 رجل منضم اناس الله اعلمكم مع كل رجل قالوا انه بعث معهم فاكلوا

مِنْهُمَا اَجْمَعُونَ اَنْ كَمَا قَالَ تَمْرُ حَبِيبٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ سَمِعَهُ رَوَايَتُهُ اَوْ اصْحَابُهُ مَحْتَجُّ لَوْ كُنْتُمْ  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بار فرمایا جس کے پاس دواؤں میںون کا کہنا ہو وہ تین کو بیجا دے  
 اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی بیجا دے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 تین دواؤں کو لے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس دواؤں کو لے گئے (آپ اہل و عیال  
 بھی دس کے فریستے) تو گویا آدھا کہنا نامہانوں کے لیے ہوا (عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر میں میں  
 تھا اور میری باپ اور میری ماں۔ راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے  
 اور ابو بکر و وزن کے گھر میں تھا عبدالرحمن نے کہا ابو بکر نے رات کا کہنا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ کہا یا پھر وہیں اٹھیرے رہی بہانک کہ عشا کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سو مانع ہو کر رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہی بہانک کہ آپ سو گئے غرض بڑی رات گزرنے  
 کے بعد جب نبی اللہ تعالیٰ کو منظور نہی ابو بکر گھر میں آئے اور بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ  
 کہان رہ گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے انکو کہنا نہیں کہلایا انہوں نے کہا  
 مہمانوں نے نہیں کہا یا تمہارے آئے تاکہ اور انہوں نے کہانوں کے سامنے کہا نا پیش کیا ہوتا  
 لیکن مہمان انہیں غالب ہوئے نہ کہانے میں۔ عبدالرحمن نے کہا میں (ابو بکر کی خشکی کے ڈر سے)  
 چھپ گیا انہوں نے محاورے کا اسی سست مجھول یا اجماع تیری ناک کئے اور برا کہا مجھ کو اور  
 مہمانوں سے کہا کہاد ہر چند یہ کہنا نا خوشگوار نہیں (کیونکہ بوقت ہے) اور ابو بکر نے کہا قسم خدا  
 کی میں نہیں کہناؤں گا اسکو کہی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اٹھاتے نیچے سے اٹھا  
 ہی وہ کہنا نا پڑہ جاتا یا نہانک کہ ہم سیر ہو گئے اور کہنا نا جتنا پہلے ہوتا اس سے بھی زیادہ ہو  
 گیا ابو بکر نے اس کہانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا اور انہوں نے اپنی عورت  
 سے کہا اسی نبی فراس کی بہن (اور ان کا نام ام رومان تھا اور نبی فراس اوفکا قبیلہ تھا) یہ کیا ہو  
 وہ بولی قسم میری انکو ہون کی ہتھک کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلو سے بھی  
 زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرمیت تھی اس حدیث  
 سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابو بکر نے اس میں سے کہا یا اور کہا یہ قسم  
 جو میں نے کہا ہی تھی شیطان کی بطرت سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اس میں سے کہا یا بعد



کہا اون کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ مارو گے تو مجھے ڈر ہے اور ان جو اندر بہرے چپے کا اونہوں نے نہ مانجا  
 ابو بکر آئے تو پہلے ہی بات کی جو ہانوں کی خدمت تم کر چکے لوگوں نے کہا نہیں اونہوں نے کہا میں  
 تو عبد الرحمن سے کہہ گیا تھا عبد الرحمن نے کہا میں سرک گیا تھا اور ان کے سامنے سے انہوں نے  
 بکار عبد الرحمن میں سرک گیا پھر کہا اسے لالائق میں بچتے تھے دیتا ہوں اگر تو میرے آواز سننا ہو  
 تو آج میں گیا اور میں نے کہا تم خدا کی میرا کوئی قصور نہیں آپ اپنے ہانوں سے پوچھتے ہیں  
 اور ان کے پاس کہا نا لے گیا تھا اونہوں نے کہا ہم نہیں کہا وینے جب تک آپ نہ آدین ابو بکر نے ان  
 سے کہا تم نے کہا نا کیون نہیں کہا یا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم خدا کی میں تو آج کی رات  
 کہا نا ہی نہ کہاؤں گا ہانوں نے کہا تم خدا کی ہم نہ کہاؤں گے جب تک تم نہ کہاؤ گے ابو بکر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ایسی بری رات کہی نہیں دیکھی انوس ہے کہ تم اپنی ہمانی  
 قبول نہیں کرتے پھر ابو بکر نے کہا میں نے جو تم کہا نا وہ شیطان کی طرہ سے تھی لاؤ کہا نا لاؤ آخر  
 کہا نا آیا اور ابو بکر نے بسم اللہ کہہ کر کہا یا ہانوں نے بھی کہا یا حبیب صبر ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہانوں کی قسم تو بھی  
 ہوئی اور میری قسم ہوئی تھوئی آپ نے فرمایا تو ان سے زیادہ سچا ہے اور سچا ہے عبد الرحمن  
 نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابو بکر نے کفارہ دیا ہو یا نہ قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد تو کفارہ دیا  
 ضرور ہے **باب** فضیلة المؤمنین فی الطعام والشراب **ع** کہائے میں ہمانی  
 کرنے کی فضیلت **ع** اِنِّیْ هَدَیْتُهُ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی  
 اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلْاَشْنٰیْنِ کَا فِی الْاَشْنٰیْنِ وَطَعَامُ الْاَشْنٰیْنِ کَا فِی الْاَشْنٰیْنِ  
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں  
 کا کہا نا تین کو کا فی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کا فی ہو جاتا ہے **ع** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ  
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ طَعَامُ الرَّاحِیِّ  
 یُکْفِی الْاَشْنٰیْنِ وَطَعَامُ الْاَشْنٰیْنِ یُکْفِی الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ یُکْفِی الْاَشْنٰیْنِ  
 وَفِیْ رِوَاۃٍ اِشْحَاقُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَمَّا یَذْکُرْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ  
 بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کہا نا



ترجمہ چھ ماہ سے روایت ہے عبد السمیع بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کہا نا کہ تم جانتے  
 وہ چلا گیا تا جا تا تھا بہت کہا گیا تب وہ نہون نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ میں نے سنا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ فرسات آنتوں میں کہا تا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
 رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي  
 وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ سَبْعَةً **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَرِيَا مَوْنِ أَيْكَانَ مِينَ كَاهُوا كَافِرَاتِ أُنْتُونِ مِينَ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ **عَنْ** أَبِي مُوسَى بَصْنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٌ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةٍ **عَنْ**  
 أَبِي هُرَيْرَةَ بَصْنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمْ  
**عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ بَصْنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ بَصْنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَانِزٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَخَبِثَتْ فَشَرِبَ جِلَابَ شَاةٍ ثُمَّ أَشْرَبَهُ شَرِبَهُ ثُمَّ أُخْذِيَ فَشَرِبَهُ  
 حَتَّى شَرِبَ جِلَابَ سَبْعِ نِصْيَاهُ ثُمَّ أَشْرَبَهُ فَأَصْبَحَ فَأَسْكَمَهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ جِلَابَ شَاةٍ ثُمَّ أَشْرَبَهُ فَأَصْبَحَ فَأَسْكَمَهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٌ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةٍ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پاس ایک کافر آیا اور پوچھا کیا  
 کی آپ حکم دیا ایک بکری کا دودھ دو دیا وہ بی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی بی گیا پھر تیسری کا  
 وہ بھی بی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ بی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا پھر آپ  
 حکم دیا ایک بکری کا دودھ دو دیا گیا اس نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پوچھا بی کیا صاحب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آن میں پیتا ہے اور کافرات آنتوں میں **عَنْ**  
 لَا يُعِينُ الطَّعَامُ كَمَا نَعَى كَالْعَيْبِ نَهْنِ بَانِ كَرَا جَابِرِ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ بَصْنِي اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا أَشْتَهَى  
 شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کہانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کہا لیتے نہیں تو  
 جبر رتبہ **عَنْ** الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَسَدِ مِثْلَهُ **عَنْ** الْأَعْمَشِ عَنْ الْأَسَدِ  
 نَحْوَهُ مَرْجُومٌ دُحَى جَوَادٍ بِكَذَا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ لِعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَمَاهُ أَكَلَهُ وَالْخَبَرُ  
 يَفْتَحُهُمْ سَكَتَ مَرْجُومٌ أَبُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ هَذِهِ صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نے کسی کہانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کہا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے  
**عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ مَرْجُومٌ دُحَى جَوَادٍ

## کتاب البیاض والنسبة

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابٌ فِي تَقْدِيرِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشَّرْبِ خَيْرٌ عَلَى التَّوَحُّلِ وَ  
 الشَّيْءُ مَرْدُودٌ عَلَى كِسْفِ مَنْ يَسُونَهُ كَيْفَ بَرْتَن مِّنْ كِهَانَا اَوْ بِنَا وَرَبِّهِ **عَنْ**  
 اَمْرِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 الَّذِي يَشْرَبُ فِيْ اَرْبَعَةِ الْفِضَّةِ اَتَنَا جُدْجُرٌ فِيْ بَطْنِهِ نَارُ جَوْحَتِهِمْ مَرْجُومٌ اَمِ الْمَوْحِدِ  
 ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی  
 کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اُتارتا ہے **عَنْ** تَافِجِ  
 يَنْبُلٍ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ تَافِجٍ وَكَادَ فِيْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ  
 عَنْ حُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اَوْ كَثْرَتِ فِيْ اَرْبَعَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَ  
 لَكِنَّهُ فِيْ حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ اَلَا فِيْ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ  
 مَرْجُومٌ دُحَى جَوَادٍ اَتَنَا زِيَادَةٌ هِيَ كَيْفَ بَرْتَن مِّنْ كِهَانَا هِيَ يَافِيَا هِيَ چاندی یا سونے کے  
 برتن میں **ف** نَزَوِي عَلَيْهِ الرِّجْسُ اَجْمَاعٌ هِيَ عِلْمَا كَچاندی اور سونے کے برتن

میں کہا، اور بیہوشی کے نزدیک صرف بیہوشی ہے اور کہنا، درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں  
 انتہی مختصر **حسن** اُم سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ قِیَ اَنَازٍ مِنْ ذَہَبٍ فَصَلَّی کَانَ تَامًا یُخْرِجُہُ فِی بَطْنِہٖ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ **رحمہ**  
 حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو کوئی پیہ سونے یا چاندی کے برتن میں وہ اتا رہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو **باب**  
 یُخْرِجُہُ اسْتِغْثَالَ الذَّہَبِ الْفِصَّةِ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان **حسن** معاویہ  
 ابنِ سُوْدَیْنِ مَقْرِنٌ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْبَیَّاضِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَعَّعَہُ  
 یَقُولُ اَمَرََنَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ یُشْرَبُ وَنَحْنَا نَعْرِضُ سَمِیعَ اَمْرِنَا  
 بِعِیَادَةِ الْمَرْفُوضِ وَاتِّبَاعِ الْبِیِّنَاتِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ یَا بَرَّاءُ الْقَسَمِ اَوِ الْقَسَمِ وَتَحْصِیْرِ  
 الْمَظْلُومِ وَاجَابَةِ الدَّاعِیِ وَارْتِکَابِ السَّلَامِ وَنَحْنَا نَعْرِضُ خَوَافِہُمْ اَوْ عَنْ نَحْنُ بِالذَّہَبِ  
 وَنَحْنُ شَرِبَ بِالْفِصَّةِ وَنَحْنُ الْمُبَاشَرِ وَنَحْنُ الْقَسَمِ وَنَحْنُ الْبَیِّنَاتِ وَنَحْنُ الْبِیِّنَاتِ  
**رحمہ** معاویہ بن سہید بن مقرن سے روایت ہے کہ میں برابر بن عازب کے پاس گیا میں نے اس سے  
 سنا وہ کہتے تھے حکم کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا  
 سات باتوں سے حکم کیا تم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جہازے کے ساتھ جانیکا (قبر تک) اور  
 چھینک کا جواب دینے کا اور تم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرینیکا  
 اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا تم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن  
 میں پینے سے اور زین پوش رہنے سے ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے  
 اور زنی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے جس کا بنا ہوا مس ایک قرعہ ہے بلاو مصر میں)  
 اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباچہ سے (یہ بھی دونوں ریشمی کپڑے ہیں)  
**حسن** اشعث بن سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ  
 قَالَتْ لَکُمْ یَدٌ کَرَّہَہَا اللہُ فِی الْحَدِیثِ وَحَدَّثَ مَعَاہُ وَارْتِکَابِ الشَّارِ **رحمہ**  
 وہی جو اور پر گداز اس میں تم پورا کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گئی ہوئی چیز ہو سکتی ہو گا

**عَنْ** اشْعَثِ بْنِ اِسْحٰقَ الشَّعْثِيِّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ اَبُو اَرِثَةَ الْمُقَرَّبِ  
 مِنْ عَنِّي رَوَيْتُكَ وَكَانَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشَّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاتَّكَ مِنْ شَرِبِ فِيهِمَا  
 فِي الدُّنْيَا لَمْ يَمُتْ رَبِّ فِيهَا فِي الْاُخْرَةِ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِكَدِ اس مِنْ اَمَّا زِيَادَةُ هِيَ كُجُو  
 كُجُو دُنْيَا مِنْ جَانِبِي مِنْ هِيَ كَادَةُ اَخْرَجَتْ مِنْ اس مِنْ نَسَبِ **عَنْ** اشْعَثِ بْنِ اِبْنِ الشَّعْثِيِّ  
 بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَنْ كَرُّ زِيَادَةُ جَدِيدِ اَبْنِ مُنْجِي رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِكَدِ **عَنْ**  
 اشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ اَلَا تَقُولُ اَفْشَاءَ السَّلَامِ فَاتَّكَ قَالَ  
 بَدَلُ كَوَارِثِ السَّلَامِ وَقَالَ نَحْنَا نَعْرِضُ اَتَمَّ الدَّهَبِ اَوْ حَلَقَةُ الدَّهَبِ وَخَاتَمُ الدَّهَبِ  
 مِنْ قَبْلِ شَيْءٍ **عَنْ** هِيَ جَوَابُ رِكَدِ اس مِنْ سَلَامِ نَاشِ كَسْنِ كَيْدِ سَلَامِ كَاجَابِ  
 دُنْيَا هِيَ اَوْرِي هِيَ كَمَنْعِ كَيْسَمِ كُوسُنِ كِي اَنُكُوْثِي اَوْرُسُونِ كَيْ جَلِ هِيَ **عَنْ** اشْعَثِ  
 اِبْنِ اِبْنِ الشَّعْثِيِّ بِاِسْنَادِهِمْ وَقَالَ اَفْشَاءَ السَّلَامِ وَخَاتَمُ الدَّهَبِ مِنْ عَيْنِ شَيْءٍ  
 رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِكَدِ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا مَعَ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَفْزَحْنَا حُدَيْفَةَ فَنَجَّاهُ دِهْقَانُ لِيَشَابَ فِي اَلْاَكْبَادِ مِنْ فِضَّةٍ  
 فَرَمَاهُ وَقَالَ اِنِّي اُحِبُّ كُفْرَانِي قَدْ اَمَرْتُ اَنْ لَا يَفْقِيَنِي فَيَعْرِفَانِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِي اِنَاءِ الدَّهَبِ الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوْا الدِّيبَاجَ وَالْجَدِيْرَ  
 كَانَتْ لِحْصَةُ الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاُخْرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحِمَهُ عَبْدِ اسْمِ بْنِ عَمْرٍو رَوَيْتُ  
 هِيَ حَمْدِيفَةَ كَيْ سَاتِبِهِ شُرْطَانِ مِنْ اُنْهَوْنَ نِي بَابِي مَانَا اَبِي كَادُونَ وَالْاَجَانِدِي كَيْ بَرْتَنِ  
 مِنْ بَابِي لَا يَأْتِي اُنْهَوْنَ نِي بِيْنَكُ يَا اَوْرُ كَهَامِنْ تَمَّ كَيْ كَهَامُونَ مِنْ اس كَيْ كَيْ كَهَامُ كَيْ كَهَامُ  
 بَرْتَنِ مِنْ مَجْكَدِ بَابِي نِي پَلَانَا كِيُوْنَكُ رَسُوْلُ اسْمِ اسْمِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَمَا سَتِ پُيُوْنِ اَوْرُ جَانِدِي  
 كَيْ بَرْتَنِ مِنْ اَوْرُسْتِ پِيُوْنِ يَا اَوْرُ حَرِي كُوِيُوْنَكُ يَهْ كَافِرُونَ كَيْ لِيِيِيِي دُنْيَا مِنْ اَوْرُ تَهَارِي  
 لِيِيِيِي مِنْ اَخْرَجَتْ مِنْ قِيَامَتِ دُنْ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حُدَيْفَةَ  
 بِالْمَدَائِنِ فَكَرَّرْنَا حُدَيْفَةَ وَلَمْ يَنْ كَرُّ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ  
 رِكَدِ **عَنْ** اِبْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا مَعَ حُدَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَكَرَّرْنَا حُدَيْفَةَ وَلَمْ يَنْ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رِكَدِ **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي اَيْسَةَ قَالَ

شَهِدَتْ حَدِيثَهُ نَعَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَسْقَى بِأَيْدِيهِمَا مَاءَهُ إِنَّكَ يَا نَبِيَّ مَرِي  
 فَتَنَةً قَدْ كَرِهَ بَعْضُ حَدِيثِ ابْنِ عَسَاكِرَ عَنْ حَدِيثِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْحُومِ  
 جواد پر گذرا **حک** شُعْبَةُ بْنُ مَيْثِلٍ حَدَّثَنَا عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَادَمٍ وَكَانَ يَدْعُو كُنْ أَحَدُ مَنِصَّةٍ  
 فِي الْحَدِيثِ شَهِدَتْ حَدِيثَهُ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَهُ رَبُّنَا قَالُوا إِنْ حَدِيثَهُ اسْتَسْقَى  
 مَرْحُومِ وَهِيَ جَوَادُ پر گذرا **حک** حَدِيثُهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِ مَرِي كَرِهَ وَهِيَ جَوَادُ پر گذرا **حک** عَنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيثَهُ فَتَنَاهُ فَجَبَّسُوا فِي إِيَادِيهِمْ فَتَنَةً فَقَالَ رَأَيْتُمْ مَعْنَى  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَكَلِّبُوا الْحَرِيِّ وَلَا الدَّيْلَجَ وَلَا تَتْرَبُوا فِي أَيْدِيهِ  
 الذُّهَبِ الْفِصَّةَ وَلَا تَأْكُلُوا فِي حِافَتِهَا كَاتِبًا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا مَرْحُومِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 بن ابی لیله سے روایت ہے حدیث نے ہانی انگا ایک محبوبی اون کے لیے ہانی لایا چاندی کے  
 برتن بنی اور انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنانے آپ فرماتے تھے  
 ہنجر حریر اور درجہ راج کو اور رست پیوستے اور چاندی کے برتنوں میں اور رست کہا دوسرے اور  
 چاندی کی رکا بیون میں کیون کہ یہ چیزیں کافروں کے لیے ہیں دنیا میں **حک** ابْنِ عُمَرَ  
 أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سَيِّئَةً عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَشْرَيْتَ هَذِهِ فَلَيْسَتْ بِحَافِيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خِلَافَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ  
 ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عَمْدَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ  
 عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةٍ عَطَارِدِ  
 مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَكْسَاكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ  
 أَخَالَهُ مَشْرُوكًا يَكْفَى مَرْحُومِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ هَذِهِ عُمَرُ  
 نے ایک انشی جوڑا دیکھا سچ کے درواری پر کہا یا رسول آپ اسکو خرید کر لیتے اور پہن کر جمعہ کے  
 دن لوگوں میں اور خب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر موتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ ہنسی کا جس کو آخرت  
 میں کچھ نہیں ہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیے ہی کئی جوڑے آئے

آپ ایک جوڑا دن میں سے حضرت عمر کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے پہنا دیجئے میں نے  
 آپ کی عطا کردہ جوڑی میں ایسا فرمایا تھا (عطا دے گا) جوڑی کے بیچنے والا کا نام تھا) آپ نے فرمایا بیٹے تجھے پہننے کے  
 لیے نہیں دیا ہے یہ حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا کہ میں دیدیا بیٹے کو  
 نوری علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا بڑی رشیم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں رشیم اور سوت ملا  
 ہو اور رشیم زیادہ نہ ہو تو اسکا پھٹنا حرام نہیں ہے البتہ عور قون کو زرا رشیم ہی پہننا درست  
 احادیث یہی معلوم ہوا کہ کافر غزیز کے ساتھ یہی احسان کرنا بدیدہ و بنا درست ہو **عن ابن عمر**  
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اَوْ بَرِّكَدْرَا **عن ابن عمر** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَطَا رَدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتَوَكِّلَةِ سَيِّدَةً وَكَانَ رَجُلًا يَفْتِي الْمُسْلِمِينَ وَيُصَلِّي مِنْهُمْ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنْ رَأَيْتُ عَطَاةً اَوْ السُّوْقَ يُعْلِمُ حُلَّةً  
 سَيِّدَةٍ فَلَوْ اشْتَرَيْتُهَا فَلَيْسَتْهَا لَوْ خُودِ الْكَرْبِ اِذَا قُدِّمُوا عَلَيْكَ وَاطْلُتْهَا قَالَ وَكَيْفَ تَكُونُ  
 بِرُؤْمِ الْجَمْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مِنْ  
 الْاَخْدَاقِ فِي الْاُخْرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ اُنِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ  
 سَيِّدَةً فَبَعَثَ الرَّحْمَنُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَحُلُّهُ وَبَعَثَ اِلَى اسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ يَحُلُّهُ  
 دَاخِلًا عَلَيْهِ بَنِي اَيْطَالٍ اِلَيْهِ وَقَالَ شَفِئَهَا خُمُرًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَجَاءَ عَمْرُؤُا يَحُلُّهُ  
 يَحُلُّهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَعَثْتَ اِلَيْكَ يَحُلُّهُ وَقَدْ قُلْتُ يَا لَامِسٍ فِي حُلَّةٍ عَطَا رَدِّهَا  
 قُلْتُ فَقَالَ اِنْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لَيَلْبَسَهَا وَكَيْفَ بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِيُصَلِّيَ بِهَا  
 وَاسْمَاءُ تَدَاخِرُ فِي حُلَّتِهَا فَظَنَّا اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا عَدُوًّا  
 اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَكَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَنْظُرُ اِلَيْكَ  
 فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنْ لَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ لَيَلْبَسَهَا وَكَيْفَ بَعَثْتُ بِهَا لِيُشْفِقَهَا  
 خُمُرًا بَيْنَ يَدَيْكَ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطا  
 کی جوڑی کو دیکھا بازو میں ایک شیشی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا مختصر  
 تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عطار کو دو کچھا  
 اس نے بازار میں ایک بیٹی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اسکو خرید لیں اور جب عرب کے بچے آتے ہیں  
 اسوقت پہنا کر بن تو مناسبت سے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہی کہا کہ جمعہ کو یہی پہنا  
 پہنا کر بن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جسکا آخرت میں حصہ  
 نہیں ہوگا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمر کو یہی  
 ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پہنا کر اپنی عورتوں کی  
 سرسبز بن بنا دو حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھ  
 بیجا اور کل ہی آپ نے عطار کو دے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا  
 تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بیجا بلکہ اس لیے بیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اور اسکو سچا پکڑ  
 اور اسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ  
 ان کو معلوم ہو گیا آپ ناراض ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہیں آپ کو  
 نے تو یہ جوڑا پہنا بیجا آپ نے فرمایا میں نے اسلیں نہیں بیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بیجا کہ پہنا کر  
 اپنی عورتوں کے سرسبز بن بناوے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ**  
**رَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَلْعُهُ مِنْ اسْتَبْرَقٍ مَبَاعٍ فِي الشُّوقِ فَاحْتَدَا**  
**فَأَن رَّيَّارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْتَمِعْ هَذِهِ فَتَجْعَلْ يَهَا لِعَيْنٍ وَأَلَوْفِدِ**  
**فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا هَذِهِ لِيَا سَ مِنْ الْخَلْقِ لَهُ قَالَ مَكِيَّتٌ**  
**عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَكْرَمَ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**بِحُبَّةٍ دِينَارٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَحِمَهُ أَتَى بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَيْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِيَا سَ مِنْ الْخَلْقِ لَكَ أَلَيْسَ هَذِهِ مِنْ الْخَلْقِ لَكَ أَلَيْسَ**  
**أَرَأَيْتَ لِي أَنْ يَخْلَعَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْتُمَا دَقِيقُ يَهَا حَاجَتَكَ رَحِمَهُ**  
 عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار  
 میں بک رہا تھا انہوں نے اسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض  
 کیا آپ اسکو خرید لیجیے عبد اللہ بن عمر نے کہنے کے لیے اور جو وقت باہر والوں کے گروہ آ رہے ہیں







جبکہ آخرت میں حصہ نہیں تو مجھے دوزخ اندھین لٹنی کپڑا ہی حریر نہ ہوا اور جوانی زمین پوش تو خود  
 علیہ السلام کا زمین پوش ارجوئی ہے یہ سب میں نے جا کر اسماء سے کہا اور تہو پہنچ کر کہا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پہر انہوں نے ایک جینہ نکالا کالی چادر دن کا آفتاب کی کسر دانی نہ  
 ہے طرہ کسری کی پسینے بادشاہ فارس کی جبکہ گریبان دیا کا تھا اور اس کے درمنون پر سفینات  
 تھے دیماج کے اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاس تھا اون کی وفات تک جب وہ  
 مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تھے اب ہم اسکو  
 دھو کر اسکا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے لیے (سفیان حریر) یعنی ریشم کی چادر اونگل تک درست  
 ہے اس کو زیادہ حرام ہے جبکہ دوسری حدیث میں آتا ہے (رنوی) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 جَعْفَرٍ يَقُولُ أَكَلْنَا لَبِيَّوَانِيَا كَعَمِّ الْحَيَوِيِّ نَائِي حَيَوِيٍّ مَحْمُودٍ لَتَشَاءَ يَسْجُلَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ كَانَتْهُ مِنْ نَبِيٍّ فِي الذَّمِّ لَعَنَ اللَّهُ  
 فِي الْآخِرَةِ مَرَّحِمَهُ عَمَّا بَدَأَ مِنْهُ زَيْدُ بْنُ خُزَيْمَةَ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبردار ہوا ہے لو کہتے ہمارا  
 اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ بنو سنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ  
 سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی اسکو دنیا میں پہنیگا  
 وہ آخرت میں نہیں پہنے گا **ف** (رنوی علیہ الرحمۃ) کہا یا بن الزبیر کا مذہب ہے اسکو بعد  
 اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ ہونا اور حریر  
 حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے **اِنْتَبِهْ خَطْرًا** **عَنْ**  
 ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْكَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَذْكُرُ بَيْحَانَ يَا عَتَبَةُ بْنُ قُرَيْشٍ أَتَاكَ لَكَيْسُ بْنُ  
 كَلْبٍ وَكَامِرُ بْنُ كَلْبٍ أَيْتُكَ وَكَامِرُ بْنُ كَلْبٍ نَاشِئُ الْمُسْلِمِينَ فِي رَحْلِ الصَّمْغِ  
 مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَتَاكَ عَمَّا بَدَأَ مِنْهُ زَيْدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَذِي أَهْلِ الْبَيْتِ وَكَامِرُ بْنُ كَلْبٍ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كَلْبِ الْبَيْتِ قَالَ لَا تَلْبَسُوا رَدَقَةً لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَغَ الْوَسْطَى وَالشَّابَاةَ رَحْمَةً مَّا قَالَ زُهَيْرٌ نَالَ عَامِرُ  
 هُوَ فِي الْكِتَابِ رَدَقَةً مَرْحُومَةٍ أَصْبَغَ عَمَّا بَدَأَ مِنْهُ زَيْدُ بْنُ خُزَيْمَةَ  
 اسے خالی عنہ نے پہر کر ہا ہم آذر بیحان میں ہے (وہ ایک ناک ہوا ایران میں) اور عتبہ بن ز



خَبَرٍ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ نَحْنُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبَيْسِ الْحَمِيرِيِّ الْأَوْضَعِ اصْبَعَيْنِ  
بِرْكَاتٍ أَوْ أَرْبَعٍ **ترجمہ** حوید بن غفلة سے روایت ہے حضرت عمر نے خطیبہؓ پر حبابہ بن راکب مقام سے  
نہ کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ پہننے سے گرد و انگل یا تین یا چار انگل کے برابر  
تکادہ بھٹکا الا سنادر مشککہ **ترجمہ** وہی جلد پر گذرا **عن** حبابہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
عَنْهُ يَقُولُ لُبَيْسُ السَّعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا قَبْلَهُ مِائَتُ سَبَاحٍ أَهْدَى كَذِبُهُ أَوْ فُكَّ أَسْ  
يُزَعِّعُهُ تَارُ رَسُولٍ بِأَيْدِي رُبِّهِ لِحُكْمٍ يُقْبَلُ قَدْ أَوْفَكَ مَا نَزَعْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا لَمْ يَنْزِعْ  
عَنْهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّامُ نَحْنُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَكُنْ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَرِهْتَ أَمَّا مَا أَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي أَنْ لَمْ أُعْطِكَ لِيَلْبِسْهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتَكَ نَبِيَّكَ  
فَتَبَاعَهُ يَا لَيْلَى دِرْهِمٍ **ترجمہ** حوید بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیا  
کی قبائلی جو تھکے آئی تھی آپ کے پاس پہنچے اُس وقت نکال ڈالی اور حضرت عمرؓ کو بیجا دی لوگوں نے کہا آپ  
نہ اہی نکال ڈالی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبریلؑ نے مجھ کو منع کیا یہ سنکر حضرت عمرؓ نے ہونے آپ کے  
پاس آئے اور کہنے لگو یا رسول اللہ جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا وہ مجھ کو دی میرا کیا حال ہوگا آپ نے  
فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اس کو بیجا دیو حضرت عمرؓ نے وہ دو ہزار  
درم کر بیچے **عن** حوید بن غفلة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم  
وَلَمْ يَحْكَمْ سِوَاكَ فَبَعَثَ بِهَا إِنْ فَكَيْسُهَا فَعَرَّكَتِ الْغَضَبُ فِي رَجْعِهِ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَتُبَّ  
بِهَا إِلَيْكَ لِيَلْبِسْهَا إِنَّمَا بَعَثَ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا حَمْرًا  
بَيْنَ الثَّنَائِ **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بیجا دیا میں نے اُس کو پہنا تو رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو غصہ ہوا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اس لیے نہیں بیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بیجا کہ  
پہاڑ کا اپنی شوگر دن کے سر نہ بن بناوے **عن** ابی عوف و بھٹکا الا سنادر فی حدیث  
مُعَاذِنَا سَرِيٍّ فَاطِمَةُ بَيْنَ لَيْلَى وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاطِمَةُ بَيْنَ لَيْلَى وَرَكْمٍ  
يَكْرَهُ قَامَرِي **ترجمہ** وہی جلد پر گذرا **عن** عمار بن شعیب رضی اللہ عنہما  
أَكْبَدُ دَوْمَةً أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَبْرٍ فَأَعْطَاهُ عَلَيْهِ



ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذ قال اھدیٰ لی سؤل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکرموا  
 حیدر بن اکیسہ فکرموا بیدہ فکرموا فکرموا فکرموا فکرموا فکرموا فکرموا فکرموا فکرموا  
 قال کاتبی ہذا فی التبتین ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبائلی حریر کی تختہ میں اپنے اس بھنا اور نماز پڑھی اس میں بہ نماز سوناغ  
 ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو بہ زبانی پر پینے کا روغن کے لانی نہیں **عن**  
 یزید بن ابی حنیفہ بحدیث الاسناد ترجمہ وہی جواد پر گذرا **باب** ایضا  
 لیس الحیر فی الجبل اذا کان بہ حکہ او نحوھا مرد حریر پیننا خارش وغیرہ کسی عذر سے در  
 ہے **عن** ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم رحمہ اللہ عبد الرحمن بن عوف ذالذبیح بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی  
 القمیں الحیر فی الشجر من حکہ کانت بھما او جمع کان بھما ترجمہ الن بن مالک  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی عبد الرحمن بن عوف اور ذبیح بن عوف  
 کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اس وجہ سے کہ انکو خارش ہو گئی تھی یا اور کچھ مرض تھا **عن** سعید  
 بحدیث الاسناد وکرمین کرمی الشکر ترجمہ وہی جواد پر گذرا **عن** ابن مالک  
 رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شخص ذالذبیح بن العوام و عبد الرحمن  
 ابن عوف فی لیس الحیر فی حکہ کانت بھما ترجمہ وہی جواد پر گذرا اس میں صرف خارش  
 کا ذکر ہے **عن** شعبہ بحدیث الاسناد مشککہ ترجمہ وہی جواد پر گذرا **عن** ابن مالک  
 عبد الرحمن بن عوف ذالذبیح بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما شکوا الی النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم القمل فخص لھما فی قمص الحیر فی غنایہ لھما ترجمہ  
 حضرت الن بن مالک سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور ذبیح بن عوف نے شکایت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روغن کی اپنے اون دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی  
 جہاں کے سفر میں **ف** لودی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پیننا درست  
 ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث آپ حجت ہے **باب** النقی  
 عن لیس الرجل الثوب المعصف کم کارنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے **عن**



بِالْهَيْبَةِ عَنِ الْبَاسِ الْقَوِيَّةِ فِي الْكُرُوعِ وَالْجُودِ وَعَنِ الْبَاسِ الْمُحْصَنِ مَرْجُومٍ  
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہوئی کہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی  
 انگلی پہنتے سے اور تسی پہنتے سے اور رکوع یا سجدے میں قنارت کرنے سے اور کم کرنا پہنتے سے  
**بَابُ فَضْلِ بَاسِ الْخَبَرَةِ** میں کی چادر دن کی فضیلت **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ لَا تَبْسُ  
 ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيْ الْبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَوْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَبَرَةُ مَرْجُومٌ قَتَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عنہ سے روایت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونا کپڑا پسند تھا انہوں نے کہا  
 میں کی چادر جو کاپڑی وار مخطط ہوتی ہے واقصین یک کپڑا نہایت مصبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے  
**عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْخَبَرَةُ مَرْجُومٌ وَهِيَ جَوَادِرُ كُنْدَرٍ **بَابُ التَّوَاضُّعِ فِي الْبَاسِ** دَلِيلُ فَتِيصَارِ  
 عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مَرْجُومٌ مَا جَوَادِرُ كُنْدَرٍ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 اللَّهُ تَعَالَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَخَرَجَتْ إِلَيَّ إِذَا مَا  
 خَلَعَتْهَا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكَسَاءٌ مِنْ الْكُتَيْبَةِ الْمَكْدَنَةِ قَالَ فَاقْتَعَتْ بِاللهِ إِذَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَ فِي هَذِهِ الثَّوْبَيْنِ التَّوْبَيْنِ مَرْجُومٌ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عنہ سے روایت ہوئی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 حیرین میں رہتا ہے اور ایک کلمہ کہو عبیدہ کہتے ہیں بہتر کہی اس کی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی وفات ان در نو کپڑوں میں ہوئی **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيَّ عَائِشَةُ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِذَا مَا دَخَلْتُهَا إِذَا مَا دَخَلْتُهَا إِذَا مَا دَخَلْتُهَا إِذَا مَا دَخَلْتُهَا  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَارِثٍ فِي حَدِيثِهِ إِذَا مَا دَخَلْتُهَا مَرْجُومٌ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 روایت ہوئی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک توبہ بند اور ایک کلمہ جویدہ  
 نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِذَا مَا دَخَلْتُهَا مَرْجُومٌ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَخَرَجَتْ إِلَيَّ إِذَا مَا دَخَلْتُهَا إِذَا مَا دَخَلْتُهَا إِذَا مَا دَخَلْتُهَا





[illegible]

مَا تَنْتَقِلُ مِنْ جَدِّهِ إِذْ أَرَادَهُ لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْخِيَلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَخْطُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَرْحُومٌ  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں  
 نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لہث کا تھا ابن عمر نے اسکو بھانپا تو کہا میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے اندرون کا من سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار  
 لٹکا دے غرور کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پیٹ نہ بچوگا **عَنْ** ابی حمزہ رضی اللہ  
 عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْخَلُهُ غَيْرَاتٌ فِي حُدُوثٍ إِنْ يُوَدُّ عَمْرُو  
 مُسْلِمٍ إِلَى الْحَسَنِ وَفِي رَأْيِهِمْ جَمِيعًا مِنْ جَدِّ إِذْ أَرَادَهُ لَكُمْ يَقُولُوا ثَوْبٌ مَرَّجَمٌ وَهِيَ جَوَابُ  
**عَنْ** كُذِرَ **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يُكَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ  
 أَنَّ يَكَالَ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذِّمَّةِ يُجِبُ إِذْ أَرَادَهُ مِنَ الْخِيَلَةِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَخْطُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ **مَرْحُومٌ** محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مجھ  
 سے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں اون دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تم نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس شخص کے باب میں جو اپنی تہ بند غرور سے لٹکا دے  
 انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ بچوگا قیامت کے دن  
**عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي إِذَى اسْتَرْحَاءَ فَقَالَ يَا عَمِيْدُ اسْوِ اِرْقَعْ إِذَا رَكَ فَرَفَعْتَ لَمْ تَقَالَ رَدُّ فَوَدُّكَ  
 كَمَا دَلَّكَ اتَّخَذَ أَهْلًا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَيْزُ فَقَالَ لَنَصَابِ السَّاقِينَ **مَرْحُومٌ** ابن عمر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار  
 لٹک رہی تھی آپ فرمایا اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اٹھالی آپ فرمایا اور اونچی  
 کر میں نے اور اونچی کی پھر برابر اٹھا تارہ بیان تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہا تک اڑھا دو  
 آپ فرمایا پٹری کے نصف تک **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ وَهَابٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُرَّةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَأَى لَحْجًا يُجِبُ إِذْ أَرَادَهُ جَعَلَ يُضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ  
 وَهُوَ أَمِيرُكُمْ الْيَوْمَ وَهُوَ يَقُولُ جَلَّةُ الْأَمِينِ جَاءَهُ الْوَيْلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ

اللَّهُ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجْعَلُ أَرَادَهُ بَطْلًا **ترجمہ** محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ ابومرہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ نے دیکھا ایک شخص کو اپنے تئیں بند لٹکائے ہوئے اور مارنے  
 لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تہا بخرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے **عَنْ** شُعْبَةَ  
 يَحْيَى الْأَسْمَدِي فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْدًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَكْفِرُ  
 أَيَا هَدِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَدِيثِ ابْنِ مُثَنَّى كَانَ أَبُو هَدِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَكْفِرُ عَلَى الْمَدِينَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گدرا **ف** ابودی علیہ الرحمہ نے  
 کہا اس مال میں لٹکانا ازار اور مقصود عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچر جائز  
 نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث میں یہ لکھتا ہے کہ حریت خاص ہے  
 غرور میں لیکن عورتوں کو اس مال درست ہے اور سخت ہے کہ مقصود اور ازار دونوں نصف سابق تک  
 ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے **بَاب** تَقْوِيَةِ تَحْرِيمِ الشَّيْءِ فِي الشَّيْءِ مَعَ انْجَابِهِ  
 بِفِيَا يَوْمِ كَيْسَرُونَ وَغَيْرِهِمْ بِإِذَا نَا يَا أَلْكَرَ حَيْثُ حَرَامٌ **عَنْ** ابْنِ هَدِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ انْجَبَتْهُ حِمَّتُهُ  
 وَبَدَا لَهُ أَنْ يَخْشِفَ رِيَهُ الْأَرْضَ فَهُوَ يَجْعَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ **ترجمہ**  
 حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص  
 جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر آیا آخر زمین میں دھنسا یا گیا یہ وہ قیامت تک اسی میں اترتا  
 جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا) **عَنْ** ابْنِ  
 هَدِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا **ترجمہ**  
 وہی جو اوپر گدرا **عَنْ** ابْنِ هَدِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي زَبْرَدِيَهُ قَدْ انْجَبَتْهُ نَفْسُهُ لَخْشَفَ اللَّهُ  
 الْأَرْضَ فَهُوَ يَجْعَلُ يَمْشِي إِلَى الْقِيَامَةِ **ترجمہ** حضرت ابومرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اگر اڑتا جا چلنے میں اپنی دو چادر میں  
 اور ازار ہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین میں دھنسا دیا یہ وہ قیامت تک اسی میں گھستا چلا جاتا



فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ الْبَرِّ فَكَانَ الْخَاسِمَ وَاجِبًا قَصَصَ كَيْفَ دَاخِلٍ فَرَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ  
 لَا اَلَيْسَ اَبَدًا اَنْتَ بَدَكَ النَّاسُ حَوَانِيَهُمْ وَكَذَلِكَ الْكَيْدُ يَبْعِي قَرَجْمَه عبد الله بن عمر  
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوئی کہ ایک انگوٹھی بنوائی اور اسکا ٹکاپ آپ تہبیلی کی طرف  
 کرتے تھے جب پہن کر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اُٹھا ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی  
 کو پہنتا تھا اور اسکا ٹکاپ اندر کی طرف رکھتا ہر پسینے یا اوسکو اور فرمایا قسم خدا تعالیٰ کی اب میں  
 اسکو کہی نہیں پہنوں گا یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پسینے میں **ف** نودی  
 علیہا حرکت کئے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردان کو  
 حرام ہے مگر ابن خرم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے  
 اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحذّر  
 اللعید یث فی حاکم الذہب فی راء فی حدیث عتبہ بن خالد وجعلہ فی یکیدہ الیمنی  
**ترجمہ** وہی جواب پر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی **+**  
**عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاکم الذہب  
 الذہب یحذّر النبی **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 عنہ قال لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی یلہ شم  
 کان فی یلہ ان ینکب لعلی اللہ تعالیٰ عنہ شم کان فی ید عمر بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 شم کان فی ید عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ معنی رقع منہ فی یدک لیس نفقہ لعل  
 رسول اللہ قال ابن مسعود عنی وقہ فی یمنہ لکہ یقول منہ **ترجمہ** عبد الله بن عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی  
 آپ کے ہاتھ میں تھی پہر ابو بکر کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں  
 رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ادن کے ہاتھ سے اریس کے کنبے  
 میں گر گئے اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا محمد رسول اللہ **ف** جس روز سے یہ انگوٹھی گر  
 گئی ایسی زمانہ سے مذانت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش  
 محمد نام درست ہے اور نقش میں اس کا نام لکھنا بعضوں نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

(نویس) **مسئلہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اخذ النبي صلى الله عليه وسلم  
 خاتماً من ذهب ثم ألغاه ثم اخذ خاتماً من وريدي فغش فيه محمد رسول  
 الله وقال لا يغش أحد على نفسه خاتماً هذا وكان إذا لبس جعل فصاً مقابله  
 بطن كفيه وهو الذي سقطا من حقيقتين في بئر اريس ترجمه عبدالمعز بن عمر  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی بہر اوس  
 پہنیک یا در چاندی کی بنائی اور پہنندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ  
 کرادے آپ جیسا انگوٹھی کو پہنتے تراسا کندہ اندر کی طرح وہی انگوٹھی حقیقت کو ہاتھ سے  
 بھرا رہیں **مسئلہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبي صلى الله عليه وسلم  
 اخذ خاتماً من فضة و غش فيه محمد رسول الله وقال للتاس اني اخذ  
 خاتماً من فضة و غشيت فيه محمد رسول الله قال لا يغش أحد على نفسه ترجمہ  
 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی  
 چاندی کی اور اس میں کہہ دیا یا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا کہ میں نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی  
 کی اور اس میں محمد رسول اللہ کہہ دیا ہے تو کوئی اپنی محراب میں یہ نہ کہہ دے **مسئلہ** انس رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما عن النبي صلى الله عليه وسلم يومئذ اذ لم يدرك في الحديدين محمد  
 رسول الله ترجمہ وہی جواب دہ **مسئلہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 قال لما اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكتب الى الروم قال قالوا انهم  
 لا يقرون كتاباً الا يشتموا قال فاختار رسول الله صلى الله عليه وسلم فخافوا  
 من فضة كما في انظر الى بيانه في نيل رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه  
 محمد رسول الله ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے پھر رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اوس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ  
 کے ہاتھ میں اوس پر قتل تھا محمد رسول اللہ **مسئلہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبي صلى الله عليه وسلم  
 صلى الله عليه وسلم كان اراد ان يكتب الى الحبشة ففعل له ان العجم لا

يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْكَ خَاتَمٌ فَأَمَطْتُمْ خَاتَمًا مِنْ فَضْلَةٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِمْ  
فِي يَدِهِمْ **ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے  
بادشاہ کو کہنا چاہا (عجم کہتے ہیں سواحرب کے اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں  
لےتے جب تک اس پر مہر نہ ہو پھر آپ ایک مہر نبوالی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی  
دیکھ رہا ہوں **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ  
أَن يَكْتُبَ إِلَى كَسْرَى وَتَمِيمَةَ وَالْبَكَاثِيِّ فَقِيلَ الرَّحْمَةُ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ**  
**فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَاتَمًا حَلَقَةً فَضْلَةً وَتُقِشُّ فِيهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ**  
**اللَّهِ** **ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ** روایت ہے رسول اللہ صلیم نے کسری (بادشاہ ایران)  
اور قیصر (بادشاہ روم) اور بخثمی (بادشاہ حبش) کو کہنا چاہا لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کو  
خط نہ لیں گے جب تک اس پر مہر نہ ہو آخر آپ انکسری نبوالی جسکا حبلہ چاندی کا تھا اور تمہیں  
نقش تھا محمد رسول اللہ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ**  
**رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ**  
**مِنْ وَرَقٍ فَلَيْسَ لَهُ فَعَلَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَةً فَطَحَرَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ**  
**مِنْ حَبِّهِ** **ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں نبوالین اور  
پہنین پہرائیں اپنی انگوٹھی پہننے کی لوگوں نے ہی اپنی انگوٹھیاں اُتار کر پہننے میں رہنے  
سورنے کی انگوٹھیاں پہننے میں رہیں **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ**  
**نَبِيَّ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا اشْتَرَا النَّاسُ**  
**أَضْطَرُّهُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَيْسَ لَهُ فَعَلَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَةً**  
**فَعَلَرَهُ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ** **ترجمہ وہی جواب دہ گزرا** **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ**  
**نَبِيَّ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا اشْتَرَا النَّاسُ**  
**أَضْطَرُّهُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَيْسَ لَهُ فَعَلَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَةً**  
**فَعَلَرَهُ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ** **ترجمہ وہی جواب دہ گزرا** **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ**  
**نَبِيَّ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا اشْتَرَا النَّاسُ**  
**أَضْطَرُّهُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَيْسَ لَهُ فَعَلَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَةً**  
**فَعَلَرَهُ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ** **ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی

اور اسکا نگینہ جسے تہا (یعنی عقیق کا جس کی کان جڑ ازمین میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبشی  
 مراو سیاہ جو نیسے سیاہ عقیق کا) **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فَضَّةٍ فِي عِمَامَتِهِ فِيهِ وَصُ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ  
 فَضَّةً مِثْلَ كِفَّةٍ تَرْجُمُهُ النَّاسُ بِنِهَايَةِ رُؤُوسِهِمْ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ  
 أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ  
 ابْنُ يَزِيدَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَلْ�ِهِ  
 أَشَارَ إِلَى الْخُصْرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى تَرْجُمُهُ النَّاسُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ  
 إِسْحَاقَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ  
 عَنْهُ قَالَ نَهَانِي يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَلْ�ِي  
 أَوْ الْيَمَنِ تَلَهُهَا كَرِيحٍ رِيحٍ فِي آيَةِ الْيَمِينِ وَنَهَانِي عَنْ لَبْسِ الْقَتَنِ وَعَنْ جُلُوسِ  
 الْمَنَابِرِ قَالَ كَمَا مَا الْقَتَنِ نَشِيَابُ مُضَلَّكَةٌ يُؤَوِّي بِهَا مِنْ مَضَرِّ الشَّامِ فِيهَا شَيْءٌ مَكْنُونٌ  
 وَكَمَا الْمَنَابِرُ نَشِيَابُ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النَّاسُ لِيُؤَوِّيَهُمْ عَلَى الْحِلِّ كَالْقَطَا فِي الْبُحْرِ  
 تَرْجُمُهُ حَضْرَتُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ رَوَايَتِهِ مِنْ رَوَايَتِهِ مِنْ رَوَايَتِهِ مِنْ رَوَايَتِهِ  
 اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگڑھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد  
 نہ کرے کو کسی دو انگلی بتلائی) دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور کو سطر کو بتلایا یا دوسطے اور اس  
 کے پاس والی کو) اور منع کیا مجھ کو متی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے اور ہون  
 نے کہا متی تو وہ کپڑے ہیں خاندان جو مصر کے آتے ہیں اور شام سے زین پوش وہ ہے جو عورتیں  
 کجاوون پر بچھا تھیں ہیں اپنے خاوندوں کے لیے جیسے ارغوانی چادرین **عَنْ** عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْخَرُ  
 تَرْجُمُهُ دُوسری روایت پر گذرا **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى  
 أَوْ نَهَانِي يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ لَبْسِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ خُصْرَهُ تَرْجُمُهُ دُوسری روایت پر گذرا  
**عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ





رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ الْأَذَى أَتَاهُ لَمَعَتُ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَكُنْ فِي الْخُفِّ حَقٌّ يَصِلُهَا  
 ترجمہ ابو زرین سے روایت ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی  
 پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں تجھوت بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ  
 اور میں گمراہ ہوں خبردار ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنا ہر  
 آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا لٹم ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے  
 مینک اسکو درست کر کے **عَنْ** إِذْ دُرَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْطَلَةِ الْمَلْعَى تَرْجُمَهُ دُحَى جَوَادٍ بِكَزْرٍ **بَابُ** النَّبِيِّ حِينَ انْتَحَالَ الْقَتْلَ  
 دُحَى حَيْثُ بَكَى فِي نُفُوتٍ أَحَدٍ أَيْكُفَّ سَارِ بَدَنٍ بِأَوَّلِ مَنَازِلِهِ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ  
 جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ أَنْ يَأْكُلَ كُلَّ الرَّجُلِ  
 يَفْزَعُ إِلَيْهِ أَوْ يَسْتَشِي فِي نَعْلِ ذَا حِدَةٍ وَأَنْ يَخْتَلِ الصَّمَاءُ وَأَنْ يَخْتَلِي فِي نُفُوتٍ أَحَدٍ كَانَتْ  
 عَنْ تَرْجُمَةٍ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَةٌ هِيَ مَنَعُ كَيْسَرٍ لَمْ يَسْمَعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِلَيْسَ دُنْهَ سَ كَهَانِ سَ يَأْكُلُ هِيَ كُفَّ سَارِ بَدَنٍ بِأَوَّلِ مَنَازِلِهِ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ  
**ف** جَبَّوْ حَرْبٍ مِثْلَ مَاصَرٍ كَهْتَمِ مِثْلَ مَنَعُ كَيْسَرٍ أَيْكُفَّ سَارِ بَدَنٍ بِأَوَّلِ مَنَازِلِهِ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ  
 دُنْ بَلِيسَ أَيْكُفَّ سَارِ بَدَنٍ بِأَوَّلِ مَنَازِلِهِ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ  
 كَيْسَرٍ بَلِيسَ أَيْكُفَّ سَارِ بَدَنٍ بِأَوَّلِ مَنَازِلِهِ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ  
 مِثْلَ مَنَعُ كَيْسَرٍ أَيْكُفَّ سَارِ بَدَنٍ بِأَوَّلِ مَنَازِلِهِ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ مَنَازِلَهُ أَيْكُفَّ  
 سَ ادر کئی کپڑے ہوں یا ستر کہانہ کا ڈرنہ ہو تو مکر وہ ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدِكُمْ فَتَعْلَمُ شَيْءٌ تَعْلَمُ وَلَا يَكُنْ فِي الْخُفِّ حَقٌّ يَصِلُهَا  
 يُصَلِّ شَيْءٌ وَلَا يَكُنْ فِي الْخُفِّ حَقٌّ يَصِلُهَا وَلَا يَكُنْ فِي الْخُفِّ حَقٌّ يَصِلُهَا وَلَا يَكُنْ فِي الْخُفِّ حَقٌّ يَصِلُهَا  
 وَلَا يَكُنْ فِي الْخُفِّ حَقٌّ يَصِلُهَا تَرْجُمَهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَةٌ هِيَ مَنَعُ كَيْسَرٍ لَمْ يَسْمَعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا لٹم ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اسکا

[illegible]

فَقَالَ النَّبِيُّ قَالَ قَتْلُكَ قَالَ حَتَّى يَكُونُ لِلرَّجُلِ مَرْجِعُهُ إِلَى بَنِي مَالِكٍ مَرَدِّتِ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنی مردوں کو **عَنْ** النَّبِيِّ  
 اللَّهُ تَعَالَى قَالَ قَتْلُكَ قَالَ حَتَّى يَكُونُ لِلرَّجُلِ مَرْجِعُهُ إِلَى بَنِي مَالِكٍ  
 منع کیا اپنے مرد کو زعفران کرے ایک **بَابُ** اسْتِغْبَا بِخُضَابِ الشَّيْبِ ثَبْرًا مِنْ  
 بالون پر خضاب کرنا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أُنِي بِأَبِي خُفَاةٍ أَوْ جَاءَ  
 الْفَخِيرُ الْيَوْمَ وَالْفَخِيرُ وَرَأْسُهُ وَجَدْتُ كَمَيْلِ الثَّغَامِ أَوِ الثَّغَامَةِ فَأَمْرًا وَكَامَرَبَ إِلَى الْبَنَاتِ قَالَ  
 عَنِّي زَاهِدًا الْيَوْمَ **مَرْجِعُهُ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو خفاحہ جس سال کہ  
 فتح ہوا اے انکا مرد اُمّی ڈاڑھی تھا کہ کی طرح سفید تھی (تھا کہ ایک گہاں ہے سفید) آپ  
 نے اُمّی عمرہ توں کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى  
 اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أُنِي بِأَبِي خُفَاةٍ يَوْمَ قَتْلِهِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَجَدْتُ كَمَيْلِ الثَّغَامَةِ  
 بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي زَاهِدًا الْيَوْمَ اذْهَبُوا  
**مَرْجِعُهُ** وہی جواب دے گا کہ زیادہ ہے کہ کچھ یاہی سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَكُونُ لَكُمْ فِيكُمْ لِقَاؤُهُمْ **مَرْجِعُهُ**  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ  
 خضاب نہیں کرتے تو تم انکا خلاف کرو **ف** اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزہ  
 کی عادات اور لباس اور وضع میں جسے المقدور کا فزون کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک  
 قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا مشرف ہے اور یہ  
 نہایت ذلت اور میغرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے عقائد میں اور انداز و ہنداون کی وضع  
 اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے روایت ہے اون لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور  
 وضع میں جائز خیال کرتے ہیں **نَوَوِي** علیہ الرحمۃ نے کہا ابو خفاحہ ابو بکر کے باپ تھے انکا  
 نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور سبب اندھب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب  
 عورت اور مرد دونوں کے لیے مستحب ہے اور سبب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک  
 مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہیں خضاب

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابو ہریرہ زہر و خضاب کرتے تھے خدا اور  
 دوسرے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے اور میں سے  
 ہیں حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید بن ابی رہہ اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم  
 انہم منظر **باب** خیر فی تصویر و صوۃ الحیوان جانور کی صورت بنانا حرام  
 ہے **عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** انھا قالت و احک رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم یحرم علیہ الصلوۃ والسلام فی ساعۃ غایتہ فیہا تجادف ذلک الساعۃ  
 ذلک لایہ و فی یدہ عصا فانھا ہامین یلہ و نکال ما یخلف اللہ و عک و کلا و سلمہ ثم  
 التفت کذا یحکرو و کلپ ثم یقول یا عائشہ مونی خذ لہذا الکلب لہمت  
 فقال و اللہ ما دریت کاسرہ کما یدرج تجادف بریل علیہ الصلوۃ والسلام فقال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرا عذبتی فحکست لک فکما تبت فقال منعنی الکلب  
 الذی فی بیتک انما کانت لعل بیتا فبیتہ کلک و صوۃ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جبریل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 انیکا ایک وقت میں بہرہ وقت اگیا اور جبریل علیہ السلام نے اسے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک بکری نہی آپ اسے پہنک دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلافت  
 نہیں کرتا نہ اوس کے ایلی وعدہ خلیفہ کرنے میں پھر آپ نے اوس کو دوسرے دیکھا تو ایک بکری کو ماتحت کہتے تو  
 وہ کہلائی دیا آپ نے فرمایا اسے عائشہ یہ بکری آیا سمجھو انہوں نے کہا تم خدا کی مجھ کو خبر نہیں پھر آپ نے  
 حکم دیا وہ بار نکال گیا اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا تم مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہاری انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے اور میں نے  
 کہا یہ کتا تمہارے گھر میں تھا اور میں سمجھ کر روک رکھا تھا ہم اوس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا  
 ہو یا صورت **فتاویٰ علیہ الرحمۃ** نے کہا جاندار کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ  
 ہے برابر ہے کہ کپڑے میں جو یا فرش میں یا روپیہ یا اشرفی میں یا پیسہ میں یا تین میں یا درار میں  
 البتہ رحمت یا پالان یا آن چیر ورن کی جنہیں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں ہے اور جس چیز میں  
 تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے میں بنی جاوے یا عمارت پر بنو جو

ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے بچہ نے پر جو ردند اجا دے یا نگہ وغیرہ پر تو حرام  
 نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گہرین آئین گے یا نہیں اور ہمارے  
 نزدیک کوئی فرق نہیں اس مرتبہ میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء اصحاب اور  
 تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب اور یہی قول ہے تو رمی اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف  
 نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اسکا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت  
 صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اور پہلے سایہ تصویر میں تھیں اور احادیث مطلق ہیں  
 اور میں کسی صورت کی تخصیص نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہوں تصویروں  
 کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہو لیکن اجماع ہے اور تصویروں کی جرست پر  
 جو سایہ دار ہوں اور انکا ترنما درج ہر قاضی نے کہا اور میں سے بچوں کی گڈیاں متشبیہ  
 اور ان کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڈیوں کا یہی خرید کرنا بھیجے کے لیے مکہ وہ رکھا ہے اور  
 بعضوں نے کہا کہ گڈیوں سے کہیں کو بھی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی واسطہ علم انہی کے  
 اَلْحَافِیْمُ یَعْلَمُ اَلَا سَنَادُ اَلْحَبِیْرِیْلِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاتِیَہُ فَنَدَّکَ الْحَدِیْثُ وَلَمْ یَطْوِلْہُ کَتَّوْبِلِ ابْنِ اَبِی حَزِیْمٍ  
 وہی جو اوپر گزرا **عن** مِمَّوْنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمَ اَصْبَحَ یَوْمًا فَاجِمًا فَقَالَتْ مِمَّوْنَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اسْتَنْکَدْتُ حَبِیَّتَکَ  
 لَیْسَ لَیْسَ اَلِیَوْمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ جَبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ  
 کَانَ وَعَدَنِي اَنْ یَّکُوْنَا فِی اللّٰیْلَةِ فَکَمْ یَلْقِیْ اُمِّی وَاللّٰہُ مَا اَخْلَعْنِیْ قَالَ فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ  
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ لَکَ فَاذْلَکَ شَمَّ وَنَحْمٌ فِی نَفْسِہِ وَجَزُوْ کَلِیْکَانَ حَتَّ فُسْطَاطِ  
 لَکَا مَرِیْبَہِ اَخْرَجَ لَحْمًا اَخَذَ بَیْدِہِ مَا فَنَظَرُوْا مَکَانَہُ فَکَلَّمَا اَمْسٰی لَقِیَہُ جَبْرِیْلُ  
 لَیْلَہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَہُ قَدْ کُنْتَ وَعَدْتَنِي اَنْ تَلْقَانِیْ الْبَارِعَہُ قَالَ اَجَلُ  
 یَمَّا لَکَ تَحُلُّ بَیْتَا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَا مَوْرَدَہُ کَا مِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ  
 مَرَّ یَقْتُلُ الْکَلْبَ حَتّٰی اَنْ یَّأْمُرَ یَقْتُلُ کَلْبَ الْخَاطِیْطِ الصَّغِیْرِ دِیْتَرَ کَلْبَ الْخَاطِیْطِ الْکَبِیْرِ  
 بمیرہ ام المؤمنین مِمَّوْنَةُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار



بِسَادَتَيْنِ رَحَقُوهُمَا لِيُفَانَكُمُ يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَى تَرْجُمَةِ ابِطْلَحِ النُّصَارَى عَنْهُ اَسَدُ تَعَالَى عَنْهُ  
سے روایت ہو مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اُس گہر میں نہیں  
جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔ زید نے کہا میں یہ سن کر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنها کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ابطلح تم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے ہی رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے اور انہوں نے کہا انہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں  
اکیار آپ جہاد کو تشریف لے گئے تو میں نے ایک چادر اُلبیا اور اُس کو دو راز سے پر لٹکا دیا جب آپ  
لوٹ کر آئے اور چادر اُدیگھا آپ کو بُرا معلوم ہوا آپ نے اُس کو کہیں بیٹھا تک کہ پہاڑ ڈال یا کاٹ  
ڈال لیا اُس کو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم نہیں دیا پتھر اور سیٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر بتئے اور سکو کاٹ کر دو تم کیسے بنا ڈالے اور اُن کے اندر  
کچھور کی چال پھری آپ نے اُس پر عیب نہیں کیا **ف** اُس چادر پر تصویریں تھیں گہر و ن  
کی جیسے دوسرے روایت میں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا اجماعاً مانع  
ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحویلی نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے **عَنْ** عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُنَّا بِمَدِينَةِ نَبِيِّهِ تَمَثَّلُ هَكَذَا وَكَانَ الذَّائِلُ إِذَا دَخَلَ  
اسْتَفِيكَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوَّلِي هَذَا أَكْبَرِي كَلِمًا دَخَلْتُ نَوَافِ  
ذَكَرْتُ الدُّنْيَا كَالْمَاءِ وَكَانَتْ لَنَا كَلِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَيْهَا حَوِّيرُ فَنُكَلِّبُهَا نَلْبَسُهَا  
**ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو ہمارے پاس ایک پردہ  
تھا اوس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نکال جب میں اندر آکر اُس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر سیٹی پل  
تھی ہم اُس کو پہنا کرتے **عَنْ** ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَعُمَيْدٍ الْأَعْلَى بَطْنُ الْأَسَدِ قَالَ ابْنُ  
مُثَنَّى عَزَّ وَكَلَّ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عُمَيْدٍ الْأَعْلَى كُنَّا بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ  
**ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَغْدَادٍ وَكَانَتْ عَلَيَّ بَابِي دُرُّو كَا فِيهِ الْخَيْلُ وَكَانَتْ



الْاُخْرَىٰ فَامْرَأَتِي فَتَوَحَّشَتْ مَرْجُمَةً ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے تو میں اپنے دروازے پر ایک نقشب پر وہ لٹکایا تھا میر  
 پر پردہ رکھو دن کی سورتین بنی تھیں آپ کے حکم دیا میں نے اس کو توڑ ڈالا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ  
 عَنْهَا اَنَّهَا سَادَتْ وَلَكِنَّ فِي حَدِيثٍ عَلَيْكَ قَدِيمٍ مِنْ سَفَرٍ مَرْجُمَةٍ وَهِيَ جَوَادِرُ كُنْزِ **عَنْ**  
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاخِلًا  
 مُتَسَدِّدًا بِقَدَامٍ فِيهِ مَوْرَةٌ فَتَكُونُ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَازُلُ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ  
 أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَرْجُمَةً ام المؤمنین  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور  
 میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لیکر  
 پہاڑ ڈالا بعد فرمایا سب زیادہ سخت عذاب نیاست میں دن لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق  
 کی صورت بناتے ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى  
 إِلَى الْقَدَامِ فَهَتَكَهُ بِقَدَامٍ مَرْجُمَةٍ وَهِيَ جَوَادِرُ كُنْزِ اس میں یہ ہے کہ ہر آپ چکر پر دے کی طرف  
 اور اس کو اپنے ہاتھ سے پہاڑ ڈالا **عَنْ** النَّسَائِيِّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثٍ يَنْهَى عَنْ أَشَدِّ  
 النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَكُنْ كَمَنْ مَرْجُمَةٍ وَهِيَ جَوَادِرُ كُنْزِ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهَا تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً يُقَالُ  
 فِيهِ تَمَاشِيلٌ فَكُنَّا رَاهَةً هَتَكَهُ وَتَكُونُ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَكُنْ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاهِيُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى تَأَلَّتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا  
 فَقَطَعَنَاهُ فَجَعَلْنَا مِثْلَهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ مَرْجُمَةً ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق  
 یا مچان کو اپنے ایک پردہ سوڈے لٹکایا جس میں تصویر میں تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اس کو پہاڑ  
 ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب  
 نیاست میں دن لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ رضی

نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**  
**أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ مَصَاوِيرٌ مَمْدُودَةٌ أَلَسَّ سَهْوَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**يُصَلِّيَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَخْبِرِي عَنِّي قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَيَّعْتُهَا وَسَاجِدٌ مِمَّا فِيهِ حُضْرَةٌ عَائِشَةُ رَضِيَ**  
**اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویر تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اودھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اس کو ہمارے میرے سامنے سر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 نے کہا میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیہ بنا دالے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** **قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَكَّرْتُ نَمَطًا فِيهِ مَصَاوِيرٌ تَخَاهَا فَأَخَذْتُ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ مِمَّا فِيهِ**  
**أَمُ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے  
 پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ اس کو سر کا دیا بیچ  
 اوس کے دو تکیے بنا دالے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** **قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**عَلَيْهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ مَصَاوِيرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّعَ**  
**قَالَتْ فَقَطَّعَتْهُ وَسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حَيْثُ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَرْيَمَةُ بِنْتُ عَطَاءٍ**  
**مَوْلَايَ نَزَّهَةً أَمَّا سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا**  
**قَالَتْ نَكَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْدَ تَنْبُخِ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْبَقَايِمِ لَا قَالَ**  
**بَلْ كَوْنُ مَعِيشَةٍ يُوْرِيْدُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا سے روایت ہے کہ وہ پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا  
 میں نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولامجلس میں اس وقت جب کا نام ربیعہ بن عطاء تھا  
 نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن تکیوں  
 پر آرام کرتے تھے ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا **عَنْ عَائِشَةَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا** **أَنَّهُمَا اشْتَرَتْ لُمُرَّةً فِيهَا مَصَاوِيرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا يَدُ خُلِيَ فَعَرَفَتْ أَوْ عَرَفَتْ فِي دُخَانِهِ**

الْكَرَاهِيَّةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِسْلَامِ سَوِيًّا فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمَرُّدِ فَقَالَتْ رَأَيْتُ نِسَاءً لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهِنَّ  
 تَوَسَّدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أَهْوََابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ  
 وَيُقَالُ لَهُنَّ أَحْيُوا أَمْ خَلَقْتُمُنَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ  
 ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک توشک خریدی  
 جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازہ پر کھڑے  
 ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر سب سے میں نے کہا یا رسول  
 اللہ میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا  
 یہ توشک کیسی ہے میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے آپ بیٹھنے اور کھینے لگانے کے لیے آپ  
 نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان کو کہا جاوے گا ان میں جان  
 ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہ ن فرشتے نہیں آتے **عَنْ عَائِشَةَ بِهَا**  
**الْحَدِيثُ وَبَعْضُهُمْ أَتَى حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضِ ذُرَادٍ فِي مَحَدِيثِ ابْنِ أَبِي الْمُبَارِثُونَ قَالَتْ**  
**فَاخَذْتُهُ فَبَعَثْتُهُ مِرْقَاتَيْنِ فَكَانَ يَذْفُقُهُمَا فِي الْبَيْتِ** ترجمہ وہی جو اوپر گزرا تھا  
 زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو تھپے بنا ڈالے آپ اوپر کھینے لگتے گھر میں **عَنْ ابْنِ عَسَاكَرَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ  
 الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا أَمْ خَلَقْتُمُنَّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ صورتیں بناتے ہیں  
 ان کو قیامت میں عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا جلاؤ ان کو جب کو تھے بنایا **عَنْ ابْنِ عَسَاكَرَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** مَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
 نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَسَاكَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**  
 وہی جو اوپر گزرا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصُّورُونَ ذَكَرْتُكَ كَرَامَةً إِنَّ  
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا





جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا پیر دان کا وہاں ایک صورت کو دیکھا جو کھڑے تصور میں ہمارا تھا ابوہریرہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دیکھا اسی جیسا اب پر گزرا اس میں جو کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ  
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ فِیْ  
 فِیْہِ تَمَانِیْلُ اَوْ قَصَادِیْرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں سو تین ہون **عَنْ** سُبَّحِلِ بَیْہُکَ  
 الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گھنٹا پکارتا **کَرَاہَۃً الْکَلْبِ وَالْجَدَّیْسِ فِی السَّفَرِ** سفر میں گھنٹا  
 اور کتا رکھنے کی کراہت **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی  
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا تَحْبَسُ لِّلْکَلْبِکَ رُفْقَةً فِیْهَا کَلْبٌ وَلَا جَدَّیْسٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہیں  
 اور مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنی حرمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز  
 مکروہ ہے اور یہ بھی منہزی ہے) **عَنْ** سُبَّحِلِ بَیْہُکَ الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گھنٹا  
**عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ الْحَبِیْرُ  
 مَرَاوِدُ الْمُتَّقِیْنَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باج ہے **بَابُ** کَرَاہَۃً قِلَادَةِ الْکَوْثَرِ فِی  
 رَقَبَةِ الْبَیْہِرِ نَمَتِ کَا مَرَاوِدُ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت **ف** انہی نے کہا شکر  
 کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے نامت کا ماراؤٹ کے گلے میں ڈالیتے آپ پر موقوف کر دیا  
 اس وجہ سے کہ نظر بد اس سے نہیں گزرتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت  
 کے لیے یا اور کوئی نرسو امانت کے **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ  
 اَنَّہُ کَانَ مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِی بَعْضِ اَسْفَارِہٖ قَالَ فَادْرَسَ رَسُولُ  
 اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَسُولًا قَالَ حَبِیْبُ اللہِ بُوِیْ اِنِّیْ بَکْرِ حَسِبْتُ اِنَّہُ قَالَ دَا لَاسُ  
 فِیْ صَیْہِجَہِ لَا تَبْقَیْنَ فِیْ رَقَبَتِہِ بَیْہِرٌ قِلَادَۃً مِّنْ دَہْرٍ اَوْ قِلَادَۃً اِلَّا قَطِیْعَتٌ قَالَ مَالِکُ  
 اُرِیْ ذٰلِکَ مِنَ الْعَیْنِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا میں

سمجھتا ہوں لوگ اور اس قسٹ پنی سوسنے کو قساموں میں ہے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کو گلے میں  
نانت کا مار نہ رہے یا مارا اور اس کو کاٹ ڈالیں امام مالک کہ میں خیال کرتا ہوں یہ نظر  
نہ لگتی کہ خیال سے ڈالتے تھے **باب** النبی عن غریب الحيوان في حجه وسميه  
في جوفه جاوره کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عن** جابر رضى الله تعالى عنه  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجور في الوجه وحقن الوسم في الوجه وحقن  
جابر رضى الله تعالى عنه روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر  
داغ دینے سے **عن** جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمسح  
بشئ من وجهه ولا يمسح به في وجهه **عن** جابر رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم  
قال من مسح بوجهه حيا لم يمسح به في وجهه فقال لعن الله الذي وسمه وحقن وجهه جابر  
رضي الله تعالى عنه روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدہ گزرا  
جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اسکو داغ **عن** ابن  
عقبا بن رضى الله تعالى عنه يقول رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلاً من مؤمنين  
الوجه كان كذا قال كذا الله لا يمسح به في وجهه شيئا من الوجه كما مر جوارك  
فكوت في جوارك ففوا أول من كوى الجائر تين ثم حجه ابن عباس رضى الله تعالى  
عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہ دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے  
اسکو بڑا کہا اور فرمایا قسم خدا کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے جیسے  
پٹھا وغیرہ اور حکم کیا اپنے گدے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب کو پہلے  
آپ ہی نے پٹھوں پر داغ **باب** جوار وسم الحيوان غل في الأذنين وادعى  
جافور کو داغ دینا درست **عن** الترمذي رضى الله تعالى عنه قال قلت لأم سلمة  
رضي الله تعالى عنها قالت لي يا أم سلمة انظر هذا الغلام فلا يصيبن شيئا حتى  
تتدريه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسميت به قال فقادت فإذ هو في الحائط  
وعليه خميصته خويبة وهو يرمي الغل الذي قدم عليه في الفتح ثم حجه حضرت  
النس رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ جب ام سلمہ جبین کو مجھ سے کہا اسے نہ مارو

کو دیکھتا رویہ کچھ کہانے نہ پاوے جب تک تو اسکو جہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ پہنچاؤ  
 اور آپ کبہ چاب کر اُس کے منہ میں نہ ڈالیں انس فرمایا کہ پہنچ کر آپ کو پاس گیا آپ باغ میں تھے  
 اور ایک کسلی حویث کی (جو ایک قبیلہ سے یا مخرج ہے) ادا تھی تھی داغ دے رہی تھی اون اوٹھوں  
 پر جو ختم میں آپ پاس آئے تھے ف نودی فرمایا کہ آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں  
 منع ہے اور بگڑے سبب ہر کوہ اور خبریہ کے جانوروں پر اور جائز ہے اور جانوروں کو اور ابو حنیفہ  
 کے نزدیک مکروہ ہے اور ادون بر یہ حدیثین مجتہدین **عَنْ** التَّزَيْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ حَدَّثَنَا قُلُوبًا أَنَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا  
 يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ كَذَا السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَزِيدٍ كَيْفَ عَنَّا قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ  
 عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ فِي إِذَا أَهْبَطَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ مَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَيْثُ جَاءَ مِنْهُ تَوَضَّعَ  
 كَمَا اس نچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اوس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے  
 میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے تہان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے  
 کانوں میں **سُحُكٌ** **النَّسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَزِيدًا وَهُوَ كَيْفَ عَنَّا قَالَ أَحْبَبَهُ قَالَ فِي إِذَا أَهْبَطَ الرَّجُلُ**  
**حَضَرَ النَّسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے  
 تہان میں آپ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر **عَنْ** شُعْبَةَ وَكَانَ الْأَمَلُ سَنَدًا مِثْلًا  
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** التَّزَيْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ  
 فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِيمَ وَهُوَ كَيْفَ عَنَّا ابْنُ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** اس  
 بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک  
 میں داغ کا ہتیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے **باب**  
 كَاهَتِ الْقَدَحَ قَرْعًا كِي مَانَعَتْ **ف** نودی نے کہا قَرْع کے معنی تھوڑا سر منڈانا  
 تھوڑا سر منڈانا یا جگہ جگہ سر منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اُس صورت میں جب علاج کے لیے مواد  
 کو اہت تتر ہی ہے اور بعضوں نے بچوں کے لیے جائز کہا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ  
 مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ بیہوشی کی حضنت ہے یا بد نما ہے انتہے





شَعْرَهَا أَفْأَصِلُهُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاحِلَةَ وَالْمُسْتَوْحِلَةَ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول  
 اللہ میری بیٹی دولہن ہوئی ہے اور اُس کے چچا کے پاس ہے بال گر گئے کیا میں جوڑ لگا دوں اور اُس کے  
 بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگا نیوالی اور لگوا نیوالی پر **ف**  
 ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی نکتہ ہے اور بعضوں نے جائز رکھا ہے اور یہی  
 منقول آنحضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت صحیح نہیں ہے **عَنْ** هِشَامِ  
 بْنِ عُرْوَةَ بِطَلْحَةَ الْأَسَدِيَّةِ وَخَوَلَدِ بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَثَّقَهُ فِي  
 حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرَهَا **ترجمہ** وہی جو اور گندرا **عَنْ** اِسْمَاءَ بِنْتِ ابْنِ بَكْرٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَتِي  
 ابْنَتِي فَتَمَرَّتْ شَعْرُهَا فَسَأَلْتُهَا أَنْ تَصْنَعَهَا أَفْأَصِلُ شَعْرَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَهْلَاهَا  
**ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اُس کے بال گر گئے ہیں اور اُس کا  
 خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اور اُس کے بالوں میں یا رسول اللہ آپ نے منع کیا **انگو**  
**عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِمَّنْ الْأَنْصَارُ زَوَّجَتْ وَأَنَّهَا خَضَعَتْ  
 فَتَمَرَّطَ شَعْرَهَا كَارَادَ أَنْ يَقِيلُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ  
 تَكُنَّ الْوَاحِلَةَ وَالْمُسْتَوْحِلَةَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اور اُس کے بال گر گئے تو گرنے  
 بقصد کیا اور میں جوڑ لگا لیا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ  
 لگانیوالی اور لگوا نیوالی پر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِمَّنْ الْأَنْصَارُ  
 زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاسْتَكْتَفَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرَهَا فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَتِي يُرِيدُهَا أَفْأَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَعَنَ الْوَاحِلَةَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انصار  
 کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اور اُس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قصد کرتا ہے اُسکا کیا میں جوڑ لگا دوں اگر  
 بالون میں آپ فرمایا لعنت ہو جوڑ لگا نیوالیوں پر **حک** اِذَا هُنَّ مِّنْ نَّارِجِ بَعْدَ وَقَالَ  
 لَعْنُ الْمُؤْمِلَاتِ ترجمہ میں گواہی پر **حک** اِذَا هُنَّ مِّنْ نَّارِجِ بَعْدَ وَقَالَ لَعْنُ الْمُؤْمِلَاتِ  
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنُ الْمُؤْمِلَاتِ وَالْمُسْكُونَاتِ وَالْمُسْكُونَاتِ وَالْمُسْكُونَاتِ  
 ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 لعنت کی جوڑ لگا نیوالی پر اور گودنے والی اور گدائے والی پر **حک** عَنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گدرا **حک** عَنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعْنُ اللَّهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْكُونَاتِ وَالْمُسْكُونَاتِ وَالْمُسْكُونَاتِ  
 الْمُخَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ لَهَا أُمُّ يَهُوَبَ دَكَاتُ  
 تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ فَقَالَتْ مَا جِئْتُ بِكَ بَعْدِي عَنْكَ أَتُكَلِّمُ الْوَاشِمَاتِ الْمُسْكُونَاتِ  
 وَالْمُسْكُونَاتِ وَالْمُسْكُونَاتِ لِيُحْسِنَ الْمُخَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا لَعْنُ  
 مَعَ لَعْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي ذِي تَابِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ  
 لَقَدْ قَدَّاتُ مَا بَيْنَ كَوْحِي الْمُصْصِفِ فَمَا وَجَدْتُ فَقَالَ لَيْتَ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَلَّيْتُ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتْ  
 الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَسَ شَيْئًا مِّنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ أَلَا نَقَالَ إِذْ هِيَ تَنْظُرُ فِي قَالَتْ  
 فَذَكَرْتُ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَذَكَرْتُ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ  
 أَمَّ كَوْنًا ذَلِكَ لَمْ يَجْمَعْهَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت کی  
 اللہ نے گودنے والیوں اور گدائے والیوں پر اور نہ کے بال نکالنے والیوں پر اور لکھوانے والیوں  
 پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر بخوبی بھرتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی  
 خلقت بدلے والیوں پر ہم پر خبر نبی اللہ کی ایک عورت کو پہنچی جبکہ نام اُم یعقوب تھا وہ  
 قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ اُمی عبداللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت  
 کی گودنے اور گدائے اور نہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور  
 اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت ذکر کروں اوس پر جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کی ادنیٰ قدر اس کتاب میں جو مرد و عورت برائی ہو ورنہ وہ بظاہر نہیں چھوڑا ہوا ہے  
بچہ نہیں ملا عبد اللہ کہ اگر تو پڑھتی جیسا چاہی تو غور کر کے (تو بخیر ملتا) اسے فرماتا ہوں جو رسول کا جوتا کھاد و اسکو نہ مانی ہو  
اور جس سے منع کرے اسے باز سوزہ عورت برائی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت ہی کرتی ہو عبد اللہ کہ ہا جاو بچہ  
کئی کئی عورت کے پاس کچھ نہ پایا یہ لوٹ کر آئی اور کہہ کر گئی انہیں سے کہ کوئی بات میں نہیں سمجھتی عبد اللہ کہ اگر وہ لباس کرتی  
تو اس سے صحبت نہ کرے **عن عائشہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
وَالْمُتَعَزَّاتُ فَإِنَّهُنَّ مَعْصِلُ الْأَوْثَانِ وَالْمُتَعَزَّاتُ مَعْصِلُ الْأَوْثَانِ وَالْمُتَعَزَّاتُ مَعْصِلُ الْأَوْثَانِ  
الْحَدِيثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَدِيثِ فَتَزَكَّى كَمَا أَمَرَ يَقُوبُ رَجُلٌ مِنْ جَوَابِرِ  
عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَدِيثِ فَتَزَكَّى كَمَا أَمَرَ يَقُوبُ رَجُلٌ مِنْ جَوَابِرِ  
يَقُولُ رَجُلًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَدِيثِ فَتَزَكَّى كَمَا أَمَرَ يَقُوبُ رَجُلٌ مِنْ جَوَابِرِ  
عليہ وسلم نے عورت کو اپنی سرسبز چٹائی پر لگا کر **عن عائشہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
عامر و هو على المنبر فنادى فقصت من شعره كانت في يده حربة فقال يا أهل المدينة تباركوا بهذا الرجل الذي  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يهتدي هو مثل هذه ويقول إنما هلك من بني إسرائيل من جسد مثل هذه  
نساءكم ترجمہ حمید بن عبد الرحمن عوف کہ روایت ہے انہوں نے سنا اس وقت جب سال حج کیا تو منبر پر گیا اور ایک مالدار  
کا چٹا اپنا تہ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اسے مدینہ والوں کا عالم کہا ان میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر کرتے ہو اس  
پر جوڑ لگا کر اور فرما کر تہ نبی اس پر لے لیا طر تباہ ہو گیا جب نبی عذر انہوں نے کیا ثم فرما کر کیا اور عیش و عشرت نہ ہو رہی تھیں  
پھر گوڑا لے کر اسے دل چاہے لگا کر **عن عائشہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَدِيثِ فَتَزَكَّى كَمَا أَمَرَ يَقُوبُ رَجُلٌ مِنْ جَوَابِرِ  
وہی جواب دہ گزرا **عن سعید بن المسیب** قال قدم معاوية المدينة فخطبنا وأخرج كبة من شعره فقال ما كنت  
أرى أن أحد يفعل إلا اليهود إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغه فمعه الزود ترجمہ سعید بن المسیب کہ روایت ہے  
مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ کیا یہ کہو اور ایک گھوڑا لگا لگا لیا کہ میں سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا نبی کو اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ دور یعنی مکاری اور غامبازی **عن سعید بن المسیب** قال  
معاوية قال ذاك يوم انكروا قد احدثتم ذنبا سوئاً ان نبي الله صلى الله عليه وسلم يخرج الزود قال رجلا رجلا حصصاً  
على رأسه فخرجت فقال معاوية الا ذهنا الزود قال فماذا يعني ما لك من هذه النساء شعراهن من  
الخبر ترجمہ سعید بن المسیب کہ روایت ہے معاویہ نے کہا میں نے کوئی خبر نہ سنی کہ نبی کی گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع کیا زور سے ایک شخص آیا ایک کڑی بیکر اسکی نکل چہتر الگ تھا معاویہ کہا یہی زور سے قدامت کہا مراد یہ  
 کہ عورتیں چہتر لگا کر اپنے بال بہت کرتی ہیں **باب** الشَّيْءُ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَلَائِكَةِ  
 الْمُتَمَيِّزَاتِ اَوْنِ عَوْرَتِهَا بَيَانِ جَوْبِنِ هُنَّ لَيْكِنَ نَكْلِ هُنَّ بِسَيِّدَةٍ اَوْ كَثْرَتَيْنِ خَاوَنَدُ كَوْبِي مَوْرَتِي هُنَّ  
**عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمَّا أَرَاهَا قَوْمٌ مَعَهُمْ  
 سِبَاطٌ كَأَنَّكَ الْبَقَرُ يُضْرَبُونَ بِهَا النَّاسُ وَلَيْسَ أَكْثَرُ كَاسِيَاتٍ عَارِيَاتٍ مُتَمَيِّزَاتٍ مُلَائِكٌ وَرُؤُوسُهُنَّ كَأَنَّهِنَّ  
 الْخِيَارُ الْمَلَائِكَةُ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجْنَ رِيحُهُنَّ وَرِيحُهُنَّ وَرِيحُهُنَّ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَلِكَ أَوْدَكَ **ترجمہ**  
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میں نے ہن دوزخیوں کی جنگوں میں نہیں دیکھا ایک  
 وہ لوگ جنگ لباس کڑی ہن بلوں کو دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ اس کے زور میں دوسرے عورتیں جوبنی ہن مگر اسکی ہن  
 اپنے سر کے لائق اعضا اہل میں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کو سر اور پٹ اور پاؤں پہن کر تھیں ہن پٹ پر ہن باریک  
 پہنی ہن جن میں سے ہن نظر آتا ہے تو گویا انگلی ہن اسیدی اہ ہن کا نیوالی خود ہن کو والی اوت کے سر سختی را ایک تسم  
 ہے اوت کی اوت کی کو ہن کی طرح ایک طرح جبکہ ہن کی وجہ میں بنادین گاہ اسکی خوشبو ہی انکو نہ ملے گی حالانکہ  
 حبت کی خوشبو اتنی دور سواتی ہے **باب** النَّبِيُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي اللَّيْلِ غَيْرُهُ وَالتَّخَرُّجُ بِمَا لَمْ يُعْطَ فَرِيضَ  
 كَالْبَاسِ هُنَّ كِي اَوْ جَوْنِ هُوَ اسکی کہنے کی ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً نَكَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ  
 زَوْجِي أَشَقُّ مَا لَمْ يُعْطَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُعْطَ كَلَّا لَيْسَ زَوْجِي زَوْدٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ  
 سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں (صوت) کہوں کہ خاوند نے مجھ کو دیا ہے جو اس نے نہیں دیا ہے فرمایا  
 جو کہ فلاں چیز میری پاس ہے تو لوگوں میں سببی ظاہری نظر کر کے غور سے اور وہ اسکو پاس نہ ہو اسکی مثال ایسی ہی ہے  
 کوئی فریب کو دو کپڑے پہنے **عَنْ** اسْمَاءَ حَبَّابَةَ امْرَأَةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
 إِنَّ لِحَافَةً فَهَلْ عَلَيَّ حَبْلٌ قَالَ أَنْ تَشْتَبِعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي مَا لَمْ يُعْطَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُعْطَ كَلَّا لَيْسَ زَوْجِي زَوْدٌ **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سات ہو تو کیا مجھ کو گناہ ہوگا اگر میں (اوسکو دل جلائیوں) یہ کہوں کہ خاوند نے  
 مجھ کو دیا ہے جو اس نے نہیں دیا ہے فرمایا جبکہ کوئی چیز نہ ملے اور وہ ملی ہو بیان کرے اوسکی مثال ایسی ہے جسکو کسی فریب  
 کے دو کپڑے پہن ہیں (اور اپنے شمعین اور متقی بلا یا حالانکہ اصل میں دنیا دہ فریبی ہو لاجل ملائقۃ الاباسہ)  
**عَنْ** هِشَامٍ بِهَذَا الْأِسْكَانِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

# کتاب الادب

کتاب ادب کے بیان میں

**باب** النبی صلی اللہ علیہ وسلم و بیان صانیعہ منہ من لا یماء ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان **حک** اِنَّ رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَادَى نَجْلٌ رَجُلًا بِكَيْفِيَّةٍ يَا ابا القاسم فالتفت اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني لعمرك انما دعوت فكلانا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا ابا مثنى وکلتمثوا بكنيتي ترجمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بکار البقیم میں اسے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے کو کہا وہ شخص بولے یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں بکارا تھا بلکہ کلان شخص کو راوی کی کنیت ہی ابو القاسم ہوگی آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت **ف** لودی علیہ الرحمتہ کہا اس مسلمان علماء کے بہت مذہب ہیں ایک نوٹ افغانی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے کہ یہ ممانعت منسوخ ہو اور یہ کنیت رکھنا مباح ہے ماناک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے چوتھی یہ کہ ممانعت اس کو ہے جب کا نام محمد یا احمد ہو یا بچہ یا بچہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا چاہئے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہو اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد کہتے ہو پھر اون پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے (انتہی مختصر) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احب اسماء کبر الى الله عکبر وعبد الرحمن ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارا سے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبید اور عبد الرحمن

فابیطرح عبدالرحیم عبدالملک عبدالقدوس عبدالسلام وغیرہ جس سے اسے تعالیٰ کی  
 بندگی نکلے اور برکات نام وہ ہمین جن سے شرک اور کفر کی بو نکلتے جیسے عبدالحمین عبدالنبی عبدالحسن  
 وغیرہ **سکن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولد لی رجل منک عکلمہ نسأه فقال  
 فقال له قومہ لکنک عکلمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانطلق یابنہ حامیکہ علی  
 ظهرہ کان یبالی فیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی عکلمہ نسأه فقال لی عکلمہ  
 لکنک عکلمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانطلق یابنہ حامیکہ علی  
 قاعہ انما انا قاسم اقصم بیکم کمر محمد جابر بن عبد اللہ روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا  
 لڑکا پیدا ہوا اوش اسکا نام محمد رکھا اوش کی قوم نے کہا ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے تو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی سیٹھ پر لا کر لا یا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اسکا نام محمد رکھا  
 میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چوڑنے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا  
 ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابراہیم) کا  
 نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہون تقسیم کرنا ہون تم میں جو کچھ ملتا ہے رغبت یا رکوع کا مال سلو اور کسی  
 شخص کو ابراہیم نام رکھنا زیانہین **سکن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولد لی رجل منک عکلمہ  
 نسأه فقال لی عکلمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانطلق یابنہ حامیکہ علی  
 ظهرہ کان یبالی فیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی عکلمہ نسأه فقال لی عکلمہ  
 لکنک عکلمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانطلق یابنہ حامیکہ علی  
 قاعہ انما انا قاسم اقصم بیکم کمر محمد جابر بن عبد اللہ روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا  
 لڑکا پیدا ہوا اس نے اسکا نام محمد رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تیری کنیت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہیں رکھیں گے (یعنی بچے ابو محمد نہیں کہنے کے) جب  
 تک تو آپ کو اجازت نہ دیوے وہ شخص آپ پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو میں نے  
 اسکا نام اسد تالے کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت  
 مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں آپ فرمایا میرے نام پر  
 نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہون تقسیم کرنا ہون تم میں جو کچھ ملتا ہے





قَالَ عَمْرُو عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت میں رکھو **عَنْ**  
 الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا كُنْتُ مِنْ تَجْدَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرُونَ يَا أَمْتُ هَارُونَ  
 وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بَكْنًا أَوْ كَذَا فَأَقِيدْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَنِي  
 عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ كَأَنِّي لَأَيُّمُونَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ خُذِ الصَّلَاةَ قَبْلَهُ **ترجمہ** منیرہ  
 بن شعبہ سے روایت ہے جب بنجران میں آنا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاری سنے) مجھ پر اعتراض  
 کیا تم (سورہ میم) میں پڑھتے ہو یا اُخْتِ هَارُونَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ  
 (حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہائی تھے اور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 سے اتنی مدت پہلے تھے) یہ مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہو سکتی ہیں (جب میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تہڑے ہیں جو موسیٰ  
 کے بہائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اکل  
 نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے **باب** كَرَاهَةِ التَّكْنِيَةِ بِكَلِمَةِ سَمَاءِ الْيَسَاءِ  
 برے ناموں کا بیان **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ لَمَّا نَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ شَيْئًا رَفِيقَنَا يَأْتِي بَعْدَ اسْمَاءِ أَفْكَ دَرِّيَاحٍ وَكَيْسَارٍ وَكَانَ فِي **ترجمہ** سمہ بن  
 جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں  
 کے نام چار رکھنے سے اظہار اور رباح اور یسار اور نافع **ف** لڑوی نے کہا یہ نبی تنزیہی  
 نہ تخریجی اور کیونکہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں اسلم ہے بار رباح  
 یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی مبالغہ ہے کیونکہ اظہار کے معنی کا دنیا  
 اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی نو نگر اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا **عَنْ**  
 سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْنِي  
 غُلَامَكَ رَبْلًا وَكَيْسَارًا وَلَا أَفْكَ وَلَا نَائِعًا **ترجمہ** سمہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نام رکھو اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ اظہار اور نہ نافع  
**عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَنَحْمَدُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَنُكَبِّرُكَ يَا اَكْبَرَ اَشْيَاءِ اَلْعَالَمِيْنَ بِدَعْوَتِكَ  
 اَلْحَمْدُ يَنْتَظِرُ اَعْلَامَكَ يَسَارًا وَكَوَارِثًا وَخَلْقًا وَكَوَارِثًا اَخْلَافًا كَانَتْ تَقُولُ اَشْتَرُ هُوَ فَكَلَا  
 يَكُوْنُ يَقُوْلُ لَا اِنْتَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُ عَلَيَّ **ترجمہ** عمر بن عبد بن مسعود روایت ہر رسول  
 امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زیادہ پسند اسے تعالیٰ کو چاہے کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ و  
 ولا الہ الا اللہ والہ اکبر ان میں سے جسکو تو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا  
 نام یسار اور رباح اور خبیث (اس کے وہی معنی ہیں جو فالح کے ہیں) اور فالح نہ کہ یسار یا رباح  
 تو بوجہ گاؤں وہ ہے (یہ یسار یا رباح یا خبیث یا فالح) وہ کہے گا نہیں ہے عمر نے کہا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ ست نقل کرنا مجھ سے **عن**  
 مَنصُورٍ بِأَسَدٍ زُهَيْرٍ فَأَتَا خَدِيْجَةَ حَبِيْرٍ وَرُوْحَ كُثَيْلٍ حَكِيْمٍ زُهَيْرٍ بِقَصِيْمَةٍ وَ  
 أَمَّا خَدِيْجَةُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ شَمِيْمَةٍ اَلْعَلَامُ وَلَكِنْ يَنْتَظِرُ اَعْلَامَكَ اَلَا اَرْبَعٌ  
**ترجمہ** وہی چار نام گذرے **اسکے** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اَرَادَ اَنْ يَنْتَظِرَ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْتَظِرَ اَنْ يَنْتَظِرَ اَنْ يَنْتَظِرَ اَنْ يَنْتَظِرَ اَنْ يَنْتَظِرَ اَنْ يَنْتَظِرَ  
 وَيَخُوْذُ ذَلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُ سَكَنَتَ بَعْدَ عَتَمَانَ لَوْ يَنْتَظِرُ فَيَسَاءَ ثُمَّ فُجِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْتَظِرْ ذَلِكَ ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ يَنْتَظِرَ عَنِ ذَلِكَ ثُمَّ  
**ترجمہ** عمر جابر بن عبد اللہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ بیل اور  
 برکت اور الفح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دین پر آپ چپ ہو کر  
 اور کچھ نہیں فرمایا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ نے اس سے منع  
 نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اوس کے چوڑا دیا اور منع نہیں  
 کیا **باب** اِسْتَحْبَابُ تَقْدِيْرِ اِلِسْمِ الْقَبِيْحِ بِرَجْعَةِ نَامٍ كَا بَدَلِ اَنْ تَسْتَحْبِبَ **عن**  
 اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَا سَمْعًا عَاصِيَةً  
 وَقَالَ اَنْتَ جَمِيْدٌ قَالَ اَحْمَدُ مَكَانَ اَخْبَرَنِي عَنْ **ترجمہ** عمر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما  
 عتہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدل دیا جب کا نام عاصیہ تھا  
 اور فرمایا تو جمید ہے (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جمیل کے معنی نیک اور خوب صورت)

**عَنْ** اَبِي سَرِيحٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ اَبْنَةَ لُحْمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَتْ  
يَقَالَ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاها رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةً **ترجمہ** حضرت علیہ  
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا **عَنْ** اَبِي عَتَّابٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَّةُ اِسْمَها بَرَّةٌ كَحَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمُهَا جُوَيْرِيَّةٌ  
وَكَانَ يَكْنِىُّهَا اَنَّ يُقَالَ خَدْرَجَةُ مِنْ عَيْنِ بَرَّةٍ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي عُمر عَنْ كُذِّبٍ  
قَالَ سَمِعْتُ اَبْنَ عَتَّابٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا آپ  
پر اچانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلو کیونکہ برہ کے معنی نیک اور صالح اور نیک کر پاس سے  
نکل جانا گو یا نیکی کا جوڑنا ہے **عَنْ** ابْنِ هُدَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ  
اِسْمَها بَرَّةٌ كَقَوْلِ كُذِّبٍ فَسَمَّاها رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ وَلَقَدْ  
اَلْحَدِيْثُ لِهُوَ كَلَامُ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ  
شُعْبَةَ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا لوگوں  
نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زینب رکھا **عَنْ**  
زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَكَّةَ قَالَتْ كَانَ اِسْمِي بَرَّةً فَسَمَانِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةٌ فَسَمَّاها زَيْنَبَ  
**ترجمہ** زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پر رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں اس کا بھی نام برہ تھا  
آپ نے زینب رکھ دیا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ  
لِي زَيْنَبُ بِنْتُ اُمِّ سَكَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَنْ هَذِهِ الْاِسْمِ  
وَسَمِيَتْ بَرَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ اللهُ اَعْلَمُ  
بِاهْلِ الْبَيْتِ مِنْكُمْ فَقَالُوا اَبُو اِسْمٰعِيْلَ قَالَ سَمَّوْهَا زَيْنَبَ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء  
سے روایت ہے امین نے اپنے بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اسے علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس کے اور میرا نام ہی بہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استعتر  
 کرو ابھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون کی تم میں سے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا آپ  
 فرمایا نیک کھو **باب** تَحْرِيمُ الشَّيْءِ بِمَلِكِ الْأُمَلَاكِ شَاهِدُ شَاهِ نَامِ رُكُونِ حُرَّتِ كَا  
 بَيَانِ عِلْمِ ابْنِ مُزَرَّةَ هَوْنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَخْنَةُ أَسْجَحَ حَنْدِ اللَّهِ حَنْدِ  
 يَسْتَبِيحُ مَلِكِ الْأُمَلَاكِ زَادَ ابْنُ ابْنِ شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَمَا شَعْنِي بِمَا  
 سُبْحَانَ مِثْلُ شَاهَانَ شَاهَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْدَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمِيرٍ وَعَنْ لَخْنَةَ فَقَالَ  
 أَوْضَحَ مَرَّ جَمْعُ حُرَّتِ أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رِوَايَتِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فرمایا ہے زیادہ ذیل اور یہ نام خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں  
 ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی ملک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے یہ سفیان نے  
 کہا ملک الملوک کو مانند ہر شہنشاہ **ہ** ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور  
 شہنشاہ کے بھی ہیں یہ اسم کی صفت ہر وہی شہنشاہ ہر باقی سب کو کم اور بند ہے ہیں خود  
 نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے بطرح اسم جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہمیں خالق  
 الخلق وغیرہ مگر جو کتا ہے مہاراج ہی اسم ہر اور اس کو سننے بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی  
 بندے کے لیے کہنا درست نہیں بطرح فاضل القضاۃ بھی **ع** حَسْبُكُمْ مِنْ مُنْتَبِذَاتِ  
 هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نَدَّكَ رَأَا دَيْتَ يَوْمًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 وَأَكْبَرُهُ رَأَا عِظَةً عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكِ الْأُمَلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ **مرجمہ**  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زیادہ  
 عظمہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہو گا جس کو  
 بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں کوئی ملک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے **باب** اِسْتِثْبَابِ  
 تَحْنِيكِ لَلْوَلَدِ وَغَيْرِهِ بِحُجَّةِ مَن مِّنْ كَيْفِ جَابِ كَرْدَانِ كَا اور اور چیزوں کا بیان **ع**  
 ابْنِ جُنَّ مَالِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ دَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



یہ کہنا یہ سچہ موت ہو اور کچھ چوڑی ہی نہیں (اہرام سلیم شام کا کہنا) اودن کے پاس یمن اذہنوں نے کہا  
 بعد اوس کے ام سلیم و صحبت کی جب فانیع ہوئے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کرو و پھر صبح  
 کو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سب حال بیان کیا آپ نے پوچھا کیا  
 تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابو طلحہ نے کہا ہاں آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دو اور دونوں  
 کو بہرام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس لے جاؤ اور ام سلیم نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کچھویرین بھیجیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اس بچہ کو لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے لوگوں نے کہا کچھویرین ہیں آپ نے کچھویر  
 لیکر جیایا بہر اپنے مہنہ سے نکال کر بچہ کے مہنہ میں ڈالا بہر اس کا نام عبد اللہ رکھا  
 اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صاحبہ ثبات تھیں انہوں نے اپنے خاندان کو بچہ کی خبر پہلے مذکور  
 اس خیال سے کہ وہ کہتا نہ کہتا دین گئے اور رات بھر رنج و مین رہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی دعا اودن و دون کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا اور نبی  
 نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد میں سحاق پیدا ہوئے اور اودن کے نو بہائے اور سب علماء  
 اور صالحین تھے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص سیرے اور گڈرا ہے پہلو  
 سیرا ایک ہی لڑکا تھا اشرف اس کا نام تھا جب میں بار دوم ۱۲۹۴ھ ہجری مقدس میں مکہ معظمہ گیا  
 تو وہ لڑکا بجا رخصت و پیش و بخار مکہ میں گذر گیا اور جو وقت اس کا انتقال ہونے لگا میں تفسیر معالم  
 التنزیل کے مطا بعد میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقتالی نے اس سے  
 بہتر نین لڑکے متواتر رحمت فرمائے شکر نام یہ ہیں **اشرف حسن - احسن - محسن -**  
**حقتالی** ان کی عمر میں برکت دیوے اور ان کو عالم باعمل کرے آمین یا رب العالمین **عن**  
**ابن ابی شیبہ** (القصۃ) یحییٰ بن یزید (ترجمہ وہی جبار پر گزرا) **عن** ابی مؤلی قال ولد  
 لرجل کافر کان یکتب بیه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسماه **ابن ابی شیبہ** وکنیہ **یحییٰ بن یزید** ترجمہ  
 ابوسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے مہنہ میں ایک کچھویر جبار ڈالی  
**عن** عروہ بن الزبیر و ناظم کتبت ان عبد بن الزبیر انہما کافلا کحو حبت اسماء

[illegible]

بِخَيْرَةٍ شَدَّ عَمَّا لَكَ دَبْرُكَ اَوْلَكَ لَوْ دُرِي لَانْ اَسْتَكَم مَرَّ حَبِيبَ اسْمَاءِ بِنْتِ ابِي بَكْرٍ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پریت میں عبد اللہ بن زبیر  
تھے جب میں کہہ سونکی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر میں مدینہ میں آئی اور قبا میں اوتری  
وہاں عبد اللہ پیدا ہوئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ عبد اللہ کو اپنی  
گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اسکو چھایا پھر عبد اللہ کے منہ میں تھوک دی تو اس پہلے  
عبد اللہ کے پریت میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اودن کے لیے اور  
برکت کی دعا کی اور عبد اللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کر  
بعد ورتہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے) **عَنْ** اَسْمَاءِ بِنْتِ ابِي بَكْرٍ  
الْحَدِيثُ يَقُولُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا هَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ  
وَجَلَسَ بَعْدَ الْغُزَى بْنِ الْبُرَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرَ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ أَسْمَاءَ  
مَرَّ حَبِيبٌ وَهِيَ جَوَادٌ بِكَذَا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالْقَبِيَّانِ فَيَبْرُلُ عَلَيْهِمَا وَيَخْدَعُهُمَا مَرَّ حَبِيبٌ امَّ الْوَسْمِ  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
بچے لائے جاتے آپا برکت کی دعا کرتے اودن کے لیے اور خنیک کرتے اودن کی **عَنْ**  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبُرَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّمُهُ فَظَلَمْنَا سُدْرَةَ فَغَرَّحَلْنَا لَهَا حَبًا مَرَّ حَبِيبٌ امَّ الْوَسْمِ  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر ہم عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے خنیک کرنے کے لیے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈ لی تو اسکا  
منا منکل ہو گیا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى بِالْمُنْدَرِيِّ ابْنِ ابْنِ  
أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِينُ وَلَدٌ فَوَضَعَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخْذِهِ وَابْنُ أَسِيدٍ جَالِسٌ فَلَمَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَا مَرَّ ابْنُ أَسِيدٍ بِابْنِهِ فَا حُمِلَ مِنْ عَلَى فَخْذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا قَبَلُوهُ فَا سَتَقَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ الصَّبِيَّ







اور سب بار اجازت مانگے اندر آئے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہو پھر اجازت کا مثلاً یون کہے السلام  
 علیکم اودخل یا ایدخل فلان اب اگر مینوں بار کہے بعد یہی اجازت نہ ملے تو لٹ جاوے پھر اجازت  
 مانگے (انتہی مختصراً) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لاور نہ  
 میں شجر کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعب نے کہا ابو موسیٰ کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چوٹا  
 ہے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں سب سے چوٹا ہوں ابی بن کعب نے کہا اچھا تم جاؤ اور  
 ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہو یہی تھی کہ حضرت عمر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں کو کم سن شخص کو بھی معلوم  
 ہے۔ اس حدیث کو اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل  
 ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہو پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ  
 اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسیٰ کی روایت کو روہین کیا تاکہ مصلحت کی لحاظ سے  
 ایسا حکم دیا کہ چوڑے اور منافق لوگوں کو حد نہیں بنا کر بیان کرنے کی حرات نہ پڑے اور اگر حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو دیکھئے شخص کا ابو موسیٰ کے ساتھ اور  
 اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصوں کی روایت بھی خبر واحد ہے بہانہ کہ  
 تو اتر کے درجے کو نہ پہنچے (انتہی مختصراً) **عن** یزید بن ابی حصیقۃ مینہ الا سناد  
 دذاد ابن ابی عمیر فی حدیثہ قال ابو سعید ثبوت معہ فلان ھب الی عس  
 فقہ حدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا میں ابو موسیٰ  
 کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عن** ابی سعید الخدری  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کنا فی مجلس عبد ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کانی ابو موسیٰ الاشجری معصیا حتی وقف فقال انشد کمر اللہ کل سمیع اعدا  
 ینکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاستیذان ثلاث فان اذن لک  
 والا تارجح قال ابی قناد ان قال استاذت علی عمر بن الخطاب رضی اللہ تع  
 عنہ امس ثلاث مرات فاکم یؤذن لی فارجعت شرجیت الیوم فدخلت  
 علیہ فاکبرتہ ان جلیت امس فسلمت ثلاثا ثم انصرفت فقال قد سمعناک



أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ رَحِمَهُ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَوَايَتَهُ هُوَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَضْرَتِ عُمَرَ كُنْهِ دُرُوغَرِ اُسْے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انہوں  
 نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دوبار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے  
 یہ تین بار ہوئی بعد اوس کے ابو موسیٰ لوٹے حضرت عمر نے اُنکے پیچھے کیا پیچھا اور لوٹا لایا حضرت عمر نے  
 کہا اے ابو موسیٰ اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کو موافق کیا ہے تو گواہ لاؤ ورنہ  
 میں تمکو ایسی سزاؤں کا جس سے اوروں کو نصیحت ہو یہ سنکر ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے  
 لگے کیا تمکو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار سچو لوگ  
 ہنسنے لگے میں نے کہا تمہاری پاس ایک مسلمان یہائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو میں نے کہا  
 اے ابو موسیٰ جل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں بہرہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس  
 آئے اور کہا کہ یہ ابو سعید گواہ موجود ہیں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَخْبُرُ حَدِيثَ النَّبِيِّ  
 ابْنِ مَقْبِلٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ ثُمَّ رَحِمَهُ وَهِيَ جَوَادُ بَرَكْرَا **عَنْ** حَبِيبِ بْنِ عَمِيرَةَ أَيْامَ مَوْسَى  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِسْنَادًا عَلَى عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَكَادَ تَكَادَ وَجَدَهُ مَسْغُولًا  
 فَسَبَّحَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَلْبَرٍ رَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّهُ  
 قَدْ بَرَّكَ فَقَالَ مَا حَبَبَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَوْمًا بِهَذَا فَقَالَ لَتَقِيمَنَّ عَلَى صَدَا  
 بَلِيَّةٍ أَوْ لَا تَمُوتَنَّ تَخْرُجَ نَاظِرًا لِمَنْ يَجْلِسُ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَا أَتِيْهِ صَدِّكَ لَكَ عَلَى هَذَا  
 إِلَّا أَمْعُرُكَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا نَوْمًا بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ  
 خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَافِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَافِ  
 ثُمَّ رَحِمَهُ عُمَيْرُ بْنُ غَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَوَايَتَهُ هُوَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 بَارَاجَ اجازت مانگی انہوں نے سبھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے اپنی  
 لوگوں کو کہا ہم نے عبد اللہ بن قیس (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ اور ان کو پھر  
 بلا لے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا ہوا ایسا ہی حکم ہوا تھا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تم اس امر کو گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ گردن کا اپنی سزا  
 دوں گا ابو موسیٰ نکلی اور انصار کی مجلس آئے انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے ہی کوئی

دیکھا جو ہم میں کم سن ہے پھر ابو سعید اوٹھوا دراد نہوں نے کہا اہکوا ایسا بھی ہوا تھا حضرت عمر نے کہا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ حکم مجھ پر نہیں کہلا اور اسکو وجہ یہی ہے بازاروں میں معاملہ کرنا یعنی زمین تجارت  
 وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث سن کر جب حضرت عمر کو سب حدیثیں معلوم تھیں تو  
 اور کسی نے تمہارا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عَنْ** ابْنِ جُرَیجٍ بِحَدَّثِ الْأَسَدِ  
 عَنْهُ وَكَثَرُ دُرِّ حَدِيثِ النَّظَرِ الْجَانِبِ عَنْهُ الصَّفْوُ بِالْأَسْوَابِ ثُمَّ رَجَعَهُ دَهِيَّ جَوَابُ كُنْدَا اس  
 مین یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے کے لیے حدیث سو میں غافل رہا **عَنْ** ابْنِ جُرَیجٍ  
 الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْعَسَدُ بْنُ الْحَكَا  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ كَرِهَ يَدَانِ لَهُ فَقَالَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا  
 عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شَعْلٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا سَيِّدَ ذَانِ لَنَا فَإِنْ أُرِدْنَا لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنِي عَلَى  
 هَذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَعْلَمِ وَتَعَلَّتْ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّ  
 وَحَدَّ بَيْتَهُ يَجِدُ وَهُوَ مُحِيطُ الْمَلِكِ بِرِغْشِيَّةٍ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيْتَهُ نَمَّ يَجِدُ وَهُوَ قَالَا أَنْ جَاءَهُ بِالْبَيْتِ  
 وَحَدَّ هَذَا قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقْدَمَ وَجَدْتُكَ قَالَ نَعَمْ أَيْ بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ قَالَ سَعْدُ بْنُ كَالٍ يَا أَبَا الطُّغَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْحَكَاكِفِ لَا تَكُونَنَّ عَدُوًّا عَلَيَّ أَحَدًا يَكُ سَوْلَ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاحْبَبْتُ أَنْ أَتَشَكَّبَ **مَرْجَعُهُ** أَبُو سَيِّدٍ الْأَشْعَرِيِّ  
 روايت ہے کہ اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے  
 او نہوں نے اجازت نہ دی اگوا اندر آئے کی پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے السلام علیکم  
 اشعری ہے پہلے نام بیان کیا پھر کنیت پر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی شبہ  
 نہ رہے آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بلال لاؤ ابو موسیٰ کو بلال لاؤ پھر وہ آئے  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم کہیں لوٹ گئے تم کام میں تھے انہوں نے کہا میں نے  
 سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو

تو بہترین تو لوٹ جا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لاہین تو میں کروں گا اور کروں گا  
 (یعنی سزا دوں گا) ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر ابو موسیٰ کو گواہ  
 مانگا تو شام کو منبر کے پاس تمکو ملین گے نہیں تو نہیں ملینگے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو  
 منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ سے موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسے ابو موسیٰ تم کیا کہتے  
 ہو تمکو گواہ ملا اور وہوں نے کہا ان ابی بن کعب موجود ہیں حضرت عمر نے بیک وقت وہ معتبر ہیں حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ان کو انہی لطیفیل رکیزیت ہو ابی بن کعب کی ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں ابی  
 بن کعب نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تھے اسے خطاب کہے بیڑ  
 تم خطاب ست بنو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر (یعنی انکو تکلیف ست دوں)  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واہ سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اجاب سمجھا میں اسکو  
 زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہے کہ نہ ہی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب  
 کو تکلیف دوں نہ یہ طلب تھا کہ ابو موسیٰ جو بڑے ہیں **عَنْ** خَلِيفَتَيْهِ يَحْيَىٰ وَحُذَيْفَةَ الْأَسَدِ  
 غَيْرَ آتَاهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمَدِينُ رَأَيْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَابِ عَبْدًا لِأَعْلَى أَحْبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمْ يَكُنْ كَرَمٍ قَوْلٍ عَمْرٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَكَدَ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **بَابُ**  
**كَمَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ** اَنَا إِذَا قِيلَ مَنْ هَذَا جَبَّ كَوْنِي بَابُ رَعَى بَابُ رَعَى بَابُ رَعَى  
 كَرَمٍ هُوَ تَوَاسُّلُ كَيْسٍ جَوَابُ مَنِ ابْنِ نَامٍ لِيَدِ مَنِ هُوَنَ كَهْنَا مَكْرُوهُ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 قَالَ أَمَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَوْبَ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا أَقُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَذَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا **ترجمہ**  
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں  
 نے پکارا آپ بوجھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ بابر تھے یہ کہتے ہوئے میں تو میں ابی  
 ہوں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَنَا فَقَالَ الْعَبْدِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَنَا **ترجمہ**  
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بوجھا

کون ہو میں نے کہا میں ہوں آپ فرمایا میں تو میں ہی **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْاَسَدِ كَذَلِكَ  
 حَدَّثَنِي عَنْ كَاتِبِهِ كَثِيرَةً ذَلِكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ کہ آپ نے برا جانا میں  
 ہوں کہنے کو کہیو مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے تو اپنا  
 نام ایام القب جو مشہور ہو بیان کرے **باب** ثَعْلَبِ بْنِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَدِيرِ غَيْرِ كَ  
 مِ جہانم حرام ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي بَابِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَجٌ يَحْتَلِ بِه  
 رَأْسُهُ فَكَلَّمَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ تَنْظُرُ فِي لَطَعَتِكَ يَه  
 فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَجَلٌ مِنَ أَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ**  
 سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہوا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے  
 کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت مار رہا تھا آپ اس سے اپنا سر کھارہے تھے جب  
 آپ اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تجھے دیکھ رہا ہوں تو میں تیری آنکھ کو کو پختا اور آپ  
 نے فرمایا کہ تو ان سیلیوں کو بایا گیا ہے کہ آنکھ پھور پر اس کے گھر میں جہا بکھنے سے جہرام ہے  
**عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ  
 بَحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِدْرَجٌ يَحْتَلِ بِه رَأْسُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكَ تَنْظُرُ فِي لَطَعَتِكَ يَه  
 فِي عَيْنِكَ إِنَّهُ أَجَلٌ مِنَ أَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر  
 گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ اس سے انگلی کرتے تھے اپنے سر میں **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُجَاتِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ وَيُؤْتِي **ترجمہ**  
 وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ  
 بَحْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَامِ إِلَيْهِ يَسْقُصُ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَلِ بِه لَطَعَتُهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے  
 اسے تعالیٰ عنہ سے روایت ہوا ایک شخص نے جہانکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں  
 سوراخ سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اوٹھے پھر پگھلایا دیکھ رہا ہوں آپ کو آپ جاہتے تھے





**باب** يُسَلِّمُ الْكُفَّاءَ عَلَى الْمَائِيَّةِ وَالْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ سَوَارِ بَدَلٍ كَوَسْلَامٍ كَرَسَ  
 ادر تہوڑی آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں **عَنْ** ابْنِ مُهْرَبِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الْكُفَّاءَ عَلَى الْمَائِيَّةِ وَالْمَائِيَّةُ عَلَى الْقَلِيلِ  
 وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا سلام کرے سوار بیدل پر اور بیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تہوڑے سے بگ  
 بہت لوگوں پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب  
 بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس میں سے چند آدمیوں نے جواب دیدیا تو سب کی طرف سے کافی ہے جاد  
 اور جو کسیدہ جواب نہ دیا تو سب کہہ نگار ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ  
 اللہ وبرکاتہ پھر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم فقط اور سلام علیکم بھی درست ہے  
 اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب میں بھی علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا  
 بہتر ہے اور بخلاف ادا علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ علیکم  
 میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کاظم اللہ تعالیٰ کی حفاظت  
 میں ہو یا سلام معنون میں سلامتی کے ہے یعنی تم سلامت رہو انتہی مختصر **باب**  
**عَنْ** حُذْرٍ الْجَلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ رَاهِ مِینِ بَیِّنَةٍ كَاحِقٍ بِهِنَّ كَوَسْلَامٍ كَاجَابِ دِیَوِی  
 عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ حَلَفَةَ قَالَ قَالَ أَبُو حَلَفَةَ كُنَّا نَقُودُ بِأَكَاذِ نَزِيْرَةٍ نَقْدُكَ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ مَا أَكْمَرُ وَلَيْعَابِ الْمَصْعَدَاتِ  
 اجْتَبِجُوا حَالِ السَّ الصُّعَدَاتِ تَقْلَمُ كَأَنَّمَا قَعْدُ نَا لِقَدِيرٍ مَا بَآسِ تَقَعْدُ كَأَنَّمَا أَكْرُ وَتَحْدُثُ  
 فَقَالَ إِنَّمَا كَأَنَّمَا وَحَقُّهَا عَصُ الْجَبَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ ترجمہ عبداللہ بن ابی طلحہ  
 سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اتنے  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آئے فرمایا تمکو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب  
 ہے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی بڑے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ اور ہر دو  
 کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرنے تھے آئے فرمایا اچھا اگر نہیں باتے تو اس کا حق ادا کرو وہ  
 کیا ہے انکہہ نیچے رکھنا اور جیسی عورتوں کی طرف بد نظر نہ کرنا اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتیں کرنا رجب کو خوش ہون اور ان کو فائدہ پہنچانے کے لئے **عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخَدْرِیِّ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ** أَيَاكُمْ وَالْجُلُوسُ فِي  
 الظُّلُمَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ نَجٍّ لَيْسَ تَشَدُّتْ فِيهَا قَالِ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَيْكُمْ إِلَّا الْجَلِيسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ  
 قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ  
 ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم راہوں میں شیرو  
 سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سے اپنی مجلسوں میں بیٹھو بغیر نہیں ہو سکتا باتیں کرنے کو آپ  
 نے فرمایا اگر تم نہیں ملتے تو راہ کا حق ادا کرو اور انہوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے  
 فرمایا انگلیہ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری  
 بات سے منع کرنا **عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمٍ بِفَنَاءِ الْأَسْنَادِ** ترجمہ وہی جو ابو پرگزرا کا کتاب  
 مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ سلمان کا حق یہی ہے سلام کا جواب دینا **عَنْ**  
**ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ**  
**يُحِبُّ الْمُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ وَرِجَافَةُ الْبَتْمَةِ وَبِعَادَةُ الْكُرْبِ**  
**وَاتِبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعَهُ يُوسِلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ تَابِعَهُ**  
**مَدْرَةُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** ترجمہ ابو ہریرہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے  
 بہائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور  
 بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ قَبَلِ مَا هُنَّ بَيَا**  
**رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِذَا الْقَوِيَّةُ فَكَلِمَةُ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبُهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَاصْطَحْ**  
**لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمْدُ اللَّهِ فَكَلِمَتُهُ وَإِذَا مَرَّ عَلَى قَبْرٍ فَدَعَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ** ترجمہ  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے  
 حق مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے عرض کیا کیا کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا چھ تو مسلمان کو

نے تو اس کو سلام کر اور جیسے میری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ کو مشورہ چاہے تو اچھی سلام  
 دے اور جب جیسے اور الحمد للہ کہے تو تو یہی جواب دے دینے پر حاکم کہہ (اور جب بیرون ہو تو اگر  
 پرچہ کو بنا اور جب مردوں کے لڑاکو خزانے کے ساتھ رہے **کتاب** التَّحْقِیْقِ عَنِ ابْنِ اَبِی کَرِیْمٍ  
 اَنْکُتَابِ بِالسَّلَامِ وَکَیْفَ یُرْوَدُ عَلَیْکُمْ بِہِوٍ اور رضاری کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کرین  
 تو کیسے جواب دے اس کا بیان **عَنْ** اَبِی بَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَخْلَ الْکِتَابَ فَقُولُوا وَ عَلَیْکُمْ مَرَّجَمِ  
 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو  
 اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کو جواب میں دے کہ **عَنْ** اَبِی بَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَخْلَ الْکِتَابَ فَقُولُوا وَ عَلَیْکُمْ مَرَّجَمِ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ  
 اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیزکر جواب دینے آپ نے فرمایا دے کہ **عَنْ** اَبِی بَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَخْلَ الْکِتَابَ فَقُولُوا وَ عَلَیْکُمْ مَرَّجَمِ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب ہم کو سلام کرتے ہیں تو  
 اور ان میں کا ایک کہتا ہے السلام علیکم (یعنی تم مرد و ماں کے معنی سوت) تم کہو علیکم (یعنی تم مرد  
**عَنْ** اَبِی بَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَخْلَ الْکِتَابَ فَقُولُوا وَ عَلَیْکُمْ مَرَّجَمِ  
 قَالَ فَقُولُوا وَ عَلَیْکُمْ مَرَّجَمِ وہی جواب دے کہ **عَنْ** اَبِی بَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَخْلَ الْکِتَابَ فَقُولُوا وَ عَلَیْکُمْ مَرَّجَمِ  
 فَقَالَ اَسْتَاذَنْ رَفِطَ مِّنَ الْيَهُودِ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالُوا اَلْسَامُ عَلَیْکُمْ  
 فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بَلْ عَلَیْکُمُ التَّامُّ وَالْعَفْ رُکُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 اَللہُ عَلَیْکُمْ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّ اَلرُّفُوفَ فِی الْاَمْرِ کَلِمًا فَقَالَتْ اَللہُ  
 تَسَمَّیَ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَ عَلَیْکُمْ مَرَّجَمِ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ چند یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس رہنے کی راہ اپنے اجازت دی وہ آئے انہوں نے کہا السلام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا تمہارے اور پر سام ہوا اور لعنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اس جہل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ فرماتا ہیں جو انہوں نے کہا اپنے فرمایا میں نے ترا سکا جواب دیدیا اور علیکم کہدیا رہس اتنا ہی جواب کافی تھا اور تم نے جواب دیا وہ اس سے زیادہ سخت تھا اور یہی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے **احسن** الزہری رحمہ اللہ اسناد فی حدیثہما جویعاً قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ دَعَا بَيْنَ كُمْ وَالْوَأْدُ ثُمَّ جِئْتُمُوهُ جَوَابًا بَرَّكَرًا اس میں علیکم ہے بغیر واو کے **احسن** عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اَنَّى السَّجِيَّةُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْيُحْدُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ سَخِيٌّ لَّہُ تَعَالٰی لَعَنَہُمْ اَقُلْتُ بَلْ عَلَیْكُمْ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا لَکُورْنِ فَاَحِشَّةٌ فَقَالَتْ مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوْا اَنْتَ قَالِ اَوَّلَیْسَ قَدْ رَدَدْتِ عَلَیْہِمْ الذَّنْبَ قَالُوْا اَقُلْتُ وَعَلَیْكُمْ ثُمَّ جِئْتُمُوہُمْ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةُ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہوں نے کہا السلام علیکم یا ابا القاسم آپ فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بل علیکم السلام و الذام لیسے تمہارے ہی اور پرست ہوا اور برائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امی عائشہ بد زبان مت ہو انہوں نے کہا آپ نہیں سنا یہود نے جو کہا آپ نے فرمایا میں نے سنا جو یہود نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا جو انہوں نے کہا تھا وہ ادنیٰ پر پیر دیا **حسن** الزہری رحمہ اللہ اسناد غیر ائسہ قال قَطِطْنَتْ بِہُمْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سَبَّحْتُمُوہُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالنَّفَحْشَ وَ رَادَ مَا نَزَلَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا جَاؤُکَ حَیْوَکَ بِمَا لَکَ یُحِبُّ لَکَ بِہِ اللہُ اِلَ الْحَبِیْءِ لَا یَسِرُّ ثُمَّ جِئْتُمُوہُ جَوَابًا بَرَّكَرًا اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اون کی بات کو سمجھ گئیں انہوں نے گالیان دین انور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر اے عائشہ کیونکہ اللہ تعالیٰ بد زبان کو نہیں پسند کرتا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُنَّارِی وَاِذَا جَاؤُکَ حَیْوَکَ بِمَا لَکَ یُحِبُّ لَکَ بِہِ اللہُ اِلَ الْحَبِیْءِ لَا یَسِرُّ

اور اسی نے جب یہ آتے ہیں میرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ دیا اللہ نے نہیں سلام  
 کیا **عَنْ** حَاجِبِ بْنِ حَبِیدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودٍ  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَدَّ عَلَيْهِمْ  
 فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ نَدَوْتُ عَلَيْكُمْ  
 وَإِنَّا لَنَجِيبُ عَلَيْكُمْ وَلَا يَجِيبُونَ عَلَيْكُمْ **عَنْ** حَاجِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 ہے یہود کے چند لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السلام علیک یا ابا القاسم  
 آپ نے فرمایا وہ علیکم حضرت عائشہ عظمیٰ ہوئیں اور انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا ان کا  
 کہنا آپ نے فرمایا میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کہتے ہیں وہ قبول ہوتی ہے  
 اور انکی دعا قبول نہیں ہوتی راہیابی سہا کہ اولیٰ ہوت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے  
**عَنْ** ابْنِ کُرَیْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
 تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطُرُوهُ **عَنْ** حَاجِبِ بْنِ  
 تَجِيبَہ ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود  
 اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو  
 اسکو دباؤ تنگ راہ کی طرف **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول  
 ہے کہ ذمی کا فریبچہ راستہ میں سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کوئے میں تنگ راہ پر چلے اگر مسلمان  
 اس راہ پر چلتے ہوں اور جب چوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں مگر تنگ کرنے سے یہ طلب نہیں ہے کہ  
 اسکو لڑ ہی میں گراوے یا دیر رکاوہکا یہود نچا دے اور اختلاف کیا ہے علمائے کافرون کو  
 سلام کرنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ اجتہاد انکو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب  
 میں صرحت و علیکم کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول  
 ہے کہ اہل کتاب کو اجتہاد اسلام کرنا درست ہو اور یہی منقول ہے عبداللہ بن عباس اور ابی امامہ  
 اور ابن ابی معیر سے اور جس جماعت میں مسلمان مادر کافرون ہوں اس جماعت کو سلام  
 کرنا درست ہو لیکن نیت کرے مسلمان کی اتنے مختصراً **عَنْ** سَمِیْلِ بْنِ أَدِیَسَ  
 وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْفَ إِذَا لَقِيتُمْ الْيَهُودَ فِي حَلِيقَتِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ



اور میرے بھید کی بات سنی جتنا کہ میں تجھ کو منع نہ کروں **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
 عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن سے یہ حدیث فرمائی بیشہ  
 تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدشت میں ہر جہاں ہو گا غیر امروہ اٹھانا اور میرا  
 منع نہ کرنا یہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کرنا  
 درست ہے **ع** الحسن بن عبید اللہ یطی، الا سیسادی مثله، ترجمہ وہی جو اوپر گذرا  
**باب** اباحۃ الخروج للنساء لفتنۃ حاجتہ الانسان عورتوں کو ضروری حاجت  
 کے لیے باہر نکالنا درست ہے **ع** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجت سؤدہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعد ما ضرب علینا الحجاب یقوی حاجتہا وكانت امراة  
 جسیمة تخرج النساء جمعا لا تحض علی من یقرہا نداءا عن من یخطب فی اللیلۃ فی اللیلۃ  
 عنہ فقال یا سؤدہ ما تخفین علینا فانظر لہ کیف تخرجین فانک کانت راجعہ  
 وارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منی راکۃ لیتعشی فی یدہ عرقی فدخلت فقال  
 یا رسول اللہ انی خرجت فقال لعمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذا وکذا قالت فادعی  
 اللہ الیک فخر فرفع عنہ وکات العرق فی یدہ ما وضعہ فقال انک قد اذن لکن ان تخرجین  
 لحاجتک فی ریاۃ ابی بکر یفزع النساء جمعا اذا ابوبکر فی حدیثہ فقال ہنا  
 یخفی البعاد ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب امروہ  
 کا حکم ہوا ارس کے بند سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت  
 تھیں جو سب عورتوں سے نکلی بہتین موٹا پیسے میں اور جو کوئی اذکو بھجپاتا تھا اس سے چھپ نہ  
 سکتی تھیں (دینے وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو دیکھا اور کہا اے سؤدہ  
 قسم خدا کی تم اپنے تئیں جسے چاہا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سودہ لوٹ  
 آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رات کا کہا نا کہا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں  
 ایک ٹہنی تھی اتنے میں سودہ آمین اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نکلی تھی تو عمر نے مجھ پر  
 ایسا کلام کیا اسی وقت آپ پر وحی کجا حالت ہوئی بہرہ حالت جانی رہی اور ٹہنی آپ کے ہاتھ



ہی میں تھی آپؐ اسکو رکھنا نہ تھا آپؐ فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت لیے نکلنے کی ہشام نے کہا  
 سے مراد پانچواں کی حاجت ہر **ف** نوری علیہ الرحمۃ نے کہا احدیث کو یہ نکلا کہ عورت قضا کی  
 حاجت کو لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کو جاسکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس  
 قسم کا حجاب بغیر پردہ حضرت کی بی بیوں سے خاص تھا جس میں منہ اور تہہ پیلان ہی نہ کہلین اور  
 انکو کپڑے کے اندر بھی اپنا جتہ دکھانا درست نہ تھا کہ حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت  
 زینب کی وفات ہوئی تو انکی نعش پر ایک قبر سا بنا دیا تھا تاکہ اونکا جتہ معلوم نہ ہو اسے **ع**  
 ہشام رحمۃ اللہ علیہ قال وکانۃ امراۃ یفزع الشاۃ جتہا وکال انہ لیکفشی  
 ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ع** ہشام رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ع**  
 عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان اذ ما بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن یخرج  
 باللیل اذا تبارک الی المناجع وهو صغیر اقیہ وکان عمر بن الخطاب رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ یقول لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارجب یشاءک فکرم یکت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم یفعل فخرجت سودۃ بنت زمعہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 لیکۃ من الیکائے عشاء وکانۃ امراۃ طویلۃ فنادا ہا عمر اقل عمر فنادک یا سودۃ  
 حیو صاعلی ان ینزل الحجاب قالۃ عائشۃ فأنزل الحجاب **ع** ترجمہ ام المومنین عائشہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان رات کو نکلتی تھیں  
 جب پانچواں کو جاتیں اور ان مقاموں کی طرف جو دینہ کے باہر تھے اور وہ صاف کہلی جگہ میں تھیں  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں  
 رکھیے آپؐ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت  
 وہ ایک لبنی عورت تھیں حضرت عمرؓ نے انکو آواز دی اور کہا مجھے پہچان لیا تمکو اسے سودہ بنت  
 زمعہ اور یہ سدا سٹے کیا کہ پردہ کا حکم او ترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پردہ  
 کا حکم او تر **ع** ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ع**  
 تحریک الخکوۃ بالاجنبیۃ والذخول علیہا حبیبی عورت کے ساتھ مہمانی کرنا اور اسکو  
 پاس جانا حرام ہے **ع** حیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَايَسِيْتُمْ رَجُلًا عِنْدَ امْرَأَةٍ يَتَيْبُ اِلَّا اَنْ يَكُنْ نَاحِيًا اَوْ فَاحِشًا ثُمَّ رَجَعَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ سَوْرَتِ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَمَا خَيْرًا وَارَءَهُ كَوْنِي مَرَدَّ كَسِي عَدْرَتِ ثِيْبٍ كَمَا  
 بَاسَ رَأْسَ كَوْزٍ هَبْ كَرِيكًا اَوْ سَوْرَتِ كَاخَا وَنَدَّ بِهَا اسْكَاحَ حَرَمٍ هُوَ **ف** نَزَلَتْ فِيهِ رَحْمَةُ رَبِّكَ  
 ثِيْبٌ كِي قَبِيهِ اسْوِطُ لُكَاكِي كَمَا بَكَرَهُ تَوَرَدُونَ سَعَى عَلِيٍّ هِيَ رَسْمِي هِيَ اَوْ حَبِي ثِيْبٌ كَارِئُهَا مَنَعَ هُوَ اَتَوْ  
 بَاكَرَهُ كَارِئُهَا بَطْنِ اَوَّلَ مَنَعَ هُوَ كَا اَوْ مَحْرَمٍ سَعَى مَرَادُهُ شَخْصٌ هِيَ جَسَدٌ هِيَ كَيْسَ كَيْسَ كَيْسَ كَيْسَ  
 هُوَ جَيْسَ بَابُهَا لِي جَابِرُ مَرْوَانَ دَاوَاوُ غَيْرُهُ **عَنْ** عَقِيْبَةُ بَنِ حَاوِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ  
 رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَوْلِيَاءِ  
 كِيَا رَسُوْلَ اللهِ اَقْدَايْتُ الْحَمُوْلَ قَالَ الْحَمُوْلُ الْمَوْتُ **ترجمہ** عَقِيْبَةُ بَنِ حَاوِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 رَوَايَتِ هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَرَمَا بِحُجْمِ عَدْرَتُونِ كَيْسَ جَانِسُ سَوَاكِي شَخْصِ  
 اَلْفَارِي بُولَا يَارَسُولِ اللهِ اَلْكَرْدِيُوْرُ جَاوِسُ اَبُو فَرَمَا يَدِيُوْرُ تَوَسُوْتِ هُوَ **ف** كَبُوْتَهُ دِيُوْرِيُوْرُ  
 بِرَسْمِطِ كَرَسَمَتَا هِيَ تَوَا سَوَاكِي جَابِرُ شَخْصِ هُوَ سَعَى دَسْتَانِ مَنِ يَرِسِي رَسْمِ شَاخِ هِيَ  
 عَدْرَتِيْنِ اَكْثَرُ اَبْنِي دِيُوْرُونَ اَوْ جَيْسَتُونِ كَيْسَ سَامَنِي لُكْتِي هِيْنِ اَوْ رَسْمِطِ حَرَمِ كَيْسَ اَوَّلِ كَيْسَ  
 اَبْنِي اَعْضَا كَوَلِي رَسْمِي هِيْنِ يَرَمَاثِ قَبِيْعِ اَوْ رُخُوْنَا كَيْسَ **عَنْ** يَزِيْدُ بَنِ اِيْحَمِيْلٍ  
 حَدَّثَنَا بَعْضُ اَوْلِيَاءِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وَهِيَ جَوَاوِرُ كَبُرَا **عَنْ** اَبْنِ فَخْرِ بْنِ قَالٍ وَكَيْسَ  
 اَلْيَكْتِ بَنِ سَعْدٍ يَحْذُوْلُ الْحَمُوْلَ اَحْوَالُ الدُّوْجِ وَمَا اَشْيَا مِنْ اَقَارِبِ الدُّوْجِ اَبْنِ الْعَصِيْرِ  
**ترجمہ** بِيْثُ بَنِ سَعْدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْسَ تَبِيْ حَدِيْثِ مَنِ جَوَايَا هِيَ كَحَمُوْتِ هُوَ تَوَحُّوْسُ  
 مَرَادُ خَاوِنْدِ كَيْسَ غَزِيْرَا فَرَمَا مَنِ جَيْسَ خَاوِنْدِ كَا بَهَامِي يَا اَوْ سَكَيْ جَابِرُ كَا بِيْطَا رَاوِنْدِ كَيْسَ بِيْزُوْرُ  
 سَعَى عَدْرَتِ كُوْرُ كَلْحِ كَرَمَا دَرَسَتْ هُوَ تَوَدَّ سَبْ جَمُوْمِيْنِ دَاخِلِ مَنِ اَوَّلِ سَعَى پَرْدَ كَرَمَا جَابِرُ هِيَ سَوَا  
 خَاوِنْدِ كَيْسَ بَابُ يَادَاوَا اَوْ سَكَيْ كَيْسَ بِيْطُ كَيْسَ كَوَدِ مَحْرَمِ مَنِ اَوَّلِ سَعَى پَرْدَ صُرُوْرِيْنِ هِيَ **عَنْ**  
 عَبْدِ اللهِ عَجِيْزِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا اَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ  
 دَخَلُوْا حَالِي اَسْمَا رَضِيََتْ عَنْهُمْ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ  
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهِيَ تَحْتَ كِيُوْسِيْنِ تَوَاهُمُ فِكْرُهُ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى  
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَالَ كَرَمَا اَخِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ قَدْ

بَرَّاهُمْ كَمَا فِي الْكِتَابِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدُ خُلُقٍ  
 رَجُلٌ بَعْدَ يَكُونِي هَذَا عَلَى مُشْيَبٍ إِلَّا وَنَعَهُ رَجُلٌ أَوْ أَشْنَانٍ ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
 الْعَاصِ سَوْدَايَتِ بَوْنِي مَانُخَمِ كَيْ جَنْدَلُكُ اسْمَارِ بَنَتِ عُمَيْسَ كَيْ بَاسِ كُيْ اِبْرَ بَكْرَ صَدِيقِ رَشَنِ اسْمِ  
 تَقَالِي عَنْهُ هِيَ آسَ اَوْ سَوَقَاتِ اسْمَارِ اِدْنِ كَيْ نَكْلَحِ مَيْنِ تَهْمِينِ اِدْنِ هُونِ نِي اُكْمُو دِيكُمَا اِدْرِبَرِ اِجَانَا  
 اَوْ زَكَا اَنَا بِرِ رَسُولِ اسْمِ صَلِي اسْمِ عَلِيهِ وَسَلَمِ سَ بِيَانِ كِيَا اِدْرِبَرِ كَمَا كَرِ مَيْنِ نِي لَوِ كُوْنِي بَرِي بَاتِ نَهِيُو  
 دِيكِي اَبِ نِي فَرَمَا يَا اسْمَارِ كُو خَدَانِي بَاكُ كِيَا هِي بِرِ وَفَلِ سَ بِرِ رَسْمِلِ اسْمِ صَلِي اسْمِ عَلِيهِ وَسَلَمِ نِي  
 بِرِ كُثْرِي هُوِي اِدْرِبَرِ مَا يَا اَجِ سَ كُوْنِي شَخْصُ اسْمِ سَوْرَتِ كَيْ كَرِ مَيْنِ نِي جَابُوِي جَبَا حَا وَنَدَانَا  
 هُوِي نِي كُثْرِي نِي هُو اَمَكُ اِيَكُ يَادُو اَدْمِي سَا تَه لِي كَرِفَ نُو دِي عَلِيهِ اِرْحَمْتِي نِي كَمَا ظَاهِرِ  
 حَدِيثِ سُوِي نَكَلْتَا هِي كُو دُو بَاتِنِ مَرْدِ جَنْبِي عَوْرَتِ كُو سَا تَه فُلُوتِ كَرِ سَكْتِي هِيْنِ لِي كِيْنِ شَبْهُ  
 قَوْلِ هَارِي اَصْحَابِ كَيْ نَزْدِيَكِ يِي هِي كُو دِهِي حَرَامِ هِي اَوْ حَدِيثِ كِي تَادِيلِ يُونِ مَوْ سَكْتِي هِي  
 كَرِ اِدْرِ دُو لُكُ هِيْنِ جُوْنِيَكِ اَوْ صَالِحِ هُونِ **بَابُ** بَيَانِ اَنَّهُ لِي كَيْ كَيْ لِي كِي لِي كِي  
 خَالِيَا بِاَمْرِهِ وَكَانَتْ زَوْجَتُهُ اَوْ مَحْرَمًا لَهُ اَنْ يَقُولَ هَلْ هِيَ فُلَا تَه لِي كِي نِي كَيْ نِي كَيْ نِي  
 الشَّوْخُ مَوْ شَخْصُ كِي عَوْرَتِ كُو سَا تَه فُلُوتِ مَيْنِ هُو اِدْرِ دُو سَرِ شَخْصُ كُو دِي كَيْ نُو اُسِ سَ كَبَرِ  
 كُو مِيرِ لِي لِي يِي اَوْ مَحْرَمِ هِي تَا كُو اُسْكُو بِرِ كَانِي نِي هُو **عَنْ** اَلْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنْ  
 السَّيْفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ اِحْسَانَ لِي سَا تَه فُلُوتِ رَجُلٌ كَدَّ عَاهُ فُجَاءَ  
 فَقَالَ يَا فُلَانُ هَلْ هِيَ زَوْجَتِي فُلَا تَه فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَوْ كَيْ نِي اَطْلُ نِي بِرِ كَلْبِ  
 اَكُنْ اَطْلُ نِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَلِي مَيْنِ  
 اَلْاَنْسَانَ مَجْعَرِي اَللَّحْمِ رَحِمَهُ اَللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَ رَوَايَتِ هُو رَسُولِ اسْمِ  
 صَلِي اسْمِ عَلِيهِ وَسَلَمِ اِبْنِي اِيَكُ لِي لِي كِي سَا تَه تَه اَتَنِي مَيْنِ اِيَكُ شَخْصُ سَا تَه سُو كَذَرِ  
 اَبِ نِي اُسْكُو بَلَا يَادُو اِيَا اَبِ نِي فَرَمَا اِيَا سَ نَدَانِي يِي مِيرِ فُلَا نِي لِي لِي هِي وَهِي شَخْصُ بُولَا  
 يَا رَسُولَ اسْمِ مَيْنِ اَكُرِ كِي بِرِ كَانِ كَرْتَا تَوَا بِرِ كَانِ كَرْنِي وَالَا نَهِيْنِ اَبِ نِي فَرَمَا شَيْطَانِ  
 اِنْسَانِ كَيْ مَدْنِ مَيْنِ اِيَا بِرِ تَرَا هِي جِي سَ نُونِ بِرِ تَرَا هِي رُو شَا يَدِ تِيرِ مَلِيْنِ دُو سَوِ  
 وَابِ كُو نِي مِيرِ اِيَكُ اِجْنِي عَوْرَتِ كُو سَا تَه جَابُوِي مَيْنِ **عَنْ** صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ



بابتین کہیں پہ پہن کر ہی ہوئیں لوٹ جانے کو اور آپ ہی اُنکے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو  
 پہنچا دینے کو یہ بیان کیا حدیث کو مثل حدیث عمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ میں پہنچتا ہے اور اس میں پہنچنے کا ذکر نہیں  
**باب** میں آئے اجلسا فوجد رجلاً فحس فیہا واکلاً وراءہم جو کوئی مجلس  
 میں آئے اور صف میں جگہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہیں تو بیٹھ بیٹھ **عن** ابو قتادہ  
 النخعی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما کانہما جالسین فی المسجد  
 والناس معہما إذ أقبل فوجد ثالثاً فنادی اثنان إلى رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم وذهبوا قال  
 فوقفنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانا احداً احداً فی ثلثۃ فی الخلقۃ  
 فحس فیہا واکلاً الاخر فحس خلفہما واما الثالث فادبر ذاهباً فکانا فخرج  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبیرکم عن التثلیث التثلیث واما احکمکم  
 فنادی الا اللہ فاداه اللہ واما الاخر فاستحی فاستحی اللہ منہ واما الاخر فاعوذ  
 فاعوذ اللہ منہ ترجمہ ابو قتادہ لیشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد میں بیٹھے تھے اور  
 لوگ آپ کے ساتھ تھے جو اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک  
 چلا گیا وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں غالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا  
 لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا اُٹھ چلا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا  
 میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں ایک نے تو ہنسا دیا اللہ کے پاس اللہ نے اسکو  
 جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھسے) اللہ نے یہی اس کو شرم کی تیسرے  
 نے منہ پھیرا اللہ نے یہی اس کو منہ پھیر لیا **عن** ابن ماجہ عن عبد اللہ بن ابی طلحہ حدثہ  
 فی حاکم الاثنان فوجد ثالثاً فنادی اثنان إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال لا یفتقن احکمکم التعلیل میں تھک لیس فی ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کسی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر آپ کے منہ میں  
 فرومی نے کہا یہ نہیں حیرت کر لے ہے توجو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کر دین یا اور کسی دن کسی

جگہ بیہ جاوے وہی اس جگہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اس کا ادھانا جائز نہیں اسی حد سے  
 ہمارے صحابہ عین سے متشی کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ عین پر  
 دے کرے یا قرآن پڑھنے کے لئے یا تعلیم شرعی کے لئے تو وہ اس کا حقدار ہے اور دوسرے  
 اس جگہ میں نہ درست نہیں اتنی متبرحم کہتا ہے کو ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہئے اور اگر مسجد میں  
 کسی کی جگہ عین بھی ہو اور دوسرے کو معلوم ہو وہ اس جگہ بیہ جاوے تو اس کا ادھانا درست  
 نہیں اور یہی صحیح ہے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ دَخَلَ مِنْكُمْ مَسْجِدٌ أَنْ يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ  
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص  
 دوسرے کو نہ اٹھادے اس کی جگہ سے بہرہ اُس جگہ بیٹھے لیکن پہل جاؤ اور جگہ دوسری پر  
**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ دَخَلَ مِنْكُمْ مَسْجِدٌ أَنْ يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ  
 اور نہ تو نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ دَخَلَ مِنْكُمْ مَسْجِدٌ أَنْ يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ  
 ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو  
 اس کی جگہ سے نہ اٹھادے بہرہ اُس جگہ بیٹھے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے  
 جیلانی جگہ سے اٹھتا تو وہ اُس جگہ نہ بیٹھے اگرچہ اس کی رضا مندی سے بیٹھا جائز ہے مگر یہ  
 احتیاط تھی کہ شاید وہ دل میں ناراض ہو **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ دَخَلَ مِنْكُمْ مَسْجِدٌ أَنْ يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ وَلَا يَتَوَضَّعَ فِيهِ  
 ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے

اور ہا کر آبِ رحمان نہ پیئے لیکن یوں کہ پہلے جازو کا **باب** اِذَا قَامَ مِنْ تَحْلِيلِهِ شَرَعَ عَادَ  
 فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا **باب** کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پہر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیارہ جفتہ  
 ہے **عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ**  
**إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي حَدِيثٍ أَرَعُوْا نَتْمَ قَامَ مِنْ تَحْلِيلِهِ فَهُوَ رَجَعُ إِلَيْهِ**  
**فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا** ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھڑا ہو اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا (کسی حاجت کے لیے)  
 پہر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیارہ جفتہ رہے **باب** مَنَعَ الْمُحَنَّتِ مِنَ الدُّخُولِ  
**عَلَى النِّسَاءِ الْأَخْيَارِ** زمانہ اجنبی عورتوں کے پاس نہ جاوے **عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ**  
**اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ عِنْدَ هَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ**  
**فَقَالَ لَا تَخْنِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِي أُمِّ يَكَّةَ إِنَّ فَخْرَ اللَّهِ لَكُمْ**  
**الطَّائِفُ غَدًا فَأَيُّيَ أَذْلَكَ عَلَى بَنِي غَيْلَانَ يَا تَهْمَانُ قَبِيلُ يَا رَجَبُ وَتَلْدُ بَوَيْثَمَانَ**  
**فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ هُوَ لَا عَلَيْكُمْ**  
**ترجمہ** اُمّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو ایک محنت دان کے پاس تھا  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے تو اوس نے ام سلمہ کے بیٹائی سے کہا اے عبد اللہ  
 بن ابی اسیم اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تمکو فتح دے تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتا دوں گا وہ  
 سامنے جب آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بٹن ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ  
 معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے پینے مولیٰ ہے اور عرب مولیٰ عورتوں کو پسند کرتے  
 تھے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی اپنے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارا سے  
**پاس** **ف** تو دوسری علیہ الرحمۃ نے کہا اُس محنت کا نام ہیت یا تنب تھا یا ماتع اور پہلے  
 وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں  
 ادن لوگوں میں داخل کر کے جو کچھ سے کہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے بعد اوس کے  
 اپنے منع کر دیا اور محنت دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اور سپر کوئی عذاب نہیں  
 کہو نہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تمکین بناوے یہ ملعون ہے اپنے مختار





بَعْدَ ذَلِكَ يَخْدِمُ فَكَفَفْتُ سَيْسَا سَهُ الْفَرَسِ فَكَأَنَّهَا اَعْتَقَتْ فِى مَرْحَلَةٍ اسما بنت ابی بکر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوی  
 زادہا سی تھے اور اون کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی  
 اور ان کے گھوڑے کو چراتی اور ستاراکام گھوڑے کا اور سائیس ہی کرتی اور گھٹلیاں ہی کوٹتی  
 اور ان کے اونٹ کر لیے اور چراتی ہی اوسکو اور پانی ہی پلاتی اور ڈول ہی سی دیتی اور آٹا ہی  
 گوندہتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہم سایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا  
 دیتیں اور وہ بڑی محبت کی عورتیں تھیں۔ اسامہ نے کہا میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پر دی تھی گھٹلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ  
 مقطعہ دینے سے دو میل تھا ایک میل چپہ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس اونٹن کا اور اونٹن  
 چپہ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گھٹلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ملے اور آپ کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ کے آپ نے مجھے بلایا بہر اونٹ کے بیٹھانے کی بل  
 بولی رخ ناخ تاکہ اپنے پیچھے جھکو سوار کر لیں مجھے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گھٹلیوں  
 کا بوجھ میری اٹھانا میرے ہاتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہو رہی ہے ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہو  
 اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسامہ نے کہا بہر او بکر نے ایک لوٹدی مجھے بھی وہ گھوڑے  
 کا سارا کام کرنے لگی گویا وہوں نے مجھے آزاد کر دیا **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ کام  
 جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانور دن کی خدمت کرنا آٹا گوندہنا یہ کام میں جو مروت اور حسن  
 معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئیں ہیں لیکن  
 یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں انکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو  
 ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت ہو انکا نہ کرے دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اس حدیث سے  
 یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کہہی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے  
 مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کہہی صرف نفعت دی جاتی ہے تو اوس کے فروخت  
 کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پہنک دی جاوین جیسے گھٹلیاں چندیاں وغیرہ  
 انکا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے ہنسکی

ہر جی تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہر خصوصاً جب ادرنیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں اور  
 قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول امیر مسلم کی کیونکہ اسما و ابوبکر کی بیٹی اور  
 عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تھیں تو گویا آپ کے گھر والوں کی طرح تھیں اور اور کسی کو ایسا کرنا  
 درست نہیں **انتہی مختصر احسن** **اَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَخْدِمُ الرَّبِيعَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ اَسْوِسُهُ فَمَكَرَ بَكْرُ بْنُ**  
**لُحَيْدَمَةَ شَيْئًا اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سَيَاةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَسِبُ لَوْ اَقُوْمُ عَلَيْكَ وَاسْوِسُ**  
**قَالَ كُتِمَ اِيْهَا اَصَابَتْ خَادِمًا لِمَلَأَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَاَعْطَاهَا خَادِمَةً**  
**قَالَتْ كَفَتْنِي سَيَاةُ الْفَرَسِ قَالَتْ عَنِّي مَسْنُونَةٌ فُجَاءَتْنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللَّهِ**  
**اِنَّ رَجُلًا فَعِيْرًا ارَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ قَالَتْ اِنَّ اِيْزَاصُكُ كَلَّ اَبِي ذَالِيقِ الرَّبِيعِ**  
**فَتَعَالَ قَا طَلَبَ اِلَيَّ ذَالِيقُ الرَّبِيعِ شَاهِدًا فُجَاءَ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللَّهِ اِنَّ رَجُلًا فَعِيْرًا ارَدْتُ**  
**اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ فَقَالَتْ مَا لَكَ يَا الْمَكِيْمَةَ اَلَا دَرَيْ فَقَالَ لَهَا الرَّبِيعُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**  
**عَنْهُ مَا لَكَ اَنْ تَتَعَبِي رَجُلًا فَعِيْرًا اَبِيعُ نَكَاحًا يَسْبِيحُ اِلَى اَنْ كَسَبَ نَبِيعُهُ الْجَارِيَةَ فَفَعَلَ**  
**عَلَيَّ الذُّبُرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَفَعَلَهَا فِي بَحْرِي فَقَالَ هَبِيْهَا فَقَالَتْ اِنَّيْ تَصَدَّقْتُ بِهَا**  
 ترجمہ اسماء سے روایت ہو میں نبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے کام کرتی اور ان کا ایک گھوڑا  
 تھا اور سکی بھی سائیس کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت تھا اور سکی لے  
 میں گھانس لاتی اور سکی خدمت کرتی سائیس کرتی پہرہ پہنو ایک نڈی ملی رسول صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاس تھیں اسے آپ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ  
 محنت میری اوپر سے اور سزاؤں ملی پہرہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ میں کیا  
 محتاج آدمی ہوں میرا ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے ساتھ میں دوکان لگا دوں میں نے کہا  
 اگر میں تم کو اجازت دوں ایسا نہ کہ نبیر خفا ہوں تو ایسا کہ جب نبیر موجود ہوں اور کوئی سامنے مجھے  
 کہو وہ آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میں جاہتا ہوں تمہاری دیوار کے  
 سامنے میں دوکان کروں میں نے کہا تجھ کو مدینہ پر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوا میرے گھر کے  
 یہ ایک بی بی تھی اسماء کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوانے کے لیے زبیر نے کہا اسماء تم کو کیا

ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو نیچے سے پہر وہ دوکان کرنے لگا یہاں تک کہ ادنیٰ روپ کیا یا  
 وہ نوادی میں نے اسکو ماتہ بیچا لی جو قوت زیر میرے پاس آئے تو اسکی قیمت کیسے پیر  
 کو دین ہو زیر نے کہا یہ میری محکمہ کہ دو میں نے کہا یہ میں صدقہ دی چکی ہوں **باب**  
**عَنْ رَسِيْدٍ مِّنْ أَهْلِ بَغْدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى**  
**ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكَ كَانَتْ**  
**ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِثْنَانِ دُونَ رَاحِلٍ مَّرْجَمٍ عَمْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کا ناہوسی کرین  
 تین آدمی ہوں میں سے تیسرے کے مرضی کے بغیر **ث** یہی تحریر ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی  
 اور بچ نہ ہو اور یہ مانعت عام ہے سفر اور حضر میں اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں مانعت ہے  
 اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ائمہ اسلام میں متفق مسلمانوں کو رنج دینے کے  
 لیے ایسا کرنے کے تھے لیکن اگر چہ آدمی ہوں اور دو آدمی میں سے کا ناہوسی کرین تو کچھ جیت  
 نہیں (نوی) **عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَمْرٍو**  
**عَمْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَالِكٍ مَرْجَمٍ وَهِيَ جَوَادُ بَكْرٍ عَمْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**  
**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ**  
**حَتَّى يَخْبُرَ الْوَالِدَ أَوْ الْبَنِيَّ أَوْ أَخِيَّ أَوْ إِخْوَانَهُ مَرْجَمُ عَمْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو ہم میں سے دوکاناہوسی کرین تیسرے کو  
 کر کے یہاں تک کہ اور لوگ ملین تم سے اس لیے کہ اسکو رنج ہوگا **عَنْ عَمْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا كَانَتْ ذَلِكَ**  
**يَحْزَنُهُ مَرْجَمُ وَهِيَ جَوَادُ بَكْرٍ عَمْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ**  
**حَتَّى يَخْبُرَ الْوَالِدَ أَوْ الْبَنِيَّ أَوْ أَخِيَّ أَوْ إِخْوَانَهُ مَرْجَمُ عَمْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
 کہنے کے یہاں تک کہ اور لوگ ملین تم سے اس لیے کہ اسکو رنج ہوگا **عَنْ عَمْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا كَانَتْ ذَلِكَ**  
**يَحْزَنُهُ مَرْجَمُ وَهِيَ جَوَادُ بَكْرٍ عَمْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
**ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ إِثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ**  
**حَتَّى يَخْبُرَ الْوَالِدَ أَوْ الْبَنِيَّ أَوْ أَخِيَّ أَوْ إِخْوَانَهُ مَرْجَمُ عَمْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی  
 چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر کو کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں)  
 جب تم سے کہا جادو سے عمل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جبر و غبار  
 کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر مگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا  
 ہے اسکا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارو  
 ہے ہر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل مین ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو بیٹھے بد نظر  
 نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لادیں اور سکون زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک  
 چلو پانی لیکر کلی کرے اسی پیالہ میں پیر موندہ ہووے پیر بامین ہاتھ میں پانی لیکر دامنا ہو چلا  
 دہوے پیر دایہ ہاتھ میں پانی لیکر بامین کہنی دیوے پیر دامنا پاؤں دہوے پیر بامین پاؤں  
 اس طرح جیسو ہاتھ دہوے تھے اور کہنیوں اور ٹخنوں کے بیچ مین نہ دہوے یہی اسی پیالہ  
 کے اندر دہوے پیر اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا اپنی طرف کا دہوے اور بعضوں نے  
 کہا اپنی شرمگاہ دہوے پیر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اس کے سر پر چھپے سے ڈالا جادو سے  
 اسکی تاثیر حدیث کو ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس عمل سے انکار کرے تو اس پر جبر  
 کیا جادو سے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضوں کے نزدیک جبر نہ ہوگا تاہنی عیاض  
 علیہ الرحمہ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اسکو حکم کرے اپنے گہر میں رہنے کا  
 اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گذر اسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیانہ کہا کہ سب مین جلنے سو زیادہ  
 ہے **انتہ مختصر باب** **الف** **الشیخ** باب جادو کے بیان میں **ف** بنو موسیٰ علیہ الرحمہ  
 نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جبر و غبار کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی  
 ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیاء کی اور بعضوں نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر کو پیدا  
 ہوتی ہیں ماذکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے  
 اور یہی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جبرائی ڈالتا ہے مرد اور  
 عورت مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں اس باب میں مذکور  
 ہیں ان سے یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے



پاس من آدمی آئے ابک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا باذن کے پاس لڑھ دو دنوں و ششتر تھے  
 جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس جادو  
 ہوا ہے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا البید بن اعصم نے پہر اوس کو کہا کا ہی میں جادو کیا  
 ہے وہ بولا کھنگی میں اور اون باون میں جو کھنگی سے چہرے اور زنجور کے بال کے غلاف میں  
 اوس کو کہا یہ کتنا کہنا ہے وہ بولا ذی اردان کے کنوے میں حضرت عائشہؓ نے کہا پہر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم انجو چند اصحاب کو ساتھ اوس کنوی پر گئے آپؐ نے فرمایا اسی عائشہؓ مسم خدا کی اور  
 کنوے کا پانی ایسا تھاجیس ہند ہی کا زلال درومان کے درختہ کجور کے ایسے تھو جیس شیطانون  
 کے سیرین نے عرصن کیا یا رسول اللہ آپؐ نے اوسکو جلا کیون نہیں دیا یعنی وہ جو بال غیر نکلی  
 اچھا فرمایا جھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھ پر معلوم ہوا لوگوں میں مشا دیہر کا میں نے حکم دیا  
 وہ گاڑ دیا گیا و ایک روایت میں ہے کہ آپؐ پر جادو ہوا خیال بندی کا کرنا کردہ کام کو حضرت  
 جابرؓ میں کر چکا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیوں سے محبت  
 نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا  
 کی پہر یہ حدیث فرمائی ایک روایت میں ہے میں نے کہا یا حضرت اوس جادو گر یہودی کو نہ کہو  
 اور شہر سے نکلوا دیجئے آپؐ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب میں کیون فساد کر اکر دن در شو و غل  
 نماؤں حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ اگر حضرت کر سچے دیکھ کر آپؐ کو جادو گر کہتے اور  
 شہریوں سے کہ جادو گر پر جادو نہیں چلتا جب آپؐ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے نزدیک آپؐ کو  
 جادو گر کہنا صحیح نہ ہوا (صفحہ الاخیار) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ**  
**رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ كُرَيْبَ الْحَدِيثَ بِقَصْتِهِ ثُمَّ حَدَّثَتْ**  
**ابْنَ مُكْرَمٍ وَقَالَ فِيهِ وَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَيْمَنَةِ فَظَلَّ الْجَارُ عَلَيْهِمَا**  
**تَحُلُّ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرَجْتَهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَتَى أَهْلًا أَحَدُ قَتَهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَتَى**  
**بِأَنْدَرِيَّتِ تَرْجَمَهُ دَهِي جَوَادٍ كَذَرَا** **بَابُ** **الَّتِي زَمَرُ كَابِيَانِ عَنْ** **اَكْبَسَ**  
**رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ**  
**مُسْمُومَةٍ فَكَلَّ مِنْهَا فَجَحَى بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَتْ عَنْ ذَلِكَ**

قَالَتْ أَرَدْتُ لَا فَتُكَلِّمَكَ قَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْطَلِكَ عَلَى ذَاكَ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَى سَائِلٍ قَالَ لَوْ أَكَلَا  
نَفْسُهَا قَالَ لَا قَالَ قَسَا زِلْكَ الْخَوْفُ فَنَافِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نہر ہلاک  
مکبری کا گوشت لیکر آئے آپ اس میں سے کھایا یہودہ عورت آپ کے پاس لائی گئی آپ نے پوچھا یہ تو سنے  
کیا کیا وہ بولی میں چاہتی تھی آپ کا بارڈا لیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے اتنی طاقت دینا والا نہیں  
کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے (حضرت علی نے کہا لوگوں نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول اللہ  
آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اور عورت پر اس سے بھی نکلنا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر  
بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کرتے (ارادی نے کہا میں ہمیشہ اس نہر کا اثر آپ کے گوشے میں  
پانا یعنی نشان اس نہر کا معاذ اللہ کیا سخت نہر تھا اس میں آپ کے کسی معجزے  
میں ایک سخت نہر سو ہلاک نہ ہوا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے بتا دیا کہ اس میں نہر ہے یہی  
ایک معجزہ ایک روایت میں ہے کہ اُس گشت نے کہا یا یہی معجزہ ہے یہ عورت مرد و وزینت  
حارث حرب کی بہن تھی جس کو حضرت علی نے خیر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ  
نے اُس عورت کو بشیر بن براء کے دارنوں کے سپرد کر دیا وہ اسی نہر سے مر رہا اور انہوں نے اس  
خبیث عورت کو قتل کیا (عنہما) (نوی) **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ يَحْيَى ثَابِتٌ أَنَّ يَهُودِيَّةً  
جَعَلَتْ سَمَافِي لَحْمٍ شُرْأَتِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ حَدِيثُ خَالِدٍ  
تَرْجُمُهُ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** اسْتِحْبَابِ رُقِيَةِ الزُّرْفِيِّ بَابُ رُبْنَةِ رُبْنَةٍ عَزْرُ  
عَالِيَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَلَّمَكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَكْرَمَ  
إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِرُءُوسِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ  
إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءُ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا فَكَلَّمَا مَرَّضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلَّ اخَذَ  
بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ بِهِ نَحْوَمَا كَانَ يَمْنَعُ مَا تَذَكَّرُكَ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ خَرِّعْهُ رَيْكَ وَ  
اجْعَلْنِي مَعَ الرُّفِيقِ الْأَعْلَى قَالَتْ فَكَذَهِبَتْ أَنْظَرُ كَذَا هُوَ قَدْ قُضِيَ تَرْجُمُهُ ام السوسير  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی بیمار  
ہوتا تو اپنا دامن ہاتھ اور سپر پیرنے پہناتے اور ہب الباس اخیر ترک یعنی دور کر دے یا کسی



اور مالک لوگوں کے اور سندستی دو تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دو  
 کہ بالکل بیماری نہ ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری صحت ہوئی تو  
 میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے رہنے میں نے ارادہ کیا کہ آپ  
 ہی کا ہاتھ آپ پر بہیرون اور یہ دعا پڑھوں (آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چٹرایا بہ فرمایا  
 یا اللہ بخشد سے چھو کو اور مجھ کو بلند رزق کے ساتھ کر رہینے فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ آخر  
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بہر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا رہنے وفات پائی  
 آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا (۱) انا اللہ وانا الیہ راجعون **عن**  
 الْأَنْعَمِ بْنِ سُلَيْمٍ فِي حَدِيثٍ هُشَيْمٌ وَشُعْبَةُ مَسْكٌ يَدِيدٌ قَالَ فِي حَدِيثِ التَّوَدُّعِ  
 مَسْكٌ يَدِيدٌ وَقَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثٍ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَنْعَمِ قَالَ لَحَدَّثْتُ سَيِّدَ  
 مَنُصُورًا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْكٍ وَدَقِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِحُجْرٍ  
 تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادٌ بَكْدَرٌ **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ أَشْفَاهُ أَنْتَ  
 الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے  
 تو فرماتے اُذْهَبِ الْبَاسُ اخیر تک **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالِ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ  
 وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى بَكَرٍ فَلَمَّا  
 لَهُ دَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي **ترجمہ** وہی جواد بکدر **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ خَلِيلُ بْنُ عَوَّانَةَ وَجَرِيرٌ  
 تَرْجِمُهُ وَهِيَ جَوَادٌ بَكْدَرٌ **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرُقُّ بِطَنِهِ الْأَفْئِدَةِ أَذْهَبِ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ يَدِيدُكَ الشِّفَاءُ لَا شِفَاءَ  
 إِلَّا أَنْتَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یہ منتر پڑھتے اُذْهَبِ الْبَاسُ اخیر تک **عن** هُشَيْمٍ بِطَنِهِ الْأَفْئِدَةِ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی جواد پر گذر چکا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِمَرْضٍ أَحَدٍ مِّنَ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَّرَضُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَجَعَلْتُ أَنْفَثَ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِدُنْشِيهِ لِأَنَّهُ كَانَ أَكْثَرُ عَظَمِ بَرَكَةٍ مِّنْ بَرَكَةِ ذِي يَحْيَى بْنِ أَبِي ذَوْبٍ بِمُعَوَّذَاتٍ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق) قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر ہونکتے پھر جب آپ بیمار ہوتے اس بیماری میں جس سے وفات پائی تو میں آپ پر ہونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی **فَ نَوَدَىٰ عَلَيْهِ الرَّحْمَنُ** کہہ دیا اور منتر پڑھ کر ہونکتا آہستہ سہولت سے اور ہونکتے کے جواز پر اجماع ہے اور تحفہ کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضوں نے ہونکتے اور تھوکنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن مراد وہی ہونکنا ہے جہاں کچھ تھوک بھی نکلو اور آہستہ ہونکنے کے جواز پر اجماع ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَدَّ بِكَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ دَنَيْتُ ثَلَاثًا اشْتَدَّ رَجَاؤُكَ كُنْتُ أَقْدَرُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِدُنْشِيهِ وَجَعَلْتُ بَرَكَتَهَا مَرَّجَةً** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور ہونکتے پھر بہت بیمار ہوتے تو میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پیرتی تھوکتی کیونکہ **عَنْ أَبِي شُعْبَةَ** یا سناد مالک بن حذافہ و لیکن فی حدیث أحمد بن حنبل بركة هذا الا في حديث مالك وفي حديث يونس و زناد ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتد على نفسه بالمعوذات ومسح عن يديه ترجمہ وہی جو اور گذرا **بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْمَلَةِ وَالْحَمَةِ وَالْخُزَةِ** نظر اور منہ اور زہر کے لیے منتر کرنا محبوب ہے **عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الرُّقِيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاهْلَ بَيْتِهِ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقِيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ** ترجمہ اسکو روایت ہے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گروہ والوں کو زہر کے لیے ستر کرنے کی وجہ سے  
 سائب یا بھوک کے لیے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْقُبُورِ مِنَ الْحِمَةِ مَرَّحِمَهُ دُهِیَ جَوَابِهِ  
 كَذَرِ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
 إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرَحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْبَعِهِ هَكَذَا أَوْ وَضَعَ سَفِيَانُ سَبَابَتَهُ يَلَا دُخْرَ شَعْرَتِهَا لِيَسْجُدَ اللَّهُ  
 تَرَكِبَهُ أَرْضِيكَ بِرَيْقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفِيَ بِهِ سَقِيمًا يَا ذِي رَيْبِنَا قَالَ ابْنُ أَبِي ثَيْبَةَ يُشْفِي  
 سَقِيمًا وَقَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفِيَ سَقِيمًا مَرَّحِمَهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی زخم تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی  
 کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے تھیں اَرْضِيكَ بِرَيْقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفِيَ سَقِيمًا يَا ذِي رَيْبِنَا  
 پڑتا ہے اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی ہڈی کے ساتھ اوس سے  
 شفا پائے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرِّيَ مِنَ الْعَيْنِ مَرَّحِمَهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ستر کرنے کا نظر سے  
**عَنْ** تِسْعَةَ بَطْنِ الْأَسَدِ مِنْهُمْ مَرَّحِمَهُ دُهِیَ جَوَابُهُ كَذَرِ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرِّيَ  
 مِنَ الْعَيْنِ مَرَّحِمَهُ دُهِیَ جَوَابُهُ كَذَرِ **عَنْ** التِّرْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 فِي الرَّوْمَةِ قَالَ رَخَّصَ فِي الْحِمَةِ وَالْتِمَكَةِ وَالْعَيْنِ مَرَّحِمَهُ دُهِیَ جَوَابُهُ كَذَرِ  
 کی اجازت ہوئی زہر اور سہلہ را ایک بیماری ہے جس میں بیل میں زخم پڑ جاتے ہیں اور نظر کے  
 لیے **عَنْ** التِّرْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي الرَّوْمَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحِمَةِ وَالْتِمَكَةِ وَفِي حَدِيثِ سَفِيَانِ يَوْسَفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ حَارِثٍ مَرَّحِمَهُ حضرت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر کی نظر اور زہر  
 زہر اور زہر کے لیے **عَنْ** لَمْ يَكُنْ زَكِيحَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَارِثٍ فِي بَيْتِهِ أَمْرٌ مَكْتَبٌ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَأَى بِوَجْهِهِ مَا سَنَفَ ثُمَّ قَالَ بِنَاظِرُهُ فَنَاسَتْهُ دُوكَا يُعْرَفُ بِحُجْرَةِ صَفْرَاءَ ثُمَّ حَمَمَهُ امُ الْمُؤْمِنِينَ  
 اِمْلَمَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا اور ان  
 کے گہر میں جس کے منہ پر جابان تھیں آپ نے فرمایا اس کو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو **عَنْ**  
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لِأَلِ حَزْمٍ فِي رُقِيَةِ الْحَيَةِ فَقَالَ لَا سُمَاءَ يَدُوتُ عَلَيْكَ مَا لَيْتَ أَرَى الْجَبَامَ بَنِي إِسْطَاصَةَ  
 تُسَيِّبُهُمْ وَالْحَاجَةُ قَالَتْ لَا تَكُنِ الْعَيْنُ تُسْرِجُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَرَقِيصُكُمْ قَالَتْ نَعَمْ خَدَّتْ  
 عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَقِيصُكُمْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت  
 دی حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی اور اس امر بنت عیس سے فرمایا کیا اسبب ہو میں  
 اپنے بہائی کے بچوں کو اپنے جعفر بن ابی طالب کے لڑکوں کو (و بلا پاتا ہوں کیا وہ بہو کے شہر  
 میں اسارے کہا نہیں ان کو نظر ملے گی لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا کوئی منتر کر میں نے ایک منتر آپ  
 کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کہ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ  
 ارْخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقِيَةِ الْحَيَةِ لِتَبْرِعَ عَمْرٍو قَالَ أَبَا الزُّبَيْرِ رَسَمْتُ  
 حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَدَعْنَتْ دَجَلًا مِتَّ عَقْرَبٌ وَفَخَّرَ دَجَلُورُ  
 ثُمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْقِي قَالَتْ مَنِ اسْتَطَاعَ  
 مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَرَّ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں  
 کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچوں نے کا نام اس وقت پیش ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ ایک شخص بولایا رسول اللہ میں منتر کروں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بہائی  
 کو فائدہ پہونچا سکے پہونچا دے **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ يَهْدِيكَ الْإِسْنَادُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ  
 قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ارْقِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَمْ يَقُولُ ارْقِي **ترجمہ** وہی جواب دہ گزرا  
**عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ إِخْوَانُ يَتَوَقَّعُ مِنَ الْغَيْثِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرُّقَى قَالَ نَأَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَهْتِكُ عَنِ الرُّقَى رَأَانَا

اَتَقِي مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ مِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ حضرت جابر رضی  
 اللہ عنہ سے روایت ہو میرا مومن بچہ کا منتر کیا کرتا تھا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر  
 سے منع کر دیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے منتر کو منع کر دیا اور میں بچہ کا  
 منتر کرتا ہوں آپ فرمایا تم میں جسے کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچا دے **عَنْ**  
**الْأَعْمَشِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ** مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اور برگزرا **عَنْ** **حُجْرَةَ** **بْنِ** **حَبَابَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُ**  
**عَنْهُ** **قَالَ** **نَعَى** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **عَنْ** **أَبِي** **جَعْفَرٍ** **بْنِ** **عَمْرِو** **بْنِ** **زَيْدٍ** **رَضِيَ**  
**اللَّهُ** **عَنْهُ** **قَالَ** **نَعَى** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **قَالُوا** **يَا** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **إِنَّهُ** **كَانَتْ** **عِنْدَنَا**  
**رُفْقَةٌ** **كَرَرْتُ** **بِهَا** **مِنَ** **الْعَرَبِ** **وَأَتَيْتُكَ** **نَهَيْتَ** **عَمَّا** **الَّذِي** **قَالَ** **فَرَضُوا** **عَلَيْكَ** **فَقَالَ** **مَا** **أَرَى**  
**بِأَسَاسٍ** **مِنَ** **اسْتَطَاعَ** **مِنْكُمْ** **اَنْ** **يَنْفَعَ** **اَخَاهُ** **فَلْيَفْعَلْ** **ترجمہ** وہی جو اور برگزرا اس میں یہ ہے کہ  
 عمر بن زرم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں **عَنْ**  
**عُوفِ بْنِ** **مَالِكٍ** **الْأَشْجِيِّ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُ** **قَالَ** **كُنَّا** **كَرَرْتُ** **فِي** **الْجَاهِلِيَّةِ** **فَقُلْنَا**  
**يَا** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **كَيْفَ** **تَرَى** **فِي** **ذَلِكَ** **فَقَالَ** **أَحْرَضُوا** **عَلَيَّ** **رُفُقًا** **كَمَا** **بِأَسَاسٍ** **بِالَّذِي** **مَا**  
**لَمْ** **يَكُنْ** **فِيهِ** **شِرْكٌ** **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہو ہم جاہلیت کے زمانے میں  
 منتر کیا کرتے تھے کہنے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ نے فرمایا اپنے منتر  
 کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شریک کا مضمون نہ ہو یا جب  
 حواری اَحَدُ الْاَجْدَرِ عَلَى الدَّقِيقَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْاَذْكَارِ فَرَأَى يَدُوعًا مِّنْ مَّنْ تَرَكُوا  
 اجرت لینا درست ہو **عَنْ** **ابْنِ** **سَعِيدٍ** **الْحَدَّادِيِّ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُ** **قَالَ** **اَنَا** **نَاسًا** **مِّنْ**  
**اَهْلِكَ** **يَا** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **كَانُوا** **فِي** **سَفَرٍ** **فَمَزَّاجُحِي** **مِنْ** **اَسْخَاوِ** **الْعَرَبِ**  
**نَاسْتَضَاوُهُمْ** **فَلَمْ** **يُضَيِّفُوهُمْ** **فَقَالُوا** **الْحَمْدُ** **لَكَ** **يَا** **رَسُولَ** **اللَّهِ** **فَإِنْ** **سَيِّدُ** **الْحَمْدِ**  
**لَدَيْكَ** **أَوْ** **مُصَابٌ** **فَقَالَ** **لَعَلَّ** **مِنْهُمْ** **نَحْمٌ** **فَانَا** **فَدَقَا** **فِي** **بِفَاتِحَةِ** **الْكِتَابِ** **فَبَرَأَ** **الرَّجُلُ**  
**فَلَعَطَ** **قُطِيعًا** **مِّنْ** **عَنَمٍ** **كَأَنِّي** **أَنْ** **تَقْبَلُ** **كَمَا** **قَالَ** **حَتَّى** **أَذْكَرَ** **ذَلِكَ** **لِلنَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ** **قَالَ** **الَّتِي** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **فَذَكَرَ** **ذَلِكَ** **لَهُ** **وَقَالَ** **يَا** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **وَاللَّهِ**  
**مَا** **رَأَيْتُ** **إِلَّا** **بِفَاتِحَةِ** **الْكِتَابِ** **فَتَبَسَّمَ** **وَقَالَ** **مَا** **أَدْرَاكَ** **أَنَّهَا** **رُقِيَّةٌ** **لَّعَلَّ** **قَالَ** **خُلُوفٌ** **مِنْهُمْ** **وَا**

اَنْتُمْ بِنُوْنٰی یَسْتَحِیْجُکُمْ فَتَعْلَمُوْا ۝۱۰۰ اَبُو سَعْدٍ خُدْرٰی سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرتے اور ان سے دعوت جاہلی انہوں  
 نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے اون کے سردار کو بچھو دیا سانپ نے کاٹا  
 تھا صحابہ میں سے ایک شخص بولا ان بچھو منتر آتا ہے پھر اوس سورۃ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا  
 اور ایک گلہ دیا بکریوں کا اوس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں  
 پھر آپ پاس آیا اور آپ بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی یا رسول اللہ میں نے کچھ منتر نہیں کیا  
 سو سورۃ فاتحہ کے آیت پڑھی اور فرمایا تجھے کیا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریوں کا لے  
 لے اور ایک حصہ میرا ہی ساتھ لگنا **عَنْ اَبِي بَكْرٍ بَعْدَ الْاِسْتِزَارِ قَالَ فِي الْكَلْبِ نَحْمَلُ**  
**يَقْرَأُ اَمْرًا الْقُدْرَانِ وَنَحْمَلُ بَرَاةً وَنَحْمَلُ كَلْبًا نَحْمَلُ** وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ  
 ہے کہ وہ شخص سورۃ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا  
**عَنْ اَبِي سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَزَلُّنَا مِنْذَرًا فَانْتَنَا اَمْرًا وَنَقَالُ اِنَّ سَيِّدَنَا نَحْمَلُ سَيِّدَنَا**  
**لِيَدْعُ نَحْمَلُ فَيَكْرُمُنَا رَاقٍ فَنَقَامُ مَعَهُ اَجَلُ مَنَا مَا كُنَّا نَحْمَلُ فَيُجَسِّنُ رُتْبَةً فَرَاةً فَيُعَلِّقُ**  
**اَلَيْكَا نَسْبَبُ اَنَا عَطُوهُ حَتَّمَا دَسُّوْنَا اَلْبَنَانُ فَنَلْنَا اَكُنْتُ نُحَسِّنُ رُتْبَةً فَنَقَالُ مَا رَقِيْنَاهُ اَلَا**  
**بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَعَلْتُ لَا خَيْرَ لِي وَهَاحْتِیٰ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَنَا**  
**الْبَقِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَدَكَّرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَنَقَالُ مَا كَانَ یُدْرِیْہٗ اَنَّا رُتْبَةً اَوْ فِیْہٗ**  
 دائرہ نجوا یستحقی حکمہ ۱۰۰ اَبُو سَعْدٍ خُدْرٰی سے روایت ہے کہ ہم ایک منزل میں اترے  
 ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے تو تم میں سے  
 کوئی منتر جانتا ہے ایک شخص ہم میں سے اڑھ کھڑا ہوا جبکہ ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح  
 منتر جانتا ہے پھر اوس نے منتر کیا سورۃ فاتحہ کا وہ اچھا ہو گیا اون لوگوں نے اُسکو بکریاں دیں  
 انہم کو کہ وہ وہ چلایا ہئے کہا گیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے وہ بولا میں نے تو سورۃ فاتحہ کا منتر  
 کیا میں نے کہا ان بکریوں کو سستا ملا وہاں سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس نہ جا دیں پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اُسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ  
 فاتحہ منتر ہے بابت لولان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا ہی لگاؤ **فَیَنُودٰی**

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجر  
 سے ملتا ہے اور یہ حلال ہو اس میں کوئی گناہ نہیں اسبطح قرآن سکھانے کے لیے اجر  
 لینا درست ہو امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک  
 تسلیم قرآن کی اجر لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہو اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ ہی لکھا  
 ہوا ان کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گذرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھیں  
 والے کا حق نہیں لیکن آپ نے تبرعاً اور مردہ سب تہیوں کا حصہ اس میں کر دیا **عَنْ عُمَرَ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ نَقَامُ مَعَاذِ اللَّهِ لَنَا مَا كُنَّا نَأْتِيهِ بِدُفِينَةٍ مَرَّجِيَةٍ**  
 وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اس عورت کو ساتھ ہم میں سے ایک شخص کٹرا ہو گیا جبکہ ہم نہیں  
 خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے **بَابُ اسْتِجَابِ رُفْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ**  
 دعا کے وقت اپنا ہاتھ درو کے مقام پر رکھنا **عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَفَعَهُ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ شَكَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا بَجِدِهِ فِي جَسَدِهِ  
 مُنْذُ اسْتَلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصِّ يَدَكَ عَلَى الذَّرِّ مَنِي يَأْلَمُ مِنْ  
 جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللَّهِ وَقُدِّرَتْ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ  
 وَأُحَادِثُ مَرَّجَمَةَ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثَقْفِي** سے روایت ہو انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سوہ مسلمان ہوئے آپ نے  
 فرمایا تم اپنا ہاتھ درو کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوْذُ  
 بِاللَّهِ وَقُدِّرَتْ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَادِثُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اس چیز  
 کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں میں **بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطَانِ**  
**الْوَسْوَسةِ فِي الْمَلَكَةِ وَسَوْسَةِ الشَّيْطَانِ** سے پناہ مانگنا نماز میں **عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ  
 رَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ شَكَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا بَجِدِهِ فِي جَسَدِهِ  
 مُنْذُ اسْتَلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصِّ يَدَكَ عَلَى الذَّرِّ مَنِي يَأْلَمُ مِنْ  
 جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللَّهِ وَقُدِّرَتْ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ  
 وَأُحَادِثُ مَرَّجَمَةَ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثَقْفِي** سے روایت ہو انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سوہ مسلمان ہوئے آپ نے  
 فرمایا تم اپنا ہاتھ درو کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوْذُ  
 بِاللَّهِ وَقُدِّرَتْ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَادِثُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اس چیز  
 کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں میں **بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطَانِ**  
**الْوَسْوَسةِ فِي الْمَلَكَةِ وَسَوْسَةِ الشَّيْطَانِ** سے پناہ مانگنا نماز میں **عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ  
 رَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ شَكَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا بَجِدِهِ فِي جَسَدِهِ  
 مُنْذُ اسْتَلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصِّ يَدَكَ عَلَى الذَّرِّ مَنِي يَأْلَمُ مِنْ  
 جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللَّهِ وَقُدِّرَتْ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ  
 وَأُحَادِثُ مَرَّجَمَةَ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ثَقْفِي** سے روایت ہو انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سوہ مسلمان ہوئے آپ نے  
 فرمایا تم اپنا ہاتھ درو کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوْذُ  
 بِاللَّهِ وَقُدِّرَتْ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَادِثُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اس چیز

خاص رسول اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور  
 مجھ کو قرآن پڑھنا دیتا ہے آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جو جب شیخ اس شیطان کا اثر معلوم کرے  
 تو اسے نکالی کی پناہ مانگے اور اس سے اور بائیں طرف نہیں بارتھو کہ (نماز کے اندر ہی) عثمان نے  
 کہا میں نے ایسا ہی کیا پس اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو چھبہ سو دور کر دیا **عَنْ عُمَانَ بْنِ**  
**إِبْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ بَيْتِيْلَهُ وَكَرِهَ كَرَفَتَهُ**  
**حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ثَلَاثًا تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ رَأَى عُمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ**  
**الْتَفَقَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ كَرِهَ بَيْتِيْلَهُ حَتَّى تَجْعَلَ تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ رَأَى بَابَ**  
**لَيْلٍ دَاخِلًا دَخَلَ سَيْحِيَابُ اللَّذَاوِي سَبَّارِي كِي أَيْكٍ دَوَّاسٍ وَهِيَ دَوَّارٌ كَرِهَ تَرْجُمَهُ وَهِيَ**  
**حَاوِيَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاوٍ دَوَّارٌ**  
**فَإِذَا أُصِيبَ دَوَّارٌ لَذَّاءٌ بَرَّيَا ذِينَ اللَّهِ تَعَالَى تَرْجُمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ**  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبباری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پونچتی ہے تو اس کے  
 حکم سے شفا ہو جاتی ہے **وَ** نودی علیہ الرحمۃ نے کہا احمد بن حنبل نے اشارہ ہے کہ دوا اگر ناخوب  
 ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل  
 ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے اور منقصد صبیح فہم کا جو دوا  
 کا انکار کرنے میں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علما کی  
 دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا اگر ناپہنچتی ہے تو تقدیر سے ہے اور  
 یہ ایسا ہی جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافرون سے لڑنے کا قلعے بنانے کا ایسے تین ملامت ہو  
 بچانیکا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقدار میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور  
 ہونے والا ہے **عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ**  
**قَالَ لَا يَكْرَهُ حَتَّى تَجْعَلَ تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَابُ رَجُلٍ رَأَى بَابَ لَيْلٍ دَاخِلًا دَخَلَ سَيْحِيَابُ اللَّذَاوِي**  
**سَبَّارِي كِي أَيْكٍ دَوَّاسٍ وَهِيَ دَوَّارٌ كَرِهَ تَرْجُمَهُ وَهِيَ حَاوِيَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاوٍ دَوَّارٌ**  
**فَإِذَا أُصِيبَ دَوَّارٌ لَذَّاءٌ بَرَّيَا ذِينَ اللَّهِ تَعَالَى تَرْجُمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ**  
 میں نہیں ٹھیکروں گا جب تک تم کچنی نہ لگاؤ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے **عَنْ عَجَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَتَادَةَ قَالَ**





ہے انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچپن لگانے کی آپ حکم دیا ابو طیبہ  
 کو ان کے بچپن لگانے کا سادی نے کہا ابو طیبہ ام سلمہ کے رضاعی بہائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے  
 رجن سے پردہ ضرور نہیں اور ضرورت کی وقت دوا کے لیے اجنبی شخص ہی لگا سکتا ہے اگر عورت  
 یا لڑکا نہ ملے **صحیح** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اِلَیْکُمْ بِبَنٍ کَعْبٍ طَبِیْعًا فَقَطَعْتُمْ مِنْهُ عِدَّةً قَاتِلَةً کَوَاهُ عَلَیْہِ مَرَحْمَہُ جَابِرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی  
 عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اُس نے ایک  
 رگ کاٹی رینے ضد کی ہر داغ دیا اور سپر **صحیح** اَلْاَعْمَشُ بِطَلْحَا اَوَّلُ سَادِیْہِ لَمَّا دَکَّرَ  
 فَقَطَعَتْ مِنْہُ عَرَقًا مَرَحْمَہُ دَیْہِ ہُوَ اَوَّلُ رَکِزِہِ **صحیح** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 قال رَکِیْتُ اَبِیْ رُحَیِّی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَی الْاَحْدَبِہِ قَالَ لَمَّا کَوَاهُ رَسُوْلُ اللہِ  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَحْمَہُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ عَنْہُ سے روایت ہو ابی بن کعب کو احزاب  
 کے جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اور ان کے **صحیح** جابر  
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رُحِی سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ نَعِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی الْاَحْدَبِہِ قَالَ  
 فَخَسَمَہُ الرَّحِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ عِشْرَتِیْنَ شُحْرًا وَرَمَتْ فِخْصَہُ الثَّانیۃَ مَرَحْمَہُ  
 جَابِرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَوْرَاتِہِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اکل (ایک رگ) ہوا  
 تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا انگوٹیر کی پیل سے اپنے ہاتھ سے اُنکا ہاتھ سوج  
 گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا **صحیح** اَبِی عَتَّابٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی  
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْتَجَمَہُ وَاَعْطَہُ الْبِضَامَ اَحَدَہُ فَاَمْتَعَطَ مَرَحْمَہُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ  
 تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن لگائی اور بچپن لگانے والے کو  
 مزدوری دی اور آپ ناک میں بھی دوا ڈالی (رینے) ناس لی **صحیح** اَلْقُرَیْنِ مَالِکٌ یَقُوْلُ  
 اَحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَوْکَانَ لَا یَطْلُقُہُ اَحَدًا اَحَدَہُ مَرَحْمَہُ انس  
 بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن لگائی اور آپ  
 کسی کی مزدوری رکھتے دیتے تھے تو بچپن لگانے والے کو بھی دی **صحیح**  
 اَبْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الشَّیْخِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْتَجَمَ

مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالنَّارِ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب مغزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹہنڈا کر دو پانی سے **عَنْ** اَبِي حَسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَنَّةُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالنَّارِ **عَنْ** اَبِي حَسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَنَّةُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالنَّارِ **ترجمہ** ان دونوں باتوں کا وہی جواب ہے کہ **عَنْ** اَبِي حَسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَنَّةُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَأَلْطِفُوْهُمَا **عَنْ** اَبِي حَسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَنَّةُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَأَلْطِفُوْهُمَا بِالنَّارِ **عَنْ** عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَنَّةُ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالنَّارِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سورشش ہے تو اسکو ٹہنڈا کر دو پانی سے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو اَلْاِسْنَادُ مِثْلُهُ **ترجمہ** وہی جواب ہے کہ **عَنْ** اَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُدْفِنُ بِالنَّارِ اَوَّلَ الْمَوْعُوْكَ فَنَقَلُوْهُ بِالنَّارِ فَتَصْبِيْهُا وَتَقْوِيْهَا تَقُوْلُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْرَدُوْهُمَا بِالنَّارِ وَقَالَ اِيْهَا مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** اس کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگو اتین اس کو اس کے گہبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹہنڈا کر دو اسکو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی ہوتا ہے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو اَلْاِسْنَادُ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ عُثْمِيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ جَبِيْهَتَيْهِمَا وَكَرِهِيْهَا كَرِهِيْ حَدِيْثُ ابْنِ اَسَامَةَ اَنَّهُمَا مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُو اَحْمَدَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُغِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اسَامَةَ **ترجمہ** وہی جواب ہے کہ **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَنَّةَ مِنْ قَبْلِ رِجْهَتَيْكَ فَأَبْرَدُوهَا بِالنَّارِ **ترجمہ** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹہنڈا کر دو پانی سے

**عَنْ** سَرَاتِجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْجَنَّةَ مِنْ فَوْجِجَتِكُمْ مَا بَرَدُوا وَهَاجَتْكُمْ بِالْمَاءِ وَكَمْ يَذْكُرُ أَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَكَأَنَّكَ كَالْخَبِيرِ زَكَرِيَّا بْنِ خَدِيجٍ **ترجمہ** میں جو ادھر پر گذرا **فائدہ** نوری علیہ الرحمۃ  
 نے کہا اس حدیث پر بعضے نے اعتراض کرتے ہیں کہ بخاری میں ٹہنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ  
 وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندر ملے کر زیادہ کرتا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ پانی سے ٹہنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹہنڈا  
 پانی پلانے سے یا نہ تہ پاؤں دھونے سے اور اطباء متفق ہیں اس امر پر کہ صفر ادوی بخاری میں  
 ٹہنڈا پانی پلانا بلکہ برف کہلانا مفید ہو سترجم کہتا ہے کہ انٹرمیٹنٹ فیور میں تمام ڈاکٹر کہتے  
 ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کو ٹکڑے کہلادیں ڈاکٹر حیم خان صاحب کہتے ہیں کہ  
 ایسے بخاری میں برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا منے کہ برف کو ٹکڑے جو جو بیمار کے حلق کے  
 نیچے سے اترتے ہیں اور سکو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت میں بخار کا اعتراض نری جہالت  
 ہے اور اس معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب کا واقعہ ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهَا قَالَتْ لَدُنَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَجَةٍ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَقْلُدُوْنِي  
 فَقُلْنَا كَذَاهِيَةِ الْمَرْيُومِ لِلَّذِي دَاءٌ فَلَمَّا أَتَا قَالَتْ لَا يَجُوزُ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَدُنْغِيرِ  
 الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَاتِبُهُ كَرِهُهُ لَكُمُ شَهَادَتُكُمْ **ترجمہ** أم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا سے روایت ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دو اڈالی آپ کی بیماری میں  
 آپ اشارہ سو فرمایا میرے منہ میں دو است ڈالو ہم لگوں نے آپ میں کہا آپ بیماری کی وجہ سے دو  
 سے نفرت کرتے ہیں (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہیں) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم  
 سب کے منہ میں دو اڈالی جاوے سو عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ وہ بہانہ موجود نہ تھے (یہ  
 سزا دی آپ نے اون لوگوں کو جنہوں نے آپ کا حکم نہ مانا) **عَنْ** أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا  
 قَالَتْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ بَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيَّ قَدْ هَاجَ بِمَاءٍ فَدَرَسْتُ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَيَّ بِأَنْبِيٍّ لِي قَدْ  
 أَعْلَقْتُ عَلَيَّ مِنَ الْعُنَّةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَتَى تَدْعُنِي أَوْ لَا دَعْنِي بِهَذَا الْعَلَا فِ حَلِيكَ

مِنْكَ الْعَوْدَ الْهِنْدِيَّةَ كَانَ فِيهِ سَبْعَةُ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسَعَّدُ بَيْنَ الْعُدَّةِ  
 وَيَكُنُّ مَنَ ذَاتُ الْجَنْبِ مَرَّ حَمِيمٍ أَمْ قَمِيصٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ وَدَارِيتُ هِرَجُوكَ شَهْرَ كِيَاهِي تَهِيْنُ كِيَاهِي  
 نَ كِهَامِيْنِ اِنِّي بَجْعَ كَرَسُولِ اِسْرَاصِلِي اِسْمَ عَلِيٍّ وَسَلَمَ كِيَاهِي لِي كَمِي جَسْنِي اِهِي كِهَامَانَاهِيْنِ كِهَامِيَا  
 تَهَا اَوْسْنِي اَبِي پَرِيْشَابِ كَرُ دِيَا اِنِّي نِي پَاهِي مَسْكَوْكَرِ اَوْسْ جَنَگِهَ پَرِ چَپَرِ كَرُ دِيَا اَوْسْمِيْنِ اِيَكْسِي پَرِ كُوْ اَبِ  
 كِيَاهِي لِي كَمِي جَسْنِي كِيَاهِي تَالُو كُوْ نِيْنِي نِي دِيَا يَاهِي تَاهَا اَوْنُكَلِي سِي (عَذْرَه كِي بِيَا رِي سِيْنِ) عَذْرَه حَلَقِ  
 كَا دَرَمِ هِي اِنِّي فَرِيَا يَكِيُوْنِ تَالُو اَوْ حَلَقِ دِيَا تِي هُو اِنِّي اَوْلَادِ كَا اِسْ كِهَامَانِي سِي تَمَ لَازِمِ كَرُ  
 عَوْدِ هِنْدِي (كُوْطِ) كُو اِسْمِيْنِ سَاتِ بِيَا رِيُوْنِ كِي شَفَا هِي اِيَكِ بِيَلِي كِي بِيَا رِي كِي (پَا نَجَرِ كِي)  
 اِيَسْ كِي نَاسِ عَذْرَه كُو مَفِيْدِ هِي اَوْ ذَاتِ الْجَنْبِ مِيْنِ اُسْكَامَنِي مِيْنِ لُكَانَا فَا مَدَه دِيَا هِي  
**ف** عَوْدِ هِنْدِي كُو عَرَبِي مِيْنِ مَقْطَعِ كَمِي هِيْنِ اَوْ رِي هِنْدِي مِيْنِ اَلْكَرِيَا اِيَكِ نَهَا يَتِ مَفِيْدِ دُوْ اِيَا  
 سَجَرِ اَلْجَا اَتِيَرِ هِي كُو دِهِي سِي دَرِ جِي مِيْنِ كَرَمِ اَوْ خَشَكِ هِي زَحْمِ كُو خَشَكِ كَرُ دِيَا هِي چَپَرِ كَمِي سِي اَوْ  
 سِرُ دَرِ دُوْنِ كُو اُسْكَامَا فَا مَدَه دِيَا هِي اَوْ مَضْعَفِ مَعْدَه اَوْ رِي كَرِ كُو مَفِيْدِ هِي تُوِي نِي كِهَامَانِ  
 لُو كُوْنِ نِي ذَاتِ الْجَنْبِ مِيْنِ مَقْطَعِ دِيْنِي سِي اَزْكَارِ كِيَا هِي اُونِ كَا مَوَلِ بَاطِلِ هِي كِيُوْنِ كَرُ دِيَا  
 طَبِيْبِ پَرِ كَمِي هِيْنِ كِي مَلْغِي ذَاتِ الْجَنْبِ مِيْنِ مَقْطَعِ مَفِيْدِ هِي اَوْ رِي هِي كَمِي مِيْنِ كُو مَقْطَعِ مَرُ هِي حِيْضَرِ  
 كَا اَوْ رِي بُولِ كَا اَوْ رِي دَرِ كَرُ تَا هِي دِهِي رِ كِي اَثَرِ كُو اَوْ رِي بَرُ تَا هِي شَهْوَتِ كُو اَوْ رِي كَرَمِ كُو قَتْلِ كَرُ تَا هِي  
 اَوْ رِي كُو دَا نِه كَا هِي قَاتِلِ هِي جِيْشِ شَهِيْدِ مِيْنِ مَلَا كَرِ اَسْتَحْمَالِ كِيَا جَاوِي اَوْ رِي جَاهِي مِيْنِ كُو دَرِ كَرُ دِيَا  
 هِي اَوْ رِي سَمَا اَوْسْ كِي بِيْتِ سَوَا مَدَه مِيْنِ اِنِّي مَقْطَعِ **عَنْ** اُمِّ قَلِيْسٍ بِيْتِ حِيْضَرِ  
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ مِنْ الْمُحَاجِرَاتِ الْاَوَّلِ الْاَوَّلِ بَابُكَنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى  
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى اَخْبَرْتُ عُمَا شَةَ بِنِي حِيْصَنِ اَحْمَدِ بِنِي اَسَدِ بِنِ خُنَيْمَةَ تَالِ  
 اَخْبَرْتَنِي اَنَّهُمَا اَتَتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابْنَ اَلْهَالِمِ يَبْلُغُ اَنْ يَأْكُلَ  
 الْعُلَامَ وَقَدْ اَحْكَمْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَّةِ قَالَ يُوْنُسُ اَحْكَمْتُ عَنْتِ فَهِيَ تَخَافُ  
 اَنْ يَكُوْنَ بِهَا عُدَّةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَامُهُ كَمَنْعَرِ  
 اَوْ كَا دَكْ بِيْضَانِ اِلَا عَا لَوْعَ لَمَّا كَرُ بِيْضَانِ الْعَوْدِ الْهِنْدِيَّةِ يَكْنِي بِهِيَ الْكُسْبُ  
 فَانْ فِيْهِ سَبْعَةُ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ تَالِ عَبْدُ اللهِ وَ اَخْبَرْتَنِي اَنْ اَبْنَاهَا



كَاتَمَتِهَا امْرُوتٌ بِبَدْرٍ مَرَّتْ تَكَلَّيْتُ قَدْ كُفِّتْ شِعْرٌ مَرَّتْ تُرِيدُ فَصَبَّتِ التَّكَلُّبُ نَفْعًا لَهَا  
 ثُمَّ قَالَتْ كُلُّ مَنْهَا اِلَّا فِي سَمْعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّكَلُّبُ نَفْعٌ لَهَا  
 اِفْوَادُ الْمُرِيقِينَ تَذْخِيبُ بَعْضِ الْحَزَنِ مَرَّجَمَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
 روایہم جو حب ادن کے گہر میں جا کر انور عورتیں جمہ ہر تین پہر حل جاتیں حضرت ادن کے گہر والے  
 اور خاص لوگ رہ جاتے اور سوت وہ حکم کرتیں ایک بڑی کا تلبینہ کے ذریعہ صریح ہو ہی پایا ہے  
 کا کہی ہو میں شہد ہی ملا تسمین (بہرہ کہتا اوس کے بعد فرید طیار ہوتا رہی اور شوربا اور  
 تلبینہ کو اوس پر ڈالتیں پہرہ کہ تین عورتوں سے کہا اوس کا کینہ کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اُس کے پیشہ سے کچر بخیر  
 کہتے جاتا ہے **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَجْلٌ كُو**  
**اِلَ الْيَسْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ اَخِي اسْتَطَلَقَ بَيْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْقَاهُ عَسَا لَا تَسْقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَيْ سَقَيْتَهُ قُلْتُمْ يَزِيدُ اِلَّا اسْتَطَلَّ**  
**فَقَالَ لَهْ تَكَلَّاتُ مَرَاتٍ ثُمَّ جَاءَ الزَّايِسَ فَقَالَ اَيْ سَقَيْتَهُ فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَكَلَّم**  
**يَزِيدُ اِلَّا اسْتَطَلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَعْثُ**  
**اَخِيكَ فَسَقَاهُ خَبْرًا** مَرَّجَمَةُ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بہائی کو دست آرہی ہیں آپ فرمایا اسکو شہد پلا دو  
 اس نے پلا دیا پیر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہو گئے آپ نے پھر ہی فرمایا  
 کہ شہد پلاوے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلا یا پر دست زیادہ ہو گئے آپ نے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور میرے بہائی کا پیٹ چھوٹا ہے پھر اس نے شہد پلا یا وہ اچھا ہو گیا  
**ف** شہد میں بانٹا صیت شفا ہو خود قرآن مجید میں اوسکو شفا للناس کہا ہے اور شہد  
 اگرچہ پہلے ہے مگر جب ہمال مادی ہو تو اسکا علاج اسہال ہی اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے  
 شہد اسطو شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف  
 ہو گئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس بلحہ نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور  
 بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ سیلیو نہیں کہ حدیث کی تصدیق

ہر ایک پر آپ کے مسلک کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبعی حیثیت کو جوہر کا کہیں تو ہم طبیعوں کو  
 بہو اور کافر کہیں گے بہر گروہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے  
 اور اسکا مطلب صحیح بیان کریں گے (نہوی مع زیادہ) **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحْمَرَ عَرَبٍ بَطْنُهُ  
 فَقَالَ لَهُ اسْقِهِمْ عَسَا لَا يَسْتَنْفِي حَدِيثُ ثُعَيْبَةَ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَرَا **بَابُ**  
 الطَّاعُونَ وَالطَّيِّبَةِ وَالْكَفَّارَةِ طَاعُونَ اور بد فاعلی اور کفارت کا بیان **عَنْ** عَامِرِ بْنِ  
 سَعْدِ بْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 مَاذَا سَمِعْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ أَسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رَجُلٌ أُرْسِلَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُيَيْنِ  
 أَوْ عَلَى مَرَجٍ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ إِذَاسَمِعْتُمْ بِهِ بِالْحَرْصِ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا ذَكَرْتُمْ بَأْسَهُ  
 وَكَانَ لَكُمْ بِهِ قَوْلٌ فَلَا تَقْدُمُوا جُودًا وَآمِنُوا وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يَخْرُجُ كُمْ إِلَّا فِدَارًا أَمِنَهُ حَمِيمٌ  
 عامر بن سعد بن ابی وقاص جو روایت ہوا ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک  
 عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا ہے جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں  
 مت جاؤ اور جب تمہاری ہی جاتی میں طاعون منو ہو تو رت نکالو یہاں کہ اوس کے دوسے  
**ف** نہوی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک ہوش ہے جو کہنی یا بنبل یا ہاتھ یا اور لنگھوں  
 یا اور کہیں بدن میں منو ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ درم اور در و اور سوریش اور خفقان اور  
 قے لازم ہے خلیل نے کہا وہاں بھی طاعون کو کہتے ہیں اور وہاں ایک عالم مرض ہے اور صحیح یہ  
 ہے کہ وہاں مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت منو ہو اور وہاں کے ملکوں میں نہ ہو تو ہر  
 طاعون وہاں ہے اور ہر وہاں طاعون نہیں ہے اور وہ وہاں جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کے زمانہ میں شام میں منو ہوئی تھی وہ طاعون تھی جسکو طاعون عمو س کہتے ہیں  
 اور اسکا بیان مشاہدہ کتاب میں گذرا اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں  
 کے لیے جھڑت اور شہادت ہے صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے رہے شہید ہے اور ایک



حدیث میں ہے جو ک طاعون میں جبر کرے اور اپنی شہر سے نہ ہانگے اللہ کی تقدیر پر ہوسا کر کے  
 اوس کو شہید کا ٹوٹا اور طاعون کے ڈر سے ہانگنا نہ ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ ایسا  
 ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے ہانگے اور بعض لوگوں نے طاعون سے ہانگنا اور جہان  
 طاعون ہو مان جانا دونوں درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 سے کہ وہ شہر مندرہ ہو سکے سرخ سے لوٹ آئے پر اور ابو موسیٰ اشعری اور مسروق اور اسود بن  
 ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے ہانگے اور عربوں عاص نے کہا اس عذاب سے ہانگو پہاڑوں کی کھوپڑی  
 اور چٹیلوں پر معاف نہ کیا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے اور ان لوگوں نے حدیث کی تائید کی ہے کہ  
 ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والا آنے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور ہانگنے والا  
 ہانگنے کی وجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے ممانعت شکون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے  
 کی این مستور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور ہانگنے والے کے  
 لیے مقیم کے لیے تو اسوجہ سے کہ وہ کہیں گامین نہ ہانگا اسوجہ سے ہلاک ہوا اور ہانگنے والے  
 کے لیے اسوجہ سے کہ وہ کہیں گامین نہ ہانگا اسوجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون  
 کے ملک میں جانا اور وٹان سے ہانگنا وہ نمنع ہیں اور حدیث میں یہ امر ضابطہ موجود ہے  
 البتہ کسی اور کام یا ضرورت کو لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نوی) **صخرہ کھتا ہے**  
 طاعون باو با سے ہانگنا دلیل ہے جنہے نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون  
 میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اسقدر بیشمار ہیں کہ انسان اودن سے بچ نہیں سکتا  
 اور موت تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے کیونکہ حکمائے انسان کی تعریف یہ کہ حیوان ناطق  
 مانتے ہیں چہرہ ہمارے ماہیت میں داخل ہے اس سے ہانگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے **قُلْ لَنْ يَنْفَعَكَ كُفْرُكَ اِنَّكَ اِلَىٰ الْمَوْتِ اَوْ الْقَتْلِ وَاِذَا كُنْتَ مَقْتُوْنًا لَا يَنْفَعُكَ**  
 کہو اے محمد موت یا قتل سے ہانگنا کچھ فائدہ نہ دینگا اگر بالفرض بچے ہی تو چند روز اور چین گے  
 پھر آخر مرنا ہے عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر نہ ہر سال تک ہی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیری  
 نہ ہوگی اور موت ہی طرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی خبر پہلے ہی سے کاٹ دینا ضروری ہے  
 اور موت کے لیے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے **عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ**

جَالِسِينَ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ تَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَحَّدُ بَيْنَهُمَا عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَحَّدُ  
 حَدِيثُ يَصِحُّ مَرْجُوحُهُ أَنَّ رُوَيْثُونَ كَادُوا بِجَوَابِ كَدْرٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى  
 إِذَا كَانَ بِبَرْغَمَ لَقِيَ أَهْلَ الْأَكْبَادِ أَبُو عَبْدِ كَدْرَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاصْحَابَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمْ فَخَبَّرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ دَقَمَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُوا الْمُهَاجِرِينَ  
 الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَخَبَّرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ دَقَمَ بِالشَّامِ فَاتَّخَذُوا مَقَامًا  
 بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجَتْ لِأُمُورٍ وَلَا تَرَاهُ أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ يَقْتُلُكَ النَّاسُ  
 أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَاهُ أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ  
 قَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي شَمْرًا قَالَ ادْعُوا الْأَنْصَارَ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَدُّوا سُبُلَ  
 الْمُهَاجِرِينَ وَاتَّخَذُوا كَأْتِلَافَهُمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي شَمْرًا قَالَ ادْعُوا مَنْ كَانَ هَهُنَا  
 مِنْ مُشِيخَةٍ قَدِ ابْنَتْ مِنْ مَهَاجِرَةِ الْقَتْلِ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِمْ رَحْلَانِ فَقَالَ  
 تَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ قَالَ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصِيبٌ عَلَى ظَهْرٍ فَاصْبِرُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ كَدْرَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيْدَارَ تَمِيمٍ قَدَرًا اللَّهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا  
 يَا أَبَا عُبَيْدَةَ دَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَ نَعْمَ نَعْمَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ الْوَقْدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَتَبَطَّتْ رَأْيَا لَكَ أَدَوْتَانِ رَحْلَانِ مَخْصِيصَةً وَالْأُخْرَى بِلَدٍ  
 الْكَلْبِ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ إِنْ رَعَيْتَ الْجِدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ  
 اللَّهِ قَالَ فَبَايَعَهُ الرَّحْمَنُ بْنُ عَوْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ  
 حَاجَتِهِمْ فَقَالَ ابْنُ عِيْنٍ مِنْ هَذَا عِيْلًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ إِذَا سَمِعْتَ نَمِيمًا يَأْخُذُ فَلَا تَقْصُدْهُ مُوَاعَلِيَةً وَإِذَا دَقَمَ يَأْخُذُ فَلَا تَخْجُو  
 نِيْدًا مِنْهُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ شَمْرًا أَنْصَرَفَ +  
 ثُمَّ رَجَعَ عِدَاةُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَى عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

کیطرت لکڑ حبس مرغ میں ہو پھر (سرخ) ایک قرعہ نہ کنہ رہ حجاز پر متصل شام کے) اور سوماتات  
 کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد مراد شام کے پنجہ شہر مہین فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور  
 قسیرین) ابو عبیدہ بن الجراح اور ادک کے ساتھیوں نے اور ادن سے بیان کیا کہ شام کے  
 ایک تین و بامود ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلا و مہاجرین اولین کو مہاجرین اولین  
 وہ لوگ ہیں جنہوں نے دوزخ کی طرٹ نماڑ چھی (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیچ انکو  
 بلا یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادن کی مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں دبا  
 پسلی ہے انہوں نے اختلاف کیا بعضوں نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہیں اور ہم مناسب  
 نہیں سمجھتے کہ آپ لوٹ جاویں اور بعضوں نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلون میں باقی رہ  
 گئے ہیں اور اصحاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب ہیں سمجھتے اور نکار و باقی ملک  
 میں سے جانا حضرت عمر نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا انصار کے لوگوں کو بلاد میں نے انکو بلایا  
 انہوں نے مشورہ لیا اور ان سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور ادنیٰ کی طرح اختلاف کیا حضرت  
 عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے پوٹھوں کو بلاد و جوتہ مکہ کی پہلے (یا فتح کے بعد  
 ہی) اسلمان ہوئے میں نے انکو بلایا اور ان میں سے دو نے ہی اختلاف نہیں کیا اور سب نے ہی کہا  
 ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لیکر لوٹ جایے اور وہاں کے سامنے انکو نہ کیجیے آخر حضرت عمر  
 نے سنادی کہ وادی لوگوں میں میں صحیح کراؤٹ پر سوانہ نوگارا اور مدینہ لوٹون گا) یہ سنکر صبح  
 لوگ بھی سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے پہلے گئے ہو حضرت عمر نے کہا  
 کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اسکو سزا دیتا) اور حضرت عمر نے جانتے  
 تھے انکا خلاف کرنے کو مان ہم پہلے گئے ہیں اس کی تقدیر سے اس کی تقدیر کیطرت کیا اگر کہا  
 پاس لوٹا ہوں اور تم ایک ڈی مین جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب  
 ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اوٹھون کو سرسبز اور شاداب کنارے میں  
 چراؤ تو اس کی تقدیر سے چرا یا اور جو خشک اور خراب ہیں چراؤ تب ہی اس کی تقدیر سے چرا یا  
 مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اُس چرا ہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اُسکا فعل قابل تعریف  
 کے ہے کہ جانوروں کو آسام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرا سنے والا ہوں تو جو ملک

اچھا معلوم ہوتا ہے اور ہر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر الہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر  
 الہی ہے **فقہ** اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور جہت بیاطر کہنا تو کل اور  
 تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجائے اس وقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ  
 کہ کہ گمین بنے فلان کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی **فقہ** اس میں عبد اللہ بن  
 بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی  
 دلیل موجود ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سونو کسی ملک  
 میں رہا ہے تو دو دن رستہ باؤ اور جب تمہارا ملک میں رہا پہلے تو پہا گوہی نہیں یہ سن کر حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا شکر کیا (اکی را سے حدیث کو موافق قرار پانے پر) اور لوٹے  
**حدیث** مَعْمَرُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ مَدِينَةً فَخُذْ بِأَمْرِهَا  
 لَكَ أَيْضًا أَرْبَعُ أَشْيَاءَ رَسْمُ الْجَدِّ بَعْدَ تَرْكِ النِّسْبَةِ أَكُنْتَ مَهْجُورًا قَالُوا فَكَيْفَ  
 فَعَلْنَا إِذَا رَحَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذَا الْكُلُّ أَوْ قَالَ هَذَا السَّنَدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 ثَمَّ لَيْسَ تَحْمِيهِمْ وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَرِ اسْمِ بْنِ يَسَّجٍ كَهَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ الْوَعْبِيِّ هَسَ كَمَا كَمَا تَوْبَهُمَا  
 ہے اگر وہ بیشک اور خراب قطعہ میں چرا دے اور اچھا کن رہ چھوڑ دیوے تو تو اس پر الزام دینا  
 ابو عبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو پہر چلو پہر چلے یہاں تک کہ  
 مدینہ پہونچے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہے اگر خدا چاہے **حدیث**  
 ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ مَدِينَةً فَخُذْ بِأَمْرِهَا  
 عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَرِيبٌ وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَرِ اسْمِ بْنِ يَسَّجٍ كَهَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ الْوَعْبِيِّ  
 أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الثَّامِ فَلَمَّا جَاءَ يَرْخُ بَلَدَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَنْكَ  
 فَكُتِبَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ تَمْرًا بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوا عَلَيْهِ دَاوُدَ قَعَمَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا  
 فَلَا تَخْرُجُوا فِدَارًا مِثْلَ فَرَجِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ يَرْخُ وَعَنِ ابْنِ شَيْبَةَ  
 عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا نَصَرَفَ  
 بِالْأَسْرِ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَرِيبٌ وَهِيَ جَوَادِرْ كَذَرِ اسْمِ بْنِ يَسَّجٍ كَهَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ الْوَعْبِيِّ

روایت ہے کہ حضرت عمر شام کی طرف لکھے جبکہ میں بن ہو چکے انکو خبر آئی شام میں وبا پھیلنے کی  
 عبدالرحمن بن عوف نے اذن سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو  
 کسی ملک میں وبا پھیلے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو  
 مت نکلو و با سے پہاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرخوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ  
 سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمن بن عوف  
 کی حدیث **شکر کیا ہے** لَا عَذَابَ دُونَ ذَلِكَ وَلَا حِمَاةَ وَلَا حَمَامَةَ وَلَا حَصَصَ وَلَا كَنُوءَ وَلَا كُفُولَ  
 وَلَا كَيْدَ وَلَا مُدْرِكَ عَلَى مَنِّهِ بِيَارِي كَالْمَا جَانَا اور بد شکونی اور نامہ اور صفراور نور اور غول  
 پس لہو میں اور بیمار کو نذرست کو پاس نہ رکھیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ جَعَلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذَابَ دُونَ سَمٍ وَلَا حِمَاةَ وَلَا حَمَامَةَ  
 نَقَالَ أَعْرَافِي يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا بَالُ الْأَرَبِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَانَتْهَا النَّخْلَةُ فَيَجْعَلُ الْبَحِيرُ  
 الْأَجْرَبُ قَبْلَ دُخُلِ دِيهَا فَيَجِدُهَا كَلْبًا قَالَتْ فَمَنْ أَعْلَمَ الْأَذَلَّ مَرَّجَمَهُ ابْنُ سُرَيْجٍ  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا ٹکنا کوئی چیز  
 نہیں اور صفراور نامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ اونٹوں کا کیا حال ہے  
 ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے ہرن پر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا  
 ہے اور ب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا ہر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا **ہ**  
 نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو نذرست کے پاس نہ لیجاویز  
 ان دونوں حدیثوں میں جمعہ یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث میں نفی کیا ہے اُس سے  
 مراد نفی ہے اس اعتقاد کی وجہاںست والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل  
 الہی کے اور جس میں بیمار کو نذرست کو ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز  
 کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الہی ہوتا ہے اوسکو نہ کرنا چاہیے  
 اور بعضوں نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث صحیحہ اور یہ غلط ہے اور صفرا  
 سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صرف تک مؤخر کرتے تھے یعنی نسئ یہ غلط ہے یا  
 صفرا کو ایک ہیٹ کا کثیر سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد غلط ہیں یا صفرا کو سحر سمجھتے تھے

جیسے ابھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیر و تیزی کہتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں  
 کرتے اور جیسے مرد اور ہے اس کا حربہ کہ لوگ نحو س جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مرد  
 کی روح ہمارے بندہ کی شکل بن جاتی ہے انتہے مختصر سے زیادہ صحیح ابن ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی  
 عَنْہُ قَالَ ارْتَضَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا حِیْرَہٗ وَلَا صَفَرٌ وَلَا  
 هَامَہٗ فَقَالَ لَعَنَہُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ عُمَیْلُ حَدَّثَ بُوَئْسَ تَرْجَمَہُ وہی جواد پر گند اس میں  
 یہ زیادہ ہے کہ بد شکوئی بھی کوئی چیز نہیں ہے صحیح ابن ہریرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ  
 قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا عَدْوٰی فَنَامَ اَعْدَاؤُہٗ فَنَاكَرَ عُمَیْلُ حَدَّثَ  
 بُوَئْسَ وَکَلَّہُ وَکَلَّہُ شُعَیْبٌ عَنِ الرَّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیدَ بْنِ اُحْبَبَ  
 تَمِیْذِیَّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرٌ وَلَا  
 هَامَہٗ تَرْجَمَہُ وہی جواد پر گند اس میں صحیح ابن سکتہ بن عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰهُ  
 تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا حِیْرَہٗ  
 اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا یُورِدُ مَمْرَہٗ عَلٰی مُجِیْہٍ قَالَ اَبُو سَبَکَہٗ  
 كَانَ اَبُو ہُرَیْرَہٗ یُحَدِّثُ فَمَا کَانَ یُحَدِّثُہٗ اَعِیْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 حَمَّتْ اَبُو ہُرَیْرَہٗ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَا کَانَ یُحَدِّثُہٗ اَعِیْنِ رَسُولِہٖ لَا عَدْوٰی وَلَا حِیْرَہٗ  
 عَلٰی اَنَّ لَا یُورِدُ مَمْرَہٗ عَلٰی مُجِیْہٍ قَالَ فَقَالَ لَہٗ الْحَارِثُ بْنُ یَزِیدَ دُبَابٌ هُوَ اَبُو یَحْیٰ  
 اَبُو ہُرَیْرَہٗ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُکَ یَا اَبَا ہُرَیْرَہٗ یُحَدِّثُ بِنَامَہٗ هَذَکَ الْحَدِیثَ حَدَّثَنَا اَحَدُ  
 قَدْ سَمِعْتُ عَنْہُ کُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا عَدْوٰی فَاَلِی  
 اَبُو ہُرَیْرَہٗ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ یَعْرِفَ ذٰلِکَ وَقَالَ لَا یُورِدُ مَمْرَہٗ عَلٰی مُجِیْہٍ  
 فَاَمَّا الْحَارِثُ فَاِذَا ذٰلِکَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُو ہُرَیْرَہٗ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ فَوَطَّنَ بِالْحَدِیثِ  
 فَقَالَ یَا حَارِثُ اَنْتَ مَرِیٌّ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُو ہُرَیْرَہٗ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ  
 قُلْتُ اَبِیْتُ قَالَ اَبُو سَبَکَہٗ وَلَکُم مِّنْیَ لَقَدْ كَانَ اَبُو ہُرَیْرَہٗ یُحَدِّثُ بِنَامَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا عَدْوٰی فَلَا اُذِی النَّبِیَّ اَبُو ہُرَیْرَہٗ اَوْ لَعَنَہُ اَحَدُ  
 الْقَوَکِیْنِ الْاَحَدَ تَرْجَمَہُ ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سرور اہل بیت ہر رسول اسے سنل

اسے علیہ وسلم نے فرمایا بیاری نہیں لگتی اور ابوسلمہ یہ حدیث ہی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا لا یاجادو بیار اونٹ تندرست اونٹ کو پاس سے لٹکائی ترجمہ یہ ہے کہ لا دی بیار اونٹ کالا اونچ بیار اونٹ  
 کو تندرست اونٹ اور اونٹ پر بیٹھے تندرست اونٹوں کے اندر لیکن اخقصار کے لیے حاصل مطلب یہ کہ کیا گناہ  
 ابوسلمہ کہہ ابوسہرہ اندرون حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے پہر بعد اوس کے اونہوں نے یہ حدیث  
 کہ بیاری نہیں لگتی اسکو چوڑ دیا میان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لا یا جادو سے بیار اونٹ درست  
 اونٹ پر تو حارث بن ابی ذیاب نے جو ابوسہرہ کے چچا زاد بھائی تھے اون سے کہا ای ابوہریرہ ہم سنا  
 کرتے تھے تم اس حدیث کو ساتھ دوسری ایحدیث ہی بیان کرتے تھے اب تم اسکو نہیں بیان کرتے وہ  
 یہ حدیث ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیاری نہیں لگتی ابوسہرہ نے انکار کیا اور کہا میں  
 اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ اپنے یہ فرمایا ہے کہ نہ لا یا جادو سے بیار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر  
 حارث نے اونکو جبکہ ٹاکیا اس میں ابوسہرہ نے غصہ کیا اونہوں نے حبش کی زبان میں کچہ کہا بہ حارث سے  
 پہچان تم مجھے میں نے کیا کہا حارث نے کہا نہیں ابوسہرہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرنا میں اس  
 حدیث کے بیان کرینکا ابوسلمہ نے کہا میر عمر کی قسم ابوسہرہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیاری لگنا کوئی چیز نہیں بہر معلوم نہیں ابوسہرہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک  
 حدیث ہی دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا **ف** لہذا علیہ السلام نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث  
 کو بھول جادو کرنا اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اوس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابوسہرہ کے  
 سابق بن زید اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیاری لگنا کوئی  
 چیز نہیں بہر اوس کے ثبوت میں کیا شک ہے انتہی **ع** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سمع ابابکر  
 یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جادو ولا جادۃ ولا یجادون ولا یجادون علی الخبیثۃ فیقول  
 حدیث یہ یونس رحمہ علیہ جو اوپر گذرا **ع** الزہری عن ابی سلمۃ الحدیث یہ **ع** رحمہ علیہ جو اوپر گذرا  
**ع** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جادو ولا جادۃ ولا یجادون ولا یجادون علی الخبیثۃ  
 روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیاری لگتی ہے نہ امہ نہ نور نہ صفر **ف** لہذا کہ میں ساری کے طلوع  
 اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی کو رستا ہے جیسو مینہ کے لوگ پنجر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعض  
 نے کہا نور ہی چاند کی منزل مراد ہر غرض یہ کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ پر سنا اسکی مرضی اور حکم





مِّنْ سُرْمَةٍ لِّدَهْرٍ يَّطْلُقُ الْإِسْمَ وَمِثْلَهُ وَفِي حَدِيثٍ عَقِيلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَالَ مَعْرُ  
 رَجْمِهِ فِي جَوَادِ بَكْرٍ أَحَدُكَ الْإِسْمَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَعْدُوكَ لَا طَيْرَهُ وَجَبَّيْ  
 الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الطَّيِّبَةُ مَرَّجْمِهِ النَّسْرُ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّيَا بِمَارِي  
 كُنَّا أَوْ بَدَّيْنَا كُنَّا كَوْنِي خَيْرَ نَبِيٍّ أَوْ مَجْرُوسٍ فَسَمِعْتُ قَالَ خَيْرَ نَبِيٍّ كَلِمَةً أَجْمَلَةً عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَعْدُوكَ وَلَا طَيْرَهُ وَجَبَّيْ الْفَالُ فَيُنَالُ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ  
 الطَّيِّبَةُ مَرَّجْمِهِ فِي جَوَادِ بَكْرٍ أَحَدُكَ الْإِسْمَ الْفُتُورَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَأَعْدُوكَ وَلَا طَيْرَهُ وَأُجِبْتُ الْفَالُ الصَّالِحُ مَرَّجْمِهِ أَبُو بَكْرٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
 فَرَّيَا بِمَارِي كُنَّا كَوْنِي خَيْرَ نَبِيٍّ أَوْ مَجْرُوسٍ فَسَمِعْتُ قَالَ خَيْرَ نَبِيٍّ كَلِمَةً أَجْمَلَةً الْفُتُورَةُ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْدُوكَ وَلَا طَيْرَهُ وَأُجِبْتُ الْفَالُ الصَّالِحُ مَرَّجْمِهِ  
 وَفِي جَوَادِ بَكْرٍ أَحَدُكَ الْإِسْمَ أَنَّهُ زِيَادَةُ هُوَ كَمَا كَوْنِي خَيْرَ نَبِيٍّ أَوْ مَجْرُوسٍ فَسَمِعْتُ  
 بَسْمَلَتُهُ مِنْ أَوْرَاجِي بَاتِ مِنْ فَالٍ كَيْتُهُ مِنْ أَلِيَّةٍ حَدِيثٍ مِنْ هُوَ كَمَا طَيْرُهُ شَرِكٌ مِنْ يَنْبَغِيهِ يَأْتِيهِ وَأَوْرَاجُهُ كَمَا هُوَ  
 سَعَفَتُهُ يَأْخُذُ بِهَذَا أَوْ أَوْسُكِي تَأْخِذُ بِهَذَا كَمَا فَالٍ نِيكَ كِي مَشَالٍ مِنْ هُوَ كَوْنِي بِمَارِي أَوْرَاجُهُ  
 سَالِمٌ كِي أَوْرَاجُهُ تَوَاسِيْدُهُ هُوَ كَمَا هُوَ بِمَارِي أَجْمَلُهُ وَنِيكَ كِي كَامُ هُوَ أَوْرَاجُهُ وَاجِدُ الْفُتُورَتِ بِأَرْجَالِ  
 بِرَّجَاهُ هُوَ أَوْرَاجُهُ خَانٌ كَوْنِي خَيْرَ نَبِيٍّ أَحَدُكَ الْإِسْمَ بَرَّجْمِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ الشُّومُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةُ وَالْفَرَسُ مَرَّجْمِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
 فَرَّيَا بِمَارِي خَيْرَ نَبِيٍّ هُوَ كَمَا هُوَ مِنْ أَوْرَاجِي أَوْرَاجُهُ مِنْ أَوْرَاجِي أَوْرَاجُهُ مِنْ أَوْرَاجِي أَوْرَاجُهُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَعْدُوكَ وَلَا طَيْرَهُ وَأُجِبْتُ الْفَالُ الشُّومُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةُ وَالْفَرَسُ  
 الْفَرَسُ فَالِدُ الْإِسْمِ مَرَّجْمِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّيَا بِمَارِي كُنَّا  
 نَكُونُ لَيْسَ كَوْنِي خَيْرَ نَبِيٍّ أَوْ مَجْرُوسٍ فَسَمِعْتُ قَالَ خَيْرَ نَبِيٍّ كَلِمَةً أَجْمَلَةً الْفُتُورَةُ قَالَ  
 عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّومِ يَمُوتُ حَدِيثٌ مَالِكٍ لَأَعْدُوكَ  
 أَحَدُكُمْ فَيُحْدِثُ لَيْسَ كَوْنِي خَيْرَ نَبِيٍّ أَوْ مَجْرُوسٍ فَسَمِعْتُ قَالَ خَيْرَ نَبِيٍّ كَلِمَةً أَجْمَلَةً الْفُتُورَةُ قَالَ  
 عَنْ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ يَكُنْ مِنَ الشُّومِ تَمُوتُ حَتَّى تَكُنْ مِنَ الْقَبْرِ

وَالْمَكَاةُ وَالْكَادِرُ ترجمہ عبد الباقی بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
اگر خداوند بد کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہر گاہ کہ جس شخصیت پر ہلکا آگہ نساؤ  
میلکہ واکہ یقول حق ترجمہ وہی جواد پر گنہگار جس شخصیت عبد اللہ جبرئیل مرآت رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم قال اِنَّكَ اَنْتَ الشُّوْمُ فِي شَيْءٍ فَيُفَرِّدُكَ مِنَ الْمَكَاةِ وَالْمَكَاةُ ترجمہ وہی  
جواد پر گنہگار جس شخصیت سہیل بن سعد وہی ایسا ہی مردی ہے جو حق  
حبابہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ نَفْسٌ تَلْبَسُ وَالْمَكَاةُ وَالْمَكَاةُ  
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ خواست ہو تو پیر  
اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی اس نودہ میں نے کہا علمائے اختلاف کیا ہے اس میں میں  
امام مالک، سایک، طاہفہ نے کہا کہ یہ حدیث نبوی ظاہر ہے کہ گھر کو البعد تعالیٰ سے سب کر دینا ہے ہر گاہ  
اس میں طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ گھر خواست ان میں چیزوں میں ہو جاتے  
ہو جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی اور خطابی اور بہت  
علمائے کہا کہ یہ بطور استغنا کی پریشانی شگون لینا ہے اگر جب کہ گھر ہو اور وہ اس میں نہ پاسند  
نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت نہ کرے یا نہ گھوڑے یا غلام کو بڑا سمجھو تو اس کو نکال دو اور عورت سے  
اور بھٹو نہ کیا گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہم سارے خراب ہوں اور عورت کی نحوست یہ  
کہ باغیہ ہوں زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اس سے جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بڑا تو  
نالائق ہو تو ہی مختصر کیا ہے شَرِّهِمُ الْكُهَّانَ وَآيَاتِي الْكُهَّانِ کہانت کی حرمت اور کاهنوں کے  
پاس جا نیکی حرمت علیٰ معاربتہ بنی النکاح الشکری قال قلت يا رسول الله اموراً كهنا نصنعها في  
البيات كنهنا تاتينا الكهنة قال فلا تأتوا الكهنة قال قلت كنهنا نصنعها في البيات كنهنا تاتينا الكهنة  
فإنفسهم فلا يصح ذلك ترجمہ معاد بن جهم سلمے روایت ہو چیت عرض کیا یا رسول اللہ بعضی کائنات میں جاتے  
کے زمانے میں کیا کرتے ہیں ہم کائناتوں کے پاس جایا کرتے ہیں فرمایا اب کاهنوں کے پاس مت جاؤ ہمیں کہا  
ہم بڑا شگون دیا کرتے ہیں آپ فرمایا یہ وہ خیال جو تمہارا دل میں گذرتا ہے لیکن اس خیال کو جوہر سو تم کوئی  
کام اپنا چھوڑو ف قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت قرین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن شے میں



يُخَطِّفُهَا الْيَحْيَىٰ فَيَقْدِرُهَا فَإِنْ دَانَ وَلَيْتُمْ يَزِيدُ فِيهَا مَا تَنَزَّلَتْ كَذَلِكَ رَحِمَهُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
عَنْهَا سَوْدَابَةُ وَبَيْنَ عَمْرِ بْنِ أَبِي رَاسٍ وَرَسُولِ اللَّهِ بَعْضُ بَاتِنِ سَوْدَابَةَ كَتَبَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا  
بِجَوَابِ جَنِّ اسْكُودَ أَجْبَلِ لَنَا وَارْأَيْتِ دُرَّ الْكَانِ بَيْنَ دَالِيَتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَجَوَّارِ أَسْمِينِ بَرْدُ دَالِيَتَا بِنْتِ  
سُحْلٍ عَائِشَةُ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكَلْبِ فَقَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلْبُ الْيَحْيَىٰ خَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ صَحِيحٌ ثَوَاتٌ أَحْيَانًا الْيَحْيَىٰ يَكُونُ حَقًّا  
فَالرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلْبُ مُحَمَّدٌ الْيَحْيَىٰ يَخَطِّفُهَا الْيَحْيَىٰ فَيَقْدِرُهَا فِي أَدْنِ رَأْسِهِ  
قَدْ لَدَّ الْجَا بَجِبَتْ فَيَكْمُوتُ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ رَحِمَهُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ سَوْدَابَةُ  
بَعْضُ لَوْ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاكَ هُنَّ كَوْنُ بَوَّابِهَا أَجْبَلِ لَنَا وَارْأَيْتِ دُرَّ الْكَانِ بَيْنَ دَالِيَتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَجَوَّارِ أَسْمِينِ  
نَهْنِ لَوْ كُنْتُ نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ بَعْضُ بَاتِنِ سَوْدَابَةَ كَتَبَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا بَاتِنِ سَوْدَابَةَ كَتَبَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا  
أَوْسٍ لَيْتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَارْأَيْتِ دُرَّ الْكَانِ بَيْنَ دَالِيَتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَجَوَّارِ أَسْمِينِ لَيْتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَارْأَيْتِ دُرَّ الْكَانِ  
مِنْهُ اسْكُودَ أَجْبَلِ لَنَا وَارْأَيْتِ دُرَّ الْكَانِ بَيْنَ دَالِيَتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَجَوَّارِ أَسْمِينِ لَيْتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَارْأَيْتِ دُرَّ الْكَانِ  
أَبْنِي طَرَفِ أَوْسٍ وَجَوَّارِ أَسْمِينِ لَيْتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَارْأَيْتِ دُرَّ الْكَانِ بَيْنَ دَالِيَتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَجَوَّارِ أَسْمِينِ  
يَهْدِي الْأَسْمَاءُ وَخَوْدَةُ أَيْتِهِ مَحْقِلٌ عَنِ النَّحْرِ تَرَى رَحِمَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهَا بَاتِنِ سَوْدَابَةَ كَتَبَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا  
عَبَّاسٌ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْأَنْصَارِ الْأَوْصِيَاءِ كَيْفَ كَانَ  
جَبَلُوسٌ لَيْكَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ فَاسْتَبَارَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْبَاهِلِيَّةِ إِذَا رَحِمِي عَمِلَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ مَا تَقُولُ وَلَيْدُ الْيَكَّةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُ لَا يَرْمِي بِهِ الْمَوْتِ أَحَدٌ وَلَا الْحَيَاةُ وَلَكِنْ رُبَّمَا تَارَكَ دَعَايَ أُمَّهُ إِذَا  
فَضَلَ أَمْرًا سَجَّ حَمَلَةً الْعَرَبِي ثُمَّ سَجَّ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَكُونُ حَمَلَةً الْعَرَبِي ثُمَّ سَجَّ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَكُونُ حَمَلَةً الْعَرَبِي  
أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَكُونُ حَمَلَةً الْعَرَبِي ثُمَّ سَجَّ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَكُونُ حَمَلَةً الْعَرَبِي  
رَبُّكُمْ نَيْفٌ وَرَبُّكُمْ مَاذَا قَالُوا قَالَ فَكَيْفَ يَرَى بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاءِ بَعْضًا حَتَّى يَكُونَ الْخَبَرُ  
هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَخَطَّ الْيَحْيَىٰ السَّمَاءَ فَيَقْدِرُ دُونَ الْأَوَّلِ لِيَا يَحْيَىٰ وَدُونَ يَمِ فَمَا جَاءُوا  
بِأَعْلَى وَبَعْضُهُمْ فَجَوَّارِ أَسْمِينِ لَيْتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَارْأَيْتِ دُرَّ الْكَانِ بَيْنَ دَالِيَتَا بِنْتِ أَوْسٍ وَجَوَّارِ أَسْمِينِ



[illegible]

ترجمہ عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو  
 دہری والے سانپ اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو ہودیتے ہیں اور پیٹ والیوں کا پیٹ  
 اگر دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبدالرحمن بن عمر نے  
 کہا میں تو جو سانپ دیکھتا او سکوفور مار ڈالتا ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا  
 پیچا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اسکا پیچا کر رہا تھا  
 نے کہا اٹھراے عبدالرحمن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم  
 دیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

**عن** الزُّهْرِيِّ يَهْدِي بِهَذَا الْأَسْنَدِ عِدْرَةَ صَلَاحِ كَالْحِثِّي دَاوُدَ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ  
 وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا  
 الْحَيَّاتِ وَلَكِنْ يَقُولُ ذَا الْطَفِيفَتَيْنِ وَالْأَبْتَرُ **ترجمہ** وہی جو اور گندرا **عن** مَدْفُوحٌ أَنَّ  
 أَبَا لُبَابَةَ كَتَمَ ابْنَ عُمَرَ لَيْفَتَهُ لَهَ يَا فَيْدَاءُ يَمْ يَسْتَقْرِئُ بِأَهْلِ الْمَسْجِدِ فَوَحَّدَ الْخَلَّةَ  
 حِلْدَ جَانٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْمَسُوءُ فَاقْتُلُوهُ فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ  
 الَّتِي فِي الْبُيُوتِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہو ابولبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کھولنے  
 کے لیے اون کے گھر میں تاکہ مسجد نزدیک ہو جاوین اتنے میں رکھوں نے سانپ کی ایک کھیل  
 پالی عبدالرحمن نے کہا سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو ابولبابہ نے کہا ست مارو کیونکہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں **عن** مَدْفُوحٌ  
 قَالَ كَانَ أَبُو عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَتَّنَا أَبُو لُبَابَةَ  
 ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَذَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
 عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَاْمَسَكَ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو عبدالرحمن  
 بن عمر سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبد المنذر نے حدیث بیان کی ہم سے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے اور مدین سے عبدالرحمن

بن عمر نے سرفوت کر دیا **حسن** نافع انہ کہ سمیع ابیالبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخیر ان  
رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قتل الجبان  
ترجمہ نافع نے سنا ابوبابہ یہ وہ کہتے تھے عبداسد بن عمر جو اسد ثعالیٰ حنفی کے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانہوں کے مارنے سے **حسن** ابیالبابہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قتل الجبان الی فی البیوت ترجمہ  
ابوبابہ یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانہوں کے مارنے سے جو گھر  
میں رہتے ہیں **حسن** نافع ان ابیالبابہ بن عبدالمکذرا کہ انصار رضی اللہ تعالیٰ  
عنه وہاں مسکے بیٹھ کر منتقل الی المدینہ قبیمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کے ساتھ بیٹھ کر خوف لے لے اذ اہم یحییٰ من عوامر البیوت فارادو  
قتلہما فقال ابوبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قتل لیس عمن یؤید عوامر البیوت  
وامیر یقتل الا بتر و ذی الطفتین وقیل هما الذان یکتبعان البصر ویطرحان اولاد  
النساء ترجمہ نافع سے روایت ہے ابوبابہ بن عبدالمکذرا انصاری کا گھر قبا میں تھا وہ مدینہ چلے  
آئے ایک بار عبداسد بن عمر اون کے ساتھ بیٹھ رہے ایک روشندان کہل رہے تھے ایک  
ہی ایک ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانہوں میں سے لوگوں نے اسکو مارنا چاہا  
ابوبابہ نے کہا اون کے مارنے سے مخالفت ہے یعنی گھر کے سانہوں کے اور حکم کیا آپ نے وہ یہ  
اور دو نکیر ان واسے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں تم کے سانپ بیانی کہہ دیتے  
ہیں اور عورتوں کے پیٹ کو دیتے ہیں **حسن** نافع قال کان عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ یومر کہیند ہکد کہ لیس وینیس جان فقال اتنبعوا هذا الحمار  
ما تلوہ قال ابوبابہ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے بھی قتل الجبان الی فی البیوت الا بتر و ذی الطفتین  
فانہما الذان یطغان البصر ویلعیان ما فی بطون النساء ترجمہ نافع سے روایت ہے  
عبداسد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن اپنے گھر کے جو مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی  
کچل دی گئی تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا پیچا کرو اور اسکو مار دو ابوبابہ نے کہا میں نے رسول



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا آپ فرمنا کہ کیا اون سانہوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں گھر  
 دم بریدہ اور جب پھر دو گھیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بیانی اور جاکے ہیں اور جب نظر ملتے ہیں اور عزت  
 کا بیٹ کر ادیتے ہیں اور کے مارے عورت کا بیٹ کر پڑتا ہے اور اسکی نظر میں یہ تاثیر ہے کہ  
 تَسَافِعُ اَنْ اَنْتَا لِبَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَرْبَا بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ  
 عِنْدَ الْاُطْحَمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَوْمَ صُلْحِ حَنْدِ  
 حَدَّثَ الْيَكْتَبُ بْنُ سَعْدٍ ثُمَّ جَعَلَ نَافِعٌ سَمِعَ رَايَتِي الْوَلَدُ بَابِ عَبْدِ اسْمٰ بْنِ عَمْرِو كَيْسَ  
 وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہا تھا آخر تک  
 نذوی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانہوں کو بغیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈرے  
 ہوئے جیسا آگے آدیکا مارنا درست نہیں اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہوا گھروں  
 میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے ہشتنگا کی یہ وجہ ہے کہ جنوں  
 کا ایک سلمان گروہ وہاں سانہوں کی شکل پر رہتا تھا اور ایک لفظ علما کا یہ قول ہے کہ گھروں  
 کے سانہوں کو ہر شخص میں بغیر ڈرائے اور جٹائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہی  
 بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھر کے  
 سانہوں میں بھی دو دو ماری دالے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرائے  
 کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے دین کہے میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عھد کی جو حضرت سلیمان  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا تھا کہ سکو ایذا مست دینا اور آئندہ مست نکلتا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اسکو  
 مار ڈالے **ع** حَبِيبُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمَ فَبَعَا رَوْقًا اُذْ بَلَغَتْ عَلَیْہِ دَارُ الْمَرْكَاتِ عَرَفَا فَنَحْنُ نُلَاحِظُ مَا مِنْ فِیْہِ رَطْبَةٌ  
 اِنْ فَجِئَتْ عَلَیْہَا حَبِیْبٌ فَقَالَ اَقْتُلُوْہَا فَاَبْتَدَتْهَا لِقَتْلُهَا فَسَبَقَتْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَا مَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا دَخَلْتُمْ شَرَّهَا ثُمَّ عَادَ بِنِ حَبِیْبٍ حَبِیْبٍ حَبِیْبٍ حَبِیْبٍ  
 تھا ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے فارمین اسوقت آپ پر سورہ  
 وَالْمُرْسَلَاتِ نَزَلَتْ اِذْ ہُوَ اِثْنِیْ سِتِّ مِائَاتٍ سَمِعْتُ اَبَا بکرؓ کہ فرمایا مار ڈالو اسکو ہم پیکے اور سچ کے ماننے کو وہ  
 اسنے میں ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اسکو ہم پیکے اور سچ کے ماننے کو وہ



منظر تھا تو پڑھ چکنو کا اسے میں کچھ حرکت کی آواز آئی اور نکل دین میں جو گھر کے کونے میں رکھیں  
 میں نے اودھڑ دیکھا تو ایک سانپ تھا میں دوڑا اور اس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں  
 بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھڑی مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو جس نے  
 کہا ان انہوں نے کہا اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی ہم  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل خندق کی طرف وہ جوان دوپہرون کو آپ کو اجازت مانگتا  
 اور گہرا کرتا ایک ن آپ کو اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتھیار لیکر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا  
 (جنہوں نے دفاع بازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے) اور شخص نے اپنے  
 ہتھیار لے لیے جب ان پر گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی جگر کو دیکھا دونوں ٹون کے بچپن دروازہ  
 پر کڑھی ہوئی ہے اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اور اس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال  
 اور اندر جا دیکھ نہ معلوم ہو گا میں کیوں نکلی ہوں وہ جوان اندر گیا دیکھا تو ایک بڑا سانپ کندلی  
 مارے ہوئے بچہ ہونے پر بیٹھا ہے جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کو بچ لیا پھر نکلا  
 اور نیزہ گھر میں گاڑا وہ سانپ اوسپر لٹا بعد اوس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرایا جوان پہلے  
 مر اہر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائوں اور آپ کے سارے اقصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ اس کے دعا کیجیے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دیوے آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے  
 لیے بخشش کی پھر فرمایا بدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو  
 تین دن تک انکو خبردار کر دو اور یہی طرح جیسے اوپر گزرا اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں انکو مار ڈالو  
 وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن میں) یا شریر سانپ ہیں **عَلَيْكُمْ** اسما کہ بنی عبید بن جراح  
 عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُوَ جُلُوسٌ إِذْ مَعَهُ تَحْتَ يَدِهِ حَوْكَةٌ فَنَظَرَ نَظْرًا وَاحِدَةً  
 وَرَأَى الْحَدِيثَ بِقَصْتِهِ وَنَحْوِ حَدِيثِ مَا لَيْلٍ عَنْ حَكِيمٍ وَكَانَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَرَجُّوا عَلَيْهَا  
 نَلَّكَ كَانَ نَهَبٌ وَإِلَّا فَادْتُلُّوه فَإِنَّهُ كَاذِبٌ وَقَالَ لَهُمْ أَدْهَبُوا كَادِفُوا صَاحِبَكُمْ  
 ترجمہ وہی جواد پر گزرا اس میں یہ ہے کہ تخت کرتے میں نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

امہ سزا سے عاید و سلم نے ان گمزدن میں عمرو اے سانپ کچھ میں جیتیم ان میں سے کسی کو کہو تو نہیں دلا  
 کہ لون کو شک کر دینے پر ان کہو کہ اگر ہنر نگار کے تو حکم کو تسلیم ہو بیچے گی اگر دوسرے نہ لکھ تو نہیں  
 تو اسکو مار ڈالو وہ کانفرنس ہے اس ساس ہوا بیت میں یہ زیادہ ہے جا اپنے صاحب کو دفن کر دو  
 اِنْ سَعِدَ الْخَلْدِيْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَكَرَ اَنْ يَدُلَّ لِيْ بِمَنْ تَقْدَمُ الْحَقَّ قَدْ اسْلَمُوا فَسَمِعْتُ اَي شَيْءٍ تَقُولُ هَلْ يَدْعُو اَنْ يَدْعُو  
 فَادْعَا لَنْ يَكُنْ بَدَا لَكَ بَقِيَّةٌ تَقِيَّتَكَ وَكَانَتْ شَيْطَانُكَ ثُمَّ جَاءَ ابُو سَعِيدٍ خُذْرِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کئی جن سے سنا ہے کہ میں جو مسلمان ہو گیا  
 میں پھر جی جی ان عمرو اے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اسکو تین باجنا دیوے اگر وہ  
 اس پر ہونے لگے تو اسکو مار ڈالو اسے وہ شیطان ہے **باب** اسْتَحْبَابُ قِتْلِ الْوَدَّعِ اِنْ كُنْتَ  
 اَرَادَ اسْتَحْبَابَ سَمْعَانَ اُمِّ تَمِيمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقْتُلُ الْوَدَّعَ ثُمَّ جَاءَ اُمُّ شَرِيكٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَكُونُ  
 كَمَا رَأَيْتُ كَمَا سَمِعْتُ اُمِّ تَمِيمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّهَا اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ الْوَدَّعَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهِمَا وَامُّ تَمِيمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بَنِي خَامِرٍ  
 لَوْ لَوْ اَتَقَتْ لَقَتْلُهَا كَانَتْ ابْنِ ابْنِ خَامِرٍ وَحَمِيدُ بْنُ وَحِيدٍ بَنِي وَحِيدٍ وَحَمِيدُ بْنُ وَحِيدٍ  
 ثُمَّ جَاءَ اُمُّ شَرِيكٍ اِجَازَةً جَاهِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُنْتُ كَمَا رَأَيْتُ كَمَا سَمِعْتُ  
 دِيَانُ كَمَا رَأَيْتُ كَمَا سَمِعْتُ اُمُّ شَرِيكٍ بَنِي خَامِرٍ كَمَا رَأَيْتُ كَمَا سَمِعْتُ اُمُّ شَرِيكٍ بَنِي خَامِرٍ  
 رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْوَدَّعَ وَسَمَاءُ فَدَلِيْلُهَا  
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اگر گٹ کو مار ڈالنے کا اور اسکا نام فریق  
 رکھا یہ نہ چھوٹا نام اس **مسئلہ** عَالِيَّةٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَأَلَ قَالَهُ الْوَدَّعُ الْوَدَّعُ فَكَانَتْ دَلَّةً اَسْمَعُهُ اَمْرٌ يَقْتُلُهُ ثُمَّ جَاءَ اُمُّ شَرِيكٍ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا  
 کہ کوئی ایسا کہہ نہ سکے کہ میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا کہ اسکو مار ڈالنے کا **مسئلہ**  
 اِنْ هُوَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ



ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی غمیرہ کو کاٹا اور وہوں نے حکمد یا چیونٹوں  
 کا سارا گھر جلا دیا گیا تیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک است کو ہلاک  
 کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی **ف** پھر اگر اللہ تعالیٰ کسی است کے شرک اور کفر کی وجہ سے  
 انکو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار اچھے ہی تباہ ہو جاویں تو کیا بعید ہے **ل**وہی علیہ  
 الرحمتہ کہ اس ہمارے مذہب میں چیونٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابو بکر  
 کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہمد اور پٹی کو مارنے  
 سے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے باسناد صحیحہ بخاری اور مسلم کی شرط پر **ح** صحیح **ع** ابو داؤد نے  
**نَحْنُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزِلُّ نَبِيَّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ كَذِبًا  
 فَخَرَقَتْ فَذَلِكَ نَامِرٌ يَمْحَاةٌ فَأَخْرِجْهُ مِنْ تَحْتِهَا شَرًّا أَمْزِجْهَا فَخَرَقَتْ فَأَدْحَى  
 اللَّهُ إِلَيْكَ فَذَلِكَ وَاحِدَةٌ** ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غمیرہ غمیرہ میں سے ایک درخت کو تلے اترے  
 انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اور وہوں نے حکمد یا چیونٹیوں کا جتہ نکال لیا پھر انہوں نے حکمد یا وہ  
 جلا دیا گیا تیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوئی (اور  
 کاٹیا تصور تھا) **ح** صحیح **ع** مسلم بن منکبہ قال حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَذِبًا حَدَّثَتْ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزِلُّ نَبِيَّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ كَذِبًا فَخَرَقَتْ فَذَلِكَ نَامِرٌ يَمْحَاةٌ  
 فَأَخْرِجْهُ مِنْ تَحْتِهَا شَرًّا أَمْزِجْهَا فَخَرَقَتْ فَأَدْحَى اللَّهُ إِلَيْكَ فَذَلِكَ وَاحِدَةٌ  
**بَابُ** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** ترجمہ قتل المہجرہ  
 بل کے مارنے کی ممانعت **ح** صحیح **ع** عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيَّ بَيْتُ امْرَأَةٍ فِيهِ كُرَّةٌ يَبْسُتُهَا حَقٌّ مَا تَتَّ فَنَدَخَلَتْ فِيهَا  
 النَّارُ كَالْهَيْ أَلْمَحْمَتِهَا دَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَكَأَنَّ كُرَّةً سَلَمَتْهَا فَأَكَلَ مِنْ خَشَائِشِهَا  
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ سر گئی پھر اسی بلی

کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی لہذا عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس مقصود سے منہ اوسکی اور  
 بڑھ گئی تو وہی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی  
 اور یہ گناہ صغیر نہیں ہے بلکہ اوس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ  
 ہمیشہ جہنم میں رہے گی اور اس نے بلی کو نہ کہا نادیا نہ پانی حبیب و سکر فید میں رکھا نہ اُسکو چوڑا  
 کہ وہ زمین کے جانور کہانی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم **مِثْلُ مَعْنَاهُ** **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم **يَذَلِك** ترجمہ دونوں سے ایون کا وہی جواب پکڑا **عن** ابی ہریرۃ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عُدَّتْ امْرَاَةٌ فِي هَرَاءٍ لَهَا  
 تُطْعِمُهَا وَكَمْ تَتَرَكُّهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب آیا ایک بلی کی وجہ سے جو کھانے کا ناز نہ  
 نہ پانی نہ اُسکو چوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہانی **عن** ہشام بنہذا الاسناد وفي حديثه ما يبطها وفي حديثه  
 عن كريب الاذني ترجمہ وہی جواب پکڑا **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ  
 جواز چکا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **يَخُودُ حَذِيثُهُمْ**  
**ترجمہ** وہی جواب پکڑا **کتاب** فضل سقر البھا شجرہ و اقسامها جانور و ملک  
 بلائے اور کہلانے کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قال **بَيْعُ مَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرَفَيْهِ شَجَرَتَانِ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْتًا**  
**فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ كَأَنَّهُ كَلْبٌ يَأْكُمُ يَأْكُلُ الْغَرَاءَ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ**  
**الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ إِلَيْهِ فَمَلَأَهُ**  
**خُمَةً مَاءً ثُمَّ أَصْلَحَ فِيهِ وَحَتَّى رَجَعَ كَسَمَّى الْكَلْبِ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَعَلَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ**  
**اللَّهِ مَاذَا لَنَا فِي هَذَا الْبَيْتِ شَجَرَتَانِ لَا جُرْأَتَنَا قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ نَكْبَةٍ أَحَدُ** **ترجمہ**  
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سایہ  
 میں جا رہا تھا اوسکو بہت پیاس لگی ایک کنواں ملا وہ اوس میں اتر آیا پانی پیا پھر نکلا تو ایک  
 کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالی ہوئی نہ پیتا ہے نہ پیاس کی وجہ سے اور گیلی سٹی کہا رہا ہے وہ شخص

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكُفْرَ فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبٌ مُسْلِمٌ  
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است کہو  
 کرم (انگو کر) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے **عَنْ**  
 لَا تَقُولُوا الْعَيْنِ الْكُفْرَ فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبٌ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگو کر کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کہتے ہیں **عَنْ** ابی ہریرہ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ كُفْرًا  
 فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبٌ لِلْمُؤْمِنِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 وسلم نے فرمایا کوئی تم میں نہ کہے کہ کرم مسلمان کا دل ہے **عَنْ** صَالِمِ بْنِ مَرْثَدٍ  
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَرَامًا دَخَلَتْ مِنْهَا  
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ الْكُفْرَ فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبٌ لِلْمُؤْمِنِ  
 الم سلمہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کوئی تم میں نہ کہے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے **عَنْ** دَاوُدَ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا الْكُفْرَ وَكُلُّكُمْ فِي الْكُفْرِ فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبٌ لِلْمُؤْمِنِ  
 ترجمہ داکل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است کہو کہ کرم ہر ایک کے لیے  
 (یہ انگو کر) **عَنْ** دَاوُدَ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا الْكُفْرَ فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبٌ لِلْمُؤْمِنِ  
 لَا تَقُولُوا الْكُفْرَ وَكُلُّكُمْ فِي الْكُفْرِ فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبٌ لِلْمُؤْمِنِ ترجمہ داکل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عیب یا حبل کہو (انگو کر) **بَابُ**  
 حُكْمِ الْجَلْدِ فِي الْقَتْلِ الْعَبْدِ وَالْمُكَلِّ وَالْمُؤَلِّقِ وَالْمُؤَلِّقِ وَالْمُؤَلِّقِ وَالْمُؤَلِّقِ وَالْمُؤَلِّقِ وَالْمُؤَلِّقِ وَالْمُؤَلِّقِ  
 کے برائے کا بیان **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ كُفْرًا فَإِنَّ الْكُفْرَ قَلْبٌ لِلْمُؤْمِنِ وَالْكُفْرُ قَلْبٌ لِلْمُؤْمِنِ  
 وَلَكِنْ يُشَلُّ عُلَا حِي وَخَارِ بِي وَفَتَايَ وَفَتَايَ وَفَتَايَ وَفَتَايَ وَفَتَايَ وَفَتَايَ وَفَتَايَ وَفَتَايَ وَفَتَايَ  
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلام کو برن نہ کہے سیرا عیب  
 سیرانہ اور اپنی لڑائی کو میری امہ یعنی میری بندی تم سب ارگ خدا کے بند سے تمہارا



مہاری عمر تین خدا کی بندہ بن ہوں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام میری ٹوٹدی میرا جان مرد  
 میری جان عمرت **فت** دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں نہ کہو میرا رب بلکہ یوں  
 کہے میرا سید۔ نوی نے کہا ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں ایک تو غلام کو ممانعت اپنے  
 آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی مالک اور وہ اللہ ہی اور حدیث میں جو آیا ہے کہ ٹوٹدی اپنے  
 رب کہنے کی اسکا جواب دو طرح دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے  
 تنزیہی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاندار کہنے سے  
 قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کو کہتے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ  
 اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کر دیا اور حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا اُمّ حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اوٹھو اپنے سید کے لیے بیٹے سعد بن معاذ کو  
 واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے سوا مفسد ہیں دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید  
 اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امہ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ میں  
 ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے انتہے مختصرا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا  
 عبد محمد یا عبد حسن یا عبد علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنا اسے کی نیت عبد و عبودیت  
 حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور  
 کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پرست  
 موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرک کا کذب بھی ہے کس لیے کہ غلامی جو رفیت کی مراد ہے  
 وہ پائی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے ہیں سکتے ہیں پس بہتر یہ  
 ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلا یہ نام رکھو یا  
 پیغمبروں کے نام رکھو جیسے موسیٰ علیہ السلام یا اسماعیل علیہ السلام یا یوسف علیہ السلام وغیرہ  
 رسول اللہ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ  
 عَبْدًا وَلَا كَلِمَةً عَبْدٌ وَلَا يَقُولَنَّ عَبْدٌ وَلَا يَقُولَنَّ عَبْدٌ وَلَا يَقُولَنَّ عَبْدٌ وَلَا يَقُولَنَّ عَبْدٌ  
 ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو البتہ یوں کہو میرا

جاہلیت کرنا لے گا شعر ہوا اور برائی ہو کہ بہت شعرین پڑھا کرے یا بہت شعرین یاد کرے لیکن قلیل  
 میں کوئی قباحت نہیں ہوگی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**سَمِعْتُ قَالَ اشْعُرُكُمْ كَلِمَةً تَكُونُ بِهَا الْحَرْبُ كَلِمَةً لَيْدِي أَلَا كَلِمَتِي مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلًا**  
**مَرَّ حُجْرَةَ أَبُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** سے روایت ہے کہ جب عمرہ شریف چڑھ کر گرنے لگا تو  
 لید کا یہ کلام ہے (لید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) **أَلَا كَلِمَتِي مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلًا** اسکا  
 ترجمہ اردو میں یہ ہے۔ ماسوا حق کے ہر ایک شی لغو سے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ**  
**لَيْدِي أَلَا كَلِمَتِي مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلًا** دکا دا بن ابی الصلت ان لیسلم ترجمہ  
 ابو ہریرہ سے روایت جو گزری اس میں یہ ہے کہ جب زیادہ پہنچ کلام لید کا ہے اور ابو  
 الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا دیکھتا کہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم  
 رہا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ إِنَّ أَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كَلِمَتِي مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلًا** دکا دا بن ابی الصلت  
 ان لیسلم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعْرَاءُ أَلَا كَلِمَتِي مَا خَلَا اللَّهُ**  
**بَاطِلًا** ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَيْدِي**  
**أَلَا كَلِمَتِي مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلًا** ماذا دے گا اے علی ذلک ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ**  
**أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَتَخَلَّى**  
**جَوْفَ الرَّجُلِ فَيُخَايِرَ بَيْنَ خَيْرَيْنِ أَنْ يَتَخَلَّى بَيْنَهُمَا** قال أبو بكر إذا كان حَفَصًا لَمْ يَفُكْ  
 بریہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ ہو بہرے یہاں تک کہ اس کے پیپ پڑے تاکہ پہنچے اور اس کے  
 حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعرین بہرنے سے **عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَتَخَلَّى جَوْفَ أَحَدِكُمْ فَيُخَايِرَ بَيْنَ خَيْرَيْنِ**

اَنْ يَكُنْ شَعْرًا <sup>ترجمہ</sup> سعد بن ابی وقاص کو یہی ایسی ہی روایت ہو **ف** نفوی نے  
 کہا اس حدیث کو سننے میں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف ہو کہ علوم شرعیہ اور  
 تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پادے اور اگر قرآن حدیث کو ساتھ تھوری سی شعریں ہی یاد  
 ہوں تو کچھ قباحت نہیں سلیو کہ اس کا پیٹ شعر سے نہیں بہرا بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ  
 رکھا ہے اگرچہ اس میں خش نہ ہو وہ کہتے ہیں شعر ہی ایک کلام ہے عذرہ اس کا عذرہ ہے اور برابر  
 ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعریں بھی کہیں اور پڑھیں الیٰ الیٰ ہین اور حسان بن ثابت کو حکم  
 دیا آپ شعر کوئی کی جو میں شعریں کہنے کا اور آپ کے اصحاب نے آپ کے سامنے سفر وغیرہ میں شعریں  
 پڑھیں اور خلفا اور صحابہ اور فضلاء سلف نے شعریں پڑھیں ہین اور کسی نے انکار نہیں کیا  
 البتہ بے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپ شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہو گا باوہ  
 رات دن شعر میں مصروف ہو گا یا اس کی شعریں بری ہوگی **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَزِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَبْرِ اِذْ عَرَفَ  
 شَاعِرٌ يَنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ امْسِكُوا الشَّيْطَانَ  
 لَكَ اَنْ يَكُنْ شَعْرًا رَجُلٍ نَحْنُ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَكُنْ شَعْرًا <sup>ترجمہ</sup> ابو سعید خدری سے  
 روایت ہے جو ہم حجر (اکب کا لون ہے) میل بہ پدینہ سے) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ جا رہے تھے اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعریں پڑھ رہا تھا آپ فرمایا اس شیطان  
 کو پکڑو اگر تم میں کوئی دیکھا پیٹ پیپ کرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بہرے **بَابُ**  
 تَحْرِيرِ الْكَلْبِ بِالْزَّوْدِ شَرِحًا <sup>ترجمہ</sup> کہنا حرام ہے **عَنْ** بَرْزَنْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ  
 عَنْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَلَبَ بِالْزَّوْدِ شَرًّا مَّا يَبْغِي يَدُهُ فِي الْحِمِّ  
 خَيْرٌ يَدُهُ دَمًا <sup>ترجمہ</sup> بربہ ہو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چیر  
 کہیلا اس نے گویا اپنا ماتمہ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا **ف** معاذ اللہ  
 جو سور کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور چھوٹے علماء کا یہی قول ہے  
 کہ جو سور کہیلا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ کوہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے  
 شطر ہر ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تا قبیر

اور اگر کفار کا قول ہو کہ شعر حرام ہے اگر وہ میں نہیں ہو

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسرہ اور خافل کر  
دینی ہے عبادت سحر اور قیاس کہا اور انہوں نے اسکو چوسرہ پر اور ہمارا اصحاب باس قیاس کو نہیں مانا  
اور کتبہ میں وہ چوسرہ کے کم ہے مگر کتبہ اگر شریعت حرام نہ ہو مگر وہ بھی ہو جب بھی اس صورت  
میں جب نظر خج کی وجہ سے اور نیک مومن میں فعل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو ورنہ بالاتفاق  
حرام ہوگی۔ ان کہیوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے  
وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اسکو اچھو اور مفید کا سون میں صرف کرے۔

کتاب و السنن

کتا خجے اب کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرَّؤْيَا أَعْدَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرِيدُ حَتَّى لَيْسَتْ  
أَبَا تَعَاذَهُ فَإِنَّكَ رَأَيْتَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
الرُّؤْيَا مِنْ أَسْوَدَ الْحَكِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا أَحْكَمَ أَحَدُكُمْ حُكْمًا فَكَّرَهُ فَعَلَيْهِ فَمَنْ خَرَّبَ  
تِيَارَهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يَتَّعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَكِنْ قَطْرَةٌ **ترجمہ** ابوسلمہ سوزنا ابی سہیل خراب  
دیکھتا تھا تو میری بجا کسی حالت پر جوابی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں اوتار  
سے ملا اور اسے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما  
تے تھے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہر جب کوئی نعم میں سے  
برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تہو کے یا تہو تہو کرے (بے تہو کے ہوئے) اور اس کی  
پانہ ناک اور اس کے سر سے ہر وہ خواب اور سکھو ضرر کرے گا **عَنْ** ابی تَعَاذَهُ سَمِعْتُ اللَّهَ تَعَالَى  
عَنْ عَنِ الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى  
الرُّؤْيَا أَعْدَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرِيدُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِمْ أَعْدَى مِنْهَا وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَوْلَهُ فَلَيْسَتْ  
عَنْ تِيَارِهِ حِينَ يَهْطُ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**

اِنْ قَدْ بَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِثْلُ اللَّهِ وَاللَّهُ مِثْلُ الشَّيْطَانِ  
 فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا فَيَكْرَهُهُ فَلْيَنْتَبِذْهُ عَنْ بَيْتِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا  
 فَإِنَّهَا لَتَصْرَعُهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الرُّؤْيَا أَتَقُولُ عَنِ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَا  
 لَعْدِيثٌ فَمَا أَكَايَ لَهَا ثُمَّ جَمْعُهُ دَهِي جَوَازِ - ابوسلمہ نے کہا میں بعض خواب یا دیکھتا جو بیمار  
 سے ہی زیادہ مجھ پر بیماری ہو تا جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پرواہ نہ ہی **عَنْ** یحییٰ  
 بْنِ سَعِيدٍ بِهَا أَنَّ اسْتَاذَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الرُّؤْيَا  
 وَلَكِنْ فِي حَدِيثِ الْكَلْبِيِّ وَأَبْنِ بُرَيْدٍ قَوْلُ ابْنِ سَلَمَةَ إِلَى أَحْمَدَ الْحَدِيثُ وَدَا دَابْنُ رُوَيْحٍ  
 فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ يَحْوُلُ عَنْ جَنْبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ثُمَّ جَمْعُهُ دَهِي جَوَازِ  
 ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ میں بارہ تو ہو کرے اور اس کی پناہ مانگے پھر اس کو روک  
 سے پھر جاوے **عَنْ** ابْنِ قَدَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا  
 الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرَهُ مِنْهَا شَيْئًا  
 فَلْيَنْتَبِذْ عَنْ بَيْتِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَصْرَعُهُ وَلَا يَجْزِي بِهَا أَحَدًا إِنْ رَأَى  
 رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيَسْرُحْهَا كَيْفَ رَأَاهَا مَنْ رُفِعَتْ ثُمَّ جَمْعُهُ ابوقحافہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برے شیطان کی طرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھ کر  
 اور اُس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تہ تو کرے اور اُچھوڑے اللہ سے شیطان الرجیم  
 کہے اب وہ خواب اُس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک  
 خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اُس سے بیان کرے جو دوست ہو **ف** تا کہ عمدہ تعبیر  
 دے دے دشمن سے بیان کرنے میں برافتم ہو کہ وہ بری تعبیر دے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقعہ  
 ہو یا بیکار بیخ ہو **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الرُّؤْيَا يُرْمِيْنِي قَالَ فَلْيَنْتَبِذْ أَبَا  
 فَقَالَ دَا نَا إِنْ كُنْتُ لَا أَرَى الرُّؤْيَا فَرْمِيْنِي حَتَّى يَسْمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ نَادَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَحِبُّ فَلَا يَجِدُ فِيهَا شَيْئًا مِمَّا  
 دَا دَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَّقِ عَنْ بَيْتِهِ فَلَا تَأْوِلْتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَكَمْ رَهَا وَكَ  
 يَجِدُ فِيهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَصْرَعُهُ **ثُمَّ جَمْعُهُ** حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہر مین بعضا خواب ابابو کہتا کہ بیمار ہو جا تا رہا (اوس کے ڈر سے) بہترین وقتادہ سے ملا اونہوں نے  
 کہا سیر ابی یہی حال تھا یہاں تک کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اچھا  
 خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جب کوئی تم مین سے اچھا خواب دیکھو تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست  
 سے اور جب برا خواب دیکھو تو بائین طرف تین بار تھو کے اور شیطان کے شر سے بچا مانگے اس کی اور  
 کسی سے بیان کرے تو اس کو نقصان نہ ہو **عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** قال قال رسول اللہ  
 ﷺ **اِنَّهُ قَالَ اِذَا رَاَیْ أَحَدُکُمْ الرُّؤْیَا بِکَیْدِھِمْ أَفْکَلَبْتُ رُوحَیْ لَیْلَہٗ تَلَا نَاذِیْ سَمِعَ**  
**یَا لَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ قَلَا شَاؤَ لَیْسَ حَوْلَ عَرْشِ رَبِّ الْعَزَّوَجَلَّ کَانَ عَلَیْہِ سَیْرٌ جَہِیْمٌ جَہِیْمٌ جَہِیْمٌ**  
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکھو جس کو برا  
 سمجھے تو بائین طرف تین بار تھو کے اور شیطان کو بچا مانگے اس کی تین بار اور جس کو ٹ پر  
 لیا ہو اُس سے پہر جا دے **عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ** عن النبی ﷺ  
**عَلَیْہِ سَیْرٌ جَہِیْمٌ جَہِیْمٌ جَہِیْمٌ اِذَا اتَّخَذَ الرَّمَّانُ لَکُمْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ تَکْذِیْبٌ وَّاصِدٌ قَکُمُ**  
**رُؤْیَا اَصِدٌ تَکْذِیْبٌ اَوْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خُسْرٍ وَّارْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ التُّبُوْءِ وَاَلْوُیَا**  
**تَلَا نَاذِیْ سَمِعَ رُؤْیَا النَّبِیِّ ﷺ مِنَ اللّٰہِ وَرُؤْیَا تَحْذِیْرٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَرُؤْیَا مَآئِیْدٍ مِّنَ**  
**الْمَلٰٓئِکَةِ فَاِنْ رَاَیْ أَحَدُکُمْ مَا یَکْذِبُہُ فَلَیْسَ بِہٖ فَلَیْجِلْ وَلَا یَحْیِدْ فَبِہَا النَّاسُ قَالِ رَاٰ حَبِیْبُ**  
**الْقَیْدِ وَاَکْہَرُ الْعَمَلِ وَالْقَیْدُ نَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ فَلَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ نَاکُلُہُ اَبُو**  
**سَیْرٍ** **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جب زمانہ یکساں ہو دینے دن رات برابر ہوں یا جب نیا ست قریب آ جا دے گی (نور مسلمان  
 کا خواب چہرٹ نہ ہو گا اور تم مین سے سچا خواب اوس کا ہو گا جو سچا ہے باقون مین اور مسلمان  
 کا خواب ثبوت کو پتا لیس حصوں مین سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب  
 جو خوشخبری ہے اسے کی طرف سے دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے تیسرے وہ خواب جو  
 اپنے دل کا خیال ہو پہر جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکھو تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں  
 سے بیان نہ کرے اور مین خواب مین بڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ مین طوق پر سمجھتا  
 ہوں۔ ایوبؑ کہتا مین نہیں جانتا یہ کلام حدیث مین داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے ❖

**ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض راویان میں چھالیس حصوں کا ذکر ہے بعض میں تیر  
 کا بعض میں چھالیس کا بعض میں چالیس کا بعض میں اور چالیس کا بعض میں چالیس کا بعض میں تیر  
 کا بعض میں چالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو  
 اس کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہو اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ  
 ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھالیس کا خطابی نے کہا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے پہلے مہینے تک خواب میں  
 وحی آتی تو خواب چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوا اور بٹیری کا خواب میں دیکھنا اس کے بہتر  
 ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق چھینوں کی صفت  
 ہے اے مختصر **عن** ایوب بن خالد الأسدي قال قال أبو هريرة  
 رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما أوتي من شيء أحب إلي من أن يرى  
 النبي صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة  
 وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ابوسریرہ نے کہا مجھ کو بٹیری دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا  
 ہوں اور بٹیری کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 مومن کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** ابن عمر  
 رضي الله عنه قال إذا اقترَب المؤمنُ وساقَ الحديثَ وَلَمْ يَدْرُكْ رَفِيقَهُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَّهِمْ وَهِيَ جَوَازُ مَا لَمْ يَدْرِكْ حَدِيثَ مَنْ قَفِيَ عَنْهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ  
 رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أوتي من شيء أحب إلي من أن يرى  
 النبي صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة  
 جَزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ **ترجمہ** وہی جو گزرا اگر کسی پیشی ہے **عن** عبادہ بن الصّامِتِ  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أوتي من شيء أحب إلي من أن يرى  
 النبي صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة  
 جَزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت کو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** ابن عمر رضي الله عنه  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أوتي من شيء أحب إلي من أن يرى  
 النبي صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة

**عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان  
 رؤیا المؤمن جزء من النبوة ترجمہ وہی جو کلمہ اسے  
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن ادتری لہ وفي  
 حدیث ابن مسعود الرؤیا الصالحة جزء من النبوة ترجمہ  
 ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب  
 وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسعود کی روایت میں ہاں خواب ہی۔ ایک حصہ  
 سے نبوت کے جہاں لیس حصوں میں سے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا المؤمن الصالحة جزء من النبوة وادری  
 جزء من النبوة ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے جہاں لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے  
 یعنی بن ابی کثیر یہ حدیث اسناد **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن  
 الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم یتمثل حدیث عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابیہ  
 ترجمہ وہی جو ابی کثیر اسناد **عن** ابی عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحة جزء من سبعین جزءا من النبوة ترجمہ  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک  
 خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا  
 یتمثل فی ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا مگر اُس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں  
 بن سکتا **ف** ابن ابی قحافہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لہذا خیال نہیں  
 کہ شیطان کے اغوا سے ہو اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہو  
 آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے  
 امین مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا



جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث ہر ادسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث مجمل ہو اس حالت پر  
جب آپ کو مطابق آپ کے علیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہو اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ  
خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہیں کہ آپ کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت  
ہوئی تو شیطان آپ کی صورت بیکر چھوٹ کہہ دیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی  
نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَانَ فِي الْمَنَامِ فَبَرَّئَ  
فِي الْخَطَاةِ أَوْ لَمْ يَدَانَ فِي الْخَطَاةِ لَا يَمْتَلِكُ الشَّيْطَانُ فِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ  
أَبُو سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَانَ فَقَدْ دَانَ الْحَقُّ **رحمہ**  
ابو سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جبکہ  
خواب میں دیکھو وہ قریب محبو جاگتے ہیں دیکھو گا **ف** مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانے میں  
تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں محبو خواب میں دیکھا وہ ہجرت کی مشرف ہوگا  
اور پھر ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں محبو دیکھے اور اپنی خواب کو سچا جائیگا اس لیے کہ آخرت  
میں آپ کو سب سلمان دیکھیں گے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں انکا خاص قرب کے ساتھ جو اور  
کو نہ ہوگا مجھے دیکھو گا **ف** یا جو خواب میں مجھے دیکھو اوس نے گویا یداری میں مجھ کو  
دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ابوسلمہ نے کہا ابو قتادہ کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا جس نے مجھ کو دیکھا اوس نے مجھ کو دیکھا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَانَ فِي الْمَنَامِ فَبَرَّئَ  
فِي الْخَطَاةِ أَوْ لَمْ يَدَانَ فِي الْخَطَاةِ لَا يَمْتَلِكُ الشَّيْطَانُ فِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ  
أَبُو سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَانَ فَقَدْ دَانَ الْحَقُّ **رحمہ**  
ابو سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جبکہ  
خواب میں دیکھو وہ قریب محبو جاگتے ہیں دیکھو گا **ف** مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانے میں  
تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں محبو خواب میں دیکھا وہ ہجرت کی مشرف ہوگا  
اور پھر ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں محبو دیکھے اور اپنی خواب کو سچا جائیگا اس لیے کہ آخرت  
میں آپ کو سب سلمان دیکھیں گے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں انکا خاص قرب کے ساتھ جو اور  
کو نہ ہوگا مجھے دیکھو گا **ف** یا جو خواب میں مجھے دیکھو اوس نے گویا یداری میں مجھ کو  
دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ابوسلمہ نے کہا ابو قتادہ کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا جس نے مجھ کو دیکھا اوس نے مجھ کو دیکھا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَانَ فِي الْمَنَامِ فَبَرَّئَ  
فِي الْخَطَاةِ أَوْ لَمْ يَدَانَ فِي الْخَطَاةِ لَا يَمْتَلِكُ الشَّيْطَانُ فِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ  
أَبُو سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَانَ فَقَدْ دَانَ الْحَقُّ **رحمہ**

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّهُ لَا يَدْبُرُ الشَّيْطَانُ  
 أَنْ يَتَشَبَّهُ بِنِي تَرْجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَمَا  
 جِسْمَهُ نَبْكَ وَخَوَابِ مَن دِيكَهَا اَدَسْ نِي بَنِيكَ دِيكَهَا كِيُوَنَكِ شَيْطَانُ كَا يَهْ كَامِ نَبِيْنِ كَدِ مِيْرِي صَدْرَتِ  
**عَنْ** جَابِرٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا خَيْرَ فِي حَاذَةِ قَتَالِ إِيٍّ  
 حَاذِمَتْ رَأْيِي فُطِمَتْ فَأَنَا أَتَّبِعُهُ وَذَحِيرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا خَيْرَ فِي بَنِيكَ  
 الشَّيْطَانُ بِكَ فِي الْمَنَامِ تَرْجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ بَاسِ اِيْكَ كُنْوَارِ اَيَا اَوْرُ كِنْتِي لَكَ مِيْنِ نِي خَوَابِ مِيْنِ دِيكَهَا كَدِ مِيْرِ اَسْرُ كُتْ كِيَا هِيْ اَوْر  
 مِيْنِ اَدَسْ كِيْ كِيْجِيْ جَابِرُ هَوْنِ اَبِيْ اُسْكَ وَجُرْ كَا اَوْرُ فَرَمَا يَجُوزُ شَيْطَانُ تَجْمِيْ كِيْ كَسِيْلُ كَرَا هِيْ خَوَابِ  
 مِيْنِ مَتِ بِيَانِ كَرُ كِيْ سِيْ **ف** نُوْدِيْ عَلِيَا رَحْمَتِيْ نِي كِيَا اَبُوْ كِيْ وَحِيْ سِيْ يَا اَوْرُ كِيْ قَرْنِيْ  
 سِيْ مَعْدُومِ سُوْ كِيَا هُوْ كَا كِيْ خَوَابِ لَعُوْ اَوْرُ خِيَالِ اَوْرُ بِيُوْدِيْ هِيْ وَرَنِيْ تَعْبِيْرُ سُرُ كُنْتِيْ كِيْ يُوْنِ كِيْ تِيْ مِيْنِ  
 كَرُ اَوْرُ كِيْ كَا وَرَتِ يَا وَرَتِ مِيْنِ خَلَلِ اَوْرُ سِيْ كَا اَلْبَنِيْ اَوْرُ غَلَامِ يَهْ خَوَابِ دِيْجِيْ قُوْ اَوْرُ اَدِ هُوْ كَا بِيَا رُ دِيْجِيْ  
 تُوْ شَقَا هُوْ كِيْ قُرْصَدَارِ دِيْ كِيْ تُوْ قُرْصُ اَوْرُ هُوْ كَا جِسْمِ نِيْ جِيْ نِيْ كِيَا هُوْدِيْ جِيْ كَرُ سِيْ كَا مَعْدُومِ دِيْجِيْ  
 تُوْ غُشِيْ هُوْ كِيْ خُوْنِ زُوْدِيْ دِيْجِيْ تُوْ خِيُوْفِ هُوْ كَا وَاسِدِ اَلْعِلْمِ **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ  
 كَأَنَّ رَأْيِيْ مُزِيْبٌ فَقَدْ خَرَجْتُ كَأَشْتَدَّ دُخَانِ اَلْاَشْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمَ اَلْاَعْرَابِيْنَ لَا تُخْبِرُ النَّاسَ بِتَلْعِيْبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فَمِنْ مَنَامِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْدُ يُخْبِرُ فَقَالَ كَيْفَ يَكُنُّ أَحَدُكُمْ يَتَلْعَبُ الشَّيْطَانُ بِهِ رَفِيْ  
 مَنَامِيْهِ تَرْجَمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْ بَاسِ اَيَا اَوْرُ كِنْتِيْ نَكَا يَا رَسُولُ اللَّهِ مِيْنِ نِي خَوَابِ مِيْنِ دِيكَهَا مِيْرِ اَسْرُ كَا نَا يَا وَهْ وَهْ كَتَا جَا  
 رَا هِيْ مِيْنِ اَوْرُ كِيْ كِيْجِيْ دُوْ رُ رَا هَوْنِ اَبِيْ نِيْ فَرَمَا مَتِ بِيَانِ كَرُ لُوْ كُوْنِ سِيْ جُوْ شَيْطَانِ  
 تَجْمِيْ كِيْ كَسِيْلُ هِيْ خَوَابِ مِيْنِ جَابِرُ نِيْ كِيَا مِيْنِ نِيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيْ  
 اَوْرُ كِيْ بَعْدُ اَبِيْ فَرَمَانِيْ تِيْ خُطْبِيْ مِيْنِ كُوْ يِ اَمْرُ مِيْنِ سِيْ بِيَانِ نَكُرُ سِيْ جُوْ شَيْطَانِ اَسْرُ سِيْ كَسِيْلُ  
**عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تہا مادہ ہی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تہا مادہ ہی  
 ٹوٹ گئی پھر چڑھ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اسکی تعبیر کہتے دیکھیے آپ نے فرمایا  
 اچھا کہہ۔ ابو بکر نے کہا وہ ابر کا بکڑا تو اسلام ہے اور گہی اور شہد سو قرآن کی حلاوت اور  
 نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے بعضوں  
 کو کم اور سی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جیسے آپ ہیں پھر خدا آپ کو اسی دین  
 پر اپنے پاس بلا لیا آپ کے بعد ایک اور شخص اسکو تہا موگا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح چڑھ  
 جاوے گا پھر اور ایک شخص تہا سے گا اسکا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تہا سے گا تو کچھ غلط  
 پڑے گا لیکن آخر وہ غلط مرٹ جاوے گا اور وہ بھی چڑھ جاوے گا اب مجھ سے بیان کیجیے یا رسول  
 اللہ میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط کہا ابو بکر نے عرض  
 کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے میں نے کیا غلطی کی آپ نے فرمایا قسم مت کہنا  
 اور غلطی بیان نہین کی کس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علمائے کبار نے کہا کہ ابو بکر نے تعبیر میں  
 غلطی نہین کی بلکہ انکی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہین  
 کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہین ہے کس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گہی اور شہد سو انہوں نے  
 قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سو مراد قرآن سنہ ہے اور گہی سے مراد حدیث ہے  
 یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ غلط پڑ کر مرٹ جاوے گا اس سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس غلطی کو دور کرے گا حالانکہ ابانہین ہوا ایک حضرت عثمان جبیر  
 خلافت کو امارے گئے اور قتل ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو جوڑا۔ اور  
 ابو بکر نے قسم کہا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا  
 پورا کرنا اس وقت ضرور ہے جب اس میں کوئی مفید نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں  
 کوئی منہدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کی قتل اور فساد کی خیر پہلے سے دیدنا مناسب تھی  
 (نور محمدی مختصر) **عَنْ اَبِي عُبَّادٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَيَاةُ نَجْلِ اِلَى الْمَرْبِ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفًا مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ  
 فِي لِمَاكُمْ خَلَّةٌ نَطَطُ التَّمَنُّ وَالْعَسَلُ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 عنہ سے روایت ہو ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب اب احسن  
 لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس کو کبھی  
 اور شہید نہ رہتا **اخیر تک عن ابن عباس** ادا فی ہر کثیرہ کاک عبد الرزاق  
 كَانَ مَعْمَرًا أَحْيَا نَأْفُوْلَ عَرِّ ابْنِ عَبَّاسٍ دَأَيْتَا نَأْفُوْلَ عَنْ ابْنِ هَدِيرَةَ أَنَّ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ **ترجمہ** وہی حواد پر گذر **عن ابن عباس**  
 ابْنِ عَبَّاسٍ تَفَعَّلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فَمَا يَقُولُ كَمَا  
 مِنْ رَأْسِ مِنْكُمْ رُؤْيَا نَأْفُوْلَ قَصْصًا عَبْرَهَا لَهْ قَالَ فَبَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ  
 خَلَّةً يَبْكُو حَدِيثِيهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو فرماتے جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہم  
 وہ بیان کرے میں اوس کی تعبیر کہوں گا ایک شخص آیا اور کہیو لگا یا رسول اللہ میں نے ایک  
 ابر کا ٹکڑا دیکھا بہر بیان کیا حدیث کو اوسط طرح جیسے اور پر گذری **عن ابن عباس**  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا بَيْنَ السَّكْرِ وَالْهَيَا  
 وَفِي رَأْيِي رَأَيْتُ فَاثْنَيْنِ يَرْطَبُ مِزْنُ ابْنِ طَابٍ نَأْفُوْلَ الرُّغْمَةِ لَنَا فِي  
 الدُّمَيَا وَالْعَاوِيَّةِ فِي الْخَيْرَةِ وَرَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا بَيْنَ السَّكْرِ وَالْهَيَا  
 عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک رات کو دیکھا اُس حالت  
 میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے ترجمہ ہوا  
 لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے میں نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ  
 دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور اللہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ سے  
**ف** آپ پر تعبیر لفظوں سے نکال ملندی یعنی رافت رافع سے اور عافیت کی  
 بہتری عقبہ سے اور عید کی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لغت  
 سے بطور فال کے مطلب سمجھو **عن عبد اللہ بن عمرو** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَرَّ



وہاں کچھ رکے درخت بہت ہیں حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرؐ دن کی خرابی سب سے بدتر ہے لیکن شب میں کبھی  
 چونکہ بڑجاتی ہے چہرے کا مقام توحشیت میں رہتا تھا لیکن آپؐ کا خیال اور طرفت گیا اس طرح اور لہذا  
 اس کی یہی خواب اور کشف سپر ہو گیا لیکن دوسرے مطلب اور عقید میں غلطی ہو جاتی ہے براہِ دنیا  
 کی خرابی کشف و بیل نہ رہی نہیں ہیں اور نہ اوپر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم  
 عمل ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدِمَ سَيْلَةُ الْكَلْبَاءِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ ابْنُ جَبَلٍ لِحُشَيْبٍ الْأَكْبَرِ مَرْبِعٌ بِمِائَةِ تَبَعَةٍ فَقَدْ سَقَى فِي بَيْتِهِ  
 كَيْفَ مَرْبِعٌ فَقِيلَ لِيَا لَيْلِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا يَثْرُ بْنُ قَلْبَرٍ بْنُ ثَمَّاسٍ فِي بَيْتِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَهُ جَبَلٌ فَقَتَلَ عَلَى سَيْلَةٍ فِي أَهْلَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَهُ هَلْ يَدْرِي  
 الْفُطْلَةَ مَا أَعْطَيْتُكَ وَأَرَأَيْتَ إِنْ دَرَى أَمْرًا لِلَّهِ فِيكَ وَلَكِنَّ أَدْبَرَ لِيَقُورَ لَكَ اللَّهُ فَإِنْ كَانِ  
 الَّذِي أَرَيْتَ فِيكَ مَا أَرَيْتَ وَهَذَا ثَابِتٌ يُحْيِيكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 مَا لَمْ يَنْصَرَفْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَ أَرَى أَنَّ أَرَيْتَ فِيكَ مَا أَرَيْتَ فَكَذَبْتَنِي  
 أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَنْتَ أَرْبَعُ آيَاتٍ فِي بَيْتِي سَوَاءٌ بَيْنَ مَرْتِنِ  
 ذَهَبٍ نَاهِيَتِي شَأْنٌ صَمَانًا وَجَرَّيَ فِي السَّكَامِ أَنْ أَفْشَحُ مَا تَفْشَحُ صَافِطَارًا وَأَنَا وَكُلُّمَا كَذَابَيْنِ  
 يُخْرِجَانِ مِنْ بَيْتِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَعْنَاءَ وَالْآخَرُ سَيْلَةُ صَاحِبُ  
 الْيَمَامَةِ ثُمَّ حَمِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِنْ رَوَايَتِهِمْ سَيْلَةُ كَذَابٌ رَحُوبٌ كَا  
 جَوْدًا وَعَدُوٌّ كَرَاهَتُهُ اسْمُهُ جَوْثَرُ السَّالِقِ كَذَابٌ هُوَا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے  
 بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور  
 کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد خلافت محبوس دین تو میں اُن کی پیروی کرتا ہوں مسلمان اپنے ساتھ بہت  
 سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس شریف لائے اور آپؐ  
 کے ساتھ ثابت بن نضیر بن ثمالس تھے اور آپؐ کے ساتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا آپؐ سلیہ کے  
 لوگوں کے پاس ٹہرے اور فرمایا اسے سلیہ اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھے کوئی دین  
 اور میں خدا کے حکم کے خلاف شیر باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اسے  
 مجھ کو قتل کرے گا یہ فرمایا آپؐ کا صحیح ہو گیا اور مقرر میں پہنچے وہی جاتا ہوں جو مجھ کو خواب

میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت ہے کہ میری طریت سے جواب دہ کا فائدہ سلیکھ کذاب قرآن مجید کے  
 مقابلہ میں کچھ خرافات اور اوہیات تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سنو کے  
 لایت نہیں اس کی جواب دہی کو میری طریت سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس بڑے  
 فقیہ اور مبلغ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور وفد جو آئے اکی جواب دہی دہی کرتے  
 چنانچہ ثابت نے اس کے خرافات کو ایسا چتھاڑا کہ کچھ ثابت نہ رکھا تھا پہر آپ دہان سے چلے گئے اور  
 عباسؓ نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو وہی ہے جو خواب میں مجھ کو  
 دکھلایا گیا اب ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 میں سورہ ہاتھ میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو ٹکٹن دیکھے وہ مجھ کو بے معلوم ہوئے خواب  
 ہی میں مجھ کو حکم ہوا انکو ہنڈکٹ میں نے پہن لکھا وہ دونوں اڑ گئے میں نے ان کی تفسیر یہ کہی کہ  
 وہ دونوں چھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک دن میں کا عشی صفا والا اور دوسرا  
 سلیکھ یا سہ والا صفا میں ہیں ایک شمس ہے دہان حضرت کے وقت مبارک میں ایک  
 شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابوالا سود عشی جو پیغمبری کا دعوے کرتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ہی پیغمبری کا منکر نہ تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دلیلی کے ہاتھ سے  
 مارا گیا اور یہاں عرب میں ایک ناکسہ دہان سلیکھ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرارت کا دعوے  
 کرتا تھا لیکن صدیق اکبر کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب خدا تعالیٰ  
 نے فتح اسلام دکھادی صرف ان دو چوڑوں کا تردد ہوا تھا سو خدا تعالیٰ نے انکو ہی برباد کیا معلوم  
 ہوا کہ سرور خواب میں ہاتھ میں لنگن دیکھے تو اس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے  
 کہا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں پہنے دیکھے تو بد ہے مگر منسل گئے ہیں دیکھنا دلیل  
 سے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاحبار)

عَنْ مَسْأُودِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّابٌ أَحَادِيثُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْفَا شِدَّةُ أَيْدِي خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَ فَيْدَى الْأَوَارِقِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَ عَلَيَّ رَأْسًا فَنَادَى بِي إِنَّ الْأَنْفَخِمَا نَفَخَتَا فِيمَا نَدَّ هَبَا فَاوْلَاهُمَا



لَا تُكَلِّمُ الْكَافِرِينَ إِنَّا يَكُونُ لَهُمْ حَاجِبٌ مُنْجِعٌ وَمَلِجٌ أَيْمَانُهُ ثُمَّ جَعَلَ حَضْرَتُ الْوَلَدِ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں سورہ ہنک کہ  
 پس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو گنگن سونے کے دائے گئے وہ جھوٹا  
 بہار سے گئے اور رنج ہوا تب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا اودن کو پہنچنے کا میں سے پہلے وہ  
 درون چلے گئے اوس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دو دن ہوئے جن کے ہجر میں میں ہوں  
 ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یامہ کا محلہ <sup>روایت بن جندب</sup> رَوَى عَنْهُ بَنُو جَنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْكَ بِرُؤْيَا  
 فَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مَنِيَّكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا ثُمَّ جَعَلَ سَمْعُهُ مِنْ جَنْدَبٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
 صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے  
 اور فرماتے تم میں سے کسی نے گذشتہ  
 رات کو کوئی خواب دیکھا  
 سے فقط

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ پانچویں جلد کتاب مطاب المجلد جمعہ  
 اڑو و صحیح مسلم شیخ محمد الدین تاجر کتب و مہتمم کتب  
 صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ماہ محرم ۱۴۰۸ھ  
 میں بہت خوش فحاشی کے ساتھ لباس طبع سے آراستہ دیرستہ ہو کر شائع ہوئی  
 نبویہ دیروان طریق مصطفویہ کے لیے ذخیرہ کو نین و توشہ دارین ہوئی اللہ جل  
 جلالہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چھٹی جلد جو چینی شروع  
 ہو گئی ہے اوس کے تمام کرنے کی توفیق بخشے اور سب مسلمان بہائیوں کو اوس  
 پڑھنے پڑانے اور اس پر عمل کرنیکی دلیلیں بتا دے آمین